

ترجمانِ قرآن

قرآن حکیم کے مطابِ ارب و زبان میں ضروری تشریحات کے تحت

تفسیر سورۃ فاتحہ

ابوالکلام حسینی

جلد اول

ای سماء تظلنی، وای ارض تغلنی! اذا قلت فی
کتاب اللہ ما لا اعلم! (ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ)

انتاب

غالباً ڈسمبر ۱۹۱۱ء کا واقعہ ہے کہ میں رانچی میں نظر بند تھا۔ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے نکلا، تو مجھے محسوس ہوا، کوئی شخص پیچھے آ رہا ہے۔ بڑھکے دیکھا تو ایک شخص کھلے اندھے کھڑا تھا:

”آپ مجھ سے کچھ کہنا چاہتے ہیں؟“

”ہاں جناب، میں بہت ڈر رہا ہوں“

”کہاں سے؟“

”سرحد پار سے“

”یہاں کب پہنچے؟“

”آج شام کو پہنچا میں بہت غریب آدمی ہوں۔ قندھار سے پیدل چل کر کوٹلی پہنچا۔ وہاں چند ہم وطن سوداگر مل گئے تھے۔ انہوں نے نوکر رکھ لیا، ادا کر دیا پہنچا دیا۔ آگرو سے یہاں تک پیدل چل کر آیا ہوں“

”انسوس! تم نے اتنی مصیبت کیوں برداشت کی؟“

”اس لئے کہ آپ سے قرآن مجید کے بعض مقالات سیکھوں۔ میں نے التماس اور بلاغ کا ایک ایک حرف پڑھا ہے“

”یہ شخص چند دنوں تک ٹھہرا، اور پھر یہ ایک واپس چلا گیا۔ وہ چلتے وقت اس کو نہیں بلا کر اسے اندیشہ تھا، میں اسے واپسی کے مصارف کے لئے روپیہ دوں گا، اب وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس کا بار بھر پڑے۔ اس نے یقیناً واپسی میں بھی مسافت کا بڑا حصہ پیدل طے کیا ہوگا۔“

مجھے اس کا نام یاد نہیں۔ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ زندہ ہی یا نہیں۔ لیکن اگر ایسے حافظے کو تا ہی نہ کی ہوتی، تو میں یہ کتاب اس کے نام سے منسوب کرتا۔

البتہ

فہرست

تفسیر سورہ فاتحہ

۱۹	مرتبہ تہذیب	۱	سورۃ کی اہمیت اور خصوصیات
۲۰	عزت و حریت	۲	سورہ فاتحہ میں ایمان حق اور خدا پرستی کے تمام عناصر کا مفہوم ہے
۴	ہدایت کے مراتب اور پیر سے، اچھے اور ادا رک کی ہدایت	۴	انجیل و نبی
۲۲	دروہیت الہی کی ہدایت فرمائی	۵	حمد
۲۳	براہین قرآنیہ کا سبب استدلال	۸	اللہ
۴	حکمت و فکر	۱۰	رب العالمین
۴	تخلیق و خلق	۱۰	دروہیت
۲۴	تخلیق و اساطیل	۱۳	نظام و دروہیت
۲۶	استدلال کی مساوات	۱۳	فطرت کی تمام بنیائیں ایک خاص مقدار اور ترتیب کے ساتھ
۲۶	برآں و دروہیت	۱۳	میں آتی ہیں اور ان میں ترتیب ہے۔ جیسے ایک مقربہ دار
۲۸	دروہیت پر نظام و دروہیت سے قرآن کا استدلال	۱۵	سائنس پر روشنی کی عالمگیری
۴	قرآن فطری معجزات سے استدلال نہیں کر سکتا فطری و معجزاتی	۱۷	نظام و دروہیت کی ایک سلسلہ اور ہم آہنگی پیش سے پہلے خدا کا
۴	نظم و دروہیت	۱۷	اجہاد اور اس کی درجہ بدرجہ
۳۳	نظام و دروہیت سے توحید الہی پر استدلال	۱۷	بچے کی احتیاج پر روشنی اور حجت مادی کی گنجوشی
۳۴	نظام و دروہیت سے وحی و ملائکہ کی ضرورت پر استدلال	۱۸	احتیاج پر روشنی کی بے نیازی اور محبت کا قضا
۳۶	نظام و دروہیت سے معجزاتی ضرورت پر استدلال	۱۹	ترتیب و دروہیت

۵۶	۱۸	قرآن کا اسلوب خطاب براہِ راست تفسیر ہے۔
"	۱۹	ان کے اسلوبِ تحریر
"	"	۱۰۰ احزاب ۱۰۰۰ احزاب
"	"	رحمت
۵۷	"	کائنات پرستی کی فطرت میں ہمارے تفسیر اور فیضانِ خداوندی
"	"	قرآن کا تہ ہے غیر مطلق رحمت مطلق کا نتیجہ ہے
"	"	اگر ایک صاحبِ رحمت ہی موجود نہیں تو کائنات کی تقدیر بدل
"	"	یہ بات یقیناً ہے!
"	"	افکار و فیضانِ فطرت
۵۸	"	افکار و فیضانِ فطرت کے نظام کی مالگیری اور عینِ شہام
"	"	کائنات پرستی کی تخریب و شورش بھی غیر ممکن کے لئے ہے
"	"	جہاں فطرت
"	"	چہرہ اور شاہِ فطرت!
"	"	قریٰ الدلیل کی تفسیر میں کی طرح روحِ فطرت کا شہرہ و خواہش بھی
۵۹	"	اپنی سرشتیت دکھائے
"	"	دینا اپنے جتنے کے لئے اس کی محتاج تھی کہ جس میں ہے نہ اگر
"	"	جس میں ہے
"	"	رحمت کا مستند یہی تھا کہ دنیا میں جن و جان ہے
"	"	کائنات پرستی کا حصولِ جہاں فطرت کی جگہ راہِ فطرتی بننا ضروری
"	"	چراغِ الہی کی جگہ بننا جہاں انسان کی ہمسایہ
"	"	جہاں معنوی
"	"	ادب و احساس اور ہر عقل
"	"	بصارتِ انفس
"	"	تفسیر کا ماحول
"	"	قرآن پرستی کا تہذیبی ماحول اور عربی الہی کی رحمت بخشنی
"	"	۵۵
"	"	۵۶
"	"	۵۷
"	"	۵۸
"	"	۵۹
"	"	۶۰
"	"	۶۱
"	"	۶۲
"	"	۶۳
"	"	۶۴
"	"	۶۵
"	"	۶۶
"	"	۶۷
"	"	۶۸
"	"	۶۹
"	"	۷۰
"	"	۷۱
"	"	۷۲
"	"	۷۳
"	"	۷۴
"	"	۷۵
"	"	۷۶
"	"	۷۷
"	"	۷۸
"	"	۷۹
"	"	۸۰
"	"	۸۱
"	"	۸۲
"	"	۸۳
"	"	۸۴
"	"	۸۵
"	"	۸۶
"	"	۸۷
"	"	۸۸
"	"	۸۹
"	"	۹۰
"	"	۹۱
"	"	۹۲
"	"	۹۳
"	"	۹۴
"	"	۹۵
"	"	۹۶
"	"	۹۷
"	"	۹۸
"	"	۹۹
"	"	۱۰۰

۷۳	خواب میں اور بیدار، عزت و ذلت کے طے کرنے، اہل تسبیح کی بھرت، اہل ارادت کی گزراؤں۔	۷۵	نہیں کھانا پانے کی ایک نل حالت پر ملا ہے۔ دیکھنا یہ چاہئے کہ
۷۴	اختلاف و محبت، ارادہ نامک حیات۔	۷۶	قرآن کی وہ تمام آیات جن میں عالم انسان کو کفر اور فسق کے لئے
۷۵	برہان فضیل و رحمت۔	۷۷	فلاح کا طریقہ کی گئی کی گئی ہے۔
۷۶	قرآن کا اس حقیقت سے استدلال کہ دنیا میں ایک مقررہ فلاح	۷۸	اصطلاح قرآنی میں تفسیر
۷۷	کے تحت رحمت فضیل کے مظاہر موجود ہیں۔	۷۹	قانون قصاص باحق و اور رحمت نام
۷۸	انکار و فیضانِ عزت و جلال، موزونیت و اعتدال و استقامت	۸۰	قانون قصاص باحق و کے اجتماعی نتائج میں بھی تسبیح و اسباب
۷۹	قوام اور خوبی و نقصان سے استدلال۔	۸۱	اختصاص جملہ
۸۰	برہان رحمت سے آخرت کی زندگی پر استدلال۔	۸۲	انفرادی زندگی کی معنوی جزا و سزا دینا سے فلاح نہیں کہتی جہاں
۸۱	برہان رحمت سے دنیوی و آخرت کی معنوی جزا و سزا دینا سے فلاح	۸۳	آخرت پر اٹھارہ گئی گئی ہے۔ اور یہ بھی رحمت کی کار فرمائی ہے۔
۸۲	برہان رحمت سے اہل انسانی کے معنوی قوانین پر استدلال	۸۴	جزا و سزا اور دوسری میں بھی تسبیح و اسباب کا قانون کام کر رہا ہے
۸۳	تحت اور اہل	۸۵	اور قرآن و نہایت کی ہی حقیقت ہے۔
۸۴	فطرت و انبیاء کی طرح معنویات و دوسری میں بھی تسبیح و اسباب	۸۶	ابن بلال سے قرآن کے پیام رحمت کی وسعت و فراوانی۔
۸۵	ہیساں بھی بقا و فلاح کا قانون نافذ ہے۔	۸۷	اسلامی عقائد کا دینی تقاضا اور رحمت۔
۸۶	رحمت کا مظاہر ثبوت اور قیام ہے، اور اہل انسانی فضیل	۸۸	خدا و اس کے بندوں کا رشتہ، محبت کا رشتہ ہے۔
۸۷	قرآن کی اصطلاح میں اللہ کی شراعت و جرح و اہل کا فیصلہ	۸۹	ایمان، اللہ کا توحید اللہ کی محبت ہے۔
۸۸	کر دیتی ہے۔	۹۰	خدا کی محبت کی راہ اس کے بندوں کی محبت میں ہو کر گزری ہے۔
۸۹	تمام کائنات ہستی اسی قانون پر قائم ہے۔	۹۱	قرآن میں خدا کی کوئی صفت اس کثرت سے نہیں لائی گئی جو خدا
۹۰	اصطلاح قرآنی میں ترغیب و استقامت	۹۲	صفت رحمت۔
۹۱	قانون قصاص باحق و کامل و فلاح بھی تسبیح و اسباب	۹۳	بعض اصناف پر لایا۔
۹۲	اس کے بھی مقررہ آجیل ہے۔	۹۴	قرآن اور صفات انسانیت کا تقاضا۔
۹۳	تیسری مثال کی سیما بعض حالات میں تفسیر بھی ہو سکتی ہے	۹۵	جوہریت اور انسانیت میں باہر الامتلاء صفت الہیہ کی
۹۴	دینی واقعات شمار کیے کے حساب سے اس کا انانیتیں کیسے	۹۶	قرآن نے نہیں کہا کہ دشمن کو پہلے کہہ دینا، دشمنوں کو
۹۵	استعمال و انقباض	۹۷	بھی بخشنے۔

۱۳۶	۱۳۹	نئے پرانے سچے۔	۱۳۹	آئیہ ہر وہ اور جہانم اہل ہیں۔
۱۳۷	۱۴۰	یہ بدل الہی کے خلاف جو کوئی کر دے جو ابہر شر اچلے، اور اس کی ہدایت کے لئے بغیر نبوت ہر اور۔	۱۴۰	قرآن کتاب ہے، اگر خدا چاہتا تو تمام انسان ایک ہی امت بن جاتے لیکن خدائی حکمت ای کی تکلفی ہوئی کہ احوال قدرت کے اختلاف سے اقوام کا اختلاف بھی نشوونما پائے، میں جس طرح اور اختلافات جوئے، شرع و مناجات کا اختلاف بھی ہوا اس اختلاف کی بنا پر ایک مذہب کا پروردگار سے کو کہیں جھگڑے؟ اور یوں دین کی سچائی کا صریح اپنے ہی مکتبہ کیجئے؟
۱۳۸	۱۴۱	خدا کے لئے ایک کی دعوت دہی ہو۔	۱۴۱	یہ دین مذہب کے دین کی صحت بھلائی، اور شرع و مناجات کو اس میں نہ کہہ کر اپنا شرع کرنا۔
۱۳۹	۱۴۲	کوئی نئے مذہب ایسا نہیں ہوا جس نے اس ایک ہی ہدایت پر حق اپنے اور فرقہ و اختلاف سے بچنے کی دعوت دی ہو۔	۱۴۲	قرآن مکتبہ ہے، یہ اختلاف بغیر نبی کے اختلاف ہی۔ مستقیم وہ نہیں کر سکتے۔
۱۴۰	۱۴۳	قرآن کتاب ہے، اعلیٰ انسانی صریح خدا پرستی کے رشتے سے تھوڑے پرکتی ہو۔	۱۴۳	تشیخ اور تحریف کی گراہی۔
۱۴۱	۱۴۴	خدا کے تمام رسولوں کی یہی قرآن تھی کہ الہین پر تمام جو اور ایک ایک مذہب ہو۔	۱۴۴	مگر تمام جوان ساجد کا سفسد ایک ہی عقائد اور مذہب پھیلے تھے۔
۱۴۲	۱۴۵	قرآن کی حمد کی کسی مذہب کی تعلیم یا کسی تعلیم مذہب سے نہیں کھلا یا سنا کہ وہ قرآنی تھی کہ اور اس کے سامنے کچھ ہو سکتی ہو۔	۱۴۵	تو یہ قرآن کے ظہور کی ضرورت کی تھی؟
۱۴۳	۱۴۶	اسی لئے وہ دوا صابن مذہب کی ایسی تعلیم کو بھی بطور ایک محبت کے پیش کرنا ہے۔	۱۴۶	قرآن کتاب ہے، اس نے تمام مذہب پھیلے ہیں، مگر تمام پروان مذہب سچائی سے غور نہ کئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ایک ایسی گمشدہ سچائی پرستی کو دے۔
۱۴۴	۱۴۷	الہین اور انبیاء۔	۱۴۷	اور انبیاء تحریف کی گراہی ہے۔ جیسے جماعت کی نبیاء انکار اور عمل پر مشرک ہیں۔ عسکی گروہ بنیادیں پر منحصر ہو گئی۔
۱۴۵	۱۴۸	سکون ایک ہی ہو تو یہ اور ان علماء میں اختلاف کیلئے؟	۱۴۸	قرآن کتاب ہے، نجات و رسالت کا دار و مدار ایمان اور عمل پر ہے، مگر کسی خاص گروہ بندی پر۔ مذہب کوئی ہے، وہ کچھ کو کھلی ہوئی ہے۔
۱۴۶	۱۴۹	قرآن کتاب ہے، اختلاف و دین میں ہے، بلکہ شرع و مناجات میں ہے اور یہ ناگزیر تھا۔	۱۴۹	قرآن کا اس سے بچا یا انکار نہ کجیات کا دار و مدار نبوت یا
۱۴۷	۱۵۰	تحویل قرآن کا سال اور قرآن کی تحریف پرانی کتابیں و رسائل باطل مفت رابطہ کریں	۱۵۰	حکمت کی گروہ بندی کرے۔

۱۴۹	چیز	یہودیوں اور نصاریٰ کیوں کا گروہ بندی کر کے ایک دوسرے کو
۱۵۰	قرآن کی دعوت۔	جھٹلاتا، اہل قرآن کا اس پر انکار۔
۱۵۱	چنانچہ قرآن کا اعلان یہ ہو کر بری و دعوت کسی نئی بات کی طرف نہیں جاتی۔ یہی آئی چٹائی کی تجویز ہیں جو آدھ دن و موجود ہے۔ اور تمام دنیا ان ذمہ کی دعوت دیتی ہے۔	یہ وہاں مذہب کے اپنی عبادت کا جس تک الگ الگ کرتے ہیں، ایک گروہ بندی کا پیرو، دوسری گروہ بندی کی عبادت کا پیرو نہیں کر سکتا۔ کیا انسانوں کے اختلافات سے خدا بھی مختلف ہو گا؟
۱۵۲	اسی نے اہل دعوت کی بنیاد یہ مہر کی کہ تمام دنیا ان کی بنیاد طور پر تصدیق کی جائے۔	قرآن کا اگر آپ اسکا کرہ ہدی کہتے ہیں، اس کی چٹائی حضرت عیسیٰ کے کہتے ہیں آئی ہو، اور کوئی غیر ضروری نیک اور بد امت یہ نہیں ہو سکتا۔
۱۵۳	وہ تفریق میں آؤں گا تو کفر کرتا ہے۔	قرآن کا اگر آپ اسکا کرہ ہدی اپنے آپ کو خفا یا انتہا سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا ہم پر حرام کر دیا ہے۔
۱۵۴	وہ کہتا ہے، خدا ایک ہے، اس کو اس کی چٹائی بھی ایک ہے، اور انہی کے قدم سے حقیقت متبدل نہیں ہو سکتی۔	قرآن نے سات اور قطعی منکوں میں اعلان کر دیا کہ خدا کا نام لے کر جزا و عذاب، اس سے کوئی جنت اور گہرہ مستثنیٰ نہیں۔
۱۵۵	وہ کہتا ہے، تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب کا ایک ہی شہرہ اخوت میں باہر دیا گیا ہے، پھر اسی مخالفت و منافرت پیدا ہو کر یہاں مذہب اور خدا کے نام پر ایک انسان دوسرے انسان کا دشمن ہو رہا ہے؟	ہودی کہتے تھے، میرے یہ ہیں اور بت پرستوں کے ساتھ عبادت کرنے میں امت، اسی مزدوری میں قرآن سے بہت بڑی مگر بڑی قرار دیتا ہے۔
۱۵۶	یہی وہ ہے کہ اس نے کسی ذہن کے پرستے یہ سلاہ نہیں کیا کہ کوئی نیا عقیدہ قبول کرے، بلکہ یہی کیا کیا اپنے مذہب کی حقیقی تعبیر پر کا بند بٹھائے۔	قرآن امت، ابراہیمی پر اسی نے اور وہ بت ہے کہ اس کی دنیا کوئی گروہ بندی نہ تھی۔ خدا پرستی و نیکی کے عالمگیر قانون پر تھی۔
۱۵۷	یہی وہ ہے کہ قرآن نے اہل عالم کے لئے مسرت و کامیابی اعلان کی ہے، مسرت کا لفظ اختیار کیا۔	قرآن یہودیوں اور عیسائیوں سے سوال کرتا ہے، اگر میں نے تم کو نقصان دیا، گروہ بندی میں، تو حضرت ابراہیم کیسے گروہ بندی کے آدمی تھے؟
۱۵۸	اسی لئے اس نے دین کے لئے اسلام کا لفظ اختیار کیا۔	قرآن کہتا ہے، دین الہی کی اصل نوع انسانی کی صورت و اخوت ہے، نہ کہ تفرق و منافرت۔ پس یہ تمام گروہ بندیوں جو ایک گروہ کو دوسرے گروہ سے نفرت دلاتی ہیں، چٹائی کی راہ میں ہو سکتیں۔
۱۵۹	وہ کہتا ہے، اگر عالمگیر صداقت کے پیرو، انسانی ساخت کی کوئی گروہ بندی اللہ کے حضور پیش نہیں۔	قرآن کا مطلب باغ سے دشمن۔
۱۶۰	چنانچہ قرآن کی دعوت نے دینی منافرت، مخالفت، شادی اور خدا پرستوں کا ایک اور گروہ پیدا کر دیا جو سب کی اس طرح چٹائی	وہ اگر کہتا ہے، بنیاد میں اہل مذہب ہے، نہ کہ کوئی دوسری

وہ سب کی مشترک صداقت پر عمل کرتا تھا۔

149

سُورَةُ الْقَبْرِ

۱۸۲	آہستہ کہ رنگی ادب کیلئے پہلے پیش ہے دوسری پہلے پیش ہے استعمال۔	۱۷۷	یہ کتاب شفیقہ مسلمانوں پر ملاحظہ کی راہ کو ہے والی ہے اور جو بیت حق کے خلاف ہے اس کی اپنی قسم
۱۸۳	قرآن کی غلط فہمیاں سے نفع اٹھانے کی بڑی اور غلط فہمیاں اور کسی کام سے سوا رسائل انھیں یہ کام ہے۔	۱۷۸	دوسری قسم، جو عربی قسم کی مصحف ہے۔ مسیحی قرآن ان لوگوں کی حاکم ہے جو اپنی حق کا دعویٰ کرتے
۱۸۴	اسلام کا مذہب میں خدا کا صلیب سنا، اور انسانی کی سنگسار تکلیف اور قبول کی روایت و صلاحت کی اتد	۱۷۹	میں لگتی، حقیقت اس سے غور ہے۔ وہ مذہب لگنے پر تیار ہے جس کی مصحف ہے۔
۱۸۵	فرشتوں کا آواز کے واسطے سرسبز و ہوا دار ملک اور ان کا انکار کرنا آدم کی سستی و دنیا کی خواہش	۱۸۰	وہ راستہ ایسی کہ وہ عقلی اور حقائق کو اس انداز کی تفہیم راستہ اور کی تحقیر و ایمان والی کا ستر اٹھانے کا شیوہ ہے
۱۸۶	آدم کی خواہش و اعتراض تصور، بڑبڑت خود، و دریکہ ہی وہی تھا کہ خدا۔	۱۸۱	تیسری قسم کی قرآن کی ایک مثال۔ ختم کے لئے اور جو امور کی قرآن کی دوسری مثال
۱۸۷	قرآن الہی کی چارین اور رسائل کی صداقت و حقیقت کا قرآن کا قانون۔	۱۸۲	توحید الہی کی تعین اور حقیقت و جو بیت سے اس کا مس کا تفسیر و اس کی اسلوب میں جو۔
۱۸۸	وہی الہی کی رحمت کا چارین ہے اور اس میں سلسلہ ہی ہے قرآن اسے حلال۔	۱۸۳	رسالت اور جس سنت، ہی یہ کہ بھی کا کلام انسانی پر ملاحظہ کی

موتو ہے۔ اور میانِ حق تعالیٰ سے جسے ہرگز نہیں ملے۔

پرائی کنٹیننٹ و روسائل باطل کھفت و بطلہ اگر میں

۱۹۳	یہ نظم محمود ہجوٹی کی ہے۔	۱۸۵	فلسفہ اور ریاضیات میں مدون ہونے لگی جو
"	جنی اسرائیل کے پیام دوستانہ کے ذکر کے بعد اس کے وجود	"	جنی اسرائیل کے پیام دوستانہ اور توہم کی بات
"	۱۸۶	۱۸۶	صلوات کے حقائق۔
"	۱۸۷	"	دورِ نصر کی علمی سے بحث اور اس کا اثر و اثر کا نتیجہ۔
۱۹۴	۱۸۸	"	یہ اسرائیل کی سیرانی کہ اس کے دل کے دل کی ہی ہوگی۔
"	۱۸۹	"	یہیں رہے۔
"	۱۹۰	"	مصر، سینا میں صریحات، مدنی کا فراہم چھٹا اور پھر نیک
"	۱۹۱	"	کا کھڑی ہوئی۔
۱۹۵	۱۹۲	"	یہ گراہی کہ جب تو کارنی ملی تو بیہودہ دیت دیا کی جتن
"	۱۹۳	"	صلوات ہر دین میں تھا ہونے لگی
"	۱۹۴	"	یہ اسرائیل کی پانی کے لئے آئینہ بن گیا۔
"	۱۹۵	"	فلکی و علمی سے قوم کا مصلحت پسند ہونا ہے اور اپنے
"	۱۹۶	"	مقاصد کے لئے جوش و دم پانی میں رہتا۔
"	۱۹۷	"	اس میں علم کا علم اس کو سمجھات دیتا، ایسی ہی ہے
"	۱۹۸	"	والتہ ہے۔ سہل و فساد میں، مدنی کا مدنی کو اس میں مل گیا۔
"	۱۹۹	"	یہ اسرائیل کی گراہی ہے، حکام، انہی پر پانی کے ساتھ
"	۲۰۰	"	ملیں پس کرتے تھے، طرح طرح کے شرعی جیسے گونہ تھے۔
"	۲۰۱	"	مگر یہ سوال اور جس کی گراہی ہے اس کو بہت
"	۲۰۲	"	کی مدنی مادی اطاعت کرنے کی حکمت میں ملنے کے ساتھ مل گیا۔
"	۲۰۳	"	چاہے صحت و برکت میں نہ کرے، اللہ عزت کی سادگی اور اس
"	۲۰۴	"	کو جتنی چاہے، یہ سہل ہے۔
"	۲۰۵	"	یہ اسرائیل میں پائے جانے والے ہر چیز پر لکھی
"	۲۰۶	"	کی دوسرے انسان کا جیسے ٹوٹا ہو۔
"	۲۰۷	"	یہ اسرائیل کی علمی و صفا کی بات کا سہلی اثر کی تھا
"	۲۰۸	"	کہ اسرائیل کا یہ دور اس کا حق و سہلی اثر کی تھا

جب اس کے والدہ ہرجے کے کراچی واپس آئے تو اس کے
 کسم پورہ ڈیڑھ گھنٹہ کے لیے اسے طلاق دے دی گئی۔ اس کے
 سسر کے قاتل کا احوال سچا۔ اس کے والدہ گئے ہیں۔

(۷) سخیوں کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت کا کیا
 دوسرے کے سر پر حائل ہو بلکہ مقصد یہ ہے کہ دونوں کے فیسٹا
 یکساں اور خوشحال ہو جائیں اور یہاں پہلے کسی ایک کو پہلے
 پہنچنا ہے۔ جبکہ حدود، شرع دیتے ہیں کہ جس کے لئے واجبہ
 حقوق ٹھیک ٹھیک ادا کیے جائیں۔ اگر کسی کو جس کے فرضین
 حدود کو نہیں کہ وہ واجبہ حقوق ادا نہ کرے گا اس کے لئے
 سخیوں کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت کے
 تبادلہ حال کا دورہ کر کے دیکھ جائے

اگر قصہ صبر و شجاعت حاصل نہ ہو سکے پہلی ملازمت کا دورا نہ ہو سکے
جلا تو اس زمانہ کے آزاد و حق انتخاب و ادارہ دینی نہ ہو سکے
خوشی کے حالات نہ ہو سکیں، اگر وہ چاہتی، اور نہ ہی اس کی صلاحیت
میرا بھی محروم ہو جائی۔

(۸) حکومت کو یہاں تو بیوی کی طرح رکھنا چاہیے اور حقوق دادا کو پہنچانا چاہیے۔

(۹) چونکہ رسول کی حوا و عیال اور سرپرستوں سے ہر شے
عبداللہ کی طرف تھی ہوا ہے، اس لیے حضرت کے ساتھ ملا کر
کونجیت کی لڑکی کا اور حاجی دکن میں ملتا ہے پھر گوری کا
بہترین نمونہ میرے اجتماع کی اندوہی دینا دوسرے
دیکھی سلام اندوہات میں ہوئی۔

(۱۰) حب عورت کی حلاق و دیگر شخصوں اور بائیس سے عفت کی

ماہر لڑاکا کہ "وقت سے امتیاز" جس سے چاہے، ٹھیکہ لادے
 کھانا کھائے۔ تو اس سے روکنا ہے، اس کی پسند کے
 احکامات اس پر مدد کرنا چاہئے۔ چہ نکالیں اسے اس میں ضرور
 کی ضرورت اس سے حاجت کا اور دین تھا، اس نے ضرورت
 کے ساتھ دو ایک ایک ملک و وطن میں کان کنی میں اپنے
 (۱) اطلاق کے بعد تیس ایک اہم سوال شیعہ اور سنی کے درمیان
 کا تھا، اثر اعلیٰ بعد اس کے کہ اس کی کھلائی کی وجہ سے
 بدنامی ہو گئی تھی، اگر محمد، وہی کی وجہ سے بدنام ہو گئی کہ کچھ
 کو جس نے مرلیا، "دودھ پلاتے تک" ان کا صحیح چنے کے آپ
 کے فتنے۔

وہم چاہتے تھے کہ وہ میری طرف سے
 اس لیے کہ میں اس کے لیے کہ وہ میری طرف سے
 پہنچا جائے، ذرا پہل کر۔

زیر تمام حالات میں اصل پیچہ اگر کسی انسان پر اُس کی کشت
سے زیادہ حرج کا باعث ہو تو نکال دیا جاتا ہے۔

چوتھوں اور پانچویں کے متعلق احکام، اسائن منسٹرک آف لاء
جس میں اس میں بیان ہو گئے تھے۔

۱۱) وفات کی خبر پہلے میرے دس دن مقرر کر کے ملنے لگا۔
 ۱۲) اصلاح کردی جو ارادہ و تفریط کا موجب نہ تھے۔

۱۲) اگر عفت و عذرت کے بعد دوسرا سطح کرنا چاہے تو اسے جس حد تک چاہیے۔ اس بات کا خواہش نہ ہو چاہے کہ قدرت کی مقررہ مبادی نہ ادا ہو گئے۔

(۱۳) پہنچان کے بغیر میں عورت سے جو کوئی نامتحریت یا نامرتحریت
جو مطلقاً مرد و ستونہ کے مطابق نہ ہو جائے۔

۱۴۴۱ھ تک قدرت کے بعد، گزشتہ ۱۰۰ سال کا قول و قرار، گزشتہ

<p>کلیں شروع ہو گئے۔ یہ تھا کہ جو حکم کسی ملک کی طرف جوامت سے ملتا تھا، وہ بھی اس ملک کی کامریہ میں حال میں کر لیا جاتا۔</p> <p>۱۱) اس ملک کے ایک گروہ کی طرف انگریز رزٹ جیتے۔</p> <p>۱۲) یہ جو ذکر اسناد ہوئے کے حالات سے اس میں کیا تھا۔</p>	<p>تبر، اس وقتوں کے اعلیٰ حلقوں کا تعلق۔</p> <p>۱۳) اس ملک کے بعض گروہوں میں کوئی تعلق نہ تھا۔</p> <p>۱۴) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۱۵) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۱۶) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p>
<p>۱۷) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۱۸) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۱۹) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۲۰) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۲۱) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۲۲) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p>	<p>۲۳) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۲۴) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۲۵) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۲۶) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۲۷) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۲۸) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p>
<p>۲۹) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۳۰) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۳۱) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۳۲) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۳۳) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۳۴) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p>	<p>۳۵) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۳۶) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۳۷) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۳۸) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۳۹) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۴۰) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p>
<p>۴۱) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۴۲) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۴۳) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۴۴) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۴۵) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۴۶) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p>	<p>۴۷) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۴۸) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۴۹) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۵۰) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۵۱) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p> <p>۵۲) اس ملک کے بعض گروہوں میں اس کے حکم۔</p>

تقت پر پس ہی، دیوں کی قوت پر جو۔	ہر جیسے جنگ کی احادیث المودتہ کے اندر ہوئے ہی
تسک مدائی کو ملتی جو صراحتاً مذمت میں تھیں۔	۳۴۳ گئی ہو، نہ کہ دین کی اجتماع کے لئے۔ دین کی اشاعت کا
(۷) (۸) دعا ہے جو ساتھ عقل کے ساتھ ہو۔	۳۴۴ ذریعہ ایک ہے اور دوسرا دوسرا ہے۔
(۸) اگر ماعتوں اور دوسریں میں ماری کش کش اور ماعت	۳۴۵ (۱۰) چٹائی روشنی ہو، اگر تار کی چٹائی ہو تو صبر میں
بہوئی، تو دنیا ظلم و سادہ سے بھر جاتی۔ یہ اشک کا فصل ہو کہ ایک	۳۴۶ بات کی صورت پر کہ روشنی میں لیں جو بولے۔ اگر روشنی بنایا
گردہ کا ظلم اور سرے گردہ کی متوازنیت سے دفع ہوا رہتا ہو	۳۴۷ ہو گئی، تو پھر روشن کر دیاں اکھلانے کے لئے اور کسی بات کی
(۹) جانے مختلف سمندر میں کیے یہ دیگر سے بغیر بیعت	۳۴۸ صورت میں۔
کئے۔ انھوں نے لوگوں کو تفرقہ و فساد کی جگہ حق پرستی و شجاعت	۳۴۹ (۱۱) دعت کی تاثیر دعتی کی رضا حق کے لئے حضرت
کی تلمیذی اگر لوگ اس ضمیر پر قائم رہتے تو کبھی بھی جنگ نہ	۳۵۰ ابراہیم علیہ السلام کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ۔ وہ اُن کی ذات
جہاد میں مبتلا نہ ہوتے، لیکن انھوں نے گردہ ہریان کر کے لگے۔	۳۵۱ سالان سے کہ کلم خود تھے، اور دعت کا سرکش بادشاہ ہر
گاہک جتنے بنائے، رہا بھی جنگ کا، لیکن یہ جو بیعت میں آئے	۳۵۲ طرح کی طاقتوں سے سنا تھا لیکن تین تہا دعت کا توبہ
اگر ضابطہ تار انسان کی طبیعت، ایسی بنا رہت کہ اس میں	۳۵۳ نے کرکٹ سے ہر گئے اور تفرقہ نہ کیا
نوع و خلقات کی استعداد ہی بہوئی، لیکن اس کی حرکت گاہ	۳۵۴ خفا اور حقیقت کی حرکت اش، نہ کہ دعت کی راہ تفریق
یہی ہوں کہ انسان کو محدود و مضطر بنائے، ہر مایوس چھٹے کی	۳۵۵ و بہت کی رہی، جہاد صورت کی راہ میں ہو۔
تقدت فی شہر۔	۳۵۶ (۱۲) اس میں کہ تفریق و واقع میں سے اس میں شک و تفریق
(۱۱) جب جنگ ناگزیر ہو، تو اس سے صلحت و ذکر اور ہوشی	۳۵۷ اشارہ کرتے ہیں کہ تین جہاد ہیں کہ اول ہی اس میں تفریق کا توبہ
طیاری ہے کہ اس کے لئے اسباب جمع کرو۔	۳۵۸ سے سحر ہو گئے اور ان کے تفرقہ و تفریق اور تفرقہ و تفریق
(۱۲) میں حقیقت کا، طلاق کا حرکت کی بجائے تفریق	۳۵۹ کی معاہدہ، مذکی کا سالان ہو گیا
مادر و دایہ کی دمل چھو، دوسرے تو نجات کی ضرورت تفریق	۳۶۰ (۱۳) دعت حق سے تفرقہ و دعت کا تفرقہ ہو جاتا، اور تفریق
سکتی ہو، کسی کی دعتی تفریق کام نہیں سکتی ہو، نہ کسی کی تفریق	۳۶۱ اگر تفریق کا تفریق اپنے تفریق میں جاتا، اور اس میں تفریق
سے کام نہ لگا سکا ہو۔	۳۶۲ وہ صورت جو حضرت ابراہیم پر ایمان کی تفریق
اس قبل عظیم کا اعلان کر دینا، اعتقاد کے معاد میں	۳۶۳ جہاد کا بیان تفریق ہو گیا، وہ یہاں احکام کا سلسلہ
(۱۳) جہاد کے ذکر کے ساتھ، ایک لفظ کے لئے لگا دیا، تفریق	۳۶۴ ایک دوسرے حکم کی طرف تفریق ہو گیا۔

۲۴۴	طلبہ کی کڑی نگرانی اور ان کا چاہئے۔ (۱۶) حیرت کرنا اور جس کو (۱۷) دھوکا دینے کو مانع سمجھا جائے ایسا دیکھ کر دوسروں پر احسان کرے گا۔	۲۴۱	استاد پر ایمان چلائے۔ اس لئے یہاں احکام کے بعد اب خصوصیت کے ساتھ اتفاق کی سبب اللہ کے مہمان پر مدد چاہئے۔ یہ کوئی اہم پہلو ہے۔ لیکن ایک شرط یہ ہے۔
۲۴۵	(۱۸) خیرات کا ایک بڑا معنی ہے جس لوگوں کی امانت ہے جو دین و ملت کی خدمت کے لئے وقف ہو گئے ہیں۔ موت آن کے بعد یہ یادوں کی برقی ہو، مگر حالت حاجت میں ان کا (۱۹) بھیکے گئے والوں کو سہیل دیتے ہیں، لیکن خود حاجت میں مدد کو کوئی نہیں دیتا۔	۲۴۲	(۱۰) اللہ کا سامنے کی شرط ہے کہ وہ مذہب و دین اور دنیا میں ڈالا جائے۔ پھر کچھ پھیل جائے۔ (۱۱) دیکھا جائے کہ حیرت ہی کا رعبا ہی ہے، اور جو شخص نیکو کے لئے نہیں، نہ ہم دوسرے کے لئے کرنا ہے، وہ دوسرے کے لئے نہیں دیکھتا۔
۲۴۶	نیکو کی وجہ سے ہونے کی استعداد اور نہ مانیسی پائی تھی اگر خیرات کے عمل کے ساتھ شروع کیے کی حاجت بھی نہ کر دی جاتی تو شیک، ٹھیک، اس کی مندی۔ دین میں اس کا مقصد یہ ہے کہ حیرت کا دوسرا ٹھکانہ، اس کو بٹلے۔ مگر خیرات کا دوسرا ٹھکانہ یہ ہے کہ اس کے لئے تو سراسر کا کوئی دوسرا ٹھکانہ ہے۔	۲۴۳	(۱۲) عالم نامی، عالم منہ، اس لوگوں کے احکام و قوانین یکساں ہیں۔ جو لوگ دوسرے میں ملے ہوئے ہیں، وہ بھی ملے ہوئے ہیں یا ان کے۔ (۱۳) دیکھا جائے کہ نیکو کا نام لگایا جاتا ہے تو اس کی ٹھیک (۱۴) کوئی چیز خیرات کے نام سے ملے ہوئی ہو، اگر خیرات کوئی ایسی چیز ہے، تو اس کا نام لگایا جائے۔
۲۴۷	تین دین کے احکام، جو کہ اللہ کے لئے ہیں اور کا مسئلہ ہے کہ اس میں اس کے مرضی و احکام ہی پائی گئے ہیں، ان میں سے کسی ایک کو دین کا دوسرا ٹھکانہ نہیں دین کی خدمت کے لئے، یہی ہے۔	۲۴۴	(۱۵) انسان میں اس کی ہر چیز کا پورا پورا رجحان ہر ایک کی رہنمائی کا سامنا ہو جائے، اس کے لئے جس سے خیرات کے لئے ہے۔
۲۴۸	بہتر ہے کہ وہ کوئی دوسرا ٹھکانہ شور کا احکام، اس میں دین کے ساتھ اعمال کا غلط نہیں دینا ہی اس کے لئے ہے۔	۲۴۵	(۱۶) دیکھا جائے کہ حیرت سے دیکھا جائے، اس کی ہر نہیں دیکھا جائے کہ حیرت سے دیکھا جائے، اس کی ہر نہیں دیکھا جائے کہ حیرت سے دیکھا جائے، اس کی ہر

ہے، اسی کا نام اللہ ہے

یہ وہابی کا تقوید کا اختلاف، جس نے میں ہمارے
 دین مختلف تھے۔ کیونکہ انوں میں سے دین ہی ایک ہے، تقوید
 اختلاف، جس سے ہمارے صدقہ و تقصیر اگر کوئی فرق
 الگ کردہ سوال کریں، دلیل دین سے پھر گئے۔

یونہی تو وہ نصیحت دلائی اور سرگرمی عرب سے، تمام محنت پہل
دین حدیث پرستی پر، ساری باتیں چھوڑ دی یہ تلواریں تھکن
پختی سے اتر رہے، اسکاڑے اگر اتر رہے اور سارے جھگڑا
مڑتی کیونکہ سلام کی حقیقت اس کے سر ۔ کچھ میں جو
یونہی تو دل کی نونی گرا ہیں اور شفا دلاؤں کی طرف
اشارہ جو لوگ حق و عدالت کے حامیوں کو قتل کرتے ہیں،
ان سے میرے دل کی تکلیف ہے

علما دیہود کی یہ نگرانی بحسن توہرات کو سنبھال رہی تھی۔
میں نے پچھتے پچھتے جب اسی توہرات برٹل کرے کا مطالبہ
کیا گیا، تو حرافہ اسکا کر گئے۔

یہی اگر وہی کے عہد سے ان کی روح و جسم و نفس پاک
 دے کر کہہ جاتا، نہ انت ہی، ہمارا عمل کیسے ہی کیوں
 وہو، ایکن ہیستہ کے لئے ہمت میں سے ڈال دھائی گئے۔

دقت آگیا ہے، حق و باطل کا میلہ جو علتِ حشر
 اٹھ رہا، منہ کھڑا ہو جسے غمِ غربت، غمِ رازِ باطن ہے!

یہ وہاں دوسرے خطا ہار سرگرم عمل پر حاضریں تھیں۔
وہ کی ٹھکانوں سے محفوظ رہیں۔

ہے وہی راستوں کو جماعت کے ہوتے پر تکیہ نہ دیں اور

جس کوئی خدا سے محبت کا اعلیٰ سہرا لٹکے گا ہے خدا کے رسول
کی پیروی کیے

خدا کا قانون یہ کہ ہر مخلوق کے لئے جو چیز کی مشورت کرے، جو اس کی ضرورت ہے، اس کا سامان بخشنے میں جھرتی ہے۔

اسی قانون کے تحت حد نے آدم، لوح، آں، ابرہہ
اور اسل غرائن و طبرہ السلسلہ کو گرہ لگی عطف دہائی۔

حضرت شیخ عبد السلام کی دعوت سے استسنا ہے
حضرت زکریا علیہ السلام کی مدافعت کا ذکر۔

حضرت قریم کا طوفانیت میں ہر ایک کے سپرد ہونا،
تراویح میں ہونا۔

حضرت زکریا علیہ السلام کا دعا اور حضرت یحییٰ کی پیدائش
 اور حضرت عیسیٰ کا متولد ہونا

حرف و ہر کلمہ کا بیٹا اور بزرگ
حرف و ہر کلمہ کے سوانح صحافت کی بعض جزئیات جن کو عام طور پر

ہم کو بغیر کسی چیز کے مل گیا۔
حضرت رزاکو دستِ سرور کی ہر بات

حضرت مسیح موعود اہل ان کی سنادی۔

ہیں، بلکہ اس پر وقار کرنے کے لئے آئے تھے

محبوب سلاطین کا ایسے گا۔

اکھن اکھن کرتا، دھتورت مشخ کو اپنی جدت سے پرست مینا۔

۳۹۵	<p>مذہب ریاضت داری اور عالم کی تہیٰ منہ زری تہیں۔ اسل جیو کے غلام اور مشائخ کی گراہیں اور بدلیں نے تہذیب کو بدلیت کی روح سے محروم کر دیا ہے۔ انہی غلاموں اور غیروں کا ایک گروہ جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتا ہے جو کچھ ہو اور نص سے اس کے مطالب میں غریب کرتا ہے۔</p>	<p>تجھے اسی طرح دیکھوں گا، مسکوں کی گراہیں اور بدلیوں سے جڑی پائی آشکارا کر دیں گا اور میرے لئے دلائل کو توڑے سکوں پر ہر جہت پر زکوں لگا عین کیوں کی گراہی کو توڑ دیتے ہیں گا اور غلاموں بیدار کریں۔</p>
۳۹۱	<p>ان کے غلام اور مشائخ پر ایست کرنے کی جگہ مردان کو لے گئے ہیں۔ حرم سمجھے ہیں نیک و بد، محال و حرام اور دوسرے حسنت کا بار اور استیاداری کے پانچہ میاں۔</p> <p>کسی انسان کے لئے دوسرے کے غلاموں کو تھکے حکام کی طرح انسان کی لئے دوسرے کے غلاموں کی طرح کی اصلاح کہے۔ ایسا کرنا خدا کو جھوٹ کر بددلی کی سبکی کرنا ہے۔</p>	<p>منا اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا کہ اگر یہ سب کچھ لکھنا ہوگا سے یہ اتفاق نامہ کر رکھا ہے، لیکن قرآن کی رعت اس کے پر غلام کا بیاب ہوگی۔</p> <p>یہاں میں کو کتاب کی دعوت</p>
۳۹۶	<p>ہیں اس طرح کی طرف اشارہ کرتا ہوں کہ میری دیکھ ہی دین کے دہلی اور ایک ہی دیکھ کی تصدیق کر دیاں ہیں۔ ان میں کسی ایک کا اختیار پر ہے مسلمان دینیت کا اختیار۔</p> <p>کہ وہ یہ ہے ہر شے کا شریعہ دین چھوڑ کر کوئی نیا دین ڈھونڈ نکالے، لیکن اس دنیا میں تو کوئی دوسرے ہو سکتا تھا کہ کوئی سماں دین میں جو کچھ بھی ہو، شے کے قانون کے لئے کھٹکا ہو ہے۔ اس کے قانون کے، گروہ دار سے اپنی ہی ماسکتا۔</p>	<p>نوع نواع وراثت و حقیقت کی دوسری دعوت، ان کا حلال روح کی ساری باتیں چھوڑ دیا ان مینادی صدائق پر چھوڑ ہو جائیں جو کھانے سے بہانہ لگیں ہیں۔ میرے خدا کے سامنے مبادت کا حق نہیں۔ جو کچھ اُسے ہے تو اُس میں کچھ دیکھ کیا جائے کون نشان دہرے انسان کو ایسا متقلد ہم</p> <p>مصر پر بارے گو باکت خدا نالی ہے۔</p>
۳۹۲	<p>توحید و خدا پرستی کو اپنی طرف منسوب کرنا یہاں پہلے اسلام کا طریقہ تھا۔ یہ توحید۔ معاشرت کی گڑھ بنی اور اس کی گڑھ بنیں تھیں۔ گروہ دار اور معاشرتی ہیں اسے یہی حقیقت کہتے ہیں قرین و نصیب کی استا ہے۔</p> <p>اپنی کتاب کی دہلی رنگ کی شہادتیں۔</p>	<p>اپنی کتاب کی مینادی گراہی کو سمجھنے دین متنا کو صرف اسی میں اور گروہ دہلی کا دورہ سمجھ لیا ہے اور کو ہیں یہ کہ تیس گراہی کے شخص ہیں جس سے جو اور دین کی شہادت دکھانے</p>
۳۹۳	<p>۳۹۴</p> <p>۳۹۵</p> <p>۳۹۶</p> <p>۳۹۷</p> <p>۳۹۸</p> <p>۳۹۹</p> <p>۴۰۰</p> <p>۴۰۱</p> <p>۴۰۲</p> <p>۴۰۳</p> <p>۴۰۴</p> <p>۴۰۵</p> <p>۴۰۶</p> <p>۴۰۷</p>	<p>۴۰۸</p> <p>۴۰۹</p> <p>۴۱۰</p> <p>۴۱۱</p> <p>۴۱۲</p> <p>۴۱۳</p> <p>۴۱۴</p> <p>۴۱۵</p> <p>۴۱۶</p> <p>۴۱۷</p> <p>۴۱۸</p> <p>۴۱۹</p> <p>۴۲۰</p> <p>۴۲۱</p> <p>۴۲۲</p> <p>۴۲۳</p> <p>۴۲۴</p> <p>۴۲۵</p> <p>۴۲۶</p> <p>۴۲۷</p> <p>۴۲۸</p> <p>۴۲۹</p> <p>۴۳۰</p> <p>۴۳۱</p> <p>۴۳۲</p> <p>۴۳۳</p> <p>۴۳۴</p> <p>۴۳۵</p> <p>۴۳۶</p> <p>۴۳۷</p> <p>۴۳۸</p> <p>۴۳۹</p> <p>۴۴۰</p> <p>۴۴۱</p> <p>۴۴۲</p> <p>۴۴۳</p> <p>۴۴۴</p> <p>۴۴۵</p> <p>۴۴۶</p> <p>۴۴۷</p> <p>۴۴۸</p> <p>۴۴۹</p> <p>۴۵۰</p> <p>۴۵۱</p> <p>۴۵۲</p> <p>۴۵۳</p> <p>۴۵۴</p> <p>۴۵۵</p> <p>۴۵۶</p> <p>۴۵۷</p> <p>۴۵۸</p> <p>۴۵۹</p> <p>۴۶۰</p> <p>۴۶۱</p> <p>۴۶۲</p> <p>۴۶۳</p> <p>۴۶۴</p> <p>۴۶۵</p> <p>۴۶۶</p> <p>۴۶۷</p> <p>۴۶۸</p> <p>۴۶۹</p> <p>۴۷۰</p> <p>۴۷۱</p> <p>۴۷۲</p> <p>۴۷۳</p> <p>۴۷۴</p> <p>۴۷۵</p> <p>۴۷۶</p> <p>۴۷۷</p> <p>۴۷۸</p> <p>۴۷۹</p> <p>۴۸۰</p> <p>۴۸۱</p> <p>۴۸۲</p> <p>۴۸۳</p> <p>۴۸۴</p> <p>۴۸۵</p> <p>۴۸۶</p> <p>۴۸۷</p> <p>۴۸۸</p> <p>۴۸۹</p> <p>۴۹۰</p> <p>۴۹۱</p> <p>۴۹۲</p> <p>۴۹۳</p> <p>۴۹۴</p> <p>۴۹۵</p> <p>۴۹۶</p> <p>۴۹۷</p> <p>۴۹۸</p> <p>۴۹۹</p> <p>۵۰۰</p>

<p>۳۹۹</p> <p>بہارِ پیلے حج و عبادت کا مرکز ہو چکا تھا</p> <p>یہ سزاوار دوست سے حساب و محبت اور قیام و رستہ</p> <p>و عبادت کے بھرا ہوا دوست</p>	<p>جس لوگوں کا حال یہ ہے کہ عبادت کی وہ پاکیزہ فکر</p> <p>محو ہو گئی اور شہنائی کی دنیوی دھن کی بے نیل کے لئے</p> <p>سرحد ہوتی، اور گرج بنی و عبادت حق کا سجادہ منہ بک</p> <p>نہ ہے، تو خدا کا قانون یہ ہے کہ ایسے لوگوں پر نوح و نوحہ</p> <p>کی رادھی نہیں چلی سکتی۔</p>
<p>۳۹۰</p> <p>۱۱۔ یہود و نصاریٰ کی نگرانی اور ان کی برائی سے بچو</p> <p>۱۲۔ ایمانی کی برکتوں کے حصول کے لئے توبہ و استغفار</p> <p>۱۳۔ طاعت کے لئے عزم و ہمت</p>	<p>خدا کا اصل عمل کا تصدیقی حجت ہے۔ یہ سب کچھ کھڑا کرت</p> <p>کی سزا میں بھی دنیا کی سرسوں کی طرح جس کی ایک جڑ جابجا ہے</p> <p>کمال و دولت جمع کر کے اپنے کو بجائے سکتا ہے۔ وہ ان کی</p> <p>میں کوئی مددگار اور مدد و توفیق نہیں دے سکتا۔</p>
<p>۳۹۱</p> <p>۱۴۔ یہی قرآن مجید ہے جس کا ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو دنیوی الہام</p> <p>جو ۱۰ اور ۱۱ سورہ و دوسری ان کے لئے ہے۔</p> <p>۱۵۔ جو عبادت کے لئے توفیق بخشنے والے ہیں ان کا مطالعہ بھی فائدہ</p>	<p>خدا کا اصل عمل کا تصدیقی حجت ہے۔ یہ سب کچھ کھڑا کرت</p> <p>کی سزا میں بھی دنیا کی سرسوں کی طرح جس کی ایک جڑ جابجا ہے</p> <p>کمال و دولت جمع کر کے اپنے کو بجائے سکتا ہے۔ وہ ان کی</p> <p>میں کوئی مددگار اور مدد و توفیق نہیں دے سکتا۔</p>
<p>۳۹۲</p> <p>۱۶۔ یہی قرآن مجید ہے جس کا ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو دنیوی الہام</p> <p>جو ۱۰ اور ۱۱ سورہ و دوسری ان کے لئے ہے۔</p> <p>۱۷۔ جو عبادت کے لئے توفیق بخشنے والے ہیں ان کا مطالعہ بھی فائدہ</p>	<p>خدا کا اصل عمل کا تصدیقی حجت ہے۔ یہ سب کچھ کھڑا کرت</p> <p>کی سزا میں بھی دنیا کی سرسوں کی طرح جس کی ایک جڑ جابجا ہے</p> <p>کمال و دولت جمع کر کے اپنے کو بجائے سکتا ہے۔ وہ ان کی</p> <p>میں کوئی مددگار اور مدد و توفیق نہیں دے سکتا۔</p>
<p>۳۹۳</p> <p>۱۸۔ یہی قرآن مجید ہے جس کا ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو دنیوی الہام</p> <p>جو ۱۰ اور ۱۱ سورہ و دوسری ان کے لئے ہے۔</p> <p>۱۹۔ جو عبادت کے لئے توفیق بخشنے والے ہیں ان کا مطالعہ بھی فائدہ</p>	<p>خدا کا اصل عمل کا تصدیقی حجت ہے۔ یہ سب کچھ کھڑا کرت</p> <p>کی سزا میں بھی دنیا کی سرسوں کی طرح جس کی ایک جڑ جابجا ہے</p> <p>کمال و دولت جمع کر کے اپنے کو بجائے سکتا ہے۔ وہ ان کی</p> <p>میں کوئی مددگار اور مدد و توفیق نہیں دے سکتا۔</p>
<p>۳۹۴</p> <p>۲۰۔ یہی قرآن مجید ہے جس کا ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو دنیوی الہام</p> <p>جو ۱۰ اور ۱۱ سورہ و دوسری ان کے لئے ہے۔</p> <p>۲۱۔ جو عبادت کے لئے توفیق بخشنے والے ہیں ان کا مطالعہ بھی فائدہ</p>	<p>خدا کا اصل عمل کا تصدیقی حجت ہے۔ یہ سب کچھ کھڑا کرت</p> <p>کی سزا میں بھی دنیا کی سرسوں کی طرح جس کی ایک جڑ جابجا ہے</p> <p>کمال و دولت جمع کر کے اپنے کو بجائے سکتا ہے۔ وہ ان کی</p> <p>میں کوئی مددگار اور مدد و توفیق نہیں دے سکتا۔</p>
<p>۳۹۵</p> <p>۲۲۔ یہی قرآن مجید ہے جس کا ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو دنیوی الہام</p> <p>جو ۱۰ اور ۱۱ سورہ و دوسری ان کے لئے ہے۔</p> <p>۲۳۔ جو عبادت کے لئے توفیق بخشنے والے ہیں ان کا مطالعہ بھی فائدہ</p>	<p>خدا کا اصل عمل کا تصدیقی حجت ہے۔ یہ سب کچھ کھڑا کرت</p> <p>کی سزا میں بھی دنیا کی سرسوں کی طرح جس کی ایک جڑ جابجا ہے</p> <p>کمال و دولت جمع کر کے اپنے کو بجائے سکتا ہے۔ وہ ان کی</p> <p>میں کوئی مددگار اور مدد و توفیق نہیں دے سکتا۔</p>
<p>۳۹۶</p> <p>۲۴۔ یہی قرآن مجید ہے جس کا ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو دنیوی الہام</p> <p>جو ۱۰ اور ۱۱ سورہ و دوسری ان کے لئے ہے۔</p> <p>۲۵۔ جو عبادت کے لئے توفیق بخشنے والے ہیں ان کا مطالعہ بھی فائدہ</p>	<p>خدا کا اصل عمل کا تصدیقی حجت ہے۔ یہ سب کچھ کھڑا کرت</p> <p>کی سزا میں بھی دنیا کی سرسوں کی طرح جس کی ایک جڑ جابجا ہے</p> <p>کمال و دولت جمع کر کے اپنے کو بجائے سکتا ہے۔ وہ ان کی</p> <p>میں کوئی مددگار اور مدد و توفیق نہیں دے سکتا۔</p>
<p>۳۹۷</p> <p>۲۶۔ یہی قرآن مجید ہے جس کا ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو دنیوی الہام</p> <p>جو ۱۰ اور ۱۱ سورہ و دوسری ان کے لئے ہے۔</p> <p>۲۷۔ جو عبادت کے لئے توفیق بخشنے والے ہیں ان کا مطالعہ بھی فائدہ</p>	<p>خدا کا اصل عمل کا تصدیقی حجت ہے۔ یہ سب کچھ کھڑا کرت</p> <p>کی سزا میں بھی دنیا کی سرسوں کی طرح جس کی ایک جڑ جابجا ہے</p> <p>کمال و دولت جمع کر کے اپنے کو بجائے سکتا ہے۔ وہ ان کی</p> <p>میں کوئی مددگار اور مدد و توفیق نہیں دے سکتا۔</p>

۳۲۲	دربار، جو اس کی تقریریں سن کر اس کے لڑو و میلہ سے ہونے لگا، اسے بھرپور بیان شروع کر دیا۔ وہ اس کو پسند کر لیا۔ اس نے اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔	۱۵۰۔ اس کے خطاب سے خطاب اور صوبہ اس کی جس میں تھیں، تمام کے لئے ضروری ہو کر اس کے لئے متعلقہ کے لئے تھیں۔
۳۲۳	اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔	۱۶۰۔ اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔
۳۲۴	اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔	۱۷۰۔ اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔
۳۲۵	اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔	۱۸۰۔ اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔
۳۲۶	اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔	۱۹۰۔ اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔
۳۲۷	اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔	۲۰۰۔ اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔
۳۲۸	اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔	۲۱۰۔ اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔
۳۲۹	اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔	۲۲۰۔ اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے اس کے خطاب سے متاثر ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔

نساء

(۳۳۸)

انسان کی زندگی میں معاشرت کی جنگ جہاد سے زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے اس کے حقوق اعداد کے لئے جہاد سے زیادہ ہوتی ہے۔	خدا نے دراصل ان کے اہل بیت کو دیا ہے۔ اس لئے ان کے حقوق اعداد کے لئے جہاد سے زیادہ ہوتی ہے۔
---	---

(۴) صحتاً سلاج کا حکم کہ ایک وقت چار سو بیس کنکھ سکتے
 * مشرقیہ عدل کر سکی۔

(۵) جس ڈوسے کہ دلاوٹری چکر کا خاص پہچانسل گیم
 بلع ہو کر مطالعہ کرینگے اس دور است کو عصر الہی چری کہ، ٹوینٹا
 ٹری مصیبت چرو۔

(بہ حفظہ ذکر اس کی اہمیت دو تو اس پر گواہ آ رہا)

(۸) حقدور ہونے کے لحاظ سے مرد اور عورت دونوں کا شرعی
 وفاق ہے۔ رشک کے وقت ہی ملاں کے چھینا مسکینوں اور دوزخ
 رفتہ داروں کے ساتھ مل کر کچھ منہا کر دیا جائے۔

ترک کر تقسیم کر دے کہ وہ لوگوں کے راجہ جسے لانا چاہو۔
میت کی وصیت کی تعمیل اور تمہاری عاقلی کے بعد بھی
کچھ بچا ہے اور اس پر عین سچا ہے۔

وہمستاً سائے نہیں کر رہا ہے۔ جبکہ گھوڑہ درہنہ بھارتیہ

کفّالہ کی میراث کا حکم۔

یہ چلن عورتوں کے مردوں کی فخر
بھی نہ اسی کی تو یہ جو گناہ پرست ہو

عزیزوں کے حلقہ کا تختہ مرنے پر میرٹھ کا
طیش و رساں اظہارِ محنت

خود قوں کے ساتھ قتادی معاشرتی نیکی اور اعلیٰ فطرتی
برائی چاہئے۔

گر کسی دستگیر ہو جائے، تو یہاں کر دے کہ وہ اسے
ظہور کر دے میری نگرانی۔

اگر تم نے میری کچا دی گئی گائیڈ کی پیروی کی، یہی سہا
حب بھی ملاقات ہے، جسے میں نے 'ماہر' میں لے سکتے۔

جن ہستوں میں بکج جاؤ نہیں ان کا بیان۔

علامی نیکو تہذیبی تعلیمی سہولتیں، خزانہ
 صبر و استقامت، محکمہ تعلیم و تربیت، سندھ
 حکومت، لاہور، پاکستان

سی سلسلہ میں رہنا، لوگوں کو حقیر دیکھ کر ہرگز ہرگز
رہانہ سے تمام انسان پر تہہ نہیں۔

ازدواجی و معاشرتی زندگی کے ان سب احکام و مقبول
ہے۔ اگر ان قواعد سے بچو اور نفع و معاوضہ کی خاطر
نہ کرو گے تو

معارف و مددگار: جنگی کے لئے صدی ہجری کا پس منظر
بقیہ صفحہ ۱۱۱

9039288870 - ۹۰۳۹۲۸۸۸۷۰

۳۳۲	<p>دور ہے۔ آخری کمر جس نے قطعی حرکت کا اعلان کیا تھا</p>	<p>خدا نے انسان کو دو صورتیں پیش کر دی ہیں۔</p>
۳۳۳	<p>کی آیت ۱۱۱</p>	<p>۱۱۱۔ اور وہی سبک دہانی کی کسی بھی صورت میں</p>
۳۳۴	<p>مسلما بیان کی کہ کرب کی موت پھر ہے مسلما کو</p>	<p>میت کے لئے مخرج میں صراحت ملی، اسی طرح موت</p>
۳۳۵	<p>تجربہ کیا جانا ہے جس طرح احکام اس سے ہم مطالب ہو رہا</p>	<p>کی جی جی۔ اپنے دونوں کو برکت حاصل ہو کہ وہ دونوں کے</p>
۳۳۶	<p>کتاب بھی چھنے سے انکس ویت سے سخت ہو گئے۔ میں</p>	<p>کاروا ہوا۔</p>
۳۳۷	<p>ہندو کی ہزاروں کی لگا رہوں سے اسی حفاظت کرو۔</p>	<p>موتیں اس خیال سے دل گزرتی ہیں کہ وہ نہیں۔</p>
۳۳۸	<p>میر و برکت کی رشتہ کی دوستی اور شہداء کا ذکر</p>	<p>موتوں کے بعد بھی عمل و محنت کی قلم، اس کی جی جی</p>
۳۳۹	<p>دل کا بخار نکالے۔</p>	<p>تھا۔</p>
۳۴۰	<p>الہی کتاب کی یہ گراہی کر اپنے پیشواؤں و مقبروں کو</p>	<p>نیک مردوں کے خصال۔</p>
۳۴۱	<p>ایسا مقدس اور افسانہ رکھ کر جو گنہگار کی خدائی میں</p>	<p>اگر پوری کی حرکت سے کسی مرد تو تو دل برداشتہ نہیں</p>
۳۴۲	<p>شرک کی ہے۔</p>	<p>ہر ماہی ہے۔ کیے بند کیے مائش کی چاہئے۔</p>
۳۴۳	<p>سارے گنہگار و مرد کی جی جی جی جی جی جی جی</p>	<p>اگر تفرقہ کا، مایہ ہو، تو ہے کہ مائش کی چاہئے</p>
۳۴۴	<p>نہیں جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی</p>	<p>چھنے۔ ایک ہی شہر کی طرف سے ہر ایک پوری کی طرف</p>
۳۴۵	<p>یہ دونوں کا عہد اعلان کر اپنی بندگی کی شہادت</p>	<p>۳۴۵۔ دونوں صلاح کی کوشش کریں۔</p>
۳۴۶	<p>ادب پاکیزگی کی ڈیگیں نہ کریں۔</p>	<p>عزم و شجاعت و احسان اور دوسرے حقوق و احسان</p>
۳۴۷	<p>گروہ پرستی کے بعد، باطل کا، تیار، فیاضیت تھا۔</p>	<p>کا حکم۔</p>
۳۴۸	<p>یہ وہی مسلمانوں کی حدیں اگر مسلمان عرب کو ان پر</p>	<p>نقل کر دینی کے لئے چاہ کر، عہد بنائے وہوں اور</p>
۳۴۹	<p>توجہ دیتے۔</p>	<p>بیکوں کو دوست میں لگتے</p>
۳۵۰	<p>مسلمانوں سے خطاب، در قیام دین اور احکامات</p>	<p>خدا کی پرستش کی محبت کی میں اس کی جی جی جی جی جی</p>
۳۵۱	<p>۱۱۔ اہل دین کو خوشحالی، امت کا حضور، اس کا احترام</p>	<p>کے لئے چاہ کر ہیں۔</p>
۳۵۲	<p>۱۲۔ اور جو جسے جی جی جی جی جی جی جی جی جی جی</p>	<p>۱۲۔ طاعت، اور جہم کے احکام۔</p>

<p>ہل اس بات میں ہے کہ اگر حضرت کسی لوگوں کے خلاف بیزار ہوئے ہوں گے تو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کام کرے جنگ پر توجہ نہ کرے تو کھائے کے کسی حال پر بھی جائز نہیں کہ اس پر ہتھیار اٹھاؤ۔</p>	<p>پیغمبر اسلام سے خطاب کرتے ہوئے اس نے فرمایا کہ جو حق و عدل کا قیام کرے اس میں کوئی پرہیز نہ کرے جو جیاد ہیں انصاف و حقیقت کے خلاف فیصلہ صادر کریں۔</p>
<p>مسلمانوں کے لئے جائز ہیں کہ غیر حالت جنگ کے کسی انسان کو دیکھ کر اسے قتل کریں۔ مگر کسی کے ہاتھ سے اسے یا کسی سے قتل ہو جائے تو قتل کی جن حالتیں ہو سکتی ہیں چنانچہ یہ ہیں حالتیں کے حکم پر لکھے گئے۔</p>	<p>اس سلسلے میں قتادہ و عدالت کی بعض سیادی ہوتی ہے۔ تاجی کے لئے عارض میں جو شرط کے مقابلہ میں لڑ کر کیا جاتا ہے مسلمانوں کے لئے جائز نہیں کہ ہم دہش جہنم کے دہش مسلمان مجرم کی رہائی پر سزا عاریت کریں۔ اس کی سزا عاریت جہنم کی سزا اور زیادہ مصیبت ہے۔</p>
<p>مسلمان جان پر جو کسی مسلمان کو قتل کرتے تو اس کے لئے خوف کا دامن صواب و عدل کی منت ہے۔ عدل کے حصول پر تمام نیکیوں کے لئے ہے جو اگر نہ ہو کیا نہیں۔ جان و مال سے جہاد کرے والوں کے دھوکے دو لوگ نہیں پہنچ سکتے جو دہش ہیں۔</p>	<p>حشر شخص پر دہش و دہش کا فیصلہ ہو جائے اور پھر اس کو پھر جائے اس نے شہادت کی راہ اختیار کر لی، انھوں نے قاتل ہے کہ جو شخص جیسے دہش کرے دہش ہی ہے جو ایک جہاد جہاد ہے۔</p>
<p>پیغمبر اسلام کی ہجرت کے بعد عرب کی تدبیر کا کوئی شخص دار الحزم یعنی مدینہ اور دار الحرب یعنی مکہ فرمایا۔ اجماع کے جو مسلمان دار الحرب سے ہجرت کریں اور دشمنانِ اسلام کا جو رطلہ ہاتھ کے ساتھ جیتے ہیں وہ دہش ہی ہیں جس کے ترکب ہو گئے۔</p>	<p>شہدائے کی ہجرت سے دار الحرب ہے کہ حقیقت میں سے چار اہل و عیال اور بیوی اور بیوی اس میں آوی کو گن کر دیتا ہے۔</p>
<p>عدل کی زمین کہیں ہو۔ مگر اپنا وطن چھوڑ کر خطر کے نئی نئی آفات کا چہرہ اور دشمن کے لئے مسلمان شہید سفر کی حالت میں بناؤ نظر کرنے والا اور بحالت جنگ ایک خاص طریقہ پر نماز کی جماعت کا حکم ہے صلوات خوف کہتے ہیں۔</p>	<p>یہاں اور یہاں کا سراپہ دن یہی صورتیں نہیں ہیں۔ یہ وہی کہتے ہیں ہم جہاد پر آمادہ ہیں جس کی کہیں ہو کہ کھدہ میچ پر ایمان لانے کے بعد حالت ہی حالت سے مسلمان اور ان کے دشمنی آندھن سے کچھ سے دلاسا۔ یہاں اور یہاں کی۔ حال کا قانون تو یہ ہے کہ جیسا حق میں ہو دیا ہی ہے جائے گا!</p>
<p>عدل کی زمین کہیں ہو۔ مگر اپنا وطن چھوڑ کر خطر کے نئی نئی آفات کا چہرہ اور دشمن کے لئے مسلمان شہید سفر کی حالت میں بناؤ نظر کرنے والا اور بحالت جنگ ایک خاص طریقہ پر نماز کی جماعت کا حکم ہے صلوات خوف کہتے ہیں۔</p>	<p>قانون میں کے دہش سلسلہ بیان پھر قیامت وادہ کی حق کی طرف پھر دہش</p>
<p>کسی ایک دن کے لئے ان کا جہاد نہیں ہے۔</p>	<p>کریں</p>

۳۶۹

ایسا ایوان ایساں میں جہیں ایستقامت ہو
ساتھوں کے مصالح حاصل

۱۱) مومنوں کو کچھ دیکھ کر منکرین حق کو فتنہ دلاؤ گا بلاتے ہیں
انکار کرتے حاصل کریں۔

۱۲) منکرین حق کی مجلسوں میں شرک ہو کر دعا کی باتیں
کھٹکھٹاتے ہیں۔

۱۳) الگ غفلت، بکراحت کی رفتار دیکھتے ہیں جو دنیا
کا سیلاب ہوتا ہے، اس سے گنتے ہیں انہیں سے بھلے
ساتھ تھے۔

۱۴) نماز پڑھنے کو پہلی کے ساتھ۔

۱۵) ان کا ایک قدم کھڑا ہو ایک میلان ہو۔

۱۶) حقیقت کی طرف اشارہ کر کے مابین چھوٹی کی طرح
جہاں کو بھی علت مل جاتی ہے۔ خیر یا دی اس نعمت سے

نڈر ہو جاتا ہے اور گستاخو میرے لئے کچھ ہونے لگتا ہے
۱۷) ناکر سب کچھ مجھے ۱۸) ہو، مگر اپنے مقرب وقت پر۔

۳۷۰

۱۹) دلب و خواب، حال انسانی کا قدرتی جوہر ہے۔

۲۰) اگر کسی انسان میں کوئی برائی ہو تو اسے مشورہ کرنا
اور بچاؤ ہے جو نماز میں اس اگر کمال سلام ہو تو ظاہر

۲۱) کے حکمان آواز دیکھ کر سکتا ہے۔

۳۷۲

۲۲) جو لوگ خدا کے بعض صوفیوں کا سنتے ہیں انہیں کو
انہیں سنتے، دعائیں دیکھ کر مدیاں تیری راہ نکالنی چاہتا

۲۳) ہیں۔

۲۴) ظاہر سے کچھ ظاہر اگر تیرے سامنے ہے میں تو کہوں
آسمان سے بلکہ کبھی کبھی کتاب پر پناہ ملے میں چھاتی

۲۵) تو سر پرست ملے، محدود صلاح کر کے اسے ضائع ہو جاتا، یاد رکھو
سے نکاح کو اور تانگو شمشیر پر کرمل کا ایک حصہ سے مل جانے

۲۶) یا پھر تیرے لوگوں کا نکاح ہے یہی ہیں تھے تو شہر میل کا
معالجہ کر کے گا، قرآن سے اس علم سے مدد۔

۲۷) اگر بڑی شہر کو پھرنے سے یہ امر چاہئے، اس سے بچنا
کرنے کے لئے ہے قرآن سے کچھ چھٹے اور باپ بچا

۲۸) فراس میں کوئی مرج نہیں۔ ربوی کے مال چہرہ قدر کرنا
مال دولت کی خواہش ہر انسان میں ہے، پس اس پر

۲۹) کمال کی وجہ سے ماہر لا تعلقی ہو۔

۳۰) ایک سے زیادہ دیہاں کرنے کی سوتیلیں صلہ کی شرط
جو رنگا لگتی ہو، اس کا مطلب یہ کہ سستی یا ترس بھلائے

۳۱) اختیار ہیں اب اس ہر ایک کے ساتھ کیسا سلوک کرنا
کسی ایک ہی کی طرف، انکل بھگت پڑو۔

۳۲) بیان احکام کے بعد پھر تذکرہ مملکت اکالی شے
۳۳) میں را استقامت ہو۔

۳۴) مسلکوں کو پہنچے۔ قماروں یا قطعہ اور شہر و شہر
ہوں۔ یعنی انصاف پر مضبوطی کے ساتھ فائدہ پہنچانے والے

۳۵) سر کے لئے آراہی لینے والے اگر چینی خدو ان کی دولت کے
۳۶) آئن کے اس ایکے حکمان ہو جب بھی اس کے تہذیبی

۳۷) ذکر ہیں!

۳۸) گواہی دیتے ہیں۔ تو کسی کی دولت کی پرکھ کر دیکھی کی
معاویہ پر جس کھانا، حواہ کو، صاف صاف اور بیگنا

۳۹) کہہ را

۴۰) یہ ضائع جسمی ہی نہیں ہے بلکہ ایسا ضائع ہے جس سے بچنا

۳۴۳	یہودیوں کی تاریخی سفادوس کی طرف اشارہ۔	۱۳۱	وحدت دین کی اصل عقلم، اور اس خیریت کا اعلان کہ دنیا کی کون فور میں جس پر ہدایت ملی ہے، تمام حق، اور کج
۳۴۵	یہودیوں کی یہ شقاوت کہ حضرت مرید علیہ السلام پر ہتھیار لگایا، دیکھتے ہیں کہ جس نے شیخ کو مسلح پر ہتھیار لگا رکھا ہے۔	۳۴۷	ایک سیر کے لئے۔ پہلو پر ان کی ہر طرف کا ذکر کیا گیا، مگر اس کی ایک
	جبکہ ان گروہ میں اجتماع حق کی روح اتنی بین بنی، تو	۳۴۸	اہل کتاب کی ایک بڑی گروہی و جن میں غلو پر
	دوبارہ و شیخ باقر کا بھی اس طرح استعمال کر رہے ہیں کہ	۳۴۹	وہ جتنی زبان پر اپنے سراسر اسلوب و بصیرت۔
	طرح کی برائیاں کا درپوش بنائی ہیں۔ یہودیوں پر بھی نے		مستحکم کا استعمال ہی عزت و ادب کے معنی کے
۳۴۶	بھروسہ جانتا ہے کہ خود یہی روک دی گئی۔	۳۵۰	آکر ہر ہر کلاں کی سیرٹ کی دو بقیہ صورتیں۔

المائدہ

(۱۲۸)

۱۲۸	اسلام پر مبنی ہے کہ وہ جیسے حکم ملی کی ادامت کا عہدہ رکھیں۔	۱۲۸	چونکہ دین کا بل ہو چکا اس لئے کھانے پر اور اہل کے معاملات میں بے جا قیدیں اور دم پرنا۔ سنگیان بنی سے
	(۱) ہونے کا گوشت حلال ہے۔ بجز اس کے جو خونی ہو گئے ہو۔		دین، قتلہ بھی چریں حلال ہیں۔
	(۲) احرام کی حالت میں شکار ممانعت ہے۔		اگر کھانے چھوئے نہ ہو سکتے ہیں نہ کے دہرہ نہ کیا
	(۳) خدا کے شان زکی نے حرامی۔ کہ		منہ، تو وہ بھی حرام ہے۔
	(۴) اگر بخلہ حرامت کے لئے ہے۔		اہل کتاب کے بیچ کئے ہوئے جافہ کا گوشت بھی حلال ہے
	(۵) یہ ہو کر زانیہ کے جافوں اور صاحبین سے تعلق	۱۲۹	تیز آن کی عورتوں کے ساتھ کھل بھی جا رہی۔
	کو کھانا یا پلے ہے۔		وہ تو اہل قہر کہ حکم اور اس حقیقت کی توجیح کہ معتد
	(۶) شکر کے لئے کھینچ سے روکا کھانا۔ اب تو اس کے		صفا کی اور پھر گری ہو۔ یہ بات میں ہر کچھ و محو کی نہ سب
	پئے اس کے صاحبوں کو۔ روک رکھا اور اس پر اہل یہ		نگاہ کی جائیں۔
	چاہئے کہ دیکھ کلام میں مدد کرنا پڑتی ہیں۔ کہتا ہے		مشکل لوں سے خطاب کر دین کی کہیں اور کج

۳۸۵	کسی بات کی ڈھیریں بہا، اور اور کی بت نہ ہو گئی، جس طرح ایمان دین کا اعتقاد ہے یا ہے اسی طرح لہو	کسی بات کی ڈھیریں بہا، اور اور کی بت نہ ہو گئی، جس طرح ایمان دین کا اعتقاد ہے یا ہے اسی طرح لہو
۳۸۶	کتاب کی بھی لانا تھا۔ ان کی حالت سے جرت ہو کر علم اور بیوقوفی، رشتہ کی کلام الہی میں غور کیا کرتے تھے	کتاب کی بھی لانا تھا۔ ان کی حالت سے جرت ہو کر علم اور بیوقوفی، رشتہ کی کلام الہی میں غور کیا کرتے تھے
۳۸۷	میں انہوں نے بھی جہد ہدایت فرموش کر دیا، دوست سے فرزندوں اٹھ، لگا کر دوسرے لگے اور ہر فرد پر فرزند کا دوش ہو گیا۔	میں انہوں نے بھی جہد ہدایت فرموش کر دیا، دوست سے فرزندوں اٹھ، لگا کر دوسرے لگے اور ہر فرد پر فرزند کا دوش ہو گیا۔
۳۸۸	قریب پتے پیروں کو مل کر گئی کی تار کیوں ہو گئی اور دم بصیرت کی روشنی میں نہا ہو۔	قریب پتے پیروں کو مل کر گئی کی تار کیوں ہو گئی اور دم بصیرت کی روشنی میں نہا ہو۔
۳۸۹	میں انہوں کی یہ گراہی کہ تو میری بیگم کا عیب پیدا کیا یہودیوں اور عیسائیوں کی یہ گراہی کہ تھے جس جہد کی وجہ سے مست نہیں ہمارے لئے جہاد کی جہاد ہو گیا جہد نے کسی خاص وقت کو نہ تھا، دوسرے وقت کا یہ لکھ کر ہیں لکھا ہے۔	میں انہوں کی یہ گراہی کہ تو میری بیگم کا عیب پیدا کیا یہودیوں اور عیسائیوں کی یہ گراہی کہ تھے جس جہد کی وجہ سے مست نہیں ہمارے لئے جہاد کی جہاد ہو گیا جہد نے کسی خاص وقت کو نہ تھا، دوسرے وقت کا یہ لکھ کر ہیں لکھا ہے۔
۳۹۰	جب ایک قوم غرور تک غلو کی حالت میں جہاد کی ہے، تو اس میں ملزم مقام کے لئے جہاد کی استعداد میں ہی جہاد کی کاسی اس میں کہ تو میں کہ وہاں میں میں وہاں میں اس میں وہاں وہاں میں وہاں اسی لئے حکم کیا کہ اس میں اس میں اس میں خود رہو گے تاکہ اس میں اس میں اس میں سے محفوظ ہو ظہور میں آجائے	جب ایک قوم غرور تک غلو کی حالت میں جہاد کی ہے، تو اس میں ملزم مقام کے لئے جہاد کی استعداد میں ہی جہاد کی کاسی اس میں کہ تو میں کہ وہاں میں میں وہاں میں اس میں وہاں وہاں میں وہاں اسی لئے حکم کیا کہ اس میں اس میں اس میں خود رہو گے تاکہ اس میں اس میں اس میں سے محفوظ ہو ظہور میں آجائے
۳۹۱	اسی میں اس میں اس میں اس میں اس میں بے باک ہو گئے تھے، بائبل اللہ کی کتاب کرتے۔	اسی میں اس میں اس میں اس میں اس میں بے باک ہو گئے تھے، بائبل اللہ کی کتاب کرتے۔
۳۹۲	میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں	میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں
۳۹۳	میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں	میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں
۳۹۴	میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں	میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں
۳۹۵	میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں	میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں
۳۹۶	میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں	میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں
۳۹۷	میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں	میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں
۳۹۸	میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں	میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں
۳۹۹	میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں	میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں
۴۰۰	میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں	میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں میں اور میں اس میں اس میں اس میں اس میں

<p>۱۱۔ کتاب سے خطاب کیسے ہے اس قرآن کا مزید مانگ کر چلائی کی امتحان کا ہے، تو یہ تمہیں جسے حالت کہیں کہ چوکی ہو خدا کے نزدیک بہ اعتبار جزا کے وہی گروہ تو رہا جو حق احکام حق سے جوڑ کر کٹ کر گئی۔</p>	<p>تو فی ٹیٹھ ڈاکھلا دیتا ہے۔</p>
<p>۱۲۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔</p>	<p>۱۳۔ ۱۲۔ تراب، تہجہ، صوم، ان باطن کے تان عمرانی، ۱۴۔ ۱۳۔ وہاں تو گھسے حکم جوت کے نزل سے پہلے مقرر اختیار، مستقل کی پہلے، ان سے مقرر ہیں۔</p>
<p>۱۵۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔</p>	<p>۱۶۔ ۱۵۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔</p>
<p>۱۷۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔</p>	<p>۱۸۔ ۱۷۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔</p>
<p>۱۹۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔</p>	<p>۲۰۔ ۱۹۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔</p>
<p>۲۱۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔</p>	<p>۲۲۔ ۲۱۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔</p>
<p>۲۳۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔</p>	<p>۲۴۔ ۲۳۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔</p>
<p>۲۵۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔</p>	<p>۲۶۔ ۲۵۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔</p>
<p>۲۷۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔</p>	<p>۲۸۔ ۲۷۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔</p>
<p>۲۹۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔</p>	<p>۳۰۔ ۲۹۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔</p>

۳۱۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی
 اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔

۳۲۔ ۳۱۔ یہودی کہتے تھے، قوت کے بعد کی کتاب یہی کہتی
 اور حضرت کے چاہے بندہ گئے ہیں۔

۴۰۹	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳
۴۰۹	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳
۴۰۹	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳
۴۰۹	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳

الانعام

(۴۱۵)

۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷
۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷
۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷
۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷

۴۴۹	جانبین کا گوشت جو عام طور پر کھائے جاتے ہیں حلال ہے۔	۴۴۶	چربی کا آئل کھانہ۔
۴۵۰	مشرکین عوبت کئے تھے مگر درپردہ گمراہی کا طریقہ ہے تو کیوں عدائے سرگرمی نہ کیا؟		حلفت و عوبت کے لئے میں جو لوگ جہلی نزلے کر تھے ان کی روافض و بصیرت کی رائیسی ہے۔
	اس اصل عظیم کا اعلان کہ خدا چہ چیز کی راہ میں نہیں ہے کہ کھائے پیے میں مذکب لڑک کر وہ اوصاف سے جو چہیں حرام مٹا کر۔		ایمان رکھ گئی ہے جو ادا کر عوبت جو۔ بد و اوارہ و جہل پر از نہیں چڑھتا۔
۴۵۱	صہرہ جہلی کی راہ میں ہے کہ حق حرام ملوں یا نہ ملوں یا نہ ملوں یا نہ ملوں کو جو فی الحقیقت یہی اعدائے کے خلاف ہے۔		حسب کجی کسی ناداری میں عوبت حق مندر ہوتی ہے تو ہمیں کے سرور ادا و دوسرا اس کی حکمت پر ادا ہر حالت میں۔
۴۵۲	سچائی کی راہ ایک سے زیادہ نہیں ہو سکتی پس مستی راہوں میں تفرق نہ ہو جائے۔	۴۴۷	صلوات ملک کے درج و کمال کی ایک مثال۔
	ایک کتاب کی سب سے بڑی گمراہی ہے کہ خدا کے ایک ہی دین میں مغرور دلائل کر ملک ملک گروہ بنواں کر تے ہیں ان کی گمراہیوں سے راہ حق کو کوئی واسطہ نہیں۔	۴۴۸	دنیا کی کوئی آدمی میں جہاں جہاں کے حیران کا کھنڈر ہو ہر پروردہ گروہ کے راہ مستند ہمال غفلت نصیب ہے۔
	سودت کا خاتمہ اس حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ	۴۴۹	مشرکین عوبت سے۔ تہمت جو کہ اگر عوبت حق کے مقابل سے اور اسے تو قریب ہو کہ خدا کا یہ صواب ہے سچا چنانچہ
	مشرکین عوبت کے لئے شہداء انقلابات ہو چکے ہیں ایسا ہی ایک	۴۵۰	آقا خلیفہ ہوا اور دین کے دیکھ بیکار کا یہاں کس کے کو حق ہے؟
۴۵۳	انقلاب انسانی و دین ہے اور قریب ہو کر اس قرآن مجید		مشرکین عوبت کے لئے شہداء انقلابات ہو چکے ہیں ایسا ہی ایک
	انقلاب انسانی و دین ہے اور قریب ہو کر اس قرآن مجید		مشرکین عوبت کے لئے شہداء انقلابات ہو چکے ہیں ایسا ہی ایک

تصحیح و استدراک

————— ✽ —————

مجھے ساری تصدیق و درست کے ساتھ نیک اخراجات کرنا ہے کہ کتاب میں کتابت اور چھاپان کے معطیوں کی جتنی ہیں اور وہ انیسویں
ہزارات کا ہوا کر تھیں نہ گنتی ہیں جب سورہ مرقہ لکھی جا رہی تھی تو میں نے ایامت پر اس کے لئے من کی محنت ایک فہمیت کے
نئے پتھر دی تھی، دو سو تیس صاحب پر ہی ایک صغیر کا اہل و عیال کا کرناں کے چھپے ہوئے سچے سے نقل کرنے میں غلط فہمی ہو سکتا تھا
کہ نیلے لیکن جب سورہ مرقہ کے اسرا بھیج چکے تو انشا تا میری طرح میں عتبات پر پڑی اور پھر دیکھا کہ کثرت معطیال ہو چکا
ہو جس کے سوا چارہ کار میں کہ غلط نامہ کا صاحب کو کیا ملے اور کتاب کے پڑے ہوا میں سے درخواست کی جاسے کہ یہ ہے سے ہوئے ہوئے
انور سے دوست کریں ۸ شبہ اس میں رحمت ہوگی لیکن چند مشورے سے یہ نہ ہوگی اور کئی سال سال تک اس کا اور تلافی ہوگی
اب کے علاوہ کچھ معطیوں نفسیہ پر، مرقہ اور زمرہ کی بھی تینا اہل بھی مطالعہ سے پہلے دست کر لیجئے۔ یہ بعض اہل و عیال
سے ہو گئے ہیں۔ جب اس عتبات پر پہلے ترانہ لٹول پر نظر مل جائیے۔

اعلاط متن

————— ✽ —————

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۸	۱	فاحد کم	فَاحَدُكُمْ
۱۸۹	۲	عده القیہ	هذه القرية
۱۹۱	۳	حیت شتا	حَيْثُ شَتَاءُ
۱۹۱	۳	قرہ کا	قِرْوَةً
۱۹۵	۲	والسکین	وَالسَّكِينِ
۱۹۶	۲	انفسکم	انفسکم

صفحہ	صفحہ	غلط	صحیح
۲۰۱	۵	فَإِنَّ عَدُوَّ	فَاللَّهُ سَدُّ
۲۰۳	۴	مِنْ آيَةٍ	مِنْ آيَةٍ
۲۰۵	۶	وَمِنْ أَظْلَمَ	وَمِنْ أَظْلَمَ
۲۱۳	۲	وَكَذَلِكَ	وَكَذَلِكَ
۲۱۷	۱	وَمَا كَانَ يُصِيعُ	وَمَا كَانَ يُصِيعُ
۲۱۹	۴	أَجْمَعَيْنِ	أَجْمَعَيْنِ
۲۲۲	۱	لَتَبْطِغَنَّ	لَتَبْطِغَنَّ
"	۴	كُنْثَىٰ	كُنْثَىٰ
"	۵	سَعْفُ	سَعْفُ
۲۲۵	۴	بِالنَّسِيلِ	بِالنَّسِيلِ
"	۳	وَأَقَامَ	وَأَقَامَ
۲۲۶	۵	الْوَصِيَّةِ	الْوَصِيَّةِ
۲۲۷	۱	نَمَّةٌ	نَمَّةٌ
۲۲۹	۱	يُرِيدُ اللَّهُ	يُرِيدُ اللَّهُ
"	۴	أَحْتَلَّ	أَحْتَلَّ
۲۳۱	۱	مَلْجِدُ	مَلْجِدُ
۲۳۶	۴	سَدُّ	سَدُّ
۲۳۸	۲	مِنْ نَفْسِهِ	مِنْ نَفْسِهِ
۲۴۰	۶	فِيهِ الدِّينَ	فِيهِ الدِّينَ
۲۴۱	۴	نَكْرَةً	نَكْرَةً
۲۴۳	۶	مَنْجُونٍ	مَنْجُونٍ
"	۳	أَمْنَةً	أَمْنَةً

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵۱	۱	تَمَوْهْن	تَمَوْهْن
۲۵۲	۲	وَالنَّعْفَا	وَأَنْ تَعُو
۲۵۳	۳	لَهُ الْفَلَكُ	لَهُ الْفَلَكُ
۲۵۴	۴	يَتَأَوُّدُ	يَتَأَوُّدُ وَاللَّهُ
۲۵۵	۵	نَعْبُصَم	نَعْبُصَم
۲۶۰	۶	وَأَعْلَمُ	وَأَعْلَمُ
۲۶۲	۷	وَأَبِلٌ فَطَلٌ	وَأَبِلٌ فَطَلٌ
۲۶۹	۸	تَلْقَوُہ	تَلْقَوُہ

تفسیر سورہ فاتحہ کے اغلاط طبعی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۹	دہرائی ہائے دلی جزیر	دہرائی ہائے دلی جزیر
۲	۱۰	دہرائی ہائے دلی جزیر	دہرائی ہائے دلی جزیر
۳	۱۱	رویت لختا ہر	رویت لختی ہو
۴	۱۲	شوچ کی سرت	شوچ کی سرت
۵	۱۳	چاندی طرف دہی پانی ہے	چاندی طرف دہی پانی ہے
۶	۱۴	تھیرتی آسائش	تھیرتی آسائش
۷	۱۵	اڑی کی یہ ستریں مخلوق	اڑی کی یہ ستریں مخلوق
۸	۱۶	پیدا کر گیا ہو	پیدا کر گیا ہو

صفحہ	سطر	غلا	صحیح
۴۶	۵	رہت دھرتی تارہی لے ہا کو ستر	رہت دھرتی تارہی لے ہا کو ستر
		کراچہ اپنے چلن میں بھی لڑائی کی تارہی لے	کراچہ اپنے چلن میں بھی لڑائی کی تارہی لے
		ہاں لڑائی لڑائی سے ملان تیرے تارہی لے	ہاں لڑائی لڑائی سے ملان تیرے تارہی لے
		اور پھر جنگ ہو جاتا ہے تو	اور پھر جنگ ہو جاتا ہے تو
۵۳	۱۷	وہ اپنی رہ گئی	وہ اپنی رہ گئی
۷۳	۶	جو کچھ اس میں ہے	جو کئی اس میں ہے
۸۲	۲۳	روایت تھی ہے	روایت کی ہے
۸۷	۱۳	ہم کا عبت کا	ہم کا عبت کا
۹۸	۱۴	نقصان ہوتا	نقصان ہوتا
۱۰۳	۱۴	انسانی کا تخیل کر سکا	انسانی کا تخیل کر سکا
۱۶۷	۲۲	لیکے ہاں جنت میں	ایک ہی صف میں

ترجمہ القرآن کے اعلاط طباش

مترجم کے شمار میں کی سطور شامل نہیں ہیں

صفحہ	سطر	غلا	صحیح
۱۸۰	۶	انہیں گھر ہے جہ ہے	سکون کو گھر ہے جہ ہے
۲۰۳	۱۰	یانی ہے یہ سکرین جن قیاد کو تھو نہیں	اور وہ دکھو مسکون کے لئے نہ ہو
		وہاں پہل میں اسد مک غلبہ ہو رہا	عمل میں اسد مک غلبہ ہو
		اور علاج دکھائی کی مسئلہ اس پر گھر ہے	اور علاج دکھائی کی مسئلہ اس پر گھر ہے

ہم نے اس وقت تک علم حاصل کر کے دوسرا اس مسئلے میں جو کچھ علم کیا ہے اس میں کوئی تفسیری حیرت ایسی نہیں جو اس کے خلاف ہو۔

ہم نے یہاں یہی نصیحت کی کہ اس لئے کہ عالم رب کے جن حقائق و کلمات اس وقت تک جو کچھ کہ گیا ہے وہ اس سے زیادہ نہیں کہہ کر یا تو عدم علم کا اعتراف ہے، جس کا تمام کمال قدیم و جدید ہے کیا یا پھر اس کا جو قواسم کی بنا پر علم و فہم نہیں ہے۔ قرآن کتابت حقیقت میں ہے۔ قرآن کتابت ہے، تم گمان و شک کا حربہ نہ کر لیکن اہل بصیرت کا مقابلہ نہیں کر سکتے! اس مسئلے میں کتنی ہی کاوش کی جائے، لیکن اس کو زیادہ کچھ نہیں کہا جا سکتا جو قرآن نے کہہ دیا ہے۔

سورہ بقرہ آیت ۱۲۹، صوفیاء کا اسطرح کرتے ہوئے حسیں قیامی نوٹ پر بھی نظر ڈال لی جائے:
قرآن کا جب طوطا ہوا تو قبولیت میں کی مستند کے لحاظ سے جن طرح کے اہلانی گردہ موجود تھے۔

(۱) خلافت اسلام میں گردہ۔ اس میں کچھ لوگ ہو چکے ہوتے ہیں جس سے تھے۔ کچھ یہ ہیں اہل عیسا میں سے، وہت دار بناس تھے۔ اس گردہ نے جو نبی بھٹکے حق میں، پہچان لیا اور قبول کر لیا۔

(۲) عام شریکین عرب میں کے پاس ایمان و صداقت کی کوئی تعلیم موجود تھی۔ لیکن سرورِ اہام کے پٹاری اور تفسیر، اور ان کی مخلوق کو۔ ان سے اس قدر کی شہرت گراہی و مناد کی پہچان سے اس درجہ سمجھتی تھیں کہ کتنی ہی بھی اہل کتابی جانے لے لے لے لے چھوڑ دے خود کہتے تھے۔ تمہاری دعوت کے لئے تو ہمارے دہلی میں جو گردہ کا ہوں میں طاقت۔ ہمارے درمیان میں ایمان و ایمان کا ایک اور لکڑی ہو گئی ہے۔ ہم تمہاری بات سننے والے نہیں! (۱۳۱)

(۱۳۱) اہل کتاب، جیسے اہل ایمان و عقیدت کے گردہ۔ ان میں سرورِ اہام گردہ بیرونی اور عیسائیوں کا تھا۔ یہ دونوں جماعتیں ایمان خدا پرستی کی عقلی تفسیر، اتباع تشریف کا ہم بحر حق تفسیر، تورات اور انجیل کو کتاب الہی، حق تفسیر اور ایسے ہر اس کے دین کی مشابہت سے ہم سمجھتی تھیں۔ گردہوں نے ایمان و صداقت کی حقیقت کو دیکھی تھی، اور اعتقاد و عمل کی تعمیل بھی نہیں سے خود ہو گئے تھے۔ قرآن آتا ہے پہلا گردہ بری تعلیم سے نصیر و اسے پہچان۔ دوسرا اسے دلا اس۔ تیسرا اگر وہ ایمان کا عقلی ہو گئی اور حقیقت ایمان میں لگتا۔

یہ صحابی اہل کتاب کہ کاٹھ کیا ہے؟ اہل ان کی اجتماعی اور عقلی گراہی اور ان کی میں میں کی بنا پر ادھر ادھر ایمان، ان کے ایمان کی بھی کمی تھی۔

مسلمانوں کو حذر کرنا چاہئے کہ جو حالت میں وہ نصاریٰ کی قرآن نے ایمان کی ہے، کیا آج کو بھی وہی حالت خود کی ہو سکتی ہے۔ چوٹی ہے؟ کیا قرآن کا یہ نہ ہو گا تو اس کا کہ۔ دس اس میں قبول استا بشرف الیوم الاخر، عا ہر یوم میں اسے جو ان پر بھی اتنی نہیں آ رہا ہے؟

یاد رہے کہ تیرے گروہ کی بحالت نقصان سے تیری کیا گنجشہ، لیکن اس نقصان سے متصور وہ نقصان نہیں ہے جو کہ اور دنیا کے نقصان کا
کا خاکہ بظاہر سامان ہونے لگے۔ وہ میں نہ کہتے۔ وہ دوسرا گروہ ہی، اور اس کا ذکر ال عمران، اسطیلہ وغیرہ میں آئے گا۔

نوٹ: سورہ بقرہ آیت ۴۱-۴۲۔ صفحہ ۱۶۹۔

یہ اور ان تینوں تیسرے گروہ کی نفسیاتی حالت واضح کرتی ہیں، پہلی آیتیں ظاہر ہے دوسری کا مطلب یہ دیکھنا ہے۔ اس میں مرکب
تفسیر ہے۔ بچے حالت کے ایک بچے تجھے عمرے کو ایک دوسرے عمرہ حالت سے تشبیہی ہے، اور اس آیت میں سے ہم روز رانی پہنچی
حالت نکلتا ہے۔

(۱) لاش میں زمین اور زمین کی تمام عمرات کے لئے زندگی ہو لیکن جب بدست ہے کہ لاش گر جیسی، پہلی پہلی ہوا گھٹائیں سے تیری
سمجھاتی ہے، پرستہ طبیعت یہ حالت دیکھ کر گھبراتی ہیں، اور کچھ ماتی ہیں کہ یہ لاش حالت کی کتوں کا پیش میری ہیں۔ وہ کوشش کرتی ہیں کہ
وقت کی برکت سے جسدہ قائم اٹھایا جاسکتا ہے، انھیں مین جو لاش کے کچے اعضاء سے محروم ہوتے ہیں وہ لاش کی ہر کتوں
توجہ نہیں دیتے، اس کے جسدہ کے ہنگاموں سے سبے گئے ہیں۔

فرمایا اسی حال ہی عورتوں کا ہے۔ یہ وہاں ایمان و شریعت دعوت حق کے متعلق لیکن جیسے ہر مملکت اور قدرتی طور پر
اس کے ساتھ ابتدا و ترقی کے مطالب و حق بھی نواہ جہئے، تو ان کی نظر اس کی برکتوں کی طرف سے گئی۔ یہ سائنس کی آواز
سے ہم کرنا گئے۔ ٹھیک اس طرح، جیسے ایک بڑھت بارش کے ہم میں کاشت کاری کرنے کی فکر، لاش کی گھٹے سے ٹھہر سہا کسی کو
میں دیکھا کرتا ہوں

(۲) فرم کر دو۔ ایک شخص اسی عالم میں جا رہا ہے۔ جب پہلی کی چمک سے دوستہ دکھائی دیتا ہے، تو وہ ایک قدم میں پہنچتا ہے۔ جب
غائب ہو جاتی ہے، تو ٹھٹھک کر دیا جاتا ہے۔ اس کے پاس نہ تو اس کی کوئی نشانی ہو جودہ دکھائے۔ دعوت بدست ہے، جو ٹھٹھکے چھٹا
فرمایا اسی حال میں گروہ کا ہے جو میں جن کی نشانی کھو چکے ہیں، اور جن کے دل میں خدا پرستی کی روح اتنی تھی۔ یہ باتیں
ہے کہ دوسرے گروہ کی طرح چلتے۔ یہاں۔ چلتے ہیں، مگر اس طرح، کہ جب پہلی کی کوئی نشانی دکھائی دے، وہاں قدم اٹھائیے، یہ وہی بات ہے کہ اور
سورہ بقرہ

قرآن نے جاچا ایمان کو روشنی سے تشبیہی ہے۔ مومن وہ ہے کہ کوشش اس کی روشنی اس کے لئے دہن کی ہے، یہ موجود ہو، یہ نہی
وہ ہم جن ایہیم پائے ختم (۳۰: ۵۵)

نوٹ: سورہ بقرہ آیت ۱۷۸۔ صفحہ ۲۵۳۔

یہاں فرمایا کہ میں نے اس کو روشنی کے طور پر وصف کیا ہے۔ ٹھٹھکے چھٹا
پرائی کوشش و رسالت بالکل مفت روابط کریں

کے بھی گروہوں پر مشتمل ہیں۔ ایک گروہ کوئی ایک خاص مذہب حاصل کر۔ سوائے انہیں اس خاص مذہب کی تشریح کر دی ہو کہ انہیں
تو امرین علی السواء (۳۰) اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کے نزدیک۔ اختلاف حقوق مرد و عورت ایک سطح پر ہیں۔ دونوں میں سے کسی کو
مذہب پر امتیاز نہیں۔ بلکہ ایک خاص مذہب جو صرف مرد ہی کے لئے ہے۔ اس میں عورت اس کی ہم درجہ ہیں۔

یہ دیکھ کر کہنا ہے؟ قرآن کتاب ہے، سرکاری حقوق کا مذہب ہے۔ جسے عادلانہ کے نظام کے حقوق کا مذہب۔ دیکھیں حقوق میں
دونوں کو سادہ و سہل دینا ہے لیکن نرالی حقوق میں مرد کے امتیازی مذہب کا احترام کر کے۔ وہ کتاب ہے، عادلانہ کا نظام، امن و
روستائی کے ساتھ مل بیٹھ کر کوئی ایک مذہب اس کا مقہوم یعنی قائم رکھنے والا نہیں۔ جو دونوں کو سادہ ہے؟ مرد و عورت، قرآن کا کتاب
ہے۔ مرد۔ بس اتنا ہی، جتنا مرد کو عورت پر حاصل ہو۔

یہ مطلب ہم یہاں چند نظریوں کے، ادا کرنا، لیکن اس کی بحث، توضیح کے لئے ایک نثر مطلوب ہے۔ دیکھتے آج تک آیا ہے
حقوق جو عورتوں کو دیتے ہیں وہ بھی مثلاً اس مرحلے سے آگے نہیں بڑھ سکے۔ سوائے اس میں توجہ عورت کی ہی آراء ہو گئی ہو، لیکن خالص
کے نظام میں کار لرنی کار کر مرد ہی کا ہو کر۔

مرد و عورت کے جنسی حقوق کے مساوات کا جبکہ پہلا معیار ہے جو تاریخ کی سطرات میں کر سکتی ہیں۔

نوٹ: سورۃ البقرہ آیت ۲۸۲۔ مضمون ۲۶

ہر آیت سے معلوم ہوا کہ گھر کے آدمی کا اخلاقی نفس پر کرائی ہوئی حاجت منہ کا کم خوشی کے ساتھ انجام دینے سے۔ انکار
کے۔ آتنا ہر ایسا بلکہ اس خوشی کے ساتھ کہ سنا کہ ہوں کہ گھر کے خیال سے انکار کر دے گا، تو اس آیت کے صاف صاف
حکم کی حالت مذہبی کو دے گا۔ قرآن و حدیث کے مطالعہ کے بعد میں اس بات پر بالکل مطمئن ہو گیا ہوں کہ اسلام ہر اس حکم کی
جس کا تعلق ظلم ہے، انفرادی امتیاز لینے کے خلاف ہے۔ بلکہ پڑھنا بھی ملے ہے، اور زبان ابراہان کو خدا نے اس کی تحصیل کی توفیق دی
ہے، اس کا روم پر کر اپنے ان خود بخالی کا حکم ہر کسی معاوضہ و امتیاز کے انجام دینے سے۔

ترجمان القرآن کا اردو دہلا

ترجمان القرآن میں بعض اصناف کی کتابت جس طرح کی گئی ہو، میں غلط کر دینا چاہتا ہوں کہ وہ میرا انہیں ہو مثلاً
میں ایسے صحیح نہیں سمجھتا کہ انصاف لاکر لکھے جائیں۔ یعنی دہلا میں کہ "لو" لکھا جائے۔ یا بہت حد تک کہ "تجارت" لکھا جائے
یا یہی طرح کہ "اسی طرح" لکھا جائے۔ یا مثلاً کہجیے اور "یہ" کو کہجیے اور "اے" لکھا جائے۔ لیکن جن دو خوش فہمیوں نے

کتابت کی ہے کہ وہ قدیم عربی اصطلاح کے عادی تھے، اور ادھر میری فہمائش کے لئے اسے اختیار کیا کہ اس کے کمال صحیح کرتے

ہوئے میں نے عداؤں کی تصحیح نہیں کی، کیونکہ شرکت کے ساتھ الفاظ آئے تھے، اور اگر ہر جگہ کاٹنا تو کھپیاں چھلنی ہوجاتیں۔
 اسی طرح علامات قربت کا التزام بھی ہر جگہ قائم نہیں کیا ہے، اور یہ لیتھو کی چھپائی کا سب سے بڑا نقص ہے۔
 میں نے کوشش کی ہے کہ دوسری جلد کی کتابت ابن تمام نقائص سے پاک ہو، چنانچہ جو غرض فوسر کی کتابت کہتے
 ہیں انھوں نے رسم خط، اظہار کتابت و دفتوں میں اسودہ کی پوری پابندی کی ہے۔

—————

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمان القرآن

اور

قرآن حکیم کی تعلیم و اشاعت

——————

اب کہ ترجمان القرآن کی پہلی جلد شائع ہو چکی ہے اور دوسری زیر طبع ہے، میں یہ کہنے کی جرات کرتا ہوں کہ مسلمانوں کا مذہبی اصلاح کی راہ سے وہی کی سب سے بڑی ذکاوت دہا ہو گئی۔ مذہبی اصلاح کے لئے سب سے پہلی چیز یہ تھی کہ وقت کی ضروریات کے مطابق قرآن کی تعلیم و اشاعت کا سرساز بن جائے، لیکن یہ قسمی سے اس کا کوئی سامان موجود نہ تھا۔

قرآن کی تعلیم و اشاعت کے لیے حریفیل امر ضروری تھے:

۱۔ سب سے پہلے وہ شکلات، دودھوں جو قرآن کے ہم و تہا کی راہیں پیدا ہو گئی ہیں، اور جس کے بجائے اس کی تہذیبی حقیقی شکل و صورت میں نمایاں نہیں ہو سکتی۔ جب تک یہ شکلات دودھ میں ہوں، محض قرآن کا ترجمہ کر دینا، یا کسی نئی تفسیر کا لکھ دینا کچھ شہ نہ رہتا۔

۲۔ پھر ضروری تھا کہ ایک ایسی کتاب اُردو میں طیار ہو جائے جس کی نسبت وثوق کے ساتھ کہا جاسکے کہ اس کا ترجمہ دینا اور پڑھ دینا قرآن کے مقاصد و مطالب سمجھ لینے اور اسے اس کی حقیقی شکل و صورت میں یاد کرنے کے لیے کافی ہے۔ وہ تو اس قدر صحیح ہو کہ ہر شخص اس کے مطالب کے لیے وقت نہ نکال سکے، نہ اس قدر مختصر ہو کہ مطالب کی وضاحت آتش نہ بجائے۔ اس کی نوعیت ترجمہ ہی کی ہو، لیکن ایسا ترجمہ کہ اپنی وضاحت میں کسی دوسری چیز کا محتاج نہ ہو۔

۳۔ یہ حیثیت مجبوری اس کی نوعیت، اس کی ہر ذرا قرآن کے دوسرے مطالب کے لیے معیار تعلیم کا کاوئے۔

۴۔ مطالب قرآنی کی مانگ اشاعت کے لیے اسے تمام زبانوں میں منتقل کیا جاسکے، اور اصل درجہ کے لیے ایک

نیادی معیار قائم ہو جائے۔

جو قسمتی سے ایسی کوئی کتاب موجود نہ تھی۔

اس صورت حال کا نتیجہ تھا کہ اصلاح کے سوس گوتہ میں بھی تمام اٹھایا جاتا رہا، اہل یکہ علم مسند و مکملاتی دینی۔

اصلاح کے لیے پہلا کام تھا کہ مسلمانوں کو قرآن کے بارہ دست مطالعہ عمل کی دعوت دی جائے، لیکن یہ دعوت کچھ مسودہ مند تھی، جبکہ قرآن کے ہم مطالعہ کا مسلمان مقصود تھا۔

اصلاح کے لیے ضروری تھا کہ مدارس میں مذہبی تعلیم صحیح طریقہ پر اہتمام کی جائے، لیکن مذہبی تعلیم میں اہل عمل قرآن و حدیث قرآن کی تعلیم کا کوئی سہ بن نہ تھا، اس لیے مذہبی تعلیم کا بھی کوئی مضامین قائم نہیں ہو سکتا تھا۔

اصلاح کا ایک نہایت اہم گوشہ مدارس عربیہ کی اصلاح ہے، لیکن اس گوتہ میں بھی سب سے بڑی رکاوٹ یہی رہی ہے کہ تفسیر کی کوئی موند کتاب موجود نہیں۔

ہم دیا کہ عربی قرآن کے مطالعہ کی دعوت میں بے شک یہ لوگ اردو دنیا کی مختلف قومیں ملانے کر چاہیں تو پہلے پانچ کوئی کتاب موجود نہیں جو ان کی زبانوں میں پیش کی جاسکے، اور کسا جاسکے کہ یہ مکتع ہو، جس میں قرآن کی صورت دیکھ لی جاسکتی ہو۔

فی الحقیقت صورت حال کا یہ پہلو سب سے زیادہ افسوس ناک ہے۔ بائبل کا ترجمہ صرف دنیا کی تمام بڑی بڑی زبانوں میں ہو چکا ہے، بلکہ شاید ہی دنیا کی کوئی چھوٹی سے چھوٹی زبان اور غیر عربی سے غیر عربی رسم الخط ہوگا جس میں اس ترجمہ لکھوں کی تعداد میں چھپا ہوا موجود نہ ہو۔ اس کے مقابلے میں ہمارے بے لطف جتنی کا کیا حال ہو؟ یہ حال ہے کہ ہم آج تک اس چند زبانوں میں بھی قرآن کا ترجمہ شائع نہ کر سکے، جو پہلے سے ملک کی زبانیں ہیں، اور لاکھوں کو مدد دیں۔

کو صرف انہی زبانوں میں مخفی کیا جاسکتا ہو!

بناشہ، دوسرے مسند و ترجمے ہو چکے ہیں، اور انگریزی میں بھی قیام ترجمہ کے علاوہ بعض نئے ترجمے مسلمانوں کے قلم سے نکلے، ان میں سے ہر کوشش حسن قدر قدرت کی سطح پر نہ تھی، اس سے انتہا نہیں، لیکن میں کسا چاہتا ہوں کہ جہاں تک مسند و ترجمہ مقاصد کا تعلق ہے، ان میں سے کوئی ترجمہ بھی مفید نہ ہو۔

ایک زمانہ تھا کہ مسلمانوں میں مذہبی اصلاح و تادیب کی ضرورت کا احساس تھا، مگر اسلام میں میرے السلمان طاعت کیا، وہ قرآن کے مطالعہ و تدریس کی ایک نئی راہ (جو فی الحقیقت نئی نہ تھی، روشنی میں آئی۔) میں وقت سے میں برابر دیکھ رہا ہوں کہ لوگوں کو اصلاح کی ضرورت کا احساس ہے، مگر علم و تدریس میں یہ بات نہیں ہو، لوگ چاہتے ہیں کہ قرآن کو اس کی حقیقی شکل و رویت میں دیکھیں، لیکن انھیں کوئی راہ نظر نہیں آتی۔ اس سبب یہ ہیں کہ مذہبی تعلیم کا صحیح طریقہ پر قائم نہ ہو سکا۔

پہلی کتابیں و رسائل اہل محنت و رابطہ کریں۔ (PDF) 9039288870

مقصود کتاب لفظی نہیں سنتھ سے لیکر اس وقت تک ہے شہادہتوں کے لیے جو سے خواہش کی گئی کہ اصلاح یا تصحیح یا تعلیم طلبہ کرکے اور میں نے طیارہ کر کے دیا لیکن جب دریافت کیا گیا کہ قرآن کی تعلیم کے لیے کیا کیا جائے تو مجھے جواب میں کہنا پڑا "انتھار کیا جائے" ۱۹

شہادہتوں کے لیے اس کام کی صورت محسوس کی تھی، درکار شروع بھی کروا تھا لیکن افسوس ہے کہ چند روز بعد قرآن پیش کرتے ہوئے، درکار انجام نہ پاسکا لیکن اب کہ حق اسی سے ترجمان اقرار ان میں ہر شائع ہو رہا ہے جس میں محسوس کرتا ہوں کہ اس فہم کی اصلاح کے دو کام ضرور سے حل ہے ہیں جو چاہے کو تا ہی کل سے اس وقت تک بند تھے۔

تکمیل کار اور مطلوبہ ترجمان

لیکن جو کچھ ہے فی الحقیقت بہتر کی ابتدا ہے۔ تکمیل کے لیے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ قرآن کی تعلیم اور اصلاح مقصد عظیم پر انہیں ہو سکتا جب تک حسب اہل امور انجام نہ پائیں۔

(۱) عام مطالعہ و سماعت کے لیے ضروری ہے کہ ترجمان قرآن کو مختلف صورتوں، مختلف ترتیبوں اور مختلف قسم کے ایڈیشنوں میں اس طرح اور اتنی بڑی تعداد میں شائع کیا جائے کہ مسلمانوں کا ہر طبقہ اور ہر فرد اس کو فائدہ اٹھا سکے اور کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہے۔

(۲) ضروری ہے کہ قرآن کے تمام اصولی مباحث اور فرقہ وارانہ خیالات کے خلاف اس کی اپنی خصوصیات اس کا اسلوب بیان اس کے مقاصد و مہمت اس کا طریق استدلال اس کے قصص و امثال اس کے نزول و کتابت اس کی تاریخ و عمر اور اب کہ ترجمان قرآن کی ترتیب ان مباحث کی ایک مقررہ حقیقتات کے تحت مکمل ہو چکی ہو اس بات اسانی کے ساتھ یہ پورا مسئلہ مرتب کیا جاسکتا ہو۔

(۳) ضرورت تھی کہ قرآن کے اسلوب بیان اور طریق استدلال کی تسبیح کے بعد ایسے ابواب و فہم دین ترتیب دیے جائیں جن کے سچے مطلب قرآنی کی ہر قسم الگ الگ جمع کی جاسکے اور قرآن کی ہر قسم کی شکل و نوعیت میں مایاں ہو جائے۔ اب کہ ترجمان اقرار مرتب ہو چکا ہے نہایت آسانی کے ساتھ ابواب و مضامین کی مکمل ترتیب عمل میں لائی جاسکتی ہے اور انہیں ایک جا و درجہ و صفہ و صفہ شائع کیا جاسکتا ہو۔

یاد رہے کہ اس سلسلہ میں اس وقت تک جو کچھ ہوا ہے مفید و مقصد نہیں ہو۔

۴) ایک ایسی کتاب کے لیے جو حوالہ اور استشاد کی کتاب جو ضروری ہے کہ استخراج مطلب لفظی تمام مہتر ہم پہنچائی جائیں مثلاً قرآن کے ایسے ایسے اواخر تہم کیے جائیں جو حوالہ جات اور غرض کے ساتھ ہوں۔ مثلاً قرآن کے

لفظ و اسرار اور مطالب اس کے اندر کس مرتب کے جائیں جو پہلو سے جائیں مثلاً قرآن کے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ترجمانِ قرآن

میں

قرآن حکیم کے مطابق دو زبان میں ضروری تشریحات کے ساتھ

تھا

تفسیر سورہ فتح

از

ابوالکلام احمد

جلد اول

زید کا کام انجام پا جانے میں بڑی مصیبت کے ساتھ چھپائی کا سلسلہ بھی جاری کر دیا۔ میرا خیال تھا کہ سولہ سال ہیر کے اندر جو کس بھی جو جانیکا اور چھپ بھی جائیگا۔ نیز تفسیر کی بھی کم از کم پہلی جدول شائع ہو جائیگی۔ ہر سات دن کی مشغولیت میں نے بولی تفسیر کر دی تھی کہ تین دن السلاطین کی ترتیب میں صرف کرتا تھا، دو دن ترجمہ میں اور دو دن تفسیر میں۔

سورہ یوسف و صافات و صافات سے روانہ ہوا تو تفسیر کے چند نام چھپ چکے تھے اور ترجمہ کی کتابت شروع ہو چکی تھی۔ میں نے کوئٹہ شہر کی کہ میری عدم موجودگی میں پریس جاری رہتا اور کم از کم تفسیر اور ترجمہ کا کام ہوتا رہتا ہے چنانچہ جون ۱۹۳۷ء میں پریس کے دوبارہ اجراء کا انتظام ہو گیا۔ اور میں مسودہ کی ترتیب میں بحال ہو گیا، مگر پریس کے حال کو دیکھ کر لیکن ۱۰ جولائی ۱۹۳۷ء کو یکایک حکومت ہند نے میری نظر بندی کے حکام جاری کر دیئے اور اس طرح میں میرا بھی حادہ ہو گیا۔ نظر بندی کے بعد کوئی موقع باقی نہیں رہا کہ باہر کی دنیا سے کسی طرح کا علاقہ رکھ سکوں۔

نظر بندی

جب میرے احتیاج میں صرف ایک ہی کام رہ گیا تھا یعنی تصنیف و تنوید کا مشغول۔ نظر بندی کی انہیں خدمات میں سے کوئی دفعہ بھی مجھے اس سے نہیں روکتی تھی میں نے اس پر قناعت کی۔ تاہم میں ایک میں نے خیال کیا، اگر زندگی کی تمام زیادتیوں سے محروم ہونے پر بھی لکھنے پڑھنے کی زیادتی سے محروم نہیں ہوں اور میں نے کتاب محفوظ ہیں، تو زندگی کی راحتوں میں سے کوئی راحت بھی مجھ سے ملک نہیں ہوتی۔ میں اس عالم میں پوری زندگی بسر کر سکتا ہوں۔ لیکن بھی اس صورت حال پر میں جیسے بھی نہیں گڑبڑ سے کہ معلوم ہو گیا، اس کو تے میں بھی مجھے محرومی ہی سے دوچار ہونا تھا!

نظر بندی کے حکام جس وقت نافذ کئے گئے ہیں تو میرے قیام گاہ کی تلاشی بھی کی گئی تھی اور جتھہ کا قذات سے تھے افسر قیام پش نے اپنے دفتر میں کر لئے تھے۔ انہی میں ترجمہ اور تفسیر کا مسودہ بھی تھا۔ لیکن جب سائنس کے بعد معلوم ہوا کہ ان میں کوئی چیز قابل اعتراض اور حکومت کے مفید تصور نہیں ہے تو وہ ہفتہ کے بعد واپس دی دیے گئے۔

دورہ تلاشی اور
مذہبات کی جھلکی

لیکن جب تفتیش کے نتیجہ سے حکومت ہند کو اطلاع دی گئی تو اس نے مقامی حکومت کے فیصلہ سے اتفاق نہیں کیا۔ وہاں خیال کیا گیا کہ مقامی حکومت نے قذات واپس دے دینے میں عدم کی اور بہت ممکن ہے کہ پوری ہوشیاری کے ساتھ معاملہ دیکھا گیا ہو۔ میں نے ان میں حکومت ہند کی فکر تفتیش کا افسر علی مرتضیٰ کلبینڈ تھا اور مختلف مسائل سے جن کی تشریح کا یہ سرفہ نہیں اسے میری مخالفت میں ایک خاصہ کہ ہو گئی تھی۔ وہ پہلے کلمہ آیا اور دو مہینے تفتیش میں مشغول رہا پھر انہی دنوں در سرور میرے مکان کی تلاشی کی گئی۔ تلاشی کے بعد بتایا گیا کہ قذات کچھ تلاشی کے موقع پر ملے گئے تھے اب حکومت ہند کے معاملہ کے لئے بھیجے جائیں گے۔ چنانچہ قیام گاہ کی تلاشی بھی ہوئی لیکن اب بھی ملے گئے ہیں۔ ان میں نہ صرف

جس وقت یہ معاملہ پیش آیا، ترجمہ کا مسودہ آٹھ پاروں تک، درتیسرے کا مسودہ سوڑا سا، ایک ہی چھپا تھا۔
لیکن اہلین کا ایک ورق بھی میرے قبضہ میں نہ تھا۔ تاہم میں نے فوراً پارے سے ترجمہ کی ترتیب جاری رکھی اور مشغلہ
کے، و خیر کا تم ختم کر دیا۔ اب اگر، مہلا کے آٹھ پاروں کا ترجمہ واپس بلجئے تو پوسے قرآن کا ترجمہ مکمل تھا۔

میرے کا غرض تھا کہ وہی کے لئے خط و کتابت کی لیکن جو اب دلا کہ نہ تو سرسٹ، دائیں دیئے جاسکتے ہیں۔ سہی
بتلایا جاسکتا ہے کہ کب تک اس کے جینے کا جو ٹکڑا غزوات کی دای کی بٹا ہر کوئی خیر امید نظر نہیں آتی تھی اور کچھ سولہ
نہ تھا کہ اسے چل کر یہ صورت حال پیش آئے اس لئے یہی من معلوم ہو کہ انصرون پاروں کا ترجمہ کر کے کتاب مکمل کر لیا
یہ کام آسان نہ تھا۔ ایک لکھی ہوئی چیز کو دوبارہ کھنا طبیعت پر بہت شاق گزارنا ہے۔ تاہم میں نے چند ماہ کی محنت کے
بعد یہ قصہ بھی انصرون مکمل کر لیا۔

گفتہ۔ مرشد زکفر، شکر کہ تا گفتم بہت
زدادہ صد گنج کے منت گزراستہ ام!

میں خیال سے کہ مسودہ بہتر حالت میں مہربان ہو جائے، دہاگر کسی دوسرے شخص کے حوالہ کیا جائے تو نتیجہ میں
تباہی ہو جائے، اردو، مہربان، شکر گزار کر کے ثابت کرنا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۳۷ء میں نصف سے زیادہ
حصہ ٹائپ ہو چکا تھا۔

۷۶ دسمبر ۱۹۳۷ء کو حکومت نے مجھے ہر کر دیا، اور اب جماعت و اشاعت کی تمام کاروباری

۱۲۱ اور تحریک اتحاد

دائے دو ہو گئیں۔ مبینہ وقت وہ تھا کہ ملک میں ایک عام سیاسی صورت کا مواد تیار ہو رہا تھا۔
اور جماعت کے ممبروں کا اتفاق ہے، احوال کی سیاسی دعوت کی بازگشت ہر گوشے سے مہذب ہوئے اعلیٰ تھی۔ میرے
ملک نہ تھا کہ وقت کے تقاضے سے قائل نہ رہا۔ بخیر نکلا کہ ہونے ہی تھریب اتحاد کی سرگرمیوں میں شخص ہو گیا۔
اور صد تک میں کی مدت ہی میں ہی کہ کسی دوسری طرف نکلا، افسوس۔

لیکن ۱۹۳۷ء میں جب ملک کے ہر گوشے سے ترجمان القرآن کی تحفہ شروع ہوا تو مجھے اس کی شاعت کیلئے
آدھ ہوا جائزہ لیا۔ چونکہ کتاب کی چھاپی اس کے لئے سوزوں ہیں بھی گئی تھی اس لئے کتابت کا انتظام کیا گیا۔ پہلے متن
کی کتابت کر لی گئی۔ پھر ترجمہ لکھوا، شروع کیا۔ دسمبر ۱۹۳۷ء میں متن کی کتابت ختم ہو چکی تھی۔ ترجمہ کی کتابت
شروع جولی تھی

۱۲۱ دسمبر ۱۹۳۷ء کی تحفہ شروع ہوا تو مجھے اس کی شاعت کیلئے
آدھ ہوا جائزہ لیا۔ چونکہ کتاب کی چھاپی اس کے لئے سوزوں ہیں بھی گئی تھی اس لئے کتابت کا انتظام کیا گیا۔ پہلے متن
کی کتابت کر لی گئی۔ پھر ترجمہ لکھوا، شروع کیا۔ دسمبر ۱۹۳۷ء میں متن کی کتابت ختم ہو چکی تھی۔ ترجمہ کی کتابت
شروع جولی تھی

گزارش دی، اور تمام
مستودات کی برہ دی

لیکن دقت کا فیصلہ اب بھی میرے خلاف تھا!

۱۹۳۶ء کے اواخر میں تحریک ٹنڈاؤن کی سرگرمیاں ختم ہونے کے بعد تکب بھی منجمد

اور دب ناگزیر تھا کہ حکومت بھی اپنے تمام وسائل کام میں لے لے۔ ۲۰ نومبر کو سب سے پہلے حکومت

بنگال نے قدم اٹھایا، اور اس نامہ پائل کو خلاف قانون قرار دیا جو تحریک کی سرگرمیوں میں مشغول تھیں۔ اس قدم کے خلاف

کو عدم شناخت قانون کے ایسا کا موقع دیا، اور ۱۰ دسمبر ۱۹۳۶ء کو بعض دیگر دفعہ نے بنگال کے ساتھ نیچے کی گرفتار کر لیا گیا۔

اس قدم پر میری گرفتاری پر سب کے اختلافات میں غل نہیں ڈال سکتی تھی، کیونکہ کتاب کمال موجود تھی اور میں نے اس کا

پورا انتظام کر لیا تھا کہ میری عدم موجودگی میں بھی کام بہ نسبت جاری رہے۔ لیکن گرفتاری کے بعد جو واقعہ پیش آیا، وہ اس

انسان کی آخری المناکی ہے۔ اس کی وجہ سے صرف ترجمان القرآن اور تفسیر کی اشاعت ترک گئی بلکہ میری بھی زندگی

کے دوسرے نسرہ ہو گئے!

گرفتاری کے بعد جب حکومت نے محسوس کیا کہ میرے برعکس مقررہ جیلانے کے لئے کافی سود موجود نہیں ہے

تو اسے سو ادائیگی جستجو ہوئی۔ دراصل نے تیسری مرتبہ میرے مکان اور مطبع کی کاشی لی گئی۔ کاشی کے لئے جو لوگ آئے

تھے ان میں کوئی شخص یہاں تھا جو دھوکا دینا چاہی وہاں کی استدرا کر رکھا جو۔ جو چیز میں ان زبوں میں لکھی ہوئی تھیں

میں نے انہیں اس میں کوئی نہ کوئی بات حکومت کے خلاف ضرور ہوگی۔ نیچو یہ لکھا کہ فنی مستودات کا نام ذخیرہ اٹھائے گئے

حتیٰ کہ ترجمان القرآن کی تمام نگلی ہوئی کا یہاں بھی توڑم در کر مستودات کے ڈبہ میں ملا دیں!

سوئے اتفاق سے اس وقت کسی شخص نے مطالبہ نہیں کیا کہ کاغذات مرتب کر کے لیئے جائیں، درحسب قاعدہ ان

گواہوں کے دستخط ہو جائیں۔ نیز ان کی تفصیل کے ساتھ مرتب کر کے دیکھائے۔ اس مرتبہ میں اپنے ساتھ چھپا ہوا فارم لائے

تھے۔ صرف یہ لکھ کر متفرق قلمی کاغذات لئے تھے چھپا ہوا فارم دیدیا اور روانہ ہو گئے۔

پندرہ ماہ کے بعد جب میں رہا ہوا تو حکومت سے کاغذات کا مطالبہ کیا، ایک آدمی کی خط و کتابت کے لئے کاغذ

لے کر اس حالت میں ملے کہ تمام ذخیرہ برباد ہو چکا تھا

اس مرتبہ میں نے جب ان کاغذات پر قبضہ کیا ہے تو یہ فنی مستودات کے تحت مجبور تھے اور اگلے ایک مہینہ

کی دفتروں میں ترتیب دیے ہوئے تھے۔ ان میں مختلف کس و غیر کس مستندات کے علاوہ بڑا ذخیرہ دو اشعار کا تھا

لیکن جب واپس ملے تو محض دراق پریشان کا ایک ذخیرہ تھا، اور بقیہ سے زیادہ اوراق یا تو صدم ہو چکے تھے یا غلط

سے پیٹے ہوئے، دیکھ کر رات تھ!

میرے صبر و شکیبے کے لئے زندگی کی سب سے بڑی آزمائش تھی، لیکن میرے کوشش کی کہ اس میں بھی پورے

برس کے بعد وہ تھوٹے تھوٹے تھوڑے کام ہوئے، دس سال میرے لیول سے لگے، لیکن میں نے کسی شکایت کی نہیں۔ البتہ اس

انکار نہیں کرتا کہ اس کی نفی آج تک ملو گئی ہے۔

رگ ہے میں جب تیرے زیرِ غم تنہا کیجے لیجے ہو
ابھی تو تجھی کا مودہن کی آناشش ہے !

سیاسی زندگی کی شورشیں اور علمی زندگی کی جمیتیں ایک دہائی میں جمع نہیں ہو سکتیں اور نیزہ و ستریل میں
شقی محال ہے۔ میں نے پا دہ نوں کو بریکٹ جمع کروں۔ میں نامراد ایک طرف متاعِ خرم کے انہار لگا رہا
دوسری طرف برقی خرم سوز کو بھی دعوت دیتا ہوں۔ نتیجہ معلوم تھا، اوسے حق میں کہ حرفِ شکایت زبان پر لاؤں
عزائی نے میری زبان کھپا ہے۔

زنی شکستہ کہ بڑنابل دل خویشِ رزم
در ششیبِ غنم زلفت پریشاں ریشم !

اب ترجمان القرآن اور تفسیر کی جتنی اس کے ہوا ممکن نہ تھی کہ زمر فرحت کی جائے لیکن اس حادثہ کے بعد
طبیعت کچھ اس طرح افسردہ ہو گئی کہ ہر چند کوشش کی گئی تاہم دوسری جلی میں نے محسوس کیا کہ حادثہ کا زخم تباہی کا نہیں
ہے کہ فوراً مسند لی ہو جائے۔

طبیعت کی بڑی رکاوٹ جو رہ کر سننے آتی تھی یہ تصور تھا کہ ایک تصنیف کی چوٹی چیز دو زبانیت
یکھاٹ۔ یہ قدر یہ ہے کہ ایک ہی فکر کے لئے اس سے نہ دو شکل کام کوئی نہیں۔ دہ ہزار دس مٹنے سے آسانی لکھ گیا
لیکن ایک ضلع شدہ صلف کے دوبارہ لکھنے میں اپنی طبیعت کو کینفر در اندہ پائے گا۔ فکر و طبیعت کی ہر جوئی محسوس ہو
کی برہادی کے تصور سے بچھ جائے ہے بہت دشوار ہوتا ہے کہ اسے دوبارہ پس کیا جائے۔ اس حالت کا مذہب صرف
وہی ہوگا کہ کہتے ہیں جو بھی پستی و سستی سے دوچار ہوئے ہوں۔ میں نے اس کا لال کے مٹا میں بیٹھا تھا کہ اس نے
الغالب حواس پر اپنی مشہور کتاب دوبارہ تصنیف کی اور ابالی غن نے اسے قوت تصنیف کا ایک غیر معمولی مظاہرہ سمجھا
نہیں جو سکا تھا کہ اس میں غیر معمولی بات کہہ ہے؟ لیکن اس حادثہ کے بعد مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ نہ صرف غیر معمولی ہے بلکہ
میرے بھی کچھ رید و مہرے درلی کی تصنیف کا تذکرہ مصنفانہ عظمت کا اس سے بڑھ کر دو کوئی ثبوت نہیں ہو سکتا
کئی سال گزر گئے مگر میں اپنے آپ کو اس کام کے لئے آمادہ نہ کر سکا۔

دسے گشتہ دارم کہ در جھڑت بند لری !

بار بار ایسا ہوا کہ ترجمہ و تفسیر کے بچے کچھ اور قی کھائے لیکن جو بھی برباد شدہ کاغذات
مطرحہ طبیعت کا بعض تازہ ہو گیا اور دو چار صفحے لکھ کر چھوڑ دیا۔

ترجمان القرآن کی
دوسری ترجمہ

لیکن ایک لمحہ کا مکی طرف سے جرم کی نسبت میرے ذہن میں نہ سماؤں کے سنے وقت کا سستا زور و دھور کی کامیابی

ممکن نہ تھا کہ زیادہ عرصہ تک طبیعت غافل رہتی۔ جیسے وقت گزرتا جاتا تھا اس کام کی ضرورت کا احساس ہوتا
سے ناقابل برداشت ہوتا جاتا تھا۔ میں محسوس کرتا تھا کہ اگر یہ کام مجھ سے انجام نہ پایا تو شاید عرصہ تک اس کی
انجام دہی کا کوئی سامان نہ ہو۔

۱۹۲۶ء قریب الاقامت تک، چنانچہ مدقوں کی رکی ہوئی طبیعت میں جیت ہوئی اور رشتہ کار کی جو
گرہ دامن کی ہے ہم کو ششیش نہ کھول سکی تھیں، دن کے کچھ شش بجنا خستہ راستہ خود بخود کھل گئی۔ کمر شروع
کیا تو ابتدا میں چند دنوں تک طبیعت رکی کی رہی۔ لیکن چربی ذوق و فکر کے دوچار چم گردن میں اسے طبیعت
کی ساری رکاوٹیں دور ہو گئیں، اور پھر تو ایسا معلوم ہونے لگا گویا اس شورش کدہ مستی میں بھی مددگی دھماکا دنگی
کا گزر ہی نہیں ہوا تھا!

ہر بدستی سزا دگر بہت کم زد و مرست فی

ہنوز زیادہ دوشیدہ ام چپنا نہ بودار نہ

اتنی ہی ہیں، بلکہ کہنا چاہئے، شورش تازہ کی مسکتوں، مجلس دو تین کی کیفیوں سے بھی کہیں
تندرتر ہو گئیں۔

چستی ست نہ دامنز کہ رُوبا آرد

سے بودست فی دایم بادہ ز کُھا، زرد؟

سبحان اللہ! اس عالم کے نصیحتات کا بھی کچھ عجیب حال ہے۔ باتو یہ حال تھا کہ ہمارا کوشش کی
محرطیت کا نقیض دور نہیں ہوا۔ یاب خود بخود کھلی تو اس میں کھلی کہ فکر نہ کنا بھی چاہوں تو میں روک سکنا
شور نیست ہوا، بڑی تار غصہ رہا۔

پسید دُسل خنیش مضرب کجائی؟

ہر حال کام شروع ہو گیا، اور اس خیال سے کہ سوزنا سخی کی تفسیر ترجمہ کے لئے بھی ضروری
تھی سب سے پہلے اس کی طرف متوجہ ہوا۔ پھر ترجمہ کی ترتیب شروع کی۔ حالات اب بھی سو فقی
نہ تھے، صحت روز بروز کمزور ہو رہی تھی، سیاسی مشغولیت کی آلودگیوں پر سنو فضل عداوتیں، ہم
انعام کا مسئلہ کم پیکش جاری رہا، اور ۲۰ مروجہ فی مسئلہ کو تحریری صورت کے ترجمہ و ترتیب سے
خارج ہو گیا۔

تا دست رسرود، زوم چاک گریاں

جڑیوں کا نہ ہیں دے سکتے تو کوشش کی کہ قرآن کو اس کی جہتوں سے، اس قدر نیچے اُتائیں کہ سب کی ہستیاں
کا نہ دے سکے!

اب اگر ہم چاہتے ہیں کہ قرآن کو اس کی حقیقی شکل و نوعیت میں دیکھیں تو ضروری ہے کہ پہلے وہ نام پر ہے
ہٹائیں جو مختلف علماء اور محققان کو شوں کے خارجی سوالات نے اس کے چہرے پر ڈال دیے ہیں۔ پھر اس کے
اور قرآن کی حقیقت خود قرآن ہی کے صفوں میں تلاش کریں۔

یہ مختلف اثرات جو یکے بعد دیگرے جمع ہو رہے ہیں، دو چار نہیں! ہمارے
دوسرے گروہ میں پیچھے ہونے ہیں۔ ممکن نہیں کہ مختلف اسکے ساتھ بیان میں آسکیں لیکن
میں نے مقدّمہ تفسیر میں کوشش کی ہے کہ انہیں چند اصول و افہام کے ماتحت یکسر
ہوں۔ اس سلسلہ میں حسب ذیل دفعات قابلِ ملاحظہ:

بسم ربہ و ہر بات جو
ہم حقیقت میں مانع ہیں

۱۔ قرآن حکیم اپنی وضع اپنے اسلوب، اپنے انداز بیان، اپنے طرز خطاب، اپنے طرز استدلال
غرض کہ اپنی ہر بات میں دنیا کے فحشی، اور منافی طریقوں کا جذبہ نہیں ہے اور نہ اسے جذبہ ہونا چاہئے۔ وہ اپنی
ہر بات میں اپنے ہی فطری طریقہ رکھتا ہے اور یہی وہ بنیادی امتیاز ہے جو ایسا کرام اللہ علیہ السلام کے طرزِ ہدایت
کو ہم وحی کے فحشی طریقوں سے ممتاز کر دیتا ہے۔

قرآن جب نازل ہوا تو اس کے مخاطبوں کا پہلا گروہ بھی ایسا ہی تھا۔ قرآن کے فحشی، اور منافی طریقوں
میں ایسی اُسام کا درخشاں نہیں دیکھا جوں جوں وضاحت کی سیدھی سادی فطری حالت پر قانع تھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ قرآن
اپنی شکل و معنی میں جیسا کہ واقعہ ہوا تھا، ٹھیک ٹھیک ویسا ہی اُس کے دلوں میں یکساں گیا اور اسے قرآن کے اہم و
مہم ہونے کی طرح کی بھی و طوری محسوس ہوئی۔ صحابہ کرام علی مرتضیٰ قرآن کی کوئی آیت یا سورت سمجھتے تھے
اور یہ جزوِ سمیع، اُس کی حقیقت پانچتے تھے۔

لیکن صدائے ازل کا دور بھی ختم نہیں ہوا تھا کہ دوم و ابراہن کے تمدن کی ہوائیں چلنے لگیں اور عوام و موت
و ضعیف کا دور شروع ہو گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جوں جوں وضاحت کا ذوق ڈھٹا گیا، قرآن کے فطری اسلوب سے
جہیتیں آٹھنا ہونے لگیں۔ رفتہ رفتہ وہ وقت آیا کہ قرآن کی ہر بات و معنی، اور منافی طریقوں کے ساتھ
یہ اُسام چلنے لگے۔ چونکہ ان سماجوں میں وہ اصل نہیں مکتبی تھی اس لئے طرزِ طرح کے ابھیر و پید ہوئے گئے
اور پھر جلد کہ مشطیں بھانے کی گئیں اور یہ وہ اُلجھا ڈھرتے گئے!

فطرت سے جب جدا ہو چکا ہے اور وضاحت کا، استراقِ ظاہری ہو جاتا ہے تو طبیعتیں میں پریشانی
نہیں ہوتی کہ کسی بات کو اس کی قدرتی سادگی پر دیکھیں۔ وہ دلی کے اندر چھپ چکے تصور کر رہی ہیں کتنی۔ وہ جب کسی بات کو

بندہ و غنیمت دکھا، چاہتی ہیں تو کوشش کرتی ہیں کہ زیادہ سے زیادہ وصیت اور وصیت کے پیچ و خم پیدا کریں۔
یہی معاملہ قرآن کے ساتھ پیش آیا۔ نفلت کی مصیبتیں وضعی طریقوں میں نہیں دھلی تھیں، اس لئے وہ قرآن کی سیدی سادی
حقیقت ہے ساختہ پہچان دیتے تھے، لیکن غفلت کی مصیبتوں پر یہ بات شافی گزرنے لگی کہ قرآن اپنی سیدی سادی شکل
میں نمایاں ہو۔ اس کی وصیت پسندی اس قدر نہ تھیں ہو سکتی تھی۔ اُنھوں نے قرآن کی ہر بات کے لئے وصیت کے
جامعے تیار کر کے شروع کر دیے، اور چونکہ یہ جامعہ اس پر راست نہیں سکتا تھا، اس لئے یہ تکلف پسند چاہتے تھے یہ نکالا کہ حقیقت
کی نور و نیت باقی نہ رہی۔ ہر بات ناموزوں اور ابھی ہوئی ہوئی ہو گئی!

تصویر قرآن کا پہلا دور دو ہے، جب علوم اسلامیہ کی تدوین و کتابت شروع ہوئی تھی۔ دوسرا دور
تدوین و کتابت سے شروع ہوتا ہے، اور اپنے مختلف ائمہ و اولیاء و طبقوں میں اُترتا آتا ہے۔ ہر محرم کے لئے ہیں کہ ابھی
دوسرا دور شروع ہی ہوا تھا کہ یہ جامعہ قرآن کے لئے بننا شروع ہو گیا۔ لیکن اس کا ختم ہونے شروع، لفظ و علوم کی تدوین و
اشاعت کا آخری زمانہ ہے۔ یہی دور ہے جب امام محمد بن ابی حنیفہ نے تفسیر کبیر لکھی، اور پوری کوشش کی کہ قرآن کا دستور
اس مصنوعی لباس و نصیبت میں سرپا چڑھ سیدہ ہو جائے۔ اگر وہ صحت کی نظر اس حقیقت پر ہوتی تو اس کی ہر بات
نہیں تو دو دنیا کی حقیقت یقیناً بیکار ہو جاتا۔

پھر حال یا دور ہے وصیت کے سبب سے جو نئے نئے قرآن کی مصیبت ابھرنے لگی۔
قرآن کے اسلوب بیان کی نسبت لوگوں کو جتنے مشکلیں پیش آئیں، مصلحت اس لئے کہ نصیبت کا استعمال
ہوا اور فطرت کی معرفت باقی نہیں رہی۔

قرآن کے مختلف حصوں اور آیات کے سنا سناات و رد وابط کے لئے، الجھاؤ صرف، بسائے ہیں کہ
فطرت سے بعد ہو گیا، اور وصیت جہاں اندر رہی ہوئی ہے۔

قرآن کی زبان کی نسبت بحثوں کا جتنہ دھار لگا دیا گیا ہے، وہ بھی محض بسائے ہے کہ فطرت کے سمجھنے کی
ہم میں استعمال باقی نہیں رہی۔

قرآن کی جامعیت کا منہ ہمارے وجدان کے لئے اس قدر پہلے گرہا ہے وہ مانع کے لئے اس قدر دھڑک رہا ہے
ہو رہا ہے؟ صرف اسی لئے کہ وصیت کا خود ساختہ توازن و ہم آہنگی پانچ میں ہے اور ہم چاہتے ہیں اسی سے قرآن کی بات
بھی وزن کریں!

قرآن کا طرزی استدلال کیوں نمایاں نہیں ہوتا؟ اسی لئے کہ وصیت کے استغراق نے مطلق کا سانچہ ہمیں دیا
ہے "اور چاہتے ہیں قرآن کے دلائل دہرا ہیں بھی، اسی میں ڈھلے جائیں!
عزیز کہ جس گشتے میں جاؤ گے، اسی میں کوسٹنے پڑ گئے۔

۳۰) حسی کتاب کی نسبت یہ سوال پیدا ہوا کہ مطلب کیا ہے؟ تو قدس علیہ السلام نے فرمایا کہ جو لوگوں کے فہم کو زچہ کر دے مگر جنہوں سے خود صاحب کتاب کا مطلب سمجھا نہ ہو۔ قرآن عظیم میں اس کے اندر جو حدیث ماریل ہے وہ حقیقتاً مانس پر ہے۔ خدا کا یہ حکم کہ ہم نے اپنے ان دونوں میں سے جو کہ چاہتا ہو، خدا جو غیر اسلام (مصلح) سے چاہے اپنے تھے۔ اس میں جس روح و حیویت کے ساتھ ہر وقت میں قرار ہے اور جو غیر اسلام (مصلح) سے اس کی شدت دی۔ مدعی خوش، خدا کی کی پر ہیں۔ بلکہ قدس علیہ السلام کے فہم کو بعد کے لوگوں کے فہم پر ترجیح ہوں چاہتے ہیں۔ لیکن قہر سے ایسا نہیں بھیجے۔ بعد کے لوگوں نے اپنے فہم کی فکر کی کوثرات کے تحت ہی کی کا وہیں شروع کر دیں۔ درمیان صلیب کی تعمیر کے خلاف ہر گز نہیں قدم اٹھا دیے گئے۔ کیا گناہ۔ سفید ابدان میں دوزی میں لیکن ہمیں غصہ کا حیرت دے ہے؟ نتیجہ یہ نکلا کہ روز بروز حقیقت ستور ہوئی گئی۔ دراکثر گوشا میں یک صحت بات کہتے کہتے بالکل ناقابل عمل بن گئی۔

وقت پافان یہ سولی کہ پہلے ایک کمرہ پر احستیا کیا گیا پھر پڑنے پڑنے ڈونک علی گئے پھر صلیب مشکوک سے دو چار ہوئے۔ نوٹی کی بجائے اسکا دستوں کی ہڈیوں اٹھائے گئے۔ متون، منوں، حاشی، درنیت و حقیقت کا طریقہ پرانی چلا۔ اس نے اور زیادہ اچھے ذہن اچھے ذہن اٹھائے اور بعض صورتوں میں تو بڑوں کی تہی تہیں رہے جو کہ ایک کے بعد ایک اٹھتے چلے۔ عظمت بعضا وقت جس کا عام دکھائی دیا۔

اس بات کا مذکر کے لئے قرآن کا کوئی ایک دفعہ رہا۔ پہلے اس کی تفسیر سے بہرہ و باہمین کی روایت میں ڈھونڈو پھر بعد کے مفسرین کی طرف رخ کرو۔ مردوں کا مذاق لہ کرو۔ صاف نظر آجینگا کہ صاحب و سفن کی تفسیر میں مساہد بالکل معنی تھا۔ بعد کی بے عمل و فہم سبھول نے اسے کچھ سے کچھ بدتر کیا۔ وہ بھی ڈھونڈا ہو گئے۔

مقتدا سورہ بقرہ کی ابتدائی آیتوں کی نسبت حضرت عباسؓ نے ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہیں یہ موصوفہ الغیب و فیضیون الصلوٰۃ الخ سے قصود و عیب کے الی (باب ہیں اور والدین یہ موصوفہ صلا و سلا الہیت الخ سے بل کتاب کے بل بیان۔ امام ابن جریر نے بھی یہی تفسیر اختیار کی۔ لیکن بعد کے مفسرین نے یہ افحس ہونے اور عیب غیب اور مذکر نہیں پیدا کر دیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے پہلے خدا کی تعظیم کے مطلب کا نشہ تھکری۔ پھر قرآن میں گروہوں کی تعظیم کر کے جس حقیقت پر درود پڑھا اُسکی ساری جہلی روز و رات گم گئی۔ ۳۱) اور سولہ قوم کے قصص مذہب اول دن سے عین شروع ہو گئے تھے۔ ان میں سے تہذیبات نورانی یہودیوں کے قصص و حقائق تو بوجہ تحقیق نے سچا مٹ چکا۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ان فن صہ کے قصص رت دور دور تک سریت کر چکے تھے اور وہ براہ چشم غیر میں ہی سمیت رہے۔

۳۲) کتب طہرہ میں یہ دو سلف کی روایت سے نقل ہوا۔ دوسری جہلی روز و رات تفسیر کے تحت ہے۔

کے حاشیوں کو دیکھو کہ ایک بنے ہوئے مکان کی لپ پوت کرنے میں کس طرح قوتِ ضعیف رائیگاں گئی ہے۔

(۱۳) زمانہ کی بددستی نے بھی ہر مذہبی کو بہا لادیا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآنِ اخیر میں مکرس و تدرول کے لئے وہی تفسیریں مقبول ہوئیں جو قدام کے مکرس سے بدستہنہ منی تھیں۔ وقت کا چمکا، انتخابِ ہر علم و فن میں جاری رہا۔ جو زمانہ جرجانی پر سنگا کی کو، اور سنگا کی پر تفسارانی کو ترجیح دیتا تھا، یقیناً اس کے دربار سے جلا میں ہی کو خیرِ مستہور کی سند مل سکتی تھی!

(۱۴) متذہبوں کا عیسائیوں کو شکار دیکھو۔ جس مقام کی تفسیر میں متذہب اقبال موجود ہوئے وہاں گنہگار اُن کی کو ترجیح دینگے جو سب سے زیادہ دکر اور ادب پر عمل ہوگا، جو اقبال کی طرح اُن میں بہترین قوس موجود ہوگا، ایک ایسے نظر انداز کر دیں گے۔

(۱۵) اشکال و موانع کا بڑا، وازہ تفسیرِ بالرائے سے کھل گیا جس کے اندیشہ سے صحابہ و تابعین کی حیرت رزنی رہتی تھیں!

تفسیرِ بالرائے کا مطلب سمجھنے میں لوگوں کو لغزشیں ہوتی ہیں۔ تفسیرِ بالرائے کی ممانعت سے مقصود یہ نہ تھا کہ قرآن کے مطالبہ میں عقل و بصیرت سے کام نہ لیا جائے، یا اس کی تفسیر کرنے میں عقل و بصیرت کو دخل نہ دیا جائے۔ بلکہ اگر مطلب ہو تو پھر قرآن کا درس و مطالعہ ہی سے سود ہو جائے۔ حالانکہ خود قرآن کا یہ حال ہے کہ اقل سے لیکر اکثر تک تنقل و نظر کی دعوت ہے۔ اور ہر جگہ مطالعہ کرتے ہیں کہ اہل بیت و قرآن نامہ صلی قلوب فخالھا؟ (۳۷ و ۳۸) تفسیرِ بالرائے میں رائے، سمجھی غوی ہیں ہے بلکہ رائے مصطلقاً شارع ہے۔ "دراست سے مقصود اُن کی تفسیر ہے جو اس سے نہ کی جائے کہ خود قرآن کیا کہتا ہے، بلکہ اس نے کیا کہا ہے کہ چوری کوئی ٹھہرائی ہوئی رائے کیا کہتی ہے؟ اور کس طرح قرآن کریم کی زبان کو اس کے مطابق کر دیا جاسکتا ہے۔

مثلاً جب مابِ عقائد میں رد و تکرار شروع ہوتی تو مختلف مذاہب کا ایسا پیدا ہو گئے ہر مذہب کے متقرنین نے چاہا "ہم مذہب پر نفوس قرآنیہ کو ڈھائیں۔ وہ اس کی جستجو میں نہ تھے کہ قرآن کیا کہتا ہے بلکہ اس کی کاوش تھی کہ کسی طرح اس سے یہ مذہب کا کوئی دیکھا دیکھائی دے! کسی طرح کی تفسیر تفسیرِ بالرائے تھی!

یہ مثلاً مذہبِ نفیہ نے مقتدرین میں جس تحریک و تفسیر کے فیض تیز ہوئے تو بے پنے سوال کی طرح میں آیات قرآنیہ کو کھینچ کر آئے۔ اس کی کچھ فکر نہ تھی کہ محنتِ اُن کے صاف صاف سوالی سوچ میں کیا قدرتی مقتضی تھی و بصیرت کا واضح فیصلہ کیا کہتا ہے؟ مذہب کو کشش یہ تھی کہ کسی کی طرح قرآن کو اپنے مذہب کے مطابق کر دکھائے۔ یہ طرحی تفسیر تفسیرِ بالرائے ہے!

پہلی کتابیں و رسائل باطل حجتِ رابہ کریں۔ (PDF) 9039288870

کوئی عقیدہ کو دل میں لایا یعنی نہ کیا۔ یہ تفسیر درست تھی!
 یا مثلاً قرآن کے حقیقی استدلال کو منطقی جو مرہون نہ تھا، یا یہاں کہیں آسمان اور کسب و جوہر کے الفاظ آگئے ہیں
 یونانی علم جنسیت کے سال چیک لے لگا، یقیناً تفسیر ازلے ہے!

یا مثلاً، آجکل حدود سال اور مصر کے بعض دانش فروشوں نے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ انہی کے مخطوط
 میں، وہاں حال کے اصطلاح و نثری قرآن سے ثابت کئے جائیں۔ یا بقول ان کے فلسفہ و سائنس اس کی ہر تہ تک
 بعد دیا جائے گا قرآن صرف اسی سے ماہر ہوا ہے کہ جو بات کو پڑھیں درجہ اولیٰ تا درجہ دوم و درجہ سوم
 بغیر کسی بہائی کتاب کی فلسفہ و تربیت پر ان کے دربارت رنی اسے چند صدی پہلے معترض اور ٹھک رتوں کی طرح دیا
 کے کان میں بھونک لے۔ اور پھر وہ بھی صدیوں تک ڈیک کی کھڑی نہ آئیں۔ یہاں تک کہ سوچو، وہ ان کے مفسرین پر
 ہوں، درجہ سوم و درجہ چوتھے سے مل جائیں، یقیناً ہر طریق تفسیر پر ٹھیک ٹھیک تفسیر ازلے ہے!
 یہ چاروں باتیں ہیں کہ ان کے انحصار سے نکلنے والے اور ان کی تنگی پر بھی ۶ دہائیوں پہلے
 سترہویں صدی حقیقت

درہ شریعہ میں معاملہ کی بہت طر لاف ہے،

آؤ خود وہیہ عقل جو اس ازیم محل:

کم ز کم راجح شاد است۔ سہات کا اندازہ کر لیا جا سکتا ہے کہ وہ کی شکایت، دوسروں کا کیا حال
 ہے، و کس طرح قدر قدم پر ہندوں کو مانا، اور جہت جہت پر نہ کا۔ دل سے دوچار ہونا ہے۔ پھر نہ کا دیکھ لیا
 گوشتی ہی میں ہیں، در شکایت کسی ایک دوسرے ہی سے نہیں کی تھی۔ ایک وقت ہر دو کی کجیاں
 اور ہر گزشتہ میں حد کا دشمن ہونی چاہئے تب کہیں ہر حقیقت گم گشتہ کا سر نہ رہا تھا ہے۔ وہ بہت نفس
 للہ یونانیہ من پیشہ و دہندہ در فصل العظیم!

قرآن کے درس و مطالعہ کی تین صنفیں ضرور ہیں۔ درجہ اول سے انہیں تین
 ترجمان قرآن کا
 کتابوں میں منتظر ہو رہے، مقدمہ تفسیر، تفسیر عربیہ، اور ترجمان قرآن
 تفسیر قرآن کے مقاصد و مطالب پر صوری بات کا مجموعہ ہے۔ درجہ دوم کی
 ہے۔ مطالب قرآن کے، مع و کلام و مادون جو جائیں۔ تفسیر لیبان و حدیث کے لئے ہے۔ درجہ اول
 قرآن کی عالمگیر تفسیر و اشاعت کے لئے۔

تقریباً کتاب میں شریعت کی تین تہیں ہیں۔ ایک کہ یہ مقصد و غایت ہیں۔ یہ دوسرے دو
 ہے۔ وہ فی حقیقت تفسیر و مقدمہ کے لئے بھی مٹی بنیادی ہے۔

اس کی ترتیب سے مقصود یہ ہے کہ مطالب قرآن کے فہم و اندازہ کے لئے ایک ایسی کتاب تیار ہو جائے

ہر لفظ اور ہر محاورہ پر بقدر غور کی جائیگا۔ مطالب و مباحث کے نئے نئے دفتر کھئے جائیں گے۔

مثلاً سورہ بقولہ: "آیت مدۃ طلاق پر ذیکر نوشتہ ہے" طلاق کی عدت کا ایک مناسب و مقرر کردہ کلام کی اہمیت اس کے لحاظ سے اور عورت کے کلام ثانی کی سہولتوں کا تنظیم کر دیا گیا ہے (۲۵۳) یہ نہایت مختصر حد ہے لیکن اسی میں عدت طلاق کے تعیین کی وہ چیزیں مصححین کرام جمع کر دی ہیں جن میں سے صحت کی حیثیت تفسیر کے ایک پوسے صفوں میں شکل آتی۔ کلام کی حیثیت جو مٹی نمی کو یہ رشتہ ایسا بمنزلہ رجب سے نکاح و ختم ہوا اور دوسرے زمرہ شروع ہو گیا۔ ہر دو رشتہوں کے درمیان کچھ نہ کچھ فصل اور ستار کی حالت ضرور ہونی چاہئے۔ نسب کا قطع بھی چاہئے تاکہ اتنا وقف ضرور گزرے کہ اصل کا شہدہ بانی ذہبے نہیں۔ سادہ بی اس کی رعایت بھی ضروری تھی کہ عورت کے کلام ثانی کے حقوق میں بجا دوست نہ نہی نہ ہو۔ پس قرآن نے یہ کیلیلی عدت مقرر دی جس سے ایک طرف تو پہلی اور دوسری مصححت پوری ہو گئی اور دوسری طرف دوسری مصححت میں بھی غلط نہیں ڈرا کیونکہ ابتدائی دو مصححتوں کے لئے کہہ کہ مدت ہے جو ضروری گئی ہے۔ بقامہ نشر بحیثیت نوٹ میں نہیں آسکتی تھیں اور نہیں آتی ہیں لیکن اصل طلبہ پر در گئی ہے۔ ضرورت صرف اس کہ کہہ کہ مطالعہ کے وقت غور و فکر کا عنصر نہ ہاتھ سے نہ چلے۔

تفسیر البیان کے لئے پہلی ترتیب میں نے اب ترک کر دی ہے۔ کیونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ

تفسیر البیان [مسلسل تفسیر کا قدیم طریقہ موجودہ زمانے میں عام مطالعہ کے لئے موزوں نہیں ہے۔ ایک غیر متبہ و غیر منظم مسلک کی غیر معمولی درازی اکثر مطالعہ پر پستی موزوں ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ تفسیر اس صورت میں مرتب ہو جائے کہ اسی ترجمان القرآن کے ہر ترجمہ پر سویت پر ایک مقدمہ دیا جاسکے اور ذکر دیا جائے۔ ترجمہ کی وضاحت پہلے سے موجود ہے۔ نوٹوں کی تفصیلات کا جاما بخشی ڈاک ہی رہی ہیں۔ ضرورت صرف ایک مزید درجہ بحث و نظر ہے، وہ ہر صورت کے دیا جائے سے پوری ہو جائے گی، اور بحیثیت مجموعی تفسیر کے مطالعہ میں مرتب اور منظم رہیں گے کہ ایک مسلسل تفسیر کا انشاء مطالب محسوس نہیں ہوگا۔

ترجمان القرآن کو میں نے دو متوسط جلدوں سے زیادہ بڑھ نہیں دیا ہے۔ البتہ ان کے دیباچے کے اضافہ کے بعد زیادہ سے زیادہ چار جلدیں ہو جائیں گی، لیکن ہاں چار جلدوں میں وہ سب کچھ آجائے گا جو ترتیب تدویر میں پڑے تیار جلدوں کی ضخامت میں بھی آتا۔

تعبیر کا جھگڑا قدیم مسودہ میں درج ہے، دوستوں کا اصرار ہے کہ اسے بھی یکساں غور سے کتاب کی صورت میں شائع کر دیا جائے۔

جو نبی ترجمان القرآن سے میں فارغ ہوا، مسرتوں کے وہیبا چوں کی تریب پر متوجہ ہو گیا۔ ساتھ ہی
مقدمہ تفسیر کی تریب بھی یاد کی ہے۔

پہلی جلد کے ابتدائے سورۃ فاتحہ کی تفسیر کا مختصر بھی شامل کر دیا گیا ہے کیونکہ سورۃ
تفسیر سورۃ فاتحہ
فاتحہ کی تفسیر ترجمہ قرآن کے لئے اُس کا قدرتی مقدمہ تھی اور ضروری تھا کہ کم از کم یہ قدر
مکثرات ترجمہ سے پہلے ذہن نشین ہو جائے۔

لہذا یہ تفسیر سورۃ فاتحہ کا خلاصہ ہے۔ اس میں مباحث کے پھیلاؤ میٹھ دیے ہیں تفصیلات کہا گیا
مختصر کر دیا ہے۔ تہدید و توطیہ کی قسم کی تمام چیزیں محال دی ہیں لیکن بعض مطالبہ میں بجز ایک مقام کے کوئی کمی
نہیں کی ہے۔ یہ مقام صفات الہی کے قصور کے مباحث کا ہے۔ اس میں ایک بڑا حصہ صفات الہی کے فن مباحث
کا تاجن کا تعلق زیادہ تر فلسفہ و کلام کے قدیم مذاہب و عقائد سے ہے۔ نیز فرد و فرد ان تمام صفات پر نظر
ڈال گئی تھی جو قرآن حکیم میں ملے ہیں۔ چونکہ یہ مصنام مطالعہ اور کچھ کا نہ تھا، اس لئے ترجمان قرآن میں اس کی
موجودگی ضرورت سے زیادہ محسوس ہوئی اور اس سے ٹھک کر دیا گیا۔

پہلی تفسیر کی صفات، اس خلاصہ سے ذرا بھی سمجھنی چاہئے۔ تفسیر العیال میں وہ سورۃ فاتحہ کا دیب چر ہوگی اور
اپنی تفسیر کی شکل میں آجائے گی۔

آخر میں چند اہم خاص باتیں سلسلہ ترجمہ و تفسیر کی نسبت کہہ دینا ضروری ہیں۔ کمال شائستگی سے
قرآن میرے مشرب و روز کے فکر و نظر کا موضوع رہا ہے۔ اُس کی کمال ایک صورت ایک ایک مقام ایک ایک
آیت، ایک ایک لفظ پر جس نے وادیاں طبع کی ہیں اور موصوف پر دم ملے ملے کئے ہیں۔ تفسیر و کتب کا بہت بڑا
میر میر ہر ذریعہ موجود ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ اُس کا بڑا حصہ میری نظر سے گزر چکا ہے اور موصوف قرآن کے مباحث
مقالہ کا کوئی گوشہ نہیں جس کی طرف سے ذہن نے تفاعل اجڑا جو نے سوال کیا ہو۔ علم و نظر کی راہوں میں ایک قدیم
جدید کی تفسیر کی جاتی ہیں لیکن میر سے تفسیریں بھی کوئی تفسیر نہیں۔ جو کچھ قدیم ہے وہ مجھے در فہم ملا۔ درجہ کچھ
جدید ہے اُس کے ساتھ اپنی راہیں نکالیں۔ میر سے نئے وقت کی جہر راہیں بھی وہی ہی دیکھی جہاں جہاں میں تفسیر
میں ہوں کے ہستہ چہ کا شتاب ہوں۔

میں ہوں و نہ جگہ میں اور ہر سامی میں

میری نظر میں ہیں خداں وہ ہر اک ایک!

خاندان تعلیم اور سماجی کے اثرات نے جو کچھ میر سے جوئے کی تھا میں نے اول دن ہی اُس پر قناعت
کرنے سے انکار کر دیا۔ اور تقلید کی بندش کی گوتہ میں بھی روک چوسیں اور تحقیق کی نقلی نے کسی میدان میں بھی تھوڑا
بچا گزرتی طلب اور جو ذمہ دہشت

دانی جہیم دریاں جسے کہ خیرین و شہر!

مفت و سہولت کر کے

میرے دل کا کوئی یقین اب نہیں ہے، میری شک کے سب سے کاٹنے دے دو، پکے ہوں اور میری دوسری کاکلی
 اعتقاد اب نہیں ہے جو انکار کی ساری آوازوں میں سے نہ گزر چکا ہو، میں نے نہ ہر کے گھونٹ بھی ہر جام سے پئے ہیں
 اور تریاق کے کئے بھی ہر دردا شفا کے، ذمے ہیں۔ میں جب پیاسا تھا تو میری پیاس شکیب سب دوسروں کی طرح تھیں
 اور جب میرا ہوا تو میری سیر فی کاچھو سی سی شہرا، عام پر نہ تھا:

راہے کہ نہ خواست، نہ سرچشمہ دور بود

لب تشنگی زراد دگر رود ایم۔ !

اس تمام حوسے کی جستجو طلب کے بعد مسترآن کو جیسا کچھ اور جتنا کچھ سمجھا ہوں، میں نے ان تین کتابوں کے

مغلوب پر پھیلا دیا ہے: ترجمان القرآن، لباب، مقدّمہ تفسیر

سبک نہ جانے ٹیکری، کہ بس جڑوں گہرت

مذہب من و نفسی بشر مباد ارزائی !

میرا یقین ہے کہ کسانوں کی زندگی و سہولت کے لئے، جسے نہایت حقیقت فراموشی کا باعث ہے اور

میں نے کوشش کی ہے کہ اس کے فہم و بصیرت کا روز و آں پر کھجائے۔ میں ترجمان القرآن میں لکھ کر لے کر لے کر لے کر

کہا ہوں کہ اس ہائے میں جو کچھ میرا فرض تھا تو میں ابھی کی دستکاری سے میں نے ادا کر دیا۔ پس کے بعد جو کچھ ہے ادا کر دیا

کا فرض ہے، ادب اللہ کے ہاتھ ہے کہ نہیں ادا، فرض کی تو میں دے

صبر و شمس، سرسبز زمین، شہر، ناز و اعلا

کہ ہر جام و سبب و شرب قرین، ماہ و پر و غما

صا کان حدیث شافعی، تو لیکن نصیب اللہ میں بولید، و تفصیل حلقہ میں، دھندلی و دھندلی

لغویہ و لغویہ، ۱۲/۱۱/۱۱

۱۲ نومبر ۱۹۳۳ء

ڈاکٹر گل جیل میرٹھ

ابوالکلام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورۃ فاتحہ

(۱) سورت کی اہمیت اور خصوصیات

یہ قرآن کی پہلی سورت ہے۔ اس نے لافتحۃ الکتاب کے نام سے بحاری جاتی ہے۔
جہاں سب زیادہ اہم جوتی ہے، قدرتی طور پر پہلی اور نمایاں جھپٹتی ہے۔ یہ سورت قرآن کی
تمام سورتوں میں ایک خاص، بہت اہمیت رکھتی تھی، اسنے قدرتی طور پر اس کی سوزوں جگہ قرآن کے پہلے صفحہ
میں پرستی تھی۔ چنانچہ خود قرآن نے اس کا ذکر ایسے صفحوں میں کیا ہے جس سے اسکی اہمیت کا پتہ چلتا ہے
وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِ | سورۃ بقرہ، ۲-۱
وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ (۸۷: ۱۰۵)

اعلا یت و آثار سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اس آیت میں سات اُپرائی جانے والی چیز سے متصور
ہی سورت ہے، کیونکہ یہ سات آیتوں کا مجموعہ ہے اور ہمیشہ نماز میں اُپرائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ
اس سورت کو مسجع المثنائی بھی کہتے ہیں

سَلَامٌ اُور بحاری اور اصحاب میں سے ابو سعید بن خدیج سے، وہ یہ کہ یہ اللہ رب العالمین علی الصبح
المثنائی والقرآن العظیم، اللہ ای اونیقہ - اور نام لکھ، خود ہی اور نام کے ابو سعید سے روایت کی ہو کہ
آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی اس گہٹ کو سورۃ فاتحہ تفسیر کی اور یہی الفاظ فرمائے۔ یہی الفاظ ہر حال سے حضرت علیؓ
حضرت ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ وغیرہم سے روایت کی ہو کہ اللہ المثنائی فاتحۃ الکتاب، اس سورۃ کی ابتدا و منقطع
سکین میں جہاں کی سادہ من ہے۔ جو حالہ سے بھی ایسی ہی ہو۔ اسنے خود اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ایسی فرم

گئی کہ حافظ بن علی نے اس کی تمام روایات جمع کر دی ہیں و ستر کتاب تفسیر میں بھی ہے۔

اعادیت و تکرار میں آئے وہ سرے نام بھی آئے ہیں میں سے، اسکی خصوصیات کا پتہ چلتا ہے
مثلاً اُم القرآن، الخافہ، اکثر، سائر، تفتت، عوف میں اُم کا اطلاق تمام ہی چیزوں پر ہوتا ہے جو ایک
محل کی جامعیت رکھتی ہوں، یا بہت سی چیزوں میں مقدم اور محال ہوں۔ پھر کوئی ایسی اہم کی چیز نہ ملے
نیچے آئے قواعد رستے ہوں، چنانچہ سر کے درمیانی حصہ کو اُم اُلس کہتے ہیں کیونکہ وہ دوسرے کام کو چھ
فوج سے جھڑے کو اُم کہتے ہیں کیونکہ تمام فوج اسی کے نیچے جمع ہوتی ہے۔ مگر کو اُم القری کہتے تھے
کیونکہ نہ کعبہ اور نہ حج کی وجہ سے عرب کی تمام آبادیوں کے جمع ہونے کی جگہ تھی ہیں اس سورت کو
اُم القرآن کہتے کا مطلب یہ ہوا کہ یہ ایک ایسی سورت ہے جس میں مطالب قرآنی کی جامعیت اور
مرکزیت ہو، یا جو قرآن کی تمام سورتوں میں اپنی نمایاں اور مقدم جگہ رکھتی ہے۔ اُلس القرآن
کے معنی ہیں قرآن کی بنیاد، المکاشفہ کے معنی ہیں ایسی چیز جو کلمات کرنے والی ہو۔ اکثر قرآن کو
کہتے ہیں۔

ظاہر ہے ایک سے زیادہ مدشیں موجود ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سورت کے یہ
اصناف حدیث میں عام طور پر مشہور تھے۔ ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے
اپنی ہر کتب کو یہ سورت تلقین کی اور فرمایا تمہارے مثل کوئی سورت نہیں۔ لیکن دوسری روایت میں ہے
تھیں بڑی سورت۔ اور تھیں بہتر سورت بھی فرمائیے۔

سورہ فاتحہ میں دین حق اور
خدا پرستی کے تمام مقاصد کا
مختصر مجموعہ ہے۔

چنانچہ اس سورت کے مطالب ہر طرف ملتے جلتے ہیں یہ بات واضح ہوجاتی ہے
کہ اس میں اور قرآن کے ہر حصہ میں اجمال و تفصیل کا اساتفل ہے۔ ہر ایک
جو یعنی قرآن کی تمام سورتوں میں دین حق کے جو مقاصد تفصیل بیان کیے گئے ہیں، اسوۃ فاتحہ میں
نہی کا پیکر، جمال بیان موجود ہے۔ مگر ایک شخص قرآن میں سے اور کچھ نہ پڑھ سکے، صرف اس سورت
کے مطالب دین مشین کو لے جب بھی وہ دین حق اور خدا پرستی کے خیادی مقاصد معلوم کر سکے گا، اگر کسی
قرآن کی تمام تفصیلات کا حاصل ہے!

علاوہ بریں جب اس پہلو پر غور کیا جائے کہ سورت کا پیرایہ دعائید ہے اور اسے روزانہ حیات
کا ایک لازمی جز قرار دیا گیا ہے، تو اسکی یہ خصوصیت اتنے زیادہ نمایاں ہوجاتی ہے، اور واضح ہوجاتی ہے

سورہ فاتحہ میں دین مشین کو لے جب بھی وہ دین حق اور خدا پرستی کے خیادی مقاصد معلوم کر سکے گا، اگر کسی

علاوہ بریں جب اس پہلو پر غور کیا جائے کہ سورت کا پیرایہ دعائید ہے اور اسے روزانہ حیات

سورہ فاتحہ میں دین مشین کو لے جب بھی وہ دین حق اور خدا پرستی کے خیادی مقاصد معلوم کر سکے گا، اگر کسی

کہ اس اجمال و تفصیل میں بہت بڑی صحت پوشیدہ تھی۔ مقصود یہ تھا کہ قرآن کے مفصل بیانات کا ایک مختصر اور سیدھا سا مدہ قلم لکھ لیا جیسا کہ ہر انسان پر آسانی ذہن نشین کرے، اور پھر ہمیشہ اپنی دوا دل اور عبادتوں میں ڈھرتا رہے۔ یہ اس کی دینی زندگی کا دستور العمل، خدا پرستی کے عقائد کا خلاصہ اور روحانی تصورات کا نصب العین ہو گا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے اس سورت کا ذکر کرتے ہوئے سَبَّحْتَ الْمُنَافِقِ لکھ کر اس کی خصوصیت کی طرف اشارہ کر دیا۔ یعنی ہمیشہ ڈھرتے جانے اور مرد بکھنے میں اس کے نرول کی حکمت پوشیدہ تھی۔ کوئی شخص کتنا ہی نادان اور بے پڑھ ہو، لیکن ان چار سطروں کا ذکر کرنا اور ان کا سیدھا سا مدہ مطلب سمجھ لینا، اس کے لئے کچھ دستور نہیں ہو سکتا اگر ایک انسان اس سے زیادہ قرآن میں سے کچھ نہ پڑھ سکا، جب بھی اس نے دین حق کا عبادی سبق حاصل کر لیا، یہی وجہ ہو کہ ہر مسلمان کیلئے اس سورت کا سیکھنا اور پڑھنا ناگزیر ہوا، اور نماز کی دعا کے ساتھ کوئی نہ ہو سکی، اور یہی وجہ ہے کہ اگر اسے سورۃ الضحیٰ کے نام سے پکارتے تھے۔ یہی وہ سورت جو نماز کی خاص سورت ہے، ایک انسان اس سے زیادہ قرآن میں سے جس قدر پڑھے اور سیکھے مزید معرفت و بصیرت کا ذریعہ ہو گا، لیکن اس سے کم کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔

دین حق کا تمام تر حاصل کیا ہے؟ جس قدر غور کیا جائے گا ان چار باتوں سے باہر کوئی بات دکھائی نہ دے گی،

۱) خدا کی صفات کا شیک و ٹیک قصہ۔ ایسے کہ انسان کو خدا پرستی کی راہ میں مقرر رہ کر رہا کرے۔
۲) صفات ہی کے تصور میں ملے گی۔

۳) قانون مجازات کا احوال یعنی جس طرح دنیا میں سرچیز کا ایک خاصہ اور قدرتی تاثیر و انسی طرح انسانی اعمال کے بھی حسنی و قبیح اور نتائج میں۔ ایک عمل کا ثمرہ اچھائی ہو۔ برے کا بُرائی۔

۴) سادہ کاتبین۔ یعنی انسان کی زندگی اسی دنیا میں ختم نہیں ہو جاتی بلکہ بعد میں زندگی ہے، اور جزا و سزا کا سامان پیش آنے والا ہے۔

(۵) علاج و معالجات کی راہ اور ان کی پہچان۔

اب فرم کر دو کہ ان باتوں کا خلاصہ اس سورت میں کس جگہ کی جگہ کر دیا گیا ہے؟ ایک طرف زیادہ سے زیادہ قصہ، حتیٰ کہ کچھ جوئے افکار ہیں۔ دوسری طرف ایسے نچے نچے الفاظ ہیں کہ ان کے معانی سے بخوبی واقفیت اور روشنی پیدا ہو گئی ہے۔ ساتھ ہی نہایت سیدھا سا مدہ بیان ہے کسی طرح کو کچھ

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ دنیا میں جو چیز حقیقی زیادہ حقیقت سے قریب ہوتی ہے، سچی بنی ہوئی
 سہل اور دلنشیں بھی ہوتی ہے، اور خود قدرت کا یہ حال ہے کہ کسی گوش میں بھی ابھی ہوتی نہیں، بلکہ
 اور اشکال جسد بھی پیدا ہوتا ہے، بناوٹ اور تکلف سے پیدا ہوتا ہے، پس جو بات سچی اور حقیقی ہوگی
 ضرور ہی سہل و سادہ بھی اور دلنشیں بھی ہو۔ دلنشینی کی نشانیاں یہ کہ جب کسی کوئی بات تمہارے
 سامنے آئے، تو وہ میں کو کسی طرح کی حقیقت محسوس نہ ہو، اور اس طرح قبول کرے، گویا پیشتر سے بھی
 براہی ہوئی بات تھی، اور اسے ایک شاعر نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے:

وہی تقرر کی لذت کو جو اس نے کہا

میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے پیش ہے

اب غور کرو، جس تک انسان کی قدر ہستی اور خدا پرستی کے تصورات کا تعلق ہے، اس سے زیادہ
 سیدھی سادی باتیں اور کیا ہو سکتی ہیں جو اس قدرت میں بیان کی گئی ہیں، اور پھر اس سے زیادہ سلیقہ
 و دلنشیں اسلوب بیان کیا ہو سکتا ہے، سادہ پھر نے جوئے بول میں ہر بول پر پانچ لفظوں سے
 زیادہ ہیں، اور یہ لفظ صاف اور دلنشیں معانی کا خیسٹہ ہے جو اس گونجی میں بڑا دیا گیا ہے، اللہ کو
 مخاطب کر کے ان لفظوں سے پکارا گیا ہے جن کا چارہ شبہ و دوہرا انسان کے مشاہدہ میں آتا ہے، اگرچہ
 اپنی جمالت و عظمت سے وہ ان میں غور و فکر نہیں کرتا، پھر اسکی بندگی کا اقرار ہے، اسکی مددگاروں
 کا اعتراف ہے، اور زندگی کی نعمتوں سے پکار سیدھی رہا، ایک پہلے کی تمکداری ہے۔ کوئی مشکل
 خیال نہیں، کوئی انوکھی بات نہیں، کوئی عجیب غریب راز نہیں۔ اب کہ تم بار بار یہ صورت پرستے
 اور ڈھرتے رہتے ہو، اور صدیوں سے، انکے معاصی نوع انسانی کے سامنے ہیں، ایسا معلوم ہوتا
 ہے، گویا ہمارے دینی تصورات کی یہ ایک بہت ہی معمولی سی بات ہے، لیکن یہی معمولی بات اس
 وقت تک نہ ہائے سامنے نہیں آئی تھی، اس سے زیادہ کوئی غیر معلوم اور ناقابل عمل بات بھی نہ تھی۔
 دنیا میں حقیقت اور سچائی کی ہر بات کا یہی حال ہے۔ جب تک کہ سامنے نہیں آتی، اس سے غور و فکر
 بات کوئی نہیں ہوتی۔ جب سامنے آجاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے، اس سے زیادہ صاف اور سہل بات
 کوئی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ عربی نے یہی حقیقت ایک دوسرے پیرایہ میں بیان کی ہے:

ہر کسی فضا شدہ راز صحت، و مگر نہ

ایسا ہمہ رازست کہ معلوم ہو صحت

خدا پرستی انسانی عظمت کا خیر ہے، پہلے خدا پرستی کی کوئی بھی بات انسان کے سامنے نہ آئی تھی

اُس نے بتا محمد کے اعتراف سے جوئی سے سمندر تھیل کو کہتے ہیں یعنی ابھی صفوں کی تعریف کرے کہ۔ شمار جیل اسی کوئی ہا کہتی ہے جس میں غریب و چال جو ہیں محمد کے ساتھ خوف و ہمت کا اقدار جمع نہیں ہو سکتا جو ذات محمود ہوگی۔ وہ خود خاک نہیں ہو سکتی۔

پھر حمد کے بعد صفات تہی میں سے رُبوبیت اور رحمت کا ذکر کیا ہے اور اس طرح فروع
نشان کی سب علیکری علی کا ذکر کیا ہے کہ وہ کون صرف انکی صفات فہم ہوا ہے میں دیکھتی تھی۔ انکی
رحمت و جمال کی تماشائی نہ تھی۔ اس اسلوب بیان سے واضح کر دیا کہ خدا کا صحیح تصور وہی ہو سکتا ہے جو
سرتاسر حق جہاں در رحمت و محبت کا تصور ہوا۔

۲۔ رُفِ الْعَالَمِیْنَ میں فدائی عالمگیر اور سبہ تحسین ہمشہار رویت کا اعتراف ہی جو پھر
 جماعت، ہرقوم، ہر ملک، ہر گوتہ و جو کے لئے ہو اور اس لئے اعتراف تمام رنگ نظریوں کا
 فائدہ کر دیتا ہے جو ایسا کی مختلف قوموں اور نسلوں میں پیدا ہو گئی تھی اور ہر قوم ایسا ملک جسے نئی فوجی کفہ کی
 برکتیں اور سادیں صرف اسی کے لئے ہیں۔ دنیا کی ساری دوسری قوم کا اس میں حصہ نہیں ہو سکتا۔

۲۳۔ حیاتِ نبویہؐ میں مذکور کافطہ جز و ستر کے قانون کا اعتراض جو "اور جز و ستر کو
 قرآن کے لفظ سے تعبیر کر کے یہ حیثیت واضح کر دی ہے کہ جز و ستر انسانی عمل کے قدرتی تسبیح و توہم
 جس۔ یہ بات ہمیں جو خدا کا غضب انتقام بندوں کو خدا نے پناہ بنا جو کیونکہ الذین کے معنی پیر
 اور کافات کے ہیں۔

(۴) رپوہیت اور رحمت کے بعد غلامِ بویجی المذہب کے وصف نے یہ حقیقت بھی ظکار کر دی کہ اگر کائنات ہستی میں رحمت و جمال کے ساتھ نہ ہو جوں ہی اپنی عورت و کھسی ہیں تو یہ ایسے نہیں ہیں کہ پروردگار عالم میں غضبے انتقام ہے، بلکہ ایسے ہیں جو کہ وہ عاقل ہے، اور انکی حکمت نے ہر چیز کے لئے اس کمالیت قصہ و رتیبہ متعبر کہ وہ ہے۔ مدد منافی رحمت نہیں جو بلکہ مین رحمت جو :

۱۵۔ عبادت کیجئے یہ ہیں ماکہ محمدیہ، بلکہ ماکہ نیکہ، یعنی یہ نہیں کہ ماکہ تیری عبادت کرتے ہیں، بلکہ صبر کے ساتھ کیا صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ اور ہر ایک کے ساتھ ایک تفسیریں لکھ کر ہفت کتابی ذکر کر دیا، جس اسلوب بیان نے توحید کے تمام مقاصد پورے کر دیئے۔ اور شرک کی ساری راہیں بند ہو گئیں!

۶) سعادت و فلاح کی راہ کو جو احاطہ عسدفیہ یعنی سید محمدی راہ سے تعبیر کیا جس سے نیا وہ

بہتر اور قدیم تر ہے۔ جو کہ کئی کیونکہ کوئی شخص جو سید علی راہ غور و شہر علی راہ مہرستان از تہذیب و تمدن و ادب

پہلی راہ کا خواہشمند نہ ہو۔

(۱) پھر اس کے لئے ایک ایسی سادہ سی ادبانی پوچھیں جو نئی شناخت بتلا دی جس کا اذعان قدرتی طور پر ہر انسان کے اندر موجود ہے۔ اور جو محض ذہنی تعریف موسے کی جگہ ایک جوہر شہوت و حقیقت نمایاں کر رہی ہے۔ یعنی وہ راہ جو محض راسخ و سعادت اندوز انسانوں کی راہ ہے کوئی ملک کوئی قوم کوئی زمانہ کوئی فرد جو، لیکن انسان ہمیشہ دیکھتا اور جانتا ہے کہ زندگی و معیشت کی دریاہیں جہاں موجود ہیں۔ ایک وہ کامیاب انسانوں کی راہ ہے۔ کیا کام اور اگر کردہ راہ اس لوگوں کی پس لیکھ توضیح اور آشکارا بات کیلئے سب سے بہتر علامت ہی ہو سکتی ہے کہ اس کی طرف اچھی، غلطی یا سب سے زیادہ کچھ کتنا، ایک معلوم بات کو تجربہ لی بنا دینا تھا!

بنا پڑی وجہ ہے کہ اس سورت کیلئے دعا کا پیرایہ چننا کیا گیا کیونکہ اگر عقیدہ اور کا پیرایہ اختیار کیا جاتا تو اس کی نوعیت کی ساری تاثیر مافی ربی، مایہ اسلوب میں چلتا ہے کہ راستہ انسان کی جو خدا پرستی کی راہ میں قدر اٹھاتا ہے۔ حد سے حل کیا ہوتی ہے، اور کیا ہونی چاہیے! یہ گواہی پرستی کے فکر و دہری کا سرچشم ہے جو ایک طالب حق کی رہبان پر ہے آستیدار مل نہتا ہے:

(۲) اَحْمَدُ لِلّٰہِ

حمد عربی میں حمد کے معنی شکر و تحسین کے ہیں یعنی اچھی صفیوں بیان کرنے کے اگر کسی کی بڑی صفتیں بیان کی جائیں تو یہ حمد نہ ہوگی۔ حمد بلفہام ہے یہ ہمنوا کے لینے ہی ہو سکتا ہے جس کیلئے بھی ہو سکتا ہو جس شخص کا حق کے معنی یہ ہونے کہ حمد و ثناء میں سے جو کچھ اور جب کچھ بھی کہا جا سکتا ہو وہ سب اللہ کیلئے ہو، کیونکہ خوبیوں اور کمالات میں سے جو کچھ بھی ہے سب سے ہی ہو اور اسی میں ہو۔ اگر شکر موجود ہے تو شکر و عشق کیوں نہ ہو، اور اگر حمد و ثناء جملہ افضل ہے تو زبان حمد و ثناء کیوں خاموش رہے؟

آئینہ ماروئے ترا عکس پذیر است

گر تو نہ تمنائی گز از جانب ما نیست

حمد سے سورت کی ابتدا کیوں کی گئی؟ دیکھئے کہ معرفت الہی کی راہ میں انسان کا پہلا تاثر یہی ہے۔ یعنی جب کبھی ایک عداوت انسان اس راہ میں قدم اٹھائے گا۔ تو سب سے پہلی حالت جو اس کے فکرو و جہان پر ظاہر ہوگی، وہ قدرتی طور پر وہی ہوگی جس سے اس کی حمد و ثناء شروع ہوگی۔ انسان

چونکہ انھیں اور التوحید کا تعلق ایک ہی صفت کے دو مختلف پہلوؤں سے ہے، اس لیے دوسرے نظروں پر
دائیں یوں قیصر کیا جاسکتا ہے کہ ربوبیت، رحمت، عدالت، عین صفات کا ذکر کیا گیا ہے۔

عربی میں ربوبیت کے معنی پالنے کے ہیں، لیکن پالنے کو ان کے وسیع اور کمال معنوں میں مینا پانچے
جاسیے بعض اہل لغت نے اس کی تعریف ان نظروں میں کی ہے: **هو الله الذي لا يلائع الا وحده لا شريك له**
یعنی کسی چیز کو اپنے بعد دیگرے، انکی مختلف حالتوں اور ضرورتوں کے مطابق، اس طرح نشو و نما دیتے ہیں
کہ یہی جو کمال تک پہنچ جائے۔ اگر ایک شخص بچہ کے کوکھا، اکھلا دے، یا فحش کو، وہ پر ویدے سے توڑ سکا
کرم چوگا جو، ہوگا، احسان چوگا، لیکن وہ بات نہ ہوگی جسے ربوبیت کہتے ہیں۔ ربوبیت کیلئے ضروری ہے
کہ پرورش، اور نگہداشت کا ایک جاری اور مسلسل اہتمام ہو، اور ایک جو کو انکی تکمیل و بلوغ کے لیے وقت
فوق العادی بھی کچھ ضرورتیں پیش آتی رہتی ہیں، ان سب کا سر و سامان ہوتا ہے۔ نیز ضروری ہے کہ یہ سب کچھ
محبت و شفقت کے ساتھ ہو۔ کیونکہ جو عمل محبت و شفقت کے باطن سے جاری ہوگا، ربوبیت نہیں ہو سکتا۔

ربوبیت کا ایک ناقص نمونہ ہم اس پرورش میں دیکھ سکتے ہیں جو کج روش ماں کی نظر میں اربیت
کر رہا گیا ہے۔ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو کھس گوشہ پرست کا ایک متحرک تو تھا ہوتا ہے، اور زندگی و ولوں
کی مبتنی فوٹیں بھی رکھتا ہے سب کی سب پرورش و تربیت کی صلاح ہوتی ہیں۔ یہ پرورش محبت و شفقت
مخالفت و تہمت، اشت، اور کیش و امانت کا ایک طویل طویل سلسلہ ہے، اور اسے اس وقت تک جاری رہنا
چاہیے جب تک کہ بچہ اپنے جسم و ذہن کے مزید طبع تک پہنچ جائے۔ پھر پرورش کی ضرورتیں ایک دو تیس
بے شمار ہیں۔ نئی فوجیت ہمیشہ بدلتی رہتی ہے، اور ضروری ہے کہ ہر فرد مراعات کے مطابق محبت کا جو کچھ
نگہنی کی نگاہ، و زندگی کا سر و سامان کرے۔ حکمت الہی نے اس کی محبت میں ربوبیت کا یہ نمونہ
پیدا کر دیا ہے۔ یہ اس کی ربوبیت ہے جو پیدائش کے دن سے بکر طبع تک بچہ کو اپنی بھارتی سنبھالی
اور ہر وقت اور مراعات کے مطابق اس کی ضروریات پرورش کا سر و سامان کرتی رہتی ہے۔

جب بچہ کا سوا دو دو کے سوا کسی غذا کا تحمل نہ تھا تو اسے دو دو ہی پالایا جاتا تھا جبکہ دو کے
زیر قوی عمر کی ضرورت ہوتی تو وہی ہی غذا دی جائے گی۔ جب اس کے پاؤں میں کھڑے ہونے کی
سکت نہ تھی تو اسے گود میں اٹھا کر پھرتی تھی۔ جب کھڑے ہونے کے قابل ہو تو بچہ اپنے انجمن پر
رو ایک ایک قدم چلائے لگتا ہے یہ بات کہ ہر حالت اور ضرورت کے مطابق ضروریات مہیا ہوتی ہیں و
انگریزی کی دقت کا ایک مسلسل سلسلہ ہے جس سے یہ ضرورتیں ملتی ہیں۔ یہ سب سے ربوبیت کے معیار کا

اِنَّ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ۝ ۳۹ ہرے میں ہر شے کی پیمائش ہے۔ ہرے کے مطابق کیا
 یہ بات ہو کہ دنیا میں ہر شے کی پیمائش ہے کہ پانی موجود ہو۔ لہذا کھانسی خاص طور پر ترقیب کے ساتھ موجود
 ہے۔ یہ کیوں ہو کہ پہلے سوچ کی شے میں سمندر سے ڈول پر ہرگز کھانسی پانی کی چادر نہیں پھیلتی۔
 ہرے کے جھونکے، ہرے کی حرکت میں ہرے کی پیمائش کی پیمائش یا کھانسی وقت در خاص محل میں ہرے میں
 چلے کیوں کہ ترقیب پانی سے ہرے کی خاص ترقیب اور مقامی سے ہرے اور اس میں ہرے کے زمین
 کی پانی سے ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔
 یہ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔
 ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔
 ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔
 ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔
 ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔

كُلُّ لَئِي يَفْقَهُ الْوَيْدُ الْوَيْدُ
 كَلَّ مَا فَتَحَتْهُ فِي الشَّمَاوَاتِ
 يَكُنَّ وَجْهَهُ كَسَفَاوِي الْوَدُنِ
 يَكُنَّ مِنْ جِلْدِهِ قَرْدٌ هَبَّ يَهُ
 مَنْ يَكُنَّ مِنْ جِلْدِهِ قَرْدٌ هَبَّ يَهُ
 سَنَنْتُهُمْ وَتَ ۝ ۳۹

ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔
 ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔
 ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔
 ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔
 ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔
 ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔
 ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔
 ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔
 ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔
 ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔ ہرے کی پیمائش ہے۔

صل وقت مرہ رکھتا ہے پھر کتابک جزو تہمیں کتاب کے شادب و مطر نیز چول سے کتاب ہی مختلف
 وک کی دے، لیکن دونوں کی پرورش کے صریح اصول یہ نظر ڈالو گے تو حسان نظر آتا ہے کہ دونوں کو
 یکساں طریقہ سے سانس پرورش دیا ہے اور دونوں ایک ہی طرح پستے پستے سے پستے پستے میں سانس کی توجہ
 و دست کا پودہ تھامی نظر میں نہیں ہے جو شیریں میں، بلکہ گروں کی مشائخ کے طریقہ کا کھوج لگاؤ کے
 تو دیکھ گئے، تاہم پرورش کی یکساںیت سے دونوں کو ایک ہی پستہ میں قسب کرایا ہے ہر کی چٹان
 موہا چھوڑ کی لگی سانس کا تجربہ ہا جو غنی کا انڈا، سب کیلئے پیدائش میں ہے اور اس سے
 پیدائش طور میں اسے سانس پرورش میں جو جاتا ہے پھر طوہیت کا دوسرے اور اس کی صہ پدائش
 میں انسان کا تجربہ ہی طوہیت رکھتا ہے و دست کے موہو پائی کے لیے ہی طوہیت، و دست کی
 پتہ تار میں کے لیے کتاب کی ایک ہیوں نہ ہو لیکن تجربہ کی چٹان اور سنی کا تودہ ہی ہی چٹان طوہیت کہتے
 ہے۔ پھر طوہیت رش و دوش کی طرف ترستی ہے، اور جس جس بڑھتی جاتی ہے اس کی دوز فزوں
 و دست کے مطابق یکے کے دیگر سے سامان پر کس میں ہی نہ دیاں ہوتی جاتی ہیں یہاں تک اور وہ
 چنے سن کا سال تک پہنچ جاتا ہے، اور جب سن کمال تک پہنچ کر تو از سر نو صفت و اخطا کا دوز
 شروع ہو جاتا ہے پھر سن صفت و اخطا کا زمانہ تک پہنچے ایک ہی طرح ہے کسی اور میں سے مرعہ
 کہتے ہیں کسی میں کرکھ جاتا، اور کسی میں ہاں ہو جاتا، اٹھا و مستند ہو گئے مریضیت میں تہ و نہیں جاتا

اللہ عزوجل خلقکم من ضعیف
 ذلہ جعل من بعد ضعیف قوۃ
 ثم جعل من بعد قوۃ ضعیف قوۃ
 ثم جعل من بعد قوۃ ضعیف قوۃ
 ثم جعل من بعد قوۃ ضعیف قوۃ
 ثم جعل من بعد قوۃ ضعیف قوۃ
 ثم جعل من بعد قوۃ ضعیف قوۃ
 ثم جعل من بعد قوۃ ضعیف قوۃ

ما تدرکتم

کہ نہ میں نے جیسے کہ شہرے آسمان سے پانی رسا پھر
 زمین میں آئے پستے و دلی ہو گئے، پھر اسی پانی سے گیہ
 برد کی کھیتیں و دلی نہیں چرائی تو وہ زمین کی پانی
 پانی چھوڑ کر پستے ہو گئے، پھر اسی پانی سے گیہ

اللہ عزوجل خلقکم من ضعیف
 ذلہ جعل من بعد ضعیف قوۃ
 ثم جعل من بعد قوۃ ضعیف قوۃ
 ثم جعل من بعد قوۃ ضعیف قوۃ
 ثم جعل من بعد قوۃ ضعیف قوۃ
 ثم جعل من بعد قوۃ ضعیف قوۃ
 ثم جعل من بعد قوۃ ضعیف قوۃ
 ثم جعل من بعد قوۃ ضعیف قوۃ

نہیں پہنچتا، وہ اپنے لیے نہیں بلکہ بچے کے لیے زندہ رہنا چاہتی ہے۔ زندگی کی کوئی خواہش ہو
 جس میں اس پر طاری نہ ہوتی ہو، اس وقت وہ اس بات کی کوئی قربانی نہیں جس سے اسے گرج ہو، یہ
 دلت جو فطرتِ انسانی کا سب سے زیادہ طاقتور حصہ ہے اور جس کے انتقامات کے بغیر کوئی حقوقِ زندہ نہیں
 رہ سکتا۔ وہ بھی اس جذبہٴ خود فراموشی کے مقابلہ میں سحرِ یوکھوہوتا ہے۔ یہ بات دیکھ کر اس نے اپنی
 زندگی کے مقابلہ میں بچے کی زندگی کو ترجیح دی، بچے کے حقوق کے خلاف جس اپنی زندگی بسر کر رہی
 فطرتِ انسانی کا ایسا سمون و قدس ہے جو شہرِ انسانی کا رشتہ ہے اور ہم اس میں کسی طرح کی حرکت نہیں
 نہیں کرتے۔

لیکن پھر دیکھو، کارِ سلا فطرت کی یہ کیسی بڑی محبت ہے جو بچے کی عمر بڑھتی جاتی ہے، محبت
 اور یہ کہ یہ شعلہ خود بخود دھیموڑا جاتا ہے، اور پھر کچھ وقت کے بعد یہ بی بیوات میں نو باگل بنی بی بیوات
 ہے اور اس میں بھی سکی گریز مشیر باقی نہیں رہتیں۔ یہ انقلاب کیوں ہوتا ہے؟ یہ اکیس سے کہ
 بچے کے پیدا ہونے سے محبت کا ایک عظیم ترین جذبہٴ میل تھا، اور پھر کچھ خاص وقت تک کارِ خود
 خود بخود غائب ہو جاتا ہے، اس لیے کہ یہ نظامِ رویہ کی کار فرما ہے اور اس کا مقصد یہی تھا۔
 رویہ کی پابندی سے کہ بچے کی پرورش ہو۔ اس سے پیدائش کا دیرینہ ال کے جذبہٴ محبت میں رکھ دیا تھا
 جب بچے کی عمر اس حد تک پہنچ گئی کہ ماں کی ہمدش کی دستیاری باقی نہ رہی تو اس دیرینہ ال کے جذبہٴ
 اتنی رہی۔ اب اس کا باقی رہنا ال کے لیے بوجھ اور بچے کے لیے رکاوٹ ہوتا۔ بچے کی دستیاری کا
 سب سے بڑا رکاوٹ اس کی نئی فطرت تھی، اس لیے ماں کی محبت میں بھی مست رہا وہ جو شہرِ انسانی وقت تھا
 پھر عموماً جو بچہ بڑھتا گیا، دستیاری کم ہوتی گئی، اس لیے محبت کی گریز مشیر بھی نکلتی گئیں۔ فطرت
 محبت دیرینہ ال کے بچے کی دستیاری پرورش سے بڑھ دیا تھا، اس لیے دستیاری تو محبت کی سرگرمی
 ہی زیادہ تھی۔ بی بیوات میں کم ہو گئی تو محبت ہی متاثر نہیں کرے گی۔

جن حیوانات کے بچے انڈوں سے پیدا ہوتے ہیں، انکی جہانی ساخت اور طبیعت دو دو والے
 حیوانات سے مختلف ہوتی ہے، اور اس لیے وہ انکی زندگی سے معمولی انداز میں نکلتے ہیں بشرطِ کھانے

ملا ان میں ایک مدت جو ان کے بچے پر مشتمل رہی ہے اور پھر ان کی زندگی سے ان کی زندگی سے ان کی زندگی سے ان کی زندگی سے
 فطرتِ انسانی میں اس محبت میں کوئی فرق نہیں ہے، اس لیے کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ
 بچہ ہے، اس لیے کہ فطرتِ انسانی میں یہ خاص طور سے محبت ہے کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ اس وقت تک کہ
 فطرتِ انسانی میں اس محبت کی زندگی سے اس کی زندگی سے اس کی زندگی سے اس کی زندگی سے اس کی زندگی سے

کے لیے کوئی شفیق نگر فی موجود ہو، چند لمحہ غم دیکھتے ہو کہ بچہ اندے سے لگنے ہی غذا ڈھونڈنے لگتا ہے اور اس میں چونکہ اس کے سامنے ڈھنکی اور مندر میں بے فکر کھانے کی تھیں کرتی ہے۔ یہ ایسا کرتی ہے کہ خود کا بیتی ہے مگر جسم میں کرتی اپنے اندر زہر اور ہلکا بنا کر محفوظ رکھتی ہے، اور جب بچہ غذا کیلئے زندہ کھو نہ رہے تو اس کے اندر زہر مرتقی ہے۔

ترجمہ معنوی [ہر اس سے بھی عجیب تر مظالم دیوبیت کا معنوی پہلو ہے خلیفہ میں زندگی اور پرورش کا کتنا ہی سہو سامان کی عاتما نہیں وہ کچھ مفید نہیں ہو سکتا تھا اگر ہر وجود کے اندر اس سے کام لینے کی فیک ٹھیک استعداد نہ ہوتی اور اس کے ظاہری بیانیاتی قوی اس کا ساتھ نہ دیتے۔ پس یہ دیوبیت ہی کا فیضان ہے کہ مر دیکھتے ہیں، ہر محقق کی معاہری و باطنی زندگی اس طرح کی واقع ہوتی ہے کہ اسکی ہر قوت، اس کے سامان پرورش کی نوعیت کے مطابق ہوتی ہے اور اسکی ہر چیز اس سے زندہ رہنے اور شوق پالنے میں مدد دیتی ہے۔ یہ ہیں جو سکتا کہ کوئی عسکر یا اپنے جسم و قوی کی ایسی نوعیت رکھتے ہو جو اس کے حالات پرورش کے منصفیت کے مطابق ہو۔ اس سلسلہ میں جو حقائق مشاہدہ و فہم کے نمایاں ہوتے ہیں ان میں دو باتیں سب سے زیادہ نمایاں ہیں اور پہلے ہمارا قرن حکیم نے ان پر توجہ دلائی ہے۔ ایک کو وہ قتل دیر سے قہر کرتا ہے۔ دوسری کو ہدایت ہے۔

تقدیر کے معنی اندازہ کر دینے کے ہیں یعنی کسی چیز کے لیے ایک خاص طرح کی حالت ضرورت کے جو یہ ضرورت میں جو باقیہ میں چنانچہ مر دیکھتے ہیں کہ فطرت نے ہر وجود کی جمالی سامان اور معنوی قوت کے لیے ایک خاص طرح کا اندازہ ضرور دیا ہے جس سے وہ باہر نہیں جاسکتا، اور یا خدا نے ایسا ہے جو اسکی زندگی اور شوق فائے تمام احوال و ظروف سے ٹھیک ٹھیک مناسبت رکھتا ہے،

وَحَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدْ دَرَكًا نَقْدًا ۝۵۱

۵۱) ہر چیز کو جس قدر کے مطابق ایک خاص اندازہ ضرور دیا

یہ ایک جیسے کہ ہر مرد و عورت میں ہر ایک چیز اور اس میں ہر چیز سے مطابقت پائی جاتی ہے اور یہ ایک ایسا قانون صفت ہے جو کبھی مستحضر نہیں ہو سکتا، یہ کیوں ہے کہ ہر مخلوق اپنی ظاہری و باطنی زندگی میں ایسا ہوتا ہے جیسا کہ کار و عیش کا اور ہر مرد و عورت میں ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ اسکی مخلوقات ہوتی ہے یا اس حکیم قدر کی نعمت دیر سے، اور اس نے ہر چیز کی خلقت و زندگی کے لیے ایسا ہی اندازہ مقرر کیا کہ جو اس طرح یہ قانون تقدیر صرف حیوانات و نباتات ہی کے لیے نہیں، بلکہ کائنات ہستی کی ہر چیز کے لیے جو ہر چیز کا

یہ پور نظام پرورش بھی تقدیر کی ہر مدد پر قائم ہے

انسان کا کچھ ہویا جیوں کا لیکن جو منی شکر اور سے باہر آتا ہے خود بخود معدوم کر دیتا ہے کہ اسکی غذا پانی
 کے سبب میں ہو، اور جب پستان منی میں پتا ہے تو پتا ہے کہ اسے خود سے پوتا ہے جیسے بی کے
 بچوں کو جو ہمیشہ دیکھتے ہیں کہ اسی اچھی پیدا ہوئے ہیں۔ تو کی انھیں بھی میں کھلی ہیں لیکن ان جوش
 محبت میں انھیں چاٹ رہی ہے۔ وہ کہتے ہیں پرنتہ مارہ ہے۔ یہ سچ میں ہے عام منی میں پہلا قدم
 رکھنا ہے، جسے قاری کے مشورات نے بھی تجویز کیا ہے، کیونکہ معدوم کر لیتا ہے کہ اسے پستان منہ میں
 دینا چاہیے، اور اسکی غذا کا سرچشمہ ہے، وہ کہنا کہ مستحق ہو جس وقت اسے کان میں چھونک
 دیتا ہے کہ اس طرح پانی غذا حاصل کرے؟ جیہذا وحسد انی حایت کا رشتہ ہو، دریں دھننی حایت
 جو دل دیکھ کر حاس و احاک کی راکشی مودار ہر مخلوق کو اسکی ہمتوں رسدگی کی رہوں پر لگا دیتی ہو
 تھا سے گھٹ میں ہی حولی فی حود ہوگی۔ تب دیکھا ہوگا کہ بی بی عمر میں سبک پہلے مرتبہ ملہ ہوئی
 تھے۔ اس حالت کا اسے کوئی پچھلا تجربہ حاصل نہیں۔ تاہم اسے اندہ کوئی چیز ہے جو اسے تیار ہی ہو کہ تیار
 و حفاظت کی سرگرمی میں مشغول رہی چاہئیں۔ جو ہی وضع عمل کا وقت قریب آئے کہ خود بخود منی توجہ
 برہنہ کی طرف سے ہٹ جاتی ہے اور اسکی عودا کوئی کیستور و مکر ہوتی ہے غصہ دیکھا ہوگا کہ اضطراب حال
 فی ممان کا ایک پھونک دیکھتی ہوتی ہے۔ ہر وہ خود بخود ایک سبک عودا اور بلینہ گوشہ چھانسی ہی ہو
 عودا میں پھنسی ہوئی ہے۔ پھر پکائیے کے اندر بچہ کی حفاظت کی طرف سے ایک جھول حود پیدا ہو جاتا ہے اور
 اسے بند دیکر سے اپنی جگہ دیتی مٹی ہے۔ خود کردہ کو کسی روت سے ہوئی کے مدد یہ خیال پیدا کرتی ہو کہ غصہ
 ملے تاش کے کہ کوئی غصہ ہے، اسی جگہ کی اسے ضرورت ہوگی، یہ کہ اسکا نام ہے وہ سے خبر دے دیتا ہے
 کہ اسکا خوف ناخوش ہے۔ تو تو سو گھٹنہ تھے اسے اپنے جگہ دستہ دھماپا کیے؟ بد مشیہ ہو رہو بہت
 منی کی وحسد فی مدیت ہو جبکہ تمام مر محقق کے اندھا ہی نمود رکھتا ہے۔ درجو ان پندہ گئی اور پندہ گئی
 کی تھوڑی سی کھوں دیتا ہے!

پہریت کیا دوسرا قسم حواس اور حرکات ذہنی کی جہت پر اور وہ اس درجہ واضح و معلوم ہے کہ تشریح کی ضرورت نہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اگرچہ حیوانات اس جوہرِ مرغ سے محروم ہیں جسے فکر و عقل سے تعبیر کیا جاتا ہے، تاہم قدرت نے انہیں احساس اور انگ کی وہ تمام قوتیں عطا ہی ہیں جنکی مددگی حیوانات کیلئے ضرورت تھی، اور انکی دوسرے غیہ پرپے سننے، کھانے پینے، تولد و تولید، اور حفظ و انکسار تمام وظائف ضمن و خارجی کے ساتھ انجام دیتے رہتے ہیں۔ پھر حواسِ ادراک کی یہ پہریت، جوہرِ مرغ

اسکے اس وجود کے لئے ضروری تھی۔ چوتھی کی قوت شاعرانہ بیت قوی اور دوسری جوتی ہے جسے
کدامی قوت کے ذریعہ وہ اپنی خدائے عالم کو سکھاتا ہے۔ چہل اور عذاب کی نگاہ تیر ہوتی ہے کیونکہ اگر ان کی نگاہ
تیر ہو تو بندہ میں اس لئے سوئے اپنا شکار دیکھ نہ سکیں۔ یہ سوال باطل غیر ضروری ہے کہ حیوانات کے
حواس اور ادراک کی یہ حالت ان سے تھی یا احوال و ظروف کی ضروریات اور قانون مطابقت کے موافق
سے بتدریج تخلیق میں آئی۔ لیکن جو کوئی صورت ہو بہر حال طہرت کی بحث سوائے استدلالی و روشنی
اور نقد کا تو ان میں بھی طہرت ہی کا شریک ہو تو حق ہے۔

چنانچہ یہی مرتبہ ہدایت سے جس کو قرآن نے دہرینہ انہی کی وحی سے تعبیر فرمایا ہے: **وَلَا يَلْمِزُكَ فِیْ دِیْنِکَ**
وہی کے سنی نفسی ایمان اور اشارہ کے ہیں۔ یہ گویا طہرت کی وہ ادراکی سرگرمی ہے جو ہر مخلوق پر انہی کا
میں کھل رہی ہے۔

وَأَوْحِیْ نَزْلَکَ إِلَى النَّبِیِّ ۚ قُبْحُکَ اور دیکھو، تمہارے پروردگار نے تمہاری نفسی کے راز میں
مِنْ بَاطِلٍ یُّبْکِنُ فَرْمَنَ فَتَحِیْکَ بات ڈال دی کہ چاہو میں وہ دوسروں میں اور انہی میں
وَمِمَّا یَخْتَفِیْ حَتَّٰثُ اور یہ میں سے بندہ کی زبان میں چھپے چھپے بات

اسی طرح وہ جو بیت نبی کی طرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان سے روکا گیا اور
فرعون سے کہہ رہا ہے: **فَإِنِّیْ ذَکَّیْتُکُمْ مِّنْ نَّاسٍ** تمہارا پروردگار کو کہتا ہے جس کے نام پر سب سے اہم

کہنا چاہتے ہو! تو حضرت موسیٰ نے کہا:

قَالَ دِیْکَ الْاِیُّ فِیْ لَفْظِ کَرَّ شَیْءٌ اور پروردگار وہ ہے جس سے ہر چیز اور کلمہ بار بار

حَقْلَهٗ شَئٌ مِّنْ هٰذَا (۵۱:۱۷) بھرا ہے، زندگی ہمیشہ کی راہ کھول دی۔

اور پھر یہی وہ دہرینہ دیکھنے کا سرگرمی جو عمل آسان کر دیتے ہیں جسے کہیں یہی

مِنْ اٰیِ سَمِیْ حَقْلَهٗ مِّنْ تَلْفِیْ اس سے آسان کو کس پر سے پہنچا؟ بعد سے پہنچا۔

حَقْلَهٗ مِّنْ تَلْفِیْ اور یہی وہ دہرینہ دیکھنے کا سرگرمی جو عمل آسان کر دیتے ہیں جسے کہیں یہی

تَلْفِیْ (۱۹:۸) زندگی عمل کی راہ آسان کر دی!

یہی **تَلْفِیْ** تفسیر میں "یعنی وہ عمل آسان کر دیتا" اور ایک دہرینہ کی ہدایت جو ہر تقدیر کے بعد ہے
کیونکہ اگر طہرت کی یہ رہنمائی نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ ہم اپنی صریح بات نہ کی جاسکتی۔

اگے چکر میں معلوم ہو گا کہ قرآن سے سکھیں وجود کے جو پادریجے بیان کیے ہیں انہی کے تیسرے

اور جو ہم میں سے کسی تقدیر اور ہدایت کا نام نہ ہو جسے تفسیر میں

یعنی وہ دیکھے گا کہ کائنات خلقت اور تخلیق ہر چیز کی بنیاد پر اس طرح ہوئی ہے کہ ہر چیز محدود و
تجزیہ کے ساتھ ایک خاص تعداد و مقاموں میں منعقد کی گئی ہے جس سے خلقت سے فانی ہو۔ اس
سبب کو کہ سب کے تخلیق باطنی طور پر جوئی ہے اس میں وہ چیزیں جسے مقصد و نظم کے وجود میں آگیا تو یہ
اگر یہاں ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ اس نظم اس یکسانیت اس وقت کے ساتھ اسکی ہر بات کسی نہ کسی خلقت
مصلحت کے ساتھ بندھی ہوئی ہوگی:

حَقُّ الْمَوْتِ وَالْكَرْخُ بِالْحَقِّ ۚ اَمْ لَا تَعْلَمُونَ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ
انہ سے آگاہ ہو۔ اس بات اور خلقت کے ساتھ
ہوئی ہے اور اس بات میں اس بات سے جو
میں کی برائی ہوئی ہے!

”میں عربوں کی مشورہ میں اس باب و اس کی جو تہاں زمین کی خلقت میں منعقد کرنے میں
صدمے کا مال ہے۔“

مَرْتَبًا مَا خَلَقْتُ هٰذَا بَاطِلًا ۚ اَمْ اَنْتُمْ شٰكِرُونَ
اسے ہر بار وہ کہہ رہا ہے کہ اس نے اس میں جو
جسے کہ میں نے پیدا کر دیا اس کا کام ہو!

دوسری جگہ تخلیق و باطنی طور پر جوئی کے متعلق یہی کہہ رہا ہے کہ میں نے اس کی تخلیق کوئی کام نہیں کیا
کسی مسئول شخص سے اس کے لئے:

لَا اَنْتَ بَشَرٌ ۚ لِّمَنْ شِئْتَ اَخْلَقْتُ ۚ اِنْ تَرَىٰ اَنَّكَ اَنْتَ الْخَالِقُ ۚ

From the motion of the electrons round the positively charged nucleus of an atom to
the motion of the planets round the sun and so forth every thing points only
to one conclusion viz. predetermined law” Sir Oliver Lodge

اس کا یہ نتیجہ ہے کہ ہر چیز کی تخلیق و باطنی طور پر جوئی کے متعلق یہی کہہ رہا ہے کہ میں نے اس کی تخلیق کوئی کام نہیں کیا
کسی مسئول شخص سے اس کے لئے:

یہ تحریر میں مستند کیا گئی ہے کہ تخلیق و باطنی طور پر جوئی کے متعلق یہی کہہ رہا ہے کہ میں نے اس کی تخلیق کوئی کام نہیں کیا
کسی مسئول شخص سے اس کے لئے:

ناچرل سائنس کے حوالہ سے اس کے متعلق یہی کہہ رہا ہے کہ میں نے اس کی تخلیق کوئی کام نہیں کیا
کسی مسئول شخص سے اس کے لئے:

وَمَا حَقَّقْنَا الْكُفْرَ وَالْإِشْرَاقَ وَمَا بَيْنَهُمَا
 لَعْنَتُهُ مَا حَقَّقْنَا الْإِشْرَاقَ وَالْإِشْرَاقَ
 أَكْثَرُهُمْ كَالْأَعْدَاءِ
 ہر دو کا حقیق یعنی کسی شریعت کی ہے۔ مثلاً ایک مقام پر تحقیق یعنی کسی کے اس پہلو پر وہ دینی جو کہ گناہ
 کی ہر چیز خادۂ فیض کے چنے ہو اور غفلت پائی ہے کہ جو کچھ بنائے اس میں بنائے کہ اس میں جو وہ دینی کے
 اپنے ضعیف و راحت ہوا

حَلَقَ شَمْسُودَ وَالْأَرْضَ وَالْمَلَأَ بِهَا الْوُجُوهَ
 عَلَى الْقَوَارِ وَكَرَّرَ الْقَوَارِ عَلَى الْبَلَدِ وَالْمَلَأَ
 الْقُدْسَ وَالْقُدْسَ كُلَّ بَيْتٍ بِبَيْتٍ
 كَالْفَرْغِ الْبَرِّ وَالْعُقَاةِ
 سر ہے اس میں صدی کو حقیقت و صحت کے ساتھ پیدا کیا ہو
 رستہ میں کے اقل و اکثر کا ایسا شک و گمان کہ وہ گناہ کی
 ہائی یا اندرون و خارجہ میں ہے اور یہ بھی کہ اس میں اس کا
 اور کہ اس میں حقیقت کے ساتھ کیا ہو۔ سب دینی میں ہوا ہے
 شریعت و حقیقت کے ساتھ کیا ہو

(۱۳۷)

ایک دوسرے موقع پر خصوصیت کے ساتھ اجماع و سہو کے انفرادہ و فیض پر توجہ دلائی ہے اور
 دے تحقیق یعنی سے تہر کیا ہے :

بیشیہ (۲۳) رنگ ریاض میں اس کے پیدا ہونے سے پہلے کہ کھینچے ہوئے ہر دارا پناہ ہو گیا۔ ایک
 روئے ہی چاکھوادی و عبادہ میں آگیا۔ اجماع پرست ان کے ساتھ خودیوں اور عبادتوں کے کیا کہتی
 اس میں سے نقل و حرکت سے مالی تھے۔ ہر دو میں کا فیضان کہ ایک حق اس میں دستہ بادشاہ کی طرح ملنے کے
 جس کو دھار کی جگہ کسی پروردگار کا شہر ہوئے میں وہ عبادتوں کو جو جاک کر رہا ہے۔ اور اس میں
 اگر کسی میں قوم کر ہی یعنی قوم نہایت ہو۔ بلاشبہ عبادت کا یہ عبادت و عبادت ہو لیکن عبادت و عبادت
 اس میں بھی ملے ہو گئے۔ عبادت کے ساتھ عبادت کا عبادت ہو۔ اس میں ملے تھا۔

فرق تاریخ میں پہلی کتاب جو میں سے عبادت میں ملے۔ اس میں عبادت کا عبادت ہو۔ اور عبادت کا عبادت ہو
 عبادت و عبادت کی عبادت عبادت میں جو عبادت میں سے ہو۔ اس میں عبادت کا عبادت ہو۔ لیکن عبادت کا عبادت
 عبادت کا عبادت ہو۔ جو عبادت کا عبادت ہو۔ عبادت کا عبادت ہو۔ عبادت کا عبادت ہو۔

اس میں سے عبادت کا عبادت ہو۔ عبادت کا عبادت ہو۔ عبادت کا عبادت ہو۔ عبادت کا عبادت ہو۔ عبادت کا عبادت ہو۔

اس میں سے عبادت کا عبادت ہو۔ عبادت کا عبادت ہو۔ عبادت کا عبادت ہو۔ عبادت کا عبادت ہو۔ عبادت کا عبادت ہو۔

کوئی نہ کوئی مقصد اور منشا رکھتی ہے۔ پس ضروری ہے کہ حسابی وجود کیلئے بھی کوئی نہ کوئی مقصد اور منشا ہو۔ یہی منشی آخرت کی رہ گئی ہے۔ کیونکہ یہ تو جو نہیں کہتا کہ کائنات لڑائی کا یہ بہترین حقوق صوبہ اسی سپر پور کیا گیا ہو، کہ یہ ابو: "ہند چند دہی جی کرتا ہو جاسے":

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرْ ذٰلِكَ اِنَّ اَنْفُسَهُمْ فٰتِحٰتُ
 اللّٰهُ السَّمَوٰتِ وَالْاَرْضِ وَصٰبِعَاتُهَا
 اِنَّ اِلٰهِيَّ ذٰلِجِلِّ شُعُوْبٍ ذٰلِكَ كَيْدُ
 قَوْمٍ لَّا يَسْمَعُوْنَ لِكَلِمٰتٍ سِرٍّ لَّا يَكْفُرُوْنَ
 (۲۱۔ ۲۷)

کیوں تو انہوں نے کھینچ پھینچ اس بات پر غور نہیں کیا کہ جسے
 ہندوں نے جس کو درود کیونکہ دوسری دھرم کی کاروبار میں
 بنایا ہے۔ یہی ذکر کلمت صفت کے ساتھ بتلا رہا ہے۔ اس کے
 بڑا کلمہ خود وقت خود ہی رہا ہو۔ اصل یہ جو کہ سامانی میں مستند
 ہے۔ یہی ہے کہ اہل ہند اپنی کئی طلب میں وہ لڑائی کرتا ہے
 یہ ہندو کے صورت کی طرح ہے۔ یہ تمام ملکیں:

۱۔ فکر و تسمیر ان کا مبداء استمال یہ ہے کہ:

(۱) اس کے زول سے پہلے وہی اور خدا پرستی کے جس قدر تصور ملت موجود تھے وہ نہ صرف غفلت کی
 تیز نش سے غفلت تھے بلکہ انکی تمام تر دنیا، غیر عقلی حقائق پر مبنی تھی۔ لیکن اس نے عدا پرستی کے بے عقلی
 قصد پر کیا۔

(۲) چنانچہ اہل و عورت کی تمام تر فیل و غفلت پر مشتمل ہے۔

(۳) وہ خصوصیت کے ساتھ کائنات خلقت کے مطالعہ و غفلت کی دعوت دیتا ہے۔

(۴) وہ کہتا ہے: کائنات خلقت کے مطالعہ و غفلت کے اس پر غفلت یا غفلت کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔

یعنی وہ دیکھتا ہے کہ اس کا راز نہ ہستی کی کوئی چیز نہیں جو کسی فیصلے کے ہوئے مقصد اور بصورت سے غافل ہو

اور کسی بالاتر قوت غفلت کے ماتحت ظاہر میں۔ آئی ہو۔ یہاں جو چیز بھی لپٹا ہو جو دیکھتی ہے ایک خاص

تکرم و تزیین کے ساتھ حکم و مصلح کے عالمی سلسلہ میں منسلک ہے۔

(۵) وہ کہتا ہے: جب انسان ابن مقاصد و مصلح ہے غور کرے گا تو خدا پرستی کی ماہ خود بخود اس پر

کھل جاتی ہے اور اہل و عورت کی گمراہیوں سے نجات پاتا ہے۔

برائے دیوبند | چنانچہ جس سلسلہ میں اس نے مظاہر کائنات کے جن مقاصد و مصلح سے استدلال کیا ہے

ان میں سب سے زیادہ عام استدلال دیوبند کا استدلال ہے۔ اور اسی لیے ہم اسے برائے دیوبند سے تعبیر کرتے

ہیں۔ وہ کہتا ہے: کائنات ہستی کے تمام اعمال و مظاہر کا اس طرح واقع ہونا کہ ہر چیز ہر عمل کرنے والی اور

ہر تاثیر زندگی بخشنے والی ہے، اور ہر ایک اپنے نظام دیوبند کا موجود ہونا جو ہر حالت کی رعایت کرتا، اور

ہر طرح کی مناسبت ملحوظ رکھتا ہے، ہر انسان کو جو مصلحتی طور پر مصلحت دیتا ہے کہ ہر درود و دعا میں ہر چیز

اور وہ ان تمام مفتوں سے متصف ہو جن کے بغیر نظام ربوبیت کا یہ کمال اور بے عیب کارخانہ وجود میں نہیں آ سکتا تھا:

وہ کہتا ہے: کیا انسان کا وجود ہی یہ بھر کر سکتا ہے کہ نظام ربوبیت کا یہ پورا کارخانہ خود بخود جوڑ دے جس آجائے، اور کوئی تہنگی، کوئی اندوہ، کوئی قدرت، کوئی حکمت، اس کے اندر کارفرمانہ ہو؟ کیا یہ ممکن ہو کہ اس کا سامان ہستی کی جیسے چیزیں ایک بوتلی ہوئی پروردگار ہی اور ایک بھری مونی کار سازی موجود ہو مگر کوئی پروردگار۔ کوئی کار ساز موجود نہ ہو؟ پھر کیا یہ محض ایک اندھی بہری نظرت سے جان اندوہ اور بے حس و فکر پرانے کے غرض میں جن سے پروردگاری و کار سازی کا یہ لمحہ کارخانہ طور میں آگیا؟ اور زندگی اور اردہ رکھنے کا کوئی ہستی موجود نہیں؟

پروردگاری موجود ہے، مگر کوئی پروردگار موجود نہیں، کار سازی موجود ہے مگر کوئی کار ساز نہیں، رحمت موجود ہے مگر کوئی رحیم موجود نہیں، حکمت موجود ہے، مگر کوئی حکیم موجود نہیں، سب کچھ موجود ہے مگر کوئی موجود نہیں، اس میر سی مائل کے، نظم بند کسی، نظم کے، قہار بند کسی قہوم کے، عاتق بند کسی عمار کے، نقش بند کسی نقاش کے سب کچھ بند کسی موجود کے: نہیں، اس کی نظرت کبھی یہ اندوہ نہیں کر سکتی، اس کا وجدان نہ تہذیب کو ایسا ہون ممکن نہیں۔ اس کی نظرت اپنی بناوٹ ہی میں ایک ایسا سہمہ یکسانی سے جس میں یقینی ایمان ہی داخل سکتا ہے۔ شفا اور کامیابی اس میں مانی نہیں جو!

قرآن کہتا ہے: یہ بات انسان کے وجدانی ادمان کے خلاف ہے کہ وہ نظام ربوبیت کا مطالبہ کرے، اور ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اس کا یقین اس کے اندر جاگ نہ اٹھے۔ وہ کہتا ہے: ایک ایسا غفلت کی بشری وہ سرکش کے عیوان میں ہر چیز سے انکار کر دے سکتا ہے، لیکن اپنی نظرت سے انکار میں کر سکتا۔ وہ ہر چیز کے خلاف جنگ کر سکتا ہے، لیکن اپنی نظرت کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھا سکتا۔ وہ جب اپنے چاروں طرف ادنیٰ پروردگاری کا ایک عالمگیر کارخانہ پیدا ہوا دیکھتا ہے تو اس کی نظرت کی صدا کیا سوتی ہے؟ اس کے دل کے ایک ریشے میں کو مساء اعتقاد سما، ہر نسل ہے: کیا ہی نہیں جو تاکر ایک پروردگار ہستی موجود ہے، اور یہ سب کچھ قسبی کی کرشمہ سازیاں ہیں؟

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن کا اسلوب بیان یہ نہیں ہے کہ فلسفی مقدّمات اور نتیجی مسلمات کی تنظیم ترتیب دے، اور پھر اس پر بحث و تقریر کر کے مخالف کو رد و قیسم پر مجبور کرے، اس کا تمام تر خطاب انسان کے فطری وجدان و ذوق سے جوتا ہے۔ وہ کہتا ہے: خدا پرستو کہ جب یہ سنانی نظرت کا خمیر جو

كَانَ لَكَوْنٌ مُّشْكِرًا هَا
 دِلَالَهُ مَعَهُ دَمٌ هُوَ قَوْمٌ
 يَعْبُدُ لَوْ رُءُوسَ جَعَلُ الْوَرْدِ
 فَرَاوَهُ جَعَلُ جِلْدُهَا أَنْهَارًا
 جَعَلُ لَهَا رُءُوسًا وَجَعَلُ بَيْنَ
 لَحْدَيْهَا حَبْرًا دَعَا لَّهُ مَعْزِفَةً
 بَيْنَ أَصْحَابِهَا كَالْعَلَمُونَ
 قَمَرٌ يَنْجِبُ الْمُصْطَفَى إِذَا دَعَا
 وَيَكْفُفُ الشَّرَّ وَيَجْعَلُ خَلْفَهُ
 الْأَرْضُ لَّهُ رُءُوسًا مَعَهُ أَفْئِدَةٌ
 مَا تَدْرِكُ رُءُوسَهُ أَهْلُ يَهُدَى
 فِي ظِلِّهِ الْوَرْدُ الْعَبْدُ وَمَنْ
 يُرْسِلُ رُءُوسَهُ شَرٌّ يَنْفِذُ
 رَحْمَتَهُ لَّهُ رُءُوسٌ سَوْدَ عَلِيٍّ
 نَمَائِزُ كُوفَةٍ مَعَهُ سَبْدُ الْحَقِّ
 لَمْ يَهْبِذْهُ وَمَنْ يَرْسُلْ فُكْرَهُ
 فَمِنْ الْكُفَّةِ وَالْأَرْضُ لَّهُ مَعَهُ
 الشَّرُّ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ
 كُنْتُمْ صَادِقِينَ

(۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰)

اگر کوئی یہ بتائے کہ جو یہ انسانی عقل و حیرت کی اس عالمگیر

شہادت کے عجب لہجے میں کوئی دل جو انور و دلچسپ

ہیں سوالات میں سے ہر سوال اپنی ایک مستقل دلیل ہے، کیونکہ ان میں سے ہر سوال کا جواب ایک

جواب پر مبنی ہے اور وہ عظمت انسانی کا نام لگائی اور مستندت عن جو۔ عامیے تفکیر کی نظر اس پہلو پر نہ تھی اس لئے
 قرون کا سبب استدلال ان پر واضح نہ ہو سکا اور دور دورہ گوشوں میں مل گئے۔

ہر حال تو ان کے وہ بے شمار مقامات، جن پر گناہات جتنی کے سوسہاں، پر کوشش اور نظام و تربیت کی

اسی طرح وہ نظام جو بیت کے اعمال سے انسانی مساوت و شقاوت کے مستوی قوانین اور
وحی و رسالت کی ضرورت پر بھی مستلزم کرنا ہے جس رب العالمین نے تمہاری پرورش کیلئے جو بیجا
اب نظام قائم کرنا ہے، ایک ممکن ہو کہ اس نے تمہاری روحانی فلاح و سعادت کیلئے کوئی قانون، کوئی
نظام کوئی تدبیر مقننہ کیا ہو؟ جس طرح تمہارے جسم کی ضرورت میں وہی اسی طرح تمہاری روح کی بھی ضرورت
میں، پھر کیونکر ممکن ہے کہ جسم کی نشوونما کے لیے تو اس کے پاس سب کچھ موجود لیکن روح کی نشوونما کے لیے
اس کے پاس کوئی ہرگز گاری نہ ہو۔

گروہ رب العالمین ہے، اور اسکی رو بہ بیت کے لیضان کا یہ حال ہے کہ صرف تو کے بیت سیرابی، اور
برہمچاری کے سینگے کا رسازی رکھتی ہے تو کیونکر بلکہ کیا ہاں کہ ہے کہ انسان کی روحانی مساوت کے بننے کے
پاس کوئی سرشتی نہ ہو؟ اسکی ہر در گاری ایسا ہی کی پرورش کیلئے انسان سے ذاتی برساتے لیکن اندر
کی پرورش کیلئے ایک نظر و فیض بھی نہ رکھے، تو دیکھتے ہو کہ جب زمین شادابی سے محروم ہو کر مردہ ہو جاتی
ہے تو یہ سر کا قانون ہے کہ باہرین رحمت نمودار ہوتی ہے، اور زندگی نریکتوں سے زمین کا ایک ایک
ذرہ، لاشاں ہو جائے پھر کیا مردی نہیں ہے کہ جب عالم انسانیت، ہدایت و سعادت کی شادابیوں سے
محروم ہو جائے تو اسکی باہرین رحمت نمودار ہو کر ایک ایک انسان کو پیام زندگی پہنچا دے، روحانی مساوت
کی یہ پرورش کیا ہے، وہ کتاب ہے، وحی بھی ہے، علم میں فلسفہ پر بھی تعجب نہیں ہوتے کہ ہائی برسا
اور مرد زمین مردہ ہو گئی پھر اس بات پر کیوں چونک اٹھو کہ وہی انسی ظاہر ہوئی اور مردہ روحوں میں زندگی
کی منشا ہو کر ہو گئی؟

حَسْبُكَ ذِكْرُ نَبِيِّ الْكَرِيمِ مِنَ اللَّهِ
الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ كَذِبُ الْفِتَنِ
وَالْأَرْضِ لَا يَبْقَى لِلْمُؤْمِنِينَ
وَفِي خَلْقِكَ وَكَأَمَلْتَ مِنْ آيَاتِهِ
أَيْتٌ لِّلْقَوْمِ الْفَاقِقِينَ
الْقَبِيلِ أَسْمَاءُ رَوْحًا أَلْقَى اللَّهُ مِنْ
السَّمَاءِ مِنْ ذُرِّيٍّ فَاصْبِرْ
الْأَرْضُ بَعْدَ ذَلِكَ وَنَصْرٌ يَفِي
الرَّحْمَةِ الْبَرِّ الْغَفُورِ الْكَرِيمِ

یہ اللہ کی طرف سے کتابِ ہدایت، ارشاد کی جاتی ہے جو عزیز
عظیم ہے، جو مشہور ان رکھے دانوں کے بچے، آسمانوں اور زمین
میں معرفت حق کی آیتیں شامش ہیں، یہ نورِ قدوسی ہیں
میں اندر انویسٹریوں میں منشا اس نے زمین میں پیدا رکھے ہے
وہ اب فیض دینے شریعی نشانی میں، ایسی رحمت اور
کے لیے ہرگز نہ کہتے رہتے ہیں، وہ اس سریتِ دل میں ہے
وہ آسمان سے برساتا ہے اور زمین میں لگنے کے بعد بھی فاضلی کو
اور جو انور کے درود ہیں، یہ اللہ کی نشانی ہے شریعی
نشانیوں میں اسے سیرتِ ہدایت کی آیتیں ہیں، یہ اللہ کی

وَمِنْ خَمْسِينَ وَمِائَتٍ كُلُّ شَيْءٍ فَالَهُ ۝۵۵۵ ہر سری صحت وافر سر پر طاقت ہے

میں ضروری تھا کہ خصوصیت کے ساتھ جلی معنی و فنی دونوں معنیوں کو واضح کر دی جائے
یعنی اس میں صحت ہو کہ نہ وہ الیٰ جن ہے ۔ عذبت تباہی نہیں ۔ لکھتے اس سے رحمت کا ذکر ہے
ہو رہا ہے ۔ کیونکہ الیٰ جن کے ساتھ وہ الیٰ جن ہے ۔

رحمت لیکن اللہ کی رحمت لیا ہے : قرآن کتاب ہے ، کائنات ہستی میں جو کچھ جلی غریب و کمال ہے
اس کے ساتھ ہیں کہ رحمت الہی کی صفت و فعل کا موصوفہ ہے ۔

جب ہم کائنات ہستی کے اعمال مظاہر پر غور کرتے ہیں تو سب سے پہلی حقیقت جو ہمارے سامنے

سامان ہوتی ہے وہ اس کا نظام رویت کی کیا نہ صحت سے ہماری پہلی شاسانی و رویت کی دیکھ

ہوتی ہے لیکن جب ہم اس کے دوسرے حصے کو دیکھتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ رویت سے ہی

ایک زیادہ وسیع اور علم حقیقت نامہ کائنات ہستی میں کار فرما ہے ۔ اور رویت ہی ہے جس سے

ایک گوشہ ہے ۔ رویت اور شمس کا نام کیسے ؟ کائنات ہستی کی ہر گردش جو ، لیکن کائنات ہستی میں

ہر گردش ہی نہیں ہے ، گردش میں سے ہی ایک زیادہ بننے ، سنوارنے ، اور فائدہ پہنچانے کی حرکت

کام کی ہے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ فنی لطافت میں مادہ ہے ، اسے بناؤں غریب جو ، ان کے حراج میں سنوارنے

ان کے احوال میں خواص ہیں ، لیکن صورت میں جن ہے ، اس کی صداوں میں فائدہ ہے ، جلی یوں صاف ہوتی

اور اس کی بات نہیں جو اس کا رخاں کی تعمیر و بسکی کے لیے مفید نہ ہو ۔ جس سے حقیقت جو اپنے بناؤں

نقص میں ۔ رویت سے ہی زیادہ وسیع اور علم ہے ، قرآن کتاب ہے کہ رحمت جو ، اور خالق کائنات

کی جہانیت اور خصوصیت کا موصوفہ ہے

۔ کی رحمت کا یہ ہے ۔ اور جو میں رہتا ، اگر اپنے فضل میں پہنچنے بنائے

سنوارنے سنوارنے ، اور طرح بہ طرح پہنچنے کا فائدہ نہ رکھتا ۔ فطرت کائنات میں یہ فائدہ کیوں کر

دیکھنے کے بناؤں جھگڑا ہو ۔ درجہ جو برسی ہو ۔ لیکن کیوں ایسا ہو کہ فطرت بنائے اور سنوارے ، لکھا

اور لکھا نے نہیں ؟ کیا ہے کہ جو کہ موصوفہ ، درست اور بہتر ہی ہوتا ہو ۔ غراب اور بدتر نہیں ہوتا

انسان کے علم و دانش کی کاوشیں آج تک یہ محد و عمل پر اس کی فہم و نظر کا قدم جب کبھی اس حد تک

پہنچا وہ نہ کر گیا لیکن قرآن کہتا ہے : پہلے تو کہ فطرت کائنات میں رحمت جو ، اور رحمت

وہ انصاف ہی سے کہہ دے ۔ یہ بسکی ہو ، لکھا اور خالق ہو

وَهُوَ الَّذِي صَدَّقَ كَذِبَ الْفُجَّارِ
 دیکھا دے یہی وہ انھیں دیکھ کر
 الشَّعْرَتِ جَعَلَ خِيَاهَا رُجُلِي
 سینے یعنی لیل الہفاسہ
 اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
 بتھکروں وہ وہی لاکڑیوں
 فَطَمَحْتُمْ مِّنْهُ وَحَسَبْتُمْ
 غم میں سے تم نے اور سمجھتے ہو
 اَعْدَابٍ وَرَبِّعٌ مِّمَّنْ جَعَلَ
 اعداب و ربیع میں سے جو
 وَتَعْبُوْهُ جُوعًا مِّنْ مَّاءٍ
 اور تم کو پیاسے سے
 وَاجِدُوْا فُتُوْنَ لِّعَصَا اٰلِ
 اور تم کو فتنہ
 يٰجُوعٍ فِي الْاُكُلِ اِنَّ فِيْ
 پیاسے میں کھانے میں
 ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ
 وہی لاکڑیوں کے لئے

۱۳۱ (۳۱)

وَلَقَدْ مَكَّنَّاكَ فِي الْاَرْضِ فَجَعَلْنَا
 اور ہم نے تم کو زمین میں
 لَكُمْ فِيْهَا مَعَادٍ وَحَيٰتًا
 تم کو وہاں پر معاد و حیات
 فَشْكُرُوْنَ ۝ ۱۴ (۱۴)

سندھ کی طرف نظر اٹھاؤ اس کی سطح پر جہاز تیر رہے ہیں۔ اس میں کھجوریں اچھل رہی ہیں۔ قدر
 میں مرقہ درجہ عالیہ نشوونما رہے ہیں۔
 اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ
 اور یہ کھجوریں زمین کی طرف سے کھڑے ہونے والے
 وَتَعْبُوْهُ جُوعًا مِّنْ مَّاءٍ
 اور تم کو پیاسے سے
 وَاجِدُوْا فُتُوْنَ لِّعَصَا اٰلِ
 اور تم کو فتنہ
 يٰجُوعٍ فِي الْاُكُلِ اِنَّ فِيْ
 پیاسے میں کھانے میں
 ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَعْلَمُوْنَ
 وہی لاکڑیوں کے لئے

اپنے اپنے دوسرے ہمیں قاتلہ پہنچائیں۔ غدار کے لئے کُن کا دودھ اور گوشت، سب اچھے کے لئے اُنکی
 بیڑہ، حفاظت کے لئے اُن کی ہوسنائی۔ پسنے کے لئے کُن کی کھال اور اُنوں کے برتنے کے لئے کُن کے
 جسم کی ڈیاں نکلتی ہیں!

وَالْأَنْعَامُ خَلْقُهَا لَكُمْ وَفِيَّ رِزْقٌ
 مِّنْهَا وَمِنْهَا فَاكُلُوا مِنْهُ وَلَكُنْ فِيهَا
 حِمًى وَلَكُمْ فِيهَا مَنَاجِدُ تَسْمَعُونَ
 وَفِيهَا لَكُمْ مَنَاجِدُ لِّتُكَلِّمُوا
 بَيْنَكُمْ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُمْ فِي زِكْرِ
 رَبِّكُمْ ذَٰلِكُمْ تَرَحُّصٌ لِّلْغَنَالِ
 وَالْخَيْلُ لَكُمْ فِيهَا وَفِيهَا رِجَالُ
 مَا لَا تَعْلَمُونَ

۱۶

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ
 سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا مَنَاجِدَ
 وَالْأَنْعَامُ خَلْقُهَا لَكُمْ وَفِيَّ رِزْقٌ
 مِّنْهَا وَمِنْهَا فَاكُلُوا مِنْهُ وَلَكُنْ فِيهَا
 حِمًى وَلَكُمْ فِيهَا مَنَاجِدُ تَسْمَعُونَ
 وَفِيهَا لَكُمْ مَنَاجِدُ لِّتُكَلِّمُوا
 بَيْنَكُمْ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُمْ فِي زِكْرِ
 رَبِّكُمْ ذَٰلِكُمْ تَرَحُّصٌ لِّلْغَنَالِ
 وَالْخَيْلُ لَكُمْ فِيهَا وَفِيهَا رِجَالُ
 مَا لَا تَعْلَمُونَ

۱۷

وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ
 سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُمْ فِيهَا مَنَاجِدَ
 وَالْأَنْعَامُ خَلْقُهَا لَكُمْ وَفِيَّ رِزْقٌ
 مِّنْهَا وَمِنْهَا فَاكُلُوا مِنْهُ وَلَكُنْ فِيهَا
 حِمًى وَلَكُمْ فِيهَا مَنَاجِدُ تَسْمَعُونَ
 وَفِيهَا لَكُمْ مَنَاجِدُ لِّتُكَلِّمُوا
 بَيْنَكُمْ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُمْ فِي زِكْرِ
 رَبِّكُمْ ذَٰلِكُمْ تَرَحُّصٌ لِّلْغَنَالِ
 وَالْخَيْلُ لَكُمْ فِيهَا وَفِيهَا رِجَالُ
 مَا لَا تَعْلَمُونَ

اِنَّآ اَوْرَثْنَا مَقَامَنَا لِي جَالِيْنَہ (۱۶-۱۷) وقت تک نہیں غار دیتا ہے

یہ ساری کتنی ہی محسوس اور غیر متفقہ زندگی رکھتا ہو، لیکن اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہو

اگرچہ چند لمحوں کیلئے پھر حق سوالات پر غور کر لیں جو پہلے گز چکے ہیں۔ فطرت کا ناسات کی یہ تمام حسن و ہنر نمایاں اور عیونہ آرائیاں کیوں ہیں؟ یہ کیوں جو کہ فطرت حسین و زیورہ کو کھاس سے ظہور میں آتا ہے، وہ حسن و جمال ہی ہوتا ہے؟ کیا ممکن نہ تھا کہ کارخانہ ہستی ہونا، لیکن رنگ کی نظر افروزیوں، ہونے کی غلطی نہ ہو، شہد کی جاں نوازیوں نہ ہوتیں؟ کیا ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ سب کچھ ہوتا، لیکن سب سے اعلیٰ کی رعنائیاں اور قمری ہوئیں کی غرض سنبھال نہ جوتیں؟ یقیناً دنیا اپنے بنے کیلئے ایک مندرجہ ذیل عملی تئیں کے پروں میں عجیب و غریب نقش و نگار ہوں اور رنگ پر رنگ کے دلغزب پرندہ درختوں کی شاخوں کی چہمار ہے مویں؟ ایسا بھی ہو سکتا تھا کہ درخت ہونے مگر ناست کی بلندی، پھیلاؤ کی موزونیت، شاخوں کی ترتیب، پتوں کی سبزی، پھولوں کی رنگارنگی نہ ہوتی؟ پھر یہ کیوں ہے کہ تمام حیوانات ہی اپنی حالت اور گرد و پیش کے مطابق، ذیل ذیل کی موزونیت اور اعضا کا تناسب مسدود ہو گئے۔ اور کوئی وجود نہ ہو جو اپنی شکل و منظر میں ایک خاص طرح کا معتدل پیمانہ نہ رکھتا ہو؟

انسانی علم و فطرت کے کارڈ میں آہنگ یہ عقدہ حل نہ کر سکیں کہ یہاں تعمیر کے ساتھ تھیں کیوں ہے؟ مگر قرآن کتاب ہے، یہ سب کے اس لئے جو کہ خالق کائنات اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ یعنی اس میں رحمت ہے، اور اس رحمت اپنا ظہور و فعل بھی رکھتی ہے۔ رحمت کا مقصد ایسی تحریک کشش ہے، نہایت ہو، جو درود احسان ہو، پس بسے ایک طرف تو ہمیں زندگی اور زندگی کے تمام احسان و عطا طیف بخش ہے جو خوشنوائی اور نعمانی میں استیلا کرتے اور غری و جمال سے کیف و سحر حاصل کرتے ہیں، دوسری طرف کا گاہ ہستی کو اپنی ضمن آرائیوں اور جاں فرخندوں سے بس طرح آراستہ کر دیا کہ اس کا برگزینہ نگاہ کے لئے سور، سامع کے لئے شیریں، اور مع کے لئے سوائے عیش و نشاط بن گیا!

فَتَبَرَّكْ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ﴿۱۳۰﴾ اے خداوندی! تو بہت بات ہے، مگر، پسندے، دلوں میں رہے، یا نہ

(۱۳۰، ۱۳۱) خدائے کے سطر بننے کا:

ہم زندگی کی بناوٹی اور خود ساختہ آرائیوں میں اس وجہ منہمک ہو گئے ہیں کہ ہمیں مستعدی راحتوں پر غور کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا، اور یہاں اوقات تو ہم اکی قدر و قیمت کے اعتراف سے بھی انکار کر دیتے ہیں، لیکن اگر چند لمحوں کیلئے اپنے آپ کو اس غفلت سے بیدار کر لیں، تو ہمیں معلوم ہو جائے کہ کائنات ہی کا حسن و جمال فطرت کی ایک جلیسم اور بے پایاں بخشش ہے، اور اگر یہ نہ ہوتی، یا ہم میں اس کا احساس نہ ہوتا، تو زندگی نہ ہوتی، نہیں معلوم کیا چیز ہو جاتی، ممکن ہے، موت کی بد حالیوں کا

ایک تسلسلہ ہے!

قوی میں اعتدال ہے۔ اسی کیفیت کے اعتدال سے خواص اور فوائد پیدا ہوئے ہیں، اور یہی اعتدال جس نے حیوانات میں اور ان کے حواس کی قوتیں بیدار کر دیں، اور پھر ان کے درجہ میں پنچر جو عقل فکر کا چراغ روشن کر دیا:

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْ بُطُوْنٍ فَتَقَرَّرْتُمْ
لَا تَقْدِرُوْنَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ
الْمَوْتَ وَالْاِصْطَادَ ذَلِكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ (۱۶۹، ۸۰)

اور دو کھوڑا یہ حدیث ۵۰ درجہ کی کونہ پرانی اللہ کے حکم سے پیدا ہوئی
اور اس کی جڑ کی کھوڑا جو قوتیں میں ہوئی، اس میں اس سے کہنے
پیدا ہوئے تھے کہ حواس باہر سے اور اپنے کھلے کھلے عقل میں باہر
انہی میں صحت کے شکار ہو رہے۔

حیوانات پرستی کے اسرار و غوامض بے شمار ہیں، لیکن روح حیوانی کا جو ہر درجہ ایک زندگی کا
سے زیادہ درجہ عقل ہے۔ حیوانات میں ایسے کوئی نہ تھا، سرچنے کا حواس درجہ رکھتے ہیں، در
انسانی افعال کے مضامین میں عقل و فکر کا چراغ روشن ہو۔ یہ قوت اس اساس پر قوت اورک، یہ قوت
عقل، کیونکر پیدا ہوئی؟ مادی حواسوں ترکیب اشراق سے ایک مادے، وہ جو ہر طرح ظہور میں کیا
چیز شی کو دیکھو، اس کے دماغ کا قہر سوئی کی نوک سے شاید یہ کچھ زیادہ ہو گا۔ لیکن ملاحظہ کے اس عقیدت
میں ذہن میں بھی احساس اورک، محنت و اشتغال، ترتیب و تسلسل، فکر و تفسیر، و صنف اشراج
کی ساری قوتیں بھی ہوتی ہیں اور وہ اپنے اعمال و حیات کی کرشمہ سازیل سے ہم پر عیب و عیبت کا
عاطفہ ہی کر دیتی ہے۔ تہہ کی بھی کی و نشتر ہائے سرور قہاری و عکس سے گرتی جی ہیں یہ
کون ہے جس نے ایک چھوٹی سی لکھی میں تعمیر و عین کی یہی سہ قوت پیدا کر دی ہے، قرآن کہتا ہے
یہ ایسی کہ رحمت کا متناہی تھا اور عہد ہی تھا کہ جس میں اس نے حال صوری سے دنیا آ رہے
کر دی ہے، اسی طرح جہاں مسوری کی خوش آیتوں میں سے علامت کر دیتی:

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الْمَرْءُ النَّفْسَ الْفَاسِقَةَ اَلَمْ يَكُنْ يَرْتَوِیْ
اَلَمْ یَكُنْ یَحْسَبْ كُلَّ شَیْءٍ حَفَظًا وَاِنْ عَلِمَ
اَلَا تَقْدِرُ مِنْ حَدِیْثٍ اَلَمْ یَحْمَلْ كَلًّا
وَمِنْ مُّسَلِّیْنَ مِنْ قَاہِ وَیَہِیْیْنَ اَلَمْ یَسْأَلُوْا
وَلَمْ یَجِدُوْا مِنْ دُوْحَةٍ وَّجَعَلَ لِكُلِّ
اَلَمْ یَجِدُوْا اَلَا اَصْدَادًا اَلَمْ یَجِدُوْا

یہ حواس اور عہد صحت کا کلام، اور عہد پرستی میں
یہ میں باقی میں حواس کے ساتھ باقی چاہی یہ میں کھڑا
صحت جو کہ اس کی پیدائش میں سے شریعت کی پھر تھے اور کلام
اس میں صحت کے، اور صحت جو کہ اس کا ایک عقیدہ باقہ رہا ہو
اور کر دیا ہر ایک صحت اور شریعت میں کلام
چونکہ میں صحت میں ہے، یعنی و تکرار میں میں

لیکن کامات آتی کا یہ جملہ ایسے جن میں یہ ارتقا کا قیام نہیں ہو سکتا تھا اگر اس میں خرمی کے بقا اور خسرانی کے ارتقاء کیلئے ایک اہل قوت سرگرم کار درستی۔ یہ قوت کیا ہے؟ فطرت کا انتخابیہ فطرت ہیث چنانچی رہتی ہے وہ ہر گوشہ میں صرف خرمی اور بہتری ہی باقی رکھتی ہے۔ فساد اور نقص جو کوئی بھی ہے۔ ہم فطرت کے اس انتخابیہ کے بغیر نہیں ہیں ہم اسے بقا، جمع کرنے کے نقطہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسے "Fittest" یعنی "فٹسٹ" لیکن فرق بقا، اس کی جگہ بقا، مضع کا ذکر کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے ارتقاء کا فیضان و جمال میں صرف وہی چیز باقی رکھی جاتی ہے جس میں مضع ہو۔ کیونکہ یہاں رحمت کا نزاع اور رحمت چاہتی ہے کہ زیادہ فیضان ہو۔ وہ قصاصی و برہمی کو انہیں کر سکتی۔ تم سونا کشانی میں ڈال کر ٹپ کر سکتے ہو۔ کوٹ بل جاتا ہے۔ خاص سونا باقی رہتا ہے۔ یہی مثال فطرت کے انتخاب کی ہے۔ کھرت میں مضع۔ نما ناکہ و کر دیا گیا۔ سونے میں مضع تھا۔ باقی رہ گیا۔

اقول من السماء ماء فالت
 اودیه بقدرها فاحصل الثمر
 ذبذبا لکھا۔ فمما یوفون
 علیہ فی الساعۃ جودہ
 متاخر ذبذبتہ۔ کل فی فطر
 اللہ الخ وکل فی الخ
 الخ بہد فیلد حب جلاک وکھا
 ما یتمہ الخ فیلد فی
 الخ

تبع وہاں | ہرگز وقت نظر سے کام تو ارتقا و فیضان فطرت کی حقیقت کہ انہی مظاہر و موقوف نہیں ہے بلکہ کامات آتی کے تمام اہل و قوانین کا یہی حال ہے۔ ہم دیکھتے ہو کہ فطرت کے تمام قوانین انہی نوعیت میں کہ اس طرح واقع ہونے ہیں اگر انہوں میں سے کوئی ایک یا دو کو صرف فطرت کے ضلوع رحمت ہی سے تعبیر کر سکتے ہو۔ مثلاً اسکے قوانین کا کل بھی خرمی اور ایمانک نہیں جتنا۔ وہ جو کچھ کرتی ہے۔ آجبت آہستہ اور تدریج کرتی ہے۔ اس میں تدریج طے نہ ملنے دیکھ لیتے مصلحت اور ذہیل کا تاہم پیدا کر دیا ہے۔ یعنی اگر کبھی قانون فرستوں پر فرضیں دیتا ہے۔ اور اسکا برقرار ضرور رکھتا ہے اور وہ آفریک کھلا رکھتا ہے۔ بلاشبہ اسکے قوانین

مَا يَكُنْ فِي الْقَوْلِ لَقِيْ- ہمارے پاس حیات ایک مرتبہ ضرور آگئی، اس میں ہر کچھ بن گیا

میں دوری۔

(۲۸ : ۵۰)

اور اسے تم خیال کرنے لگتے ہو کہ انکی تخلیقیت بے رحمی سے غلبی نہیں، لیکن تم نہیں سوچتے کہ جو قوانین بناے
تقاریریں اور وہی قطعہ قطعہ پہنچا دیں، وہی اپنی نوعیت میں کہیں وہ عقود و گزند اور صلت بخشی و اصلاح کو کسی
کی توقع رکھتے ہیں؟ اسی بنیاد پر مندرجہ صہ میں مذکور لفظی کے بصری فرمایا:

وَمَا آتَا بِطَلَاكٍ مِّنَ الْقَوْلِ ۖ لَٰكِن مَّا يَكُنْ فِي الْقَوْلِ لَٰكِن مَّا يَكُنْ فِي الْقَوْلِ لَٰكِن مَّا يَكُنْ فِي الْقَوْلِ لَٰكِن

دائے وصال

(۲۸ : ۵۰)

فطرت اگر چاہتی تو ہر حالت، ایک ہی طور میں آجاتی اور اس کے قوانین کا لغو و فری ہونا گمانی ہوتا، لیکن
ترتیب ہے ہو کیا یہاں نہیں ہوتا۔ ہر حالت، ہر تاثیر، ہر فعلی کے طور و بلوغ کے لئے ایک خاص ہی
مقرر کردہ گئی ہے، اور ضروری ہے کہ ہر نوع، ہر درجہ، ہر مختلف منزلیں گزریں۔ ہر منزل پر اپنے
آئنا و انداز رکھتی ہے، اور آئے وائے نتائج سے ہر حال میں رہتی ہے۔ زندگی اور موت کے قوانین ہر ضرورت
کس طرح زندگی پر ترجیح نشوونما داتی، اور وہ درجہ مختلف منزلیں سے گزرتی ہے؟ اور کس طرح موت کو
وفا کا ایک طویل طویل سلسلہ، جو اپنے ابتدائی نقطوں سے شروع ہوتا، اس کے بعد درجہ، مختلف منزلیں
سے گزرتا ہوا، آخری نقطہ بلوغ تک پہنچا کرتا ہے؟ تم یہ نہیں کرتے ہو؟ تو یہ نہیں ہونا کہ تو ابھی بلاک ہوا
بلکہ ہر طرح موت کی طرف توجہ دے، اور بالآخر ایک خاص مدت کے اندر وہ ہر ضرورت حال کیسے نکال
نہیں ہوتی، اور وہ جدید آفرین ہوئے، موت کے آغوش میں جاگرتے ہو۔ نہایت کو دیکھو۔ درخت اگر
آبیاری سے محروم ہو جاتے ہیں، یا نقصان فساد کا کوئی دوسرا سبب میں ہونا یا جو، تو یہ نہیں ہوتا کہ ایک
دفعہ ہر حال میں جانیں، یا کھڑے کھڑے، یا کھڑے کھڑے۔ شادی کی جگہ شادی کی حالت میں
ہونا شروع ہوجاتی ہے، اور ہر ایک خاص مدت کے اندر ہر ضرورت کی گئی ہے، یا تو بالکل مر جائے یا
رہیں، یا جو کچھ کھلی ہو کر رہتے ہیں۔ یہی حال کائنات تخلیق کے تمام مشیرات و انصاف کا ہے۔ کوئی تیز
ایس نہیں جو اپنا تہ تیغی و جد رکھتا ہو۔ ہر چیز ہر درجہ میں رہتی ہے، اور اس میں ہر درجہ گزرتی ہے۔ بنو جو
یا کھلا، ممکن نہیں کہ ایک خاص مدت گزرتے بغیر کوئی حالت میں اپنی کامل صورت میں ملے ہو سکے۔ یہ نہ
جو ہر حالت کے طور کے لئے، اہل تہ تیغی و جد وقت ہو، مختلف گوشوں اور مختلف حالتوں میں مختلف
مقدار رکھتی ہے، اور بعض حالتوں میں تو انکی مقدار اتنی طویل ہوتی ہے کہ ہم اپنے تقاریر و اوقات سے انکی
حساب بھی نہیں لگا سکتے قرآن نے اسے یوں سمجھ کر بیان کیا کہ ہر شے کو اپنے وقت میں اپنے وقت میں

گان پوجا کا وہ بھونڈا (۲۵ ۲۶) ہے جس میں جو کچھ اعلیٰ حضرت صاحب رحلی سے سب کچھ لکھ کر بھیج دیا
قدرتی طور پر یہ ٹھیک اچھائی اور بڑی دونوں کیلئے ہی۔ اچھائی کے لئے اسے تاکاؤ اور زیادہ

نشو و نما پائے۔ بڑائی کیلئے اسے، تاکہ مستقیم اور خبردار ہو کر اصلاح و تقانی کا سامان کرے:

كَلَامُ شَيْخٍ لِّكَوْنِهِ وَهِيَ لَكَ وَهِيَ لَكَ وَهِيَ لَكَ
سَرَّالَتِ وَهِيَ لَكَ وَهِيَ لَكَ وَهِيَ لَكَ وَهِيَ لَكَ

اگر خدا سے پروردگاری پیش کی پروردگار

اگر قرآنِ مطہر کی ان نعمت بخششوں سے فائدہ اٹھا کر نقصانِ نفس کی اصلاح کر لی جائے بشک
تم نے پرہیزی کی تھی اسے ترک کر دو۔ تمہیں یہی کھانے کی جگہ ملنی چھانکنے لگتے تھے اس سے باز جاؤ تو

پھر اسی مطہر کا یہ بھی یقین ہے کہ اصلاح و تقانی کی ہر کوشش قبول کر لیتی ہے، درحقیقت اس کے
جو نتائج نشو و نما پانے لگتے تھے، ان کا فرو نشو و نما فورا رکھ دیتا ہے۔ نہایت ہی سہل، بلکہ اگر اصلاح پرست

اور متحرک شخص کی گئی ہے، تو پچھلے منفی اثرات بھی اس میں صحت ہو جاتا ہے، گویا کوئی حرکی باتیں ہی میں
آتی تھی، لیکن اگر فطرت کی تمام مصلحتیں پائیں۔ تم کا بار بار اور درجہ درجہ اعتبار ہی کوئی چیز

پیدا نہ کر سکا۔ تو پھر یہ مشہورہ، غریب و غریب و غریب و غریب سے جہاں پہنچ کر فطرت کا غریب فیصلہ صادر ہو جاتا
ہے۔ اور ہم جب اس کا فیصلہ صادر ہو جائے تو نہ تو اس میں چشم زدن کی ناخیر ہو سکتی ہو۔ کسی حال میں بھی

تزلزل و تبدیلی:

وَدَّ اجَاءَ اَحَدُهُمْ لَا يَسْتَجِزُّ وَاَنْ يَّرْمِيَهُمْ اَوْ لَا يَسْتَجِزُّ وَاَنْ يَّرْمِيَهُمْ
مَسَاعِدُهُمْ وَلَا يَسْتَجِزُّ وَاَنْ يَّرْمِيَهُمْ

تاہم جو حق جو تقدیر غیب غیب چاہت ہے اسے ہونا چاہیے
تکبریات: ۱) مستحکم دیکھتے ہیں، انساں کی معیشت، قیام و بقا کی عہدہ اور کشتی کا، عموماً
اس لئے نقدی طور پر اس کا ہر گوشہ طے طے کی محنتوں اور کادھوں سے گھر ہوا جو اور حیثیت کو معنی دینی

اضطراری ذمہ داریوں کو جوہر اور مسلسل مشقتوں کی آغوش ہے:

لَقَدْ حَقَّقَ الْاَوْشَانُ فِي كَيْدِهِ
سے گھری ہوئی ہے!

لیکن بالآخر ہمہ فطرت سے کاغذ معیشت کا ڈھنگ کچھ اس طرح بندوبست ہے۔ جو طبیعتوں
میں کچھ سطح کی خواہشیں ہیں، اور بعض اوقات سوویت کر دیتے ہیں، ان کے لئے کوئی عہدہ اور کشتی کا، عموماً

طرح کی دہشتگی، مشغولیت، اناہمی، اندس گرگ پیدا ہو گئی ہے۔ دوسری زندگی کا اسٹاک اور سرگرمی ہے جس کی وجہ سے ہر ذی سبب نہ صرف زندگی کی مشقتیں برداشت کر رہا ہے، بلکہ اپنی مشغولیتوں میں زندگی کی بڑی سے بڑی لذت و راحت محسوس کرتا ہے۔ یہ مشقتیں جتنی زیادہ سہنی میں، اتنی ہی زیادہ زندگی کی خوشیاں اور محسوسیت بھی بڑھ جاتی ہے۔ اگر ایک انسان کی زندگی ان مشغولیتوں سے خالی ہو جائے، تو وہ محسوس کرے گا کہ زندگی کی ساری لذتوں سے محروم ہو گیا ہے اور اب زندہ رہنا، اس کے لیے ناقابل طرز ہو چکا ہے۔

پھر، کچھ، کار، باز، حضرت کی، یکسو، کرشمہ، سازی، ہے، کہ، ذات، متغایات، ہیں، یہاں، تک، مستنجد،
ہیں، اشعار، متغیض، ہیں، اغراض، متضاد، ہیں، لیکن، بصیرت، کی، روشنی، و سرگرمی، ہر، کسے، پہنچا، ہے،
اور، سب، ایک، ہی، طرح، سل، متغیضیوں، کے، لئے، جوش، و، طرب، رکھتے، ہیں۔ مرد، و، عورت، اطفال، و، جن،
ایسے، و، فقیہ، عالم، و، جلیل، ترقی، و، ضعیف، تندرست، و، بیمار، مجرد، و، متاہل، قادر، و، عجز، و، سہیل، و،
عالتوں، میں، منہمک، ہیں، اور، کوئی، نہیں، دیکھ، سکتا، ہے، زندگی، کی، کائناتوں، میں، خوبیت، نہ، ہو۔ ایسے، اپنے، عمل،
کے، پیش، و، نش، طریق، اور، فقیر، ایسی، بے، سوسائٹیوں، کی، فہم، مستی، میں، نہ، کی، بسر، کرتا، ہے، لیکن، ان، دلوں، کے،
لئے، زندگی، کی، مشغولیوں، میں، دہشلی، موقی، ہے، اور، کوئی، نہیں، کہہ، سکتا، کہ، ان، زرد، و، مشغول، ہے، ایکتا، ہر،
جس، انہماک، کے، ساتھ، اپنی، فکر، و، کوششوں، رو، تھیں، تو، آہ، کی، کامیاب، کرتا، ہے، اس، طرح، ایک، فرد، و،
اپنی، روح، بھر، کی، محنت، کے، چند، جیسے، گم، ہر، کرتا، ہے، اور، زندگی، کے، لئے، یہاں، ہر، فرد، کی، خود، سب، جوانی، و،
ایک، حکیم، کو، دیکھو، جو، اپنے، علم، و، دانش، کی، کار، و، شبن، میں، موفق، ہے، اور، ایک، بھٹا، کو، دیکھو، جو، اپنی، کشتی،
میں، بہر، و، سربل، جوت، کرتا، ہے، وہ، بھرتا، ہے، اس، لئے، زندگی، کی، مشغولیوں، میں، زرد، و، دہشلی، ہے،

پھر دیکھو، آج کی بیدارباش ماں کے لئے کیسی جان لیوی برصیت ہوئی ہے ۱۹ اور اسکی پرورش
نگر کی طرح خود فریاد شفق کا ایک طول، طویل سلسلہ ہے، لیکن یہ سارا سلسلہ کچھ ایسی خوشنما
اور جڑوں کے ساتھ وابستہ کروا گیا ہے کہ ہر عزت میں ماں جسے کی قد قی طلب ہو، اور ہر اس پرورش
اور داد کے لئے جستجو ناز خود فراموشی رکھتی ہے۔ اور زندگی کا سستہ رُخ دھ سکی، اور پھر سنی کے میں
زندگی کی سب سے بڑی سرت محسوس کرے گی۔ وہ جب اپنی حیثیت کی ساری آسائشیں اور تہئیں قرآن
کرواتی ہے، اور اپنی رنگوں کے خون کا ایک ایک قطرہ دودھ بنا کر چھتی ہے، تو سکے دل کا ایک ایک لڑخ
زندگی کے سستے رُخ سے اس میں سرت سے معمور ہو جاتا ہے؟

بدھنوں سے یا سحر کر دیا کر دیئے گئے ہیں ؟ اور کس قسم کی سجدہ کی رشتہ نے ہر فرد کو سیکڑوں ہزاروں افراد کے ساتھ جوڑ رکھا ہے ؟

روح کو زندہ کی حیثیت میں تمام مورتوں سے خالی مرقی ، لیکن مستحق کائنات کی طرف سے جو کائناتیں ہو سکتی تھیں ، ایسے کہ فطرت کا ساتھ میں رحمت کا نوا فرمایا ، اور رحمت کا مقتدا بھی تھا کہ حیثیت کی شہادت کو خوشگوار بنائے ، اور زندگی کے بے شکستہ رات کا سنان پیدا کر دے ۔ یہ رحمت کی کرشمہ سازیاں ہیں جنہوں نے ہر رحمت ، علم میں لذت اور حقیقتوں میں دلپذیری کی کیفیت پیدا کر دی ہے ! چنانچہ فرقہ کے مسکین حیات کے مختلف پہلوؤں پر چاہا کیا فوج دلائی ہے ، تاہم کائنات خلقت کے مناظر و مشاہدہ کا اختلاف و تنوع ہی حیوانی طبیعت کا خاصہ ہے کہ کیسا سنی سے کتنی سبب و تبدیلی و تنوع میں خوشگوار رہی و کیفیت محسوس کرتی تھیں ۔ پس اگر کائنات عالم میں محسوس کی گئی ہو کر تھی ہی ہوتی ، تو یہ دیکھی اور خوشگوار ہی پیدا ہو سکتی جو کئے ہر گوشہ میں ہر نظر پر ہی ہو ، اوقات کا اختلاف ، موسموں کا اختلاف ، فطرتی درزی کا اختلاف ، مناظر طبیعت اور مشاہدہ خلقت کا اختلاف ؛ یہاں بیشمار نعمتیں اور فوائد ملتے ہیں ، وہاں ایک بڑی صحت ناک زمیں رحمت اور رحمت کی تسکین رحمت بھی ہے :

گھمائے رنگ نکلتے ہے زمین پر
سے آواز اس جہاں میں تو زیر غفلت کا

چنانچہ جی سمجھیں ، رات اور دن کے اختلاف کا ذکر کرنا ہے ، اور کائنات ، اگر کوئی کہہ دے کہ اختلاف میں صحت کتنی ہی نشانیوں پر مشیدہ ہیں ۔ یہ بات کہ شب و روز کی آمد و شد کی مختلف حالتیں ہر آدمی کو ہیں ، اور وقت کی نوعیت مہینہ مقدس کے بعد ہر مرقی برقی سے ، زندگی کیسے بڑی ہے ، تسکین و تسکین کا اندیشہ ہے ، اگر ایسا نہ ہوتا ، اور وقت ہمیشہ ایک ہی حالت پر ہر قدر بدلتا تو دنیا میں زندہ یہ جہاد شو رہوں ، اگر غرضتیں کے خلاف میں بناو جہاں روز و شب کا اختلاف ہی نہ ہو ، نہیں رکھتا ، تو ہمیں معلوم ہو جائے کہ یہ اختلاف گزیران حیات کے لیے کیسی عظیم الشان رحمت ہے :

وَأَنْتَ خَيْرُ الْخَلْقِ وَأَكْرَمُهَا ۚ
وَأَجَلُهَا لَمْ يَكُنْ لَكَ فِيهَا ۚ

تو بہتر ہے

(۵۴)

تو بہتر ہے

وَأَنْتَ خَيْرُ الْخَلْقِ وَأَكْرَمُهَا ۚ
وَأَجَلُهَا لَمْ يَكُنْ لَكَ فِيهَا ۚ

سرگرمی پیدا کرتی ہے۔ رات کی تاریکی رات، سکون کا بستر چھوڑتی ہے، ہر دن کی مشقت کے بعد رات
سکون موتا ہے اور ہر رات کے سکون کے حصے دن کی نئی سرگرمی!

وَمِنْ ذَمِّهِمْ جَعَلَ لِكُلِّ الْفِئْتَةِ أَجْلًا مَّعْدُودًا
وَأَتَتْهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِمْ السَّاعَةُ فَخَلَّتْهُمْ
مِنْ مَصْرِهِمْ لَعْنَةً فَنَفَكْنَا عَنْهُمْ
خَطْرَ يَوْمٍ كَانُوا فِيهِ يَتَخَلَّفُونَ

ہر رات دن کا مختلف، صرف رات اور دن ہی کا اختلاف نہیں ہے بلکہ ہر دن مختلف
حالتوں سے گزرتا، و ہر رات مختلف منزلیں ملے کرتی ہے، اور ہر حالت ایک خاص لمحے کی تاثیر رکھتی ہے
ہر منزل کے یکساں لمحے کا منظر ہوتا ہے۔ صبح طلوع ہوتی ہے، اور انکی ایک خاص تاثیر ہوتی ہے۔ دن
اُٹھتا ہے، و رات کا ایک خاص منظر موتا ہے۔ اوقات کا یہ روزانہ اختلاف ہمارے حساسات کا ذخیرہ
تبدیل کرتا رہتا ہے، اور کیا نیت کی صورت کی جگہ تبدیلی کی لذت و سرگرمی پیدا ہوتی رہتی ہے
فَجَعَلَ مِنْهُمْ تَبَعًا لِّمَنْ يُشَاقُّونَ
فَجَعَلَ مِنْهُمْ تَبَعًا لِّمَنْ يُشَاقُّونَ
فَجَعَلَ مِنْهُمْ تَبَعًا لِّمَنْ يُشَاقُّونَ
فَجَعَلَ مِنْهُمْ تَبَعًا لِّمَنْ يُشَاقُّونَ

یہی تسبیح انسان عود اپنے وجود کو دیکھے، اور تمام حیوانات کو دیکھے۔ فطرت نے کس طرح
طرح طرح کے اختلافات سے ہمیں متنوع اور پسند نہری پیدا کر دی ہے،
وَمِنْ ذَمِّهِمْ جَعَلَ لِكُلِّ الْفِئْتَةِ أَجْلًا مَّعْدُودًا
وَأَتَتْهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِمْ السَّاعَةُ فَخَلَّتْهُمْ
مِنْ مَصْرِهِمْ لَعْنَةً فَنَفَكْنَا عَنْهُمْ
خَطْرَ يَوْمٍ كَانُوا فِيهِ يَتَخَلَّفُونَ

کار نباتات کو دیکھو۔ درختوں کے مختلف ڈال میں بول میں مختلف رنگیں ہیں مختلف تنبیکیں
ہیں مختلف، فواص ہیں، اور ہر زمانہ اور پہل کھانو تو مختلف قسم کے ڈالتے ہیں!
وَمِنْ ذَمِّهِمْ جَعَلَ لِكُلِّ الْفِئْتَةِ أَجْلًا مَّعْدُودًا
وَأَتَتْهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِمْ السَّاعَةُ فَخَلَّتْهُمْ
مِنْ مَصْرِهِمْ لَعْنَةً فَنَفَكْنَا عَنْهُمْ
خَطْرَ يَوْمٍ كَانُوا فِيهِ يَتَخَلَّفُونَ

وَمِنْ ذَمِّهِمْ جَعَلَ لِكُلِّ الْفِئْتَةِ أَجْلًا مَّعْدُودًا
وَأَتَتْهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِمْ السَّاعَةُ فَخَلَّتْهُمْ
مِنْ مَصْرِهِمْ لَعْنَةً فَنَفَكْنَا عَنْهُمْ
خَطْرَ يَوْمٍ كَانُوا فِيهِ يَتَخَلَّفُونَ

ان میں جس و انتعال اور حیزب و بختہ کے کچھ ایسے احساسات و ہیئت کردینے کہ مرضیں و سری مرضیں سے ملنے کی قدرتی طلبہ رکھتی ہو اور دونوں کے ملنے سے ازدواجی زندگی کی ایک کامل ہیئت پیدا ہو جاتی ہے !

فَاِذَا جَاءَ الْحَمْدُ وَالْاَذْيُ جَعَلَ
لَكَ مِنْ اَنْفُسِكَ ذَا وَاِذَا جَاءَ مِنْ
الْاَذْيُ لَكَ مِنْ اَنْفُسِكَ ذَا (۹۱-۹۲)

قرآن کہتا ہے، یہ اس لیے جو تاکر محبت اور سکون ہو، اور دو ہیئتوں کی ایسی رفاقت و اشتراک سے زندگی کی مستحکم اور مستقیم سن و روشہ ہو جائیں :

وَمِنْ اٰيَاتِهِ اَنْ يَّخْلُقَ مَا يَشَاءُ
وَيَخْتَارُ اِنْ تَبْتَغُوا مِنْهُ
مَرْجُوًّا فَلْيَسْأَلُوْهُ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُوْنَ (۲۳-۲۴)

پھر اسی ازدواجی زندگی سے توالف و تماس کا ایک ایسا سلسلہ قائم ہو گیا ہے کہ ہر دور و پیدہ ہوتا ہے اور ہر دور و پیدہ کرتا ہے۔ ایک طرف ہر شے کا رشتہ رکھتا ہے جو اس کے کچھوں سے جوڑتا ہے دوسری طرف صہر میں رہاوی کا بھی رشتہ رکھتا ہے جو اس کے قے و غوں سے مربوط کر دیتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ ہر آدمی کی فریخت ایک وسیع دائرہ کی کثرت میں پھیل گئی ہے، اور رشتوں و قرابتوں کا ایسا تنظیم و تقسیم ہو گیا ہے جس کی مرکز ہی دوسری کثرت کے ساتھ مربوط ہے !

وَهُوَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ
لَا يُغْنِي عَنْهُ كُنُوزُهُ
وَلَا يُمْسِكُهُ
اَمْوَالُهُ (۲۵-۲۶)

اور ہر دور و پیدہ، اس نسب اور صہر کے رشتے سے کس طرح خفاہ ان و قبیہ کا نظام قائم ہو گیا ہے، اور کس حیثیت عریب طریقہ سے صلہ رحمی یعنی قرابت واری کی گہرائیاں لیکھ جو دو دوسرے اور جو دو جوڑیں اور مسافر کی زندگی کی ایسی ہیئتوں اور سن و سنوں کیسے متحرک مونی ہیں ؟ درجہ مسلسل سان کی اتھالی نہ کی گئی کہ با راکخانہ ای صد جہی کے سر رشتہ سے قائم کر رکھا ہے :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي خَلَقْتُكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ لَّعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ (۲۷)

یا ایہا الناس میں نے تم کو ایک ہی نفس سے پیدا کیا ہے تاکہ تم جانتے ہو (۲۷)

پہلی کتاب میں اس کی تفصیل ہے

(PDF) 9039288870

وَالْأَنْفَاءُ وَالْمُكَذِّبِينَ ۖ ذَوَاتِ
 حَتَأَدَ الْحَبْرِ وَالنَّيَّابِ ۖ وَاللَّهُ
 يَعْلَمُ كَيْفَ تُقَالُ ۖ (۱۶۵)

یہ طبع حدیث کا اختلاف اور اسکی وجہ سے مختلف ترجموں اور حوالوں کا پیدا ہونا یا بھی ہونا
 حیات کا ایک بہت بڑا محرک ہو گیا کیونکہ اسکی وجہ سے زندگی میں ترہم پیدا ہو گیا ہے۔ اور ترہم کے سفر
 سے زندگی کی مشقتوں کا محسوس آسان ہو گیا ہے، بلکہ یہی شقیں راحت و سرور کا سامان بن گئی ہیں۔
 وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْحَيَاةَ
 وَأَمَّا تَرْتَفِعَ وَتَضَعُ كُرُوفَ
 فَتُحَرِّقُ رَجْمًا مِّنْهُنَّ كُفُوفَ
 مَرَّ الْفُكْرُ وَالْزُفْرُ ۖ سِرِّيَّةَ الْفُكْرِ
 وَرَأَى لَحْمًا مِّنْ رَّجْمِهِ ۖ

۱۶۵ ۶۷
 قاتل عام کر دے تو دوسری طرف نہایت ہیست جس قسم کے یہ طبع ہیں کے
 رائے مسلسل رحمت | چنانچہ یہ وہ ہے کہ جس طرح قرآن سے ربوبیت کے اعمال و مقامات سے ہند ہا گیا
 ہے اس طرح وہ رحمت کے آثار و مناظر سے بھی جا بجا استفادہ کر لے گا، اور برائے ربوبیت کی ہر
 برائے افضل رحمت بھی اسکی دعوت و ارشاد کا ایک نام اسلوب خط ہے۔ وہ کتاب کی کائنات خلقت
 کی ہر شے میں ایک مقررہ نظام کے ساتھ رحمت و فضل کے مظاہر کا موجود ہونا، تقدی طور پر انسان کو نشیون
 دلانا ہے کہ ایک رحمت رحمتے والا نہایت کائنات موجود کیونکہ ممکن نہیں افضل رحمت کی یہ پوری کائنات
 موجود ہو، اور فضل رحمت کا کوئی زندہ ارادہ موجود ہو۔ چنانچہ تمام مقامات جن میں رحمت و خلقت
 کے مظاہر و فیضان، نزہت و جمال، موعودیت و اعتماد، تسویہ و تقویم، اور غرضی و انتہائی کا ذکر کیا
 گیا ہے، اور صلا ہی مستندال پر مبنی ہیں،

وَاللَّهُ كَوْنُهُ وَاجِدٌ ۖ وَاللَّهُ الْغَنِيُّ ۚ
 هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْحَيَاةَ
 وَالْمَوْتَ ۖ وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ
 وَاللَّهُ عَلِيمٌ ذَكِيٌّ ۚ
 وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ
 وَاللَّهُ عَلِيمٌ ذَكِيٌّ ۚ

اور بارش میرے ہمت آسمان سے برسات اور میں اسکی شے میں

نہ شے والی اور نہ شے والی بات سے۔ یہ بات یا صیح ہو، یہی نہ ٹھیک کئے والی اور نہ جانے والی بات ہو۔ پس جو بات اصل ہوگی، اسکا اٹل ہونا کسی نگاہ سے پوشیدہ نہیں ہو سکتا۔ جو بات سب سے جاسے والی ہو اسکا مشابہت نہ کرنا کچھ سہلے گی!

چنانچہ وہ اللہ کی نسبت بھی صیح کی ہفت استعمال کرتا ہے۔ کیونکہ یہی سستی سے بڑھ کر اور کوشش حقیقت کی جو ثابت اور اٹل ہو سکتی ہے؟

قَدْ يَكُنَّ اللَّهُ رَبُّكُمْ وَالْحَقُّ (۱۰۰) ہمارے خدا پروردگار، الحق!

فَتَعْلَمُ أَنَّكَ لَمَّا كُنَّا الْحَقُّ (۱۰۱) ہم کیا ہی نہ دوسرے مثلاً الملك (میں مولا) الحق (میں رسول) ثابت، وحی و تنزیل کو بھی وہ الحق کہتا ہے، کیونکہ وہ دنیا کی ایک ناقص و ثابت حقیقت، جو جہتوں نے اسے ملنا، ماننا، وہ خود مست نہیں، حتیٰ کہ حق اُن کا نام و نشان بھی باقی نہیں، لیکن وحی و تنزیل کی حقیقت ہمیشہ قائم رہی، اور اب تک قائم ہے:

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ مَا كُنْتُ دَلِيلًا عَلَى الْكَافِرِينَ۔ ہمارے خدا سے
الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ وَفِينَا هَدًى۔ ہمارے خدا کی طرف سے دہرہ ہدایت ہے، یہی جو حق ہے، اور اس سے ظنی
فَرَضْنَا هَدًى وَيُفَصِّلُ الْآيَاتِ۔ ہدایت کی راہ نشاندہی یہی ہمیں کسی نے صیح ہی راہ صیح کی
صَلِّ عَلَى آدَمَ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔ یہ امت نہی نبوی محمدی کے پیش ہے، جس سے گریضہ کی اور
أَنَّا عَلَيْنَا نَحْمَدُهُ كُلَّ يَوْمٍ۔ ہمیں گرامی کا قصد بھی اسی کے لئے ہے جو اور دیکھو کام و مولا راہ حق
إِنَّكَ وَاصِدٌ خَلَقْتَ الْخَلْقَ اللَّهُ۔ دیکھو دیکھو، جس پر ہر گناہی سر پر ہیں کیا یہیوں کہ تم کو پکڑو
وَهُوَ حَقُّ الْحَقِّ وَبِالْحَقِّ تَزَكَّى۔ وہ سچی کسی اور پکڑو (د)

۱۰۰ ۱۰۱

وَالْحَقُّ أَنَّنَا كُنَّا دُرًّا بِالْحَقِّ تَزَكَّى۔ ہمارے پیر۔ باری عرف سے سچا دوسری فرق کا، ماننا ہوا حق ہے اور وہ حق ہی ہے۔ خدا کی بھی مولا ہے۔

اسی طرح جب یہ علامت تعریف کے ساتھ کسی بات کو "حق" کہتا ہے تو اس سے بھی مقصود حقیقت ہوتی ہے اور یہی ہے وہ کبشہ جانتوں میں صرف "حق" کہہ کر ماسوش ہو جاتا ہے، اور اس سے زیادہ کم ضروری نہیں کہتے، کیونکہ اگر علامت کا نہایت کا یہ قانون ہے کہ وہ حق اور اصل کی نوع میں حق کی جانی رکھتی ہے تو کسی بات کے امر حق ہونے کے لئے صرف اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ وہ حق ہے یعنی حق و قائم رہنے والی حقیقت ہے۔ اس کا پتہ وہ فیہم خود ہی فیصد کر دیتا ہے۔ غرض خدا

سورہ بقرہ میں جہاں تحویل قبلہ کے معاملہ کا ذکر کیا ہے وہاں اہل کتاب کی مستحبانہ حق گفتوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا

الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكْفُرْ مِنْهُ (۱) یہ وہی تحویل قبلہ کا معاملہ تھا جسے ہندو گار کی طرف سے اہل کفر
المستقرین (۲) ۲۱۰ ۱۰۴۱ حق ہے۔ بن بکھو، ایسا نہ ہو کہ تم شک کرنے والوں میں سے ہو جاؤ

چونکہ عام مفسرین کی نظر اس صل پر رہی ہے اسلئے اس خطاب کا صحیح محل متعین کر سکے۔ اور نہ لاکھ
ملائک من الملائکین کا مطلب یہ سمجھا گیا کہ اس سالہ کے ہالہ طرف سے ہونے میں شک کروں گا
وہی ہسلاط کا لقب جو جو محل جی تھا اس لیے میں شک کا محل کیا کر چکا تھا اور اس میں خطاب کا
منصوب ہی وہ ہے۔ تحویل قبلہ کے معاملہ میں کفر اور بے سرو سامان مسلمانوں کے ایمان کے لیے بہت
بڑی آزمائش تھی بشرط ظلم و مقور انسانوں کی جماعت کے دنیا کی وہ شب سے بڑی مذہبی قوتوں
کے قلوب کے خلاف، اپنا ایک نیا قبلہ مقرر کیا تھا، اور رسول اللہ کا عظیم الشان اور صدیق کاہنم
بیکل چھوڑ کر گیسٹان ورجے، ایک گناہ اور بے شان و شوکت معبد کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ ایسی
حالت میں کون امید کر سکتا تھا کہ یہ بے پا کا نہ جرات کا سیلاب ہو سکے گی؟ اور دنیا کی قوموں کا رخ اپنا
بہرہ بڑھاتا؟ یہی حقیقت ہے جس کی طرف ان نفلوں میں اشارہ کیا گیا کہ دُنْیَا کَاثَرٌ لِّکَذِبٍ (۱) لَآ اِلٰهَ اِلَّا
الَّذِیْنَ هَدٰی اللّٰهُ وَمَا کَانَ اللّٰهُ بِغَیْثِہٖ اِنْعَامًا (۲) ۱۳۰ پس ضرورت تھی کہ کفر و کفر کی تقویت
کے لیے واضح کر دیا جائے کہ یہ سالہ کنسی ہی ہے سرو سامانوں کے ساتھ قلوب میں آیا ہو اور نا کہ اپنی کے بقاء
نظام رکھنے ہی کوئی نظر کرتے ہوں، تاہم کامیابی و فتنہ ہی ایسی کے لیے جو اور اس کا نتیجہ سرحد کے
شک شبہ سے پاک ہو۔ کیونکہ یہ اللہ کی طرف سے تمہارے لیے امر حق ہے، اور جو حق ہو، وہ قادر و اقی
رہے کے لیے ہوتا ہے، مٹنے کیلئے نہیں جوتا ہر وہ چیز جو اس سے مقابل ہوگی اور اس کی راہ رکھ
گی، محمد اور حق ہو جائے گی

اسی طرح سورہ آل عمران میں جہاں الوہیت کیلئے اعتقاد کا رویہ ہے، فرمایا
اَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكْفُرْ مِنْهُ (۱) یہ تھا جسے ہندو گار کی طرف سے اہل کفر بن بکھو ایسا نہ
المستقرین (۲) ۲۱۰ ۱۰۴۱ کہ تم شک کرنے والوں میں سے ہو جاؤ
وہیت کیلئے اعتقاد کو سچی کلیسا کا بنیادی اعتقاد بن گیا تھا، اور اس قوت و وسعت کے
ساتھ ایمان میں کسی نہ کسی گئی کہ انہیں اس کے خلاف کسی عزت کا کامیاب ہونا آئے یا تھا
معلوم ہوتا تھا ختم ہونا یا نہایت میں جب کہ عزت و قوت کے بیکار بننے والے ہر وہ مسلمان

اللَّهُ دُونَ قَضِيلٍ عَلَى الْخَلْقِ ۝ خدائی کیلئے جتنی فطرت کی نشانات ملاحظہ کیے فصل قدرت کے

۲۵۲ : ۲۵۱ اور اس کے لئے جس نے نفی ظہور خدا کے لئے وہ کتاب میں کرنا چاہا

ایک دوسرے موقع پر یہی حقیقت بیان فقہول میں یمن کی جتنی ہو۔

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ الْعِلْمَ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ عِلْمٌ ۝ اگر کیا ہوتا کہ نہ ہوتا جو یہی بعض ماعتوں کی بنا تھا
لَهُلْ مَتَّ صَوْنَهُمْ وَبَيْعُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ ۝ اور یہی کہ وہ تپاں میں اس کے فہم و فہم کے لئے کوئی تکلف نہ کرتا ہوتا
وَلَوْ كُنْزُ اللَّهِ كُنْزُكُمْ ۝ اور یہی کہ اگرچہ خدا کا علم اللہ ہی میں ہے مگر یہی کہ اس کے لئے
وَلَوْ كُنْزُ اللَّهِ مَنْ يَصْرِفُهُ مَارَاتٍ ۝ اور یہی کہ اگرچہ خدا کا علم اللہ ہی میں ہے مگر یہی کہ اس کے لئے
اللَّهُ لَقَوْلِي عَزَّ وَجَلَّ ۝ انہی دوسری آیات کو ملاحظہ کا سامان کرنا چاہیے

(۲۵۱ : ۲۵۲)

لیکن وہ کتاب ہے جس طرح فطرت کی نشانات کے تمام کاموں میں تدریج و اہمال کا قانون
تام کرنا ہے۔ اس طرح قوموں اور جماعتوں کے معاملات میں بھی درجہ کچھ کرتی ہے۔ یہ تدریج کرتی ہے
اور اصلاح و درستگی اور جو دلائل کا درجہ آخر وقت تک کھد رکتی ہے کیونکہ رحمت کا
مقتضا یہی ہے :

وَلَوْ كُنْزُ اللَّهِ كُنْزُكُمْ ۝ اور یہی کہ اگرچہ خدا کا علم اللہ ہی میں ہے مگر یہی کہ اس کے لئے
وَلَوْ كُنْزُ اللَّهِ مَنْ يَصْرِفُهُ مَارَاتٍ ۝ اور یہی کہ اگرچہ خدا کا علم اللہ ہی میں ہے مگر یہی کہ اس کے لئے
وَلَوْ كُنْزُ اللَّهِ مَنْ يَصْرِفُهُ مَارَاتٍ ۝ اور یہی کہ اگرچہ خدا کا علم اللہ ہی میں ہے مگر یہی کہ اس کے لئے
وَلَوْ كُنْزُ اللَّهِ مَنْ يَصْرِفُهُ مَارَاتٍ ۝ اور یہی کہ اگرچہ خدا کا علم اللہ ہی میں ہے مگر یہی کہ اس کے لئے

جس طرح ہمارے تدریج کے لئے فطرت نے اسباب و مصلحت کی ایک خاص مقدار قدرت
مقرر کر دی ہے، یہی طرح قوموں کے رواج و عادت کے لئے بھی مصلحت کی ایک خاص مقدار
اور قدرت مقرر ہے۔ وہی مصلحت ہے جس پر ایک خاص نہیں جتنی کہ تو یہ اتنی جتنی بعد میں گریسے
انہیں تاہم قدرت کی مصلحت یہی ہے :

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ الْعِلْمَ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ عِلْمٌ ۝ اور یہی کہ اگرچہ خدا کا علم اللہ ہی میں ہے مگر یہی کہ اس کے لئے
وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ الْعِلْمَ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ عِلْمٌ ۝ اور یہی کہ اگرچہ خدا کا علم اللہ ہی میں ہے مگر یہی کہ اس کے لئے
وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ الْعِلْمَ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ عِلْمٌ ۝ اور یہی کہ اگرچہ خدا کا علم اللہ ہی میں ہے مگر یہی کہ اس کے لئے
وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ الْعِلْمَ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ عِلْمٌ ۝ اور یہی کہ اگرچہ خدا کا علم اللہ ہی میں ہے مگر یہی کہ اس کے لئے

فصل قدرت کے

تھا کہ ان کے فیضانِ بخشش میں کسی طرح کا استیسا از نہ ہو، اور ملتِ جہالت میں سب کو پوری طرح بے انتہائی انسان کی انفرادی زندگی کے دو حصے کو دیے۔ ایک حصہ حیوی زندگی کا ہے، اور دوسرا سرِ مملکت ہے۔ دوسرا حصہ مرنے کے بعد کا ہے، اور جزا و سزا کا دن اسی سے ملحق رہتا ہے:

وَذُرْنَا الْعُقُبُ ذُو الْاَلْحَدِ لِيُ
يُتَجَدَّ هُمْ هُمْ كَسِبُوا الْعِجْلَ لَهُمْ
الْعَذَابَ بَلْ لَهُمْ مَوْعِدٌ لَّيْسَ بِمَعْدُودٍ
مِنْ دُونِ مَوْعِدِهِ (۱۸، ۵۷)

عَذَابُ الَّذِي حَقَّقْنَا لَهُمْ جُلُودَهُمْ
بِجِلْدِهِمْ وَاجْلُ هُمْ مَوْعِدٌ لَّيْسَ بِمَعْدُودٍ

یعنی یہ (یعنی نہایت کا)

(۲۱)

وہ کہتا ہے، جس طرح عالمِ اہم میں تم دیکھتے ہو کہ فطرت نے ہرگزوری و لہذا کے لیے
سُکنا ایک لازمی نتیجہ نہیں دیا ہے، لیکن پھر بھی مصلحتِ حال کا دروازہ بند نہیں کرتی، اور مصلحتوں پر
مستند نہیں رہتی ہے اور اگر بروقت مصلحتِ ظاہر میں نہ آئے قبول کر لیتی ہو، نیک فہم
نہیں طرح یہاں بھی، سُننے توبہ و امانت کا دروازہ کھلا رکھا ہے، کوئی بد عمل، کوئی گناہ، کوئی جرم،
کوئی فساد، اور یہی وہیست میں شمس ہی سمت اور اپنی مقصد میں کتنا ہی غلط ہو، ہر ایک چیز پر
توبہ و امانت کا اس سنان کے اندر ہمیشہ میں آتا ہے، رحمتِ اسی قبولیت کا دروازہ کھول دیتی
ہے اور اسبابِ ندامت کا ایک قطرہ، مدخلیوں، گناہوں کے پیشمار و غارتگر ہے جس طرح دعوتِ تاجروں
کو یا ان کے واپس ملے ہو کوئی وجہ نہ لگائی تھا:

اِنْ مِّنْ قَابٍ وَّامِنٍ وَّيَجْلُ عَذَابًا
كَأَوْفَقٍ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنًا
وَّكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا (۵۵، ۵۷)

اس پر سے ہر قرآن سے رحمتِ اسی کی رحمت اور اس کی مغفرت، بخشش کی فراوانی کا جو
نفسہ کھینچا ہے، اس کوئی حد و نہ نہیں ہے۔ کتنے ہی گناہ، کتنے ہی سخت گناہوں، کتنے ہی
ذرت کے گناہوں، لیکن سرسُ فنان کے لیے جو کتنے دروازہ رحمت و رستہ دے، رحمت و

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ
 عَلٰۤى اَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ
 رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بِعَمَلِهِمْ
 الْاَشَدُّ حَسْبًا ۝۱۵۸
 اَلْعَوْدُ الرَّجِيْهُ ۝۱۵۹

اور پھر یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں قرآن نے انسان کے لئے وہی عقائد و اعمال کا
 تصور اور دعا دی ہے جو تصور قائم کیا جو اس کی بنیاد پر ہی تمام تر رحمت و محبت ہی پر مبنی ہے، کیوں کہ
 وہ انسان کی روحانی زندگی کو کائناتِ نعمت کے عالمگیر رہنمائی کے کوئی لگ لا غیر مطلق چیز قرار
 نہیں دیتا بلکہ اس کا ایک سرچشمہ قرار دیتا ہے۔ وہ اپنے عقائد و سلاسلِ سلطنت کے تمام کارکن
 ہستی کی بنیاد پر رحمت ہے مبنی ہے، صرف یہی عقائد ہیں جو کہ اس کی رحمت میں بھی نہ کام نہ کر سکتے ہیں۔ رحمت کی
 تصویر یہی ہے!

چنانچہ قرآن نے جا بجا یہ نصیحت، امر کی جو کہ یہ امور کے بندہ کا بیش بہا نصیحت ہے
 ہے۔ اور یہی عہدیت اسی کی عہدیت ہے۔ جس کے لئے عہد، صرف عہد ہی نہیں، بلکہ عہد ہی ہوا
 دُٰرِیْنَ لِّمَاۤ اَنْتَ بِمُحْضِرٍ ۝۱۶۰
 دُٰرِیْنَ لِّمَاۤ اَنْتَ بِمُحْضِرٍ ۝۱۶۱
 دُٰرِیْنَ لِّمَاۤ اَنْتَ بِمُحْضِرٍ ۝۱۶۲
 دُٰرِیْنَ لِّمَاۤ اَنْتَ بِمُحْضِرٍ ۝۱۶۳
 دُٰرِیْنَ لِّمَاۤ اَنْتَ بِمُحْضِرٍ ۝۱۶۴
 دُٰرِیْنَ لِّمَاۤ اَنْتَ بِمُحْضِرٍ ۝۱۶۵
 دُٰرِیْنَ لِّمَاۤ اَنْتَ بِمُحْضِرٍ ۝۱۶۶
 دُٰرِیْنَ لِّمَاۤ اَنْتَ بِمُحْضِرٍ ۝۱۶۷
 دُٰرِیْنَ لِّمَاۤ اَنْتَ بِمُحْضِرٍ ۝۱۶۸
 دُٰرِیْنَ لِّمَاۤ اَنْتَ بِمُحْضِرٍ ۝۱۶۹
 دُٰرِیْنَ لِّمَاۤ اَنْتَ بِمُحْضِرٍ ۝۱۷۰

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ
 فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ
 لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
 رَّحِيْمٌ ۝۱۷۱

وہ چاہی اس حقیقت پر زور دے کہ ان باتوں کے جو ان کے دل میں تھے
 کَاٰمِنًاۤ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ
 وَكُنُوْا عَنِیْمْ ۝۱۷۲
 وَكُنُوْا عَنِیْمْ ۝۱۷۳
 وَكُنُوْا عَنِیْمْ ۝۱۷۴
 وَكُنُوْا عَنِیْمْ ۝۱۷۵
 وَكُنُوْا عَنِیْمْ ۝۱۷۶
 وَكُنُوْا عَنِیْمْ ۝۱۷۷
 وَكُنُوْا عَنِیْمْ ۝۱۷۸
 وَكُنُوْا عَنِیْمْ ۝۱۷۹
 وَكُنُوْا عَنِیْمْ ۝۱۸۰

ایک باخوب حیوانیت وہ چرچا ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے، انسان کا جو عرفانیت جو اُست حیوانات کی سطح سے بلند و ممتاز کرتا ہے، اس کے سوا کچھ نہیں کہ صفات انہی کا پر قبضہ ہے، اور یہی انسانی حیوانیت کی تکمیل پر ہے کہ انہیں زیادہ سے زیادہ، صفات انہی سے تخلیق و تشبیہ پیدا ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے جہاں کہیں بھی انسان کے مخصوص صفات کا ذکر کیا ہے، انہیں براہ راست خدا کی طرف بہت دی ہے حتیٰ کہ جو یہ انسانیت کو خدا کی طرح چمکانک دینے سے قہر کیا، **لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ**۔ اُنہیں گروہ خدا کی رحمت کا تصور ہمیں پیدا کرنا چاہتا ہے تو یہ اس لیے جو کہ وہ چاہتا ہے، ہم بھی مرتا بار مستوحش ہو جائیں۔ اگر وہ انکی ربوبیت کا مرقع اہر پار ہو گا تو انہوں کے سامنے **لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ** قرار پائے گا جو کہ وہ چاہتا ہے ہم بھی اپنے چہرہ، اخلاق میں ربوبیت کے آثار خط پیدا کر لیں۔ اگر وہ انکی ذات و شفقت کا ذکر کرتا ہے، ان کے لفظ کرم کا جلوہ دکھاتا ہے، اُس کچھ جو احسان کا نقشہ کھینچتا ہے، تو اسی لیے، کہ وہ چاہتا ہے ہم میں بھی انہی صفات کا جلوہ نمودار ہو جائے وہ بار بار ہمیں بتاتا ہے کہ خدا کی بخشش و درگزر کی کوئی انتہا نہیں اور اس طرح میں یاد دلانا ہے کہ ہم کب بھی ان کے بندوں کیے بغرض و درگزر کا چرچہ نہ کر، جو شہ پیدا ہو جاتا ہے، اگر نہ ان کے بندوں کی تلاش بخش نہیں کئے تو ہمیں کیا حق ہے کہ اپنی صفات کیلئے انکی بخشش کی نظر کریں؟

جہاں تک حکام و شرائع کا تعلق ہو بلاشبہ اس نے یہ سب کما کر دشمنوں کو پہنچا کر دیا، کیوں کہ ایسا انسانی حقیقت نہ ہوتی، چار ہوتا، لیکن اُنے نہ کہ دشمنوں کو بھی بخش دیا، اور جو دشمن کو بخشتہ ہوا کیونکہ ان کا دل حرم و انسانی بغض و نفرت کی آلودگیوں سے پاک ہو گا گا:

أَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا بِالْبَرِّ وَالْعَاقِبَةِ إِنَّهُ هُوَ الصَّادِقُ
وَقَدْ جَاءَتْهُ الْغَمَمَاتُ فَذَكَرْنَا لَكَ آيَاتِنَا
وَأَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا هَارُونَ بِالْبَرِّ وَالْعَاقِبَةِ إِنَّهُ هُوَ الصَّادِقُ
وَقَدْ جَاءَتْهُ الْغَمَمَاتُ فَذَكَرْنَا لَكَ آيَاتِنَا
وَأَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ بِالْبَرِّ وَالْعَاقِبَةِ إِنَّهُ هُوَ الصَّادِقُ
وَقَدْ جَاءَتْهُ الْغَمَمَاتُ فَذَكَرْنَا لَكَ آيَاتِنَا
وَأَلَمْ تَرَ أَنَّا أَرْسَلْنَا مُحَمَّدًا بِالْبَرِّ وَالْعَاقِبَةِ إِنَّهُ هُوَ الصَّادِقُ
وَقَدْ جَاءَتْهُ الْغَمَمَاتُ فَذَكَرْنَا لَكَ آيَاتِنَا

اور پھر ہی کی بات ہو

وَلَا تُدْرِكُهُ الْبَصَرُ وَلَا تُحِيطُ بِذَاتِهِ

بِالْحَقِّ مَعْلُومٌ لِّمَنْ كَانَ مِنَ الْوَحِيدِ
وَمِنْهُ مَنْ كَانَ مِنَ الْوَحِيدِ
وَمَا يَنْقُضُ إِلَّا الْوَحِيدَ صَدْرُكَ وَمَا
يَنْقُضُ إِلَّا الْوَحِيدَ عَظِيمٌ (۱۷۶)

جاشہ انس سے دل پہنے سے بالکل روک کر دیا، اور وہ کیونکر روک سکتا تھا جبکہ طبیعت جو بالی
کا یہ قطری غصہ ہی جو صاف سے اس پر قوت ہو چکی تھی اس نے اس کی اجازت دی جو ساتھ ہی
غصہ و خشم پر اس کے بدلے نکل گئے کی ایسی مقررہ عیب ہی دے دی ہے کہ ممکن نہیں، ایک صابر پرست
انسان اس سے متاثر نہ ہو۔

وَكُنْ عَاقِبَتُهُمْ عَاقِبَةُ الْوَحِيدِ
هُوَ تَوَكَّلْ وَكُنْ صَبْرُكَ وَكُنْ
صَبْرُكَ الْوَحِيدِ (۱۷۷)

وَكُنْ عَاقِبَتُهُمْ عَاقِبَةُ الْوَحِيدِ (۱۷۷)

خیر از ان جم نے قوت کی ثابت ہو و خشم پر نکل کرتے ہوئے ابھی کہا جو کہ انس سے ہے میں کہا کہ غصہ
کو پید کر۔ کیونکہ ایسا کتنا حقیقت نہ ہوتی۔ ہمارا ہوتا ہے غصہ ہی جو کہ اس کی غصہ پر تشریح کر دی ہے۔ حضرت سید
(علیہ السلام) نے یہودیوں کی خاطر ہر عقیدہ صاف قی محرمیوں کی جگہ رحمت و رحمت اور غصہ و خشم کی عاقبت
قرآن میں پروردگار دیا تھا، اور ان کی رحمت کی اہل حق ہی سے۔ چنانچہ ہم انہیں کے مواظف میں جابجا اس
تشریح کے خطابات پاتے ہیں تم نے نہ سو گا کہ نگاہوں سے کہا گیا، دانست کے جسے دانست اور انکھ کے
پرے تنگہ لیکن جس کہتا ہوں کہ شریک کا مقابلہ کرتا۔ یا تلپے مسایوں ہی کو نہیں بلکہ دشمنوں کو
میں پیدا کرو۔ یا مثلاً ”اگر کوئی تمہارے ایک گال پہ تلپہ مارے تو چاہیے کہ دوسرا گال بھی گئے کرو“
سولہ سے کہ دن خطابات کی نوعیت کیا تھی؟ یہ اخلاق و فاضل و فاضل کا ایک صورت پر یہ بیان تھا
تشریح تھی۔ یعنی تو نہیں دماغ کرنا تھا؟ افسوس ہے کہ ہمیں کے مصنفوں اور نکتہ چینوں نے اور
سے یہاں غصہ کو کھتی۔ وہاں اس غصہ میں مسیتنا ہو گئے کہ یہ تشریح تھی، اور سلیے وہاں کو نہیں
پر کہ نہ تھی نہ تھی۔ مصنفوں نے خیال کیا کہ اگرچہ ان کے خیال میں اس کے ساتھ ساتھ

مسیحیت کے احکام بھی ہیں۔ اور علی نقطہ خیال سے اس قدر کافی ہے کہ ان اہل علم میں چند ویدوں اور
شہیدوں سے زن پر عمل کر لیا تھا۔ لیکن جینوں نے نما کر رہا ہے کہ نظری اور ناقابل عمل تعلیم ہے۔ اور
کے میں کتنی ہی خوشنما ہو لیکن علی نقطہ خیال سے پہلی کوئی قدر قیمت نہیں۔ فقط سرت انسانی کے لیے
خلاف ہے +

فی حقیقت نوع انسانی کی یہ برتری ہی وہ انگریزوں کا انصاف ہے جو تاریخ انسانی کے اس عقیدہ
مطلوبہ کے ساتھ ہمارے لیے گئی۔ جس طرح بے درخت چیموں نے اسے کھنڈی کو سٹش نہ کی، جس طرح ان
مستفدوں نے بھی قوم و بھرت سے انکار کر دیا!

لیکن کیا کوئی انسان جو قرآن کی سچائی کا معترف ہو، ایسا خیال کر سکتا ہے کہ حضرت مسیح
علیہ السلام کی تعلیم فطرت انسانی کے خلاف تھی اور اپنے ناقابل عمل تھی؟ ہرگز نہیں، مسلمان کی
تصدیق کے ساتھ ایسا سن کر نہ خیال مع نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم ایک خود کہنے والی ایسا تسلیم کریں
کے معنی یہ ہو گئے کہ حضرت مسیح کی تعلیم کی سچائی سے انکار کریں۔ یہ کہ جو تعلیم فطرت انسانی کے
خلاف ہو، وہ ہمیں فتن کے لیے بھی تعلیم نہیں دیتی۔ لیکن ایسا عقائد صرف قرآن کی وحی
خلاف ہوگا، بلکہ انکی دعوت کی پہلی مسیحاوی متزلزل ہو جائے گی۔ انکی دعوت کا بنیادی اصول
یہ ہے کہ وہ دنیا کے تمام مسلمانوں کی یکساں طور پر تصدیق کرتا۔ اور یہ کہ خدا کی ایک ہی سچائی کا
ہو یہ قرار دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے میرا رب ہر سچے نبی کی طرف سے بعثت فرماتا ہے۔ اور اس کے
یعنی یہاں تصدیق کے لیے اس کے جس کے رسولوں میں تعریف کرتا۔ کسی ایک کو ماننا اور دوسروں کو
جھٹلانا، یا سب کو ماننا، اور کسی ایک کا انکار کرنا۔ اور یہی سچے سچے باپ کا اسلام کی راہ
یہ بتلائی ہو سکتا کہ:

لَا تَقْرَأُ فِیْہِمْ أَحَدٌ قِیَمَتَہُمْ وَہُمْ لَہٗ ہر دہائی رسولوں میں سے کسی کو بھی رسولوں جہنم کرنے والا کہہ سکتا
ہو کہ میں۔ یہ کہہ دایں کوئی۔ یا کہ میں ہر دہائی کے لیے ایک جہنم

۱۸۰ ۳۰
ان کو ہر دہائی میں سے کسی کو بھی رسولوں جہنم کرنے والا کہہ سکتا ہے
علاوہ یہ کہ خود قرآن نے حضرت مسیح کی دعوت کا یہی پہلا جائزہ دیا ہے کہ وہ رحمت و
محبت کے پہاڑ ہیں۔ اور یہ جو یہ ہیں انکی دعوت مسرت و شادمانی کے معبود ہے۔ مسیحی عقائد کی رشتہ رافت کی
باز بار بھی کی ہے

وہ کہہ دایں کوئی۔ یا کہ میں ہر دہائی کے لیے ایک جہنم

سین سپیدہ میں کہ تعذر و حقوت فی نفسہ کوئی شخص عمل ہے، بلکہ مسئلہ کہ حیثیت انسانی کی بعض ناگزیر حالتوں کو
 اپنے ایک ناگزیر طراح ہے۔ دوسرے نقطوں میں ہیں کہ ہاں سنا ہے کہ ایک کمرہ کی بنی قبی جو اس نے
 گودا کی گئی کہ بڑے دھبے کی بڑیاں، وہی جائیں۔ لیکن نیا نے اسے علاج کی جگہ ایک ہستہ مشغلہ بنایا
 انا ہی نہیں، بلکہ غمہ غمہ انسان کی تعذیب و پاک کا ایک خوفناک اثر تھی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں انسانی
 قتل و غارتگری کی کوئی بدعتی ایسی نہیں جو جو شریعت اور قانون کے نام سے نہ لگی ہو اور جو فی حقیقت
 ہی ہر لینے اور نرا دینے سے علم کا ظالم استعمال ہے۔ ہر مگر تاریخ سے پوچھا جائے کہ انسانی طاقت کی سب سے
 بڑی قوتیں میدانے جنگ سے باہر کون کون سی رہی ہیں؟ تو یقیناً اسلحہ، انظماں اور والد گاہوں کی
 طرف اللہ جائیں گی جو مذہب اور قانون کے ناموں سے قاتل کی تین اور جنوں نے ہمیشہ اپنے ہتھیاروں
 کی تعذیب و پاکت کا عمل بنی ساری ہشت گجڑیوں اور سون کوڑوں کے ساتھ جاری رکھا۔ جس اگر حدیث
 سچ نے تعذر و حقوت کی جگہ سراسر جسم و دھن پر بند دیا۔ تو یہ اس نے نہیں تھا کہ نفس و تہمت و سر
 خلاف کوئی نئی تشریح کرنی چاہتے تھے بلکہ ان کا مقصد یہ تھا کہ اس مول کا عملی سے انسان کو بھلائی
 جس میں تہمت و حقوت کے تختے ہستہ کر رکھا ہے۔ وہ دنیا کو بھلا چاہتے تھے کہ اعمال انسانی پر
 صالح عمل، رحم و ہمت، نفرت، انتقام نہیں ہے۔ اور اگر تہمت و سہارت برائے ہو گئی ہے۔ تو صرف اس لیے
 کہ بطور ایک ناگزیر طالع کے عمل میں لانی جائے۔ یہ منصوبہ نہ تھا کہ تمہارے اس رحم و ہمت کی جگہ سراسر
 و انتقام کا تشبیہ بن جائیں:

شریعت مہسوی سکیرہ دونوں نے شریعت کو صرف سزا دینے کا گرجا بنایا۔ حضرت شیخ نے بتلایا
 کہ شریعت سزا دینے کے لیے نہیں بلکہ نہات کی راہ دکھانے آتی ہے، نہ نجات کی راہ سراسر رحمت
 کی راہ ہے:

در اصل اس سے میں انسان کی ہمت اور غلطی پرستی سے کہ وہ عمل میں اور عامل میں تہمت قائم
 نہیں رکھتا حالانکہ جو تک۔ سب و تقسیم کا تعلق ہے اس سے میں نے ایک عمل کیا جو اس میں کہ اسے
 دلا کیلئے بہت بڑا فرق ہے، اور وہی لا علم ایک نہیں، بد مشیت تمام ہر ایک پر عالمگیر مشعل
 سے کہ بد عملی اور گناہ کی طرف سے انسان کے دل میں ہمت پر نہ کر دیں۔ لیکن یہ غور سے سمجھی گویا تہمت
 منہ ٹاؤ انسان کو گناہی و مجبور سے اس سے سزا دینے میں نہیں کی بلکہ یہ غور سے سمجھی گویا تہمت
 دلا ہے اور سزا دینے کی اجازت نہیں دیتی، سچ یہی ہے کہ یہ دونوں نے صحت انسانی کی تعذیب و پاکت کا عمل بنی ہر عمل کے
 سوا تو صرف یہ سمجھ کر ہی کہ ہم اسکا تصور ہی تصور نہ کر سکتے، اور یہ جو عمل کی گئی، اس سے ہمیں کچھ

کہ وہ انسان کی طرف سے انسان کے اندر نفرت پیدا ہو جائے۔ یقیناً انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ گناہ سے نفرت کرو، لیکن یہ بھی نہیں کہا کہ گناہ سے نفرت کرو۔ بالکل مثال ایسی ہے جیسے ایک طبیب ہمیشہ لوگوں کو بیماریوں سے ڈراتا رہتا ہے، اور یہاں اوقات اس کے مہلک نتائج کا ایسا بڑا ناک خفہ کھینچ دیتا ہے کہ دیکھنے والے سمجھ کر بھاگتے ہیں، لیکن یہ تو وہ بھی نہیں کہتا کہ جو لوگ بیمار ہو جائیں ان سے ڈرنے اور نفرت کرنے لگے، یا لوگوں سے کہے کہ ڈرو اور نفرت کرو؟ اتنا ہی نہیں، بلکہ اس کی تو ساری قور اور شفقت کا مرکز بیماری کا وجود ہوتا ہے۔ جو انسان جتنا زیادہ بیمار ہوگا، اتنی ہی زیادہ اس کی قور اور شفقت کا مستحق ہو جائے گا!

پس جس طرح ہم کا طبیب بیماریوں کیلئے نفرت لیکن بیمار کیلئے شفقت و ہمدردی کی تقاضا کرتا ہے، شیکسپیر بھی صبح و دل کے طبیب ہی گناہوں کے لئے نفرت لیکن گناہ داروں کے لئے سزا و رحمت و شفقت کا جام ہوتے ہیں۔ یقیناً وہ چاہتے ہیں کہ گناہوں سے (جو صبح و دل کی بیماریاں ہیں) ہمیں و بہشت و نفرت پیدا کریں، لیکن گناہوں سے پیدا کریں، گناہ انسانوں سے نہیں، وہ بھی نہ نازک مقام ہے جہاں ہمیشہ پیراں نہ جھکے ٹھکر کا فی ہے۔ نہ اچھے کا اٹھا کر ہمیں بڑائی سے نفرت کرتا سکھائیں، لیکن بُرائی سے نفرت کرنے کی جگہ انہوں نے ان انسانوں سے نفرت کرنا سیکھایا نہیں و اپنے خیال میں بُرائی کا مجرم تصور کرتے ہیں!

حضرت مسیح کی غیر متناہرا ہی شفقت کی رحمت تھی۔ گناہوں سے نفرت کر گناہ انسانوں کی نفرت نہ کہ جو گناہوں میں جتنا ہو گئے ہیں، لہذا کہ انسان سگوار ہے، تو اس کے معنی وہ ہیں کہ اس کی صبح و دل کی تنہا کسی باقی نہ رہی۔ لیکن اگر اس نے بد بختانہ اپنی تندہستی صبح و دل کی جو تو اس سے نفرت کیوں کرو؟ وہ تو اپنی تندہستی ٹھوکر آؤں زیادہ تمہارے رحم و شفقت کا مستحق ہو گیا ہے۔ تم اپنے بھائی کی بیمار داری کرو گے، یا اسے بچو گے تا یا نے کے حوالے کر دو گے؟ وہ موقع و دکان جس کی تقاضا ہمیں سینٹ نوقا کی رہائی معلوم ہوئی ہے۔ جب ایک گناہگار رحمت حضرت مسیح کی خدمت میں آتی اور اس کے اپنے ناموں و نسلوں سے ان کے پافوں پر کچے تو اس پر اس کا فریعوں کو زور اب حریصیت کے معنی ہے۔ یہاں کاری کے ہو گئے ہیں۔ *Phariseism* سخت تعجب جو، لیکن انہوں نے کہ طبیب بیمار کے لئے ہوتا ہے، نہ کہ تندرستوں کے لئے۔ پھر وہ اس کے لئے جتنے زبردست کارکنان رحمت کے ہیں کہ انہیں بچے ایک نہایت ہی مؤثر اور دشمنین مثال میں لیں گی۔ عرض کرو، کچھ سوچو گا کہ وہ درخشاں ہے۔

ایک پیش کش ہے کہ ہر مذہب کا سب سے زیادہ نورانی اور خالص سہارا ہے۔

صَدْرُ غَفَرٍ كَرِيمٍ وَفِي الْيَمِينِ مَوْجِبُ
بَيْتِ شَاہِ جَلَسِی اُولُو بَعْدِی کی بات ہو

(۳۸۰۴۲)

اسلوب بیان پر غور کرو، اگرچہ ابتدا میں صاف کہہ دیا تھا کہ "قَسْرٌ عَدَاوَاتِهِمْ حَاسِرٌ عَلٰی" اور نظامِ عصو و ریزہ کیلئے زمانہ گندہ بنا کافی تھا، لیکن آخر میں پھر دوبارہ اس پسندیدہ "دَلْوِصَہ" سے یہ شعر "وَعَلَىٰ عَرْشِ جَدِّكَ مَوْجِبُ" یہ مکرانا بیٹھ چکا کہ حضور و گوشت کی اجمیت واضح جو مجھے یہی حقیقت اچھی طرح، شکناں ہو جائے کہ اگرچہ دوسرے اور سزا کا دوران کھلا رکھا گیا ہے، لیکن نیکی و فضیلت کی راہ حضور و گوشت ہی کی زد ہے!

کہ فرمیں ممکن ہے، بعض طبعیتیں جہاں ایک خدا شمر محسوس کریں اگر فی الحقیقت قرآن کی تمام تعلیم کا اصلی اصول رحمت ہی ہو، تو پھر اس نے اپنے مخالفوں کی نسبت زہر و قویج کا سمٹ پڑا یہ کیوں اختیار کیا؟ اس کا محض جواب تو اپنے عمل میں نہ آئے گا لیکن تکمیل بحث کیلئے ضروری ہے کہ یہاں مختار اشارہ کر دیا جائے۔ بلاشبہ قرآن میں ایسے عقائد موجود ہیں جہاں اس نے مخالفین کیلئے شدت و لطف کا اظہار کیا ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ کن مخالفین کیلئے؟ ان مخالفین کیلئے جن کی مخالفت مخالف فکرو اعتقاد کی مخالفت تھی؟ یعنی ایسی مخالفت جو معاندانہ اور جارحانہ نوعیت نہیں کہتی تھی؟ یہیں اس سے نفعا نکلا ہے، ہم ہمیشہ و ثلوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ تمام قرآن میں شدت و لطف کا ایک لفظ ہی نہیں مل سکتا جو اس طرح کے مخالفین کیلئے ہتھیار کیا گیا ہو۔ اس نے جہاں کہیں بھی مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے سختی کا اظہار کیا ہے، اس کا تمام تر قیاس ان مخالفین سے ہو، جن کی مخالفت بغض و عناد اور ظلم و کثرت کی جارحانہ معاندت تھی، اور خاص ہے کہ اصطلاح و ہدایت کی کوئی تعلیم اس صورت حال سے گزیر نہیں کر سکتی، اگر ایسے مخالفین کے ساتھ بھی نرمی و شفقت ٹھونک دیا جائے تو بد مشہد یہ رحمت کا سلوک ہوگا، گراں قیمت کیلئے نہیں ہوگا، ظلم و شرارت کیلئے ہوگا، اور فیضانِ رحمت کا مہیا یہ نہیں ہونا چاہیے کہ وہ ظلم و فساد کی پیدائش کرے۔ بھی چند صفحات کے بعد میں معلوم ہوگا کہ قرآن نے معذرت گئی میں رحمت کے ساتھ عدالت کو بھی پہلی جگہ دی ہو، درمیانہ فاکٹر میں یہ رحمت اور رحمت کے بعد عدالت ہی کی صحت چلو، گر حویٰ ہو۔ یہ اسی سبب ہو کہ وہ رحمت سے عدالت کو الگ نہیں کرتا، بلکہ اسے رحمت کا مقتضا قرار دیتا ہو۔ وہ کہتا ہے، "تَجَرُّ نَاسِیْتَ" کے ساتھ رحم و رحمت کا بڑا اثر

ہیں کہ سختی اگر ظلم و شرارت کیلئے تدریس سختی نہیں ہے، بلکہ رحمت ہی کی صورت میں ہے۔

اپنے مخالفوں کو سانپ کے بچے اور ڈنگوؤں کا شکار کئے بغیر رہے۔

قرآن نے کفر کا مفہوم انتہائی کھارے معنی میں استعمال کیا ہے، اور انکار و طعن کا جو تاثر ایک یہ کہ انکار محض ہو، ایک یہ کہ جارحانہ ہو۔ انکار محض سے قصود یہ ہے کہ ایک شخص تمام اسرارِ تعلیم قبول نہیں کرتا بلکہ کہ انکی کچھ میں نہیں آتی، یا اسلئے کہ اس میں ظنیہ نزاع نہیں ہے، یا اسلئے کہ جو وہ پہلے رائے، اُسی پر قانع ہے، بہر حال کوئی وجہ ہو، لیکن وہ قسم سے متفق نہیں ہے۔ جارحانہ انکار سے قصود وہ حالت ہے جو صرف قسم سے ہی قناعت نہیں کرتی، بلکہ ان میں تمنا ہے خلاف ایک طرح کی گڑاؤ ضد پیدا ہو جاتی ہے، درپھر یہ ضد بڑھتا بڑھتا بغض و عداوت و ظلم و شرارت کی محنت سے محنت صورت میں جھستیا کر لیتی ہے۔ اس طرح کا مخالف صرف یہی نہیں کرتا کہ قسم سے اختلاف رکھتا ہے، بلکہ اس کے اندر تمنا ہے اپنے بعض خدا کا ایک فیض و جوش پیدا ہو جائے۔ وہ اپنی زندگی اور زندگی کی ساری قوتوں کے ساتھ تمام ہی برہادی و طاقت کے درپے ہو جاتا ہے۔ ترکستی ہی بھی بات کہ وہ قسمیں جھٹکا جھٹکا تم کتنا ہی اچھا سلوک کرو، وہ قسمیں اپنے پہچانتا، تم اگر کہو، دشمنی، تاریکی سے بہتر ہے، تو وہ کہے، تاریکی سے بہتر کوئی چیز نہیں، تم اگر کہو، کفر سے تمنا اس بھی ہے، تو وہ کہے، نہیں، کفر ابھی میں دنیا کی سب سے بڑی لذت ہے۔ یہی طاقت ہے جسے قرآن انسانی فکر و بصیرت کے تقاضے سے تعبیر کرتا ہے، اور اسی نوعیت کے مخالفین ہیں جن کے لئے اس کے تمام زور و ارد و نواح نمودار ہیں اسے ہیں:

لَقَدْ خَلَقْنَاكَ آدَمًا فَسَوَّيْنَاكَ عَلَىٰ خَلْقٍ مَّعْشُورٍ ۖ لَوْلَا دَعْوَةُ الْكَافِرِ
اَلَّذِي لَا يُبْصِرُ وَلَا يُفْقِدُ ۚ لَوْلَا دَعْوَةُ الْكَافِرِ
لَا يَصْطَلِحُونَ بِهَا ۚ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ
بَلْ هُمْ اَضَلُّ ۚ اُولٰٓئِكَ لَمْ يَخْلُقُوْا

یہ خوب سنئے ہیں

(۱۵۸: ۴)

مفسرین اسی دوسری حالت کو کفرِ جہود سے تعبیر کرتے ہیں۔

دنیا میں جب کبھی چٹائی کی کوئی دعوت ظاہر ہوتی ہے، تو کچھ لوگوں نے اسے قبول کر لیا تو کچھ نے انکار کیا ہے، لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں، جنہوں نے اس کے خلاف ظنیانہ رجحان و نزاع و ظلم و شرارت کی تمنا بندی کر لی ہے۔ قرآن کا مقصد ظہور ہوا، تو اس نے بھی یہ غیور واقفیت بنے سامنے پڑیں۔ اس نے پہلی جماعت کو اپنی آغوشِ تربیت میں لے لیا، دوسری کو دعوت، تذکرہ کرنا غیبِ ربنا، مگر تیسری کے ظلم و ظنیانہ رجحان و نزاع و ظلم و شرارت کی رجحان سے بے خبر کر کے دیے۔ مگر ایسے لوگ کہ اسے سمجھتے تھے کہ

کے خلاف ہو، تو بلاشبہ اس معنی میں قرآن رحمت کا معترف نہیں، اور یقیناً اس ترجمہ سے انکی رحمت نہیں قوی ہو سکتی۔ تمہارا دین چکے ہو کہ وہ دین حق کے معنوی قوانین کو کائنات فطرت کے عام قوانین سے الگ نہیں قرار دیتا، بلکہ انکی ایک گوشہ قرار دیتا ہے۔ فطرت کائنات کا اپنے فعل و ظهور کے ہر گوشہ میں کیا حال ہو؟ یہ حال ہے کہ وہ اگرچہ سراسر رحمت ہو، لیکن رحمت کے ساتھ عدالت، اور تشکیک کے ساتھ جز و سزا کا قانون بھی رکھتی ہے۔ پس مستور کہتا ہو، میں فطرت سے زیادہ کچھ نہیں دیکھتا۔ تمہاری رحمت نہ عہد رحمت سے فطرت کا خزانہ خالی ہے، یقیناً نہیں میرے آستین و من میں نہیں مل سکتی:

فَطُورُ اللَّهِ الَّذِي فَصَّلَ لِلنَّاسِ عَذَابَهُ
كَاتِبٌ فِي السَّمَوَاتِ وَذَلِكَ الَّذِي
لَا يَجْعَلُ مَوْتَ ۝ (۳۹) حَقِيقَتِ سَبِّ خُورِ

قرآن کے ان جو احکامات پر اگر نظر ڈالیں گے، جس میں اس معنی کے ساتھ مخالفین کا ذکر کیا ہے تو بہت حد پر حقیقت واضح ہو جائے گی۔ سورہ انفال کے مقدمہ میں ہم قرآن کے احکام جنگ پر نظر ڈالیں گے اور اس مسئلہ میں بحث کے اس پہلو پر بھی روشنی پڑے گی۔

(۵) مِلَاکِ یَوْمِ الذِّینِ

ربوبیت و رحمت کے بعد میں صفت کا ذکر کیا گیا ہے، وہ عدالت ہو، اور اس کے لیے "ذَٰلِکَ یَوْمَ الذِّینِ" کی تعبیر خستہ دنیا کی گئی ہے۔

الذین دین کے معنی عقلی ہیں، بلکہ اور مکانات کے ہیں۔ خواہ روحانی کا جہلہ ہو خواہ مادی کا:

مَسْئَلَةُ لَمِیْلِ اِثْنِ دِیْنِ تَدْرِبُ

وَلَوْ حَرَبُہُ فِی اَلْفَقْصِ اَصْحٰی عَمْرِہَا

پس حقیقت یَوْمَ الذِّینِ کے معنی یہ ہے: وہ جو سب سے اوّل منزل کے دن کا حکمران ہو یعنی مقرر قیامت کا۔
سرسید میر گئی، میں قابلِ غور ہوں:

اَوَّلًا اَنْ تَسْمَعَ عَمْرًا ۝ تَقْرَأُہُ بِطَوْرٍ جَدِّہُ فَرَزَہُ کَیْفَ الذِّینِ کَالْفَقْدِ عَمِلَہَا

۱۔ اور یہی ہے وہ قیامت کو بھی عہدِ نبویؐ پر تہ کے غصے سے میر گزرتا ہے۔ یہ قہر اسے خیر کی گئی

کچھ روز کے بعد میں جو عقائد پیدا گئے ہیں، ان کو مستند ہے یہی تعبیر ہے: اور میں اور تو میر گزرتا

اَنْ تَجْعَلُوهُم كَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَلَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ
 الْفِتْنَةُ سَوَاءٌ لِّمَنِ الْمُلْكُ يَوْمَ اَخْلَقَ
 سَاءَ مَا يَحْكُمُوْنَ وَخَلَقَ اللَّهُ السَّمٰوٰتِ
 وَالْاَرْضَ فِيْ سِتِّ اَيَّامٍ وَتَجْعَلٰى لِكُلِّ
 نِيْمَةٍ اَكْسَمَةٌ وَهُمْ لَا يَظْلُمُوْنَ
 (۲۰: ۱۳۵)

پھر پانچویں وجہ سے کہ قرآن نے جزاء سزا کے لئے اَلَّذِيْنَ کا قاعده نصب دیا، کیونکہ
 ملاقات محل کا مضموم اور اگرچہ کچھ لئے سب سے زیادہ موندوں لفظ ہی تھا۔

اور پھر یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، اُس نے اپنے بُرے کام کرنے کو باجیا کسب
 کے لفظ سے تعبیر کیا ہے: کسب کے معنی دہی میں ٹھیک ٹھیک دہی ہیں جو اردو میں کمائی کے
 ہیں۔ یعنی ایسا کام جسے نبوت سے تم کوئی فائدہ حاصل کرنا چاہو اگرچہ فائدہ کی جگہ نقصان بھی ہوگا
 مطلب یہ ہوا کہ سنن کے لئے بڑا، اور سزا خود ان ہی کی کمائی سے۔ جیسی کسی کی کمائی ہوئی
 ویسی ہی نبوت میں آجگا۔ اگر ایک انسان نے اپنے کام کے ابھی کمائی کر لی ہے، تو اس کے لئے بھائی
 جو اگر کسی نے برائی کر کے بڑائی کمائی ہے تو اس کے لئے بڑائی سے

کُلُّ اَمْرِ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةٌ لِّمَنۡ هُوَ اَعِیۡنٌ ۙ لَّیۡسَ بِهٖ اَعۡیُنٌ ۙ

سورہ بقرہ میں جسے او سزا کا قاعدہ عقیدہ بنا دیا۔

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ
 ہر شان کچھ دہی ہے جس کو اپنی کمائی ہوئی ہو گئے ہے اور
 ابھی کمائی سے جو اسے چھوٹے لئے سزا ہوئے ہوئے ابھی کمائی ہے۔

یہی طرح تو سورہ جماعتوں کی نسبت بھی ایک عام قاعدہ بتا دیا:

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ فَاحِشَةٌ لِّمَا كَسَبَتْ
 وَلَٰكِنَّ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُوْنَ عَنْ
 مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

کا اَوَّلُ اَيِّمُوْنَ ۙ (۱۳۵)

علامہ برٹن صاف صاف عقول میں جماعتی حقیقت رنج کر دی کہ اگر دین الہی نیک
 عمل کی ترغیب دیتا ہے اور بدعمل سے روکتا ہے، تو یہ صرف جسے جو انسان خدا کی ہدایت سے بچے

اور نجات میں رہتا ہے اس کے لئے بات نہیں کہ جس کا گھر سے قریب ہے وہ نجات میں رہتا ہے

اس سے بچے کیسے مذہبی باتوں اور عبادتوں کی ضرورت ہو:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا ذَلَّ فَسَادًا ۖ
مَنْ آتَاكَ فَطَمَنًا ۖ وَمَا ذَلَّكَ
بِطُلُوءِ الْقَوْمِ ۖ

حدیث نمبر ۱

(۴۶: ۱۴۶)

یہاں مشورہ دینا ہے کہ کسی میں ایسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے:

یا عبادی! لو ان اولکم و آخرکم
والسکرم و جنکم کانوا علی اقل
قلب رجل واحد فکرم ما زادنی
ملکی شیئا۔ یا عبادی! لو ان
اولکم و آخرکم و السکرم و جنکم
کانوا علی اجتر قلب رجل واحد
سکرم ما نقص ذلک من ملکی
شیئا۔ یا عبادی! لو ان اولکم
و آخرکم و السکرم و جنکم کانوا
فی صحن احد فسا لونی ما عطیت
کل انسان مستندہ ما نقص ذلک
مما عندی الا کما یفقد المحیط
اد اوحل یحیی یا عبادی! انما
هل عبادکم حصیہ لک و کونتم
ادیکم ایتاها فمن وجد حبرا
طبعن الله و من وجد غیر ذلک
بلو من لا یفسد۔ (مسند ابن ماجہ)

یہاں یہ وضاحت کسی کے ذہن میں رہے کہ جو کہ خود قرآن سے بھی تو جانتا تھا کہ خود بخود ہی اور

رضا صفحہ ۱ کا ذکر ہے کہ یہاں شیعہ کیا ہے سنا تاہی نہیں کہ وہاں کیا ہے نہ کہ یہاں کیا ہے اور یہاں

قررتا ہے کہ جو کچھ کہے، صرف اللہ کی خوشنودی ہی کے لئے کرے۔ لیکن خدا کے جن عداوتیں
کا وہ اثبات کرتا ہے، وہ جزاؤں کی علت نہیں ہے بلکہ جزاؤں کا قدرتی نتیجہ ہے یعنی یہ نہیں سنا
کہ جزاؤں سے محض خدا کی خوشنودی اور ناز و شگنی کا نتیجہ ہے۔ نیک اعمال کا نتیجہ نہیں، جو بلکہ وہ کسانوں
جزاؤں سے تمام تر انسان کے اعمال کا نتیجہ ہے، اور خدا نیک علی سے خوشنود ہوتا ہے۔ یہ علی ناپسند کرتا ہے
ظاہر ہے کہ یہ تعلیم قدیم اعتقاد سے نہ صرف مختلف ہو۔ بلکہ یکسر متضاد ہے۔

برہان جزاؤں کی اس حقیقت کیلئے "الَّذِينَ كَانُوا يَتَّبِعُونَ" کا لفظ نہایت موزوں لفظ ہے، اور ان
تمام گمراہوں کی راہ بند کر دینا ہے جو اس بارے میں پھیلی ہوئی تھیں۔ سورہ فاتحہ میں مجرورین
لفظ کے استعمال نے جزاؤں کی اصل حقیقت آشکار کر دی۔

ثانیاً، یہی وجہ ہے کہ مذہب ہر قانون کے لئے بھی "الَّذِينَ كَانُوا يَتَّبِعُونَ" کا لفظ استعمال کیا گیا۔ کیونکہ
مذہب کا بنیادی اعتقاد و مکتب فکر کا اعتقاد ہے، اور قانون کی بنیادی تقریر و سیاست پر ہے۔
سورہ یوسف میں جہاں یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ حضرت یوسف (علیہ السلام) نے اپنے چھوٹے بھائی
کو اپنے پاس روک لیا تھا، وہاں فرمایا: مَا كَانُ لِي بِكَ أَخًا فِي حَيَاتِي، الْمَلَائِكَةُ لَا تَنفَعُ اللَّهَ
۱۰۱۱، یہاں بادشاہ مصر کے دین سے مقصود اسکا قانون ہے۔

ثالثاً، یہاں ربوبیت اور رحمت کے بعد صفات قہر و عذاب میں سے کسی صفت کا ذکر
نہیں کیا گیا، بلکہ مَلَائِكَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ کی صفت بیان کی گئی، جس سے عدالت الہی کا تصور سامنے
ذہن میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن نے خدا کی صفات کا جو تصور قائم کیا، جو اس
میں قہر و غضب کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ بہت سے عدالت مذہب و دین۔ اس پر چرچا ہے۔
بیان کی گئی ہیں، اور اصل ایسی کی مظاہر ہے۔ اگر یہاں مَلَائِكَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ کی حد کو ایسی صفت مودار
ہوئی جو صفات سب قہر و عدالت کرتی، تو ہر جگہ کہ یہ حقیقت واضح ہوئی اور خدا کا تصور قہر و غضب
سے آلودہ ہو جاتا۔

فی الحقیقت صفات الہی کے تصور کی یہی وجہ ہے کہ جس قدر انسانی سے منہ ہوا کہ انسانی چاہے
کہ قدرت کا کائنات، ربوبیت و رحمت کے ساتھ، اپنے معاملات بھی رکھتی ہے اور اگر کائنات اس
پر وحوش و پرندوں سے تو، دوسری طرف، اندر و کمالات میں سے رکن انسانی کے ہے جس قدر کمالات
تھا کہ قدرت کے کمالات کے لئے جو غضب و کوشش میں یہ عدالت تصور ہے؟ میں نے یہاں یہ حد درجہ
کی حقیقت معلوم نہ کر سکی۔ اس سے کمالات و قہر و غضب پر مجبور ہو کر کہیں سے نہ

خوف و درہشت کا تصور پیدا ہو گیا۔ حالانکہ اگر وہ غفلت کا ناسات کو زیادہ قریب ہوا کر دیکھ سکتا، تو معلوم کر لیتا کہ میں مظاہر کو قہر و غضب پر محسوس کر رہا ہے، وہ قہر و غضب کا نتیجہ ہیں بلکہ میں غفلت پر رحمت ہیں۔ اگر غفلت کا ناسات میں مکافات کا مواضع نہ ہوتا، یا غصہ کی غصہ کی تکمیل کیلئے تخریب ہوتی، تو میرن عدل قائم نہ رہتا، اور تمام نظام ہستی درہم و برہم ہو جاتا۔

دراپٹ۔ جس طرح کارخانہ خلقت اپنے وجود و جہا کے لئے ربوبیت و رحمت کا محتاج ہے، اسی طرح عبادت کا بھی محتاج ہے۔ یونہی منوی مختصر میں جن سے خلقت دستی کا توام نمودار کیا ہے۔ ربوبیت پرورش کرتی ہے، رحمت افادہ و فیضان کا سرچشمہ ہے، اور عدالت سے ہنوی و رجوبی طور میں نفی اور نقصانی فساد سے محفوظ رہتی ہے۔

تہہ، اسی ربوبیت و رحمت کے مقایسے کا متاثر کیا ہے۔ اگر آپ قدم سے بڑھو تو اسی طرح عدالت کا مقام بھی نمودار ہو جائے۔ تم دیکھو گے کہ اس کا رخا نہ ہستی میں بناؤ، شہباز، غریب اور جاں میں سے جو کچھ بھی ہے، وہ اسکے سوا کچھ نہیں ہے کہ عدل و تونوں کی حقیقت کا طور پر ایک و غیر کو تم کی ہے شہر شکوں میں دیکھتے ہو اور ایسے جہان امور سے بچا رہتے ہو، لیکن اگر حقیقت شریخ نکلاؤ، تو دیکھ لو کہ ایسا ہی حقیقت یہاں صرف ایک ہی ہے، اور وہ عدل و اعتدال ہے!

عدل کے معنی یہ ہیں کہ برابر ہو، کم زیادہ نہ ہو، اسی لئے معاملات اور قضایا میں فیصلہ کرنے کو عدالت کہتے ہیں کہ حاکم دو طرفوں کی باہم گزریہ دیتاں اور کردیتا ہے۔ تانہ کی توں کو بھی عدالت کہتے ہیں کیونکہ وہ دونوں چیزوں کا وزن بر کر دیتا ہے۔ اسی عدالت جب اشیا میں نمودار ہوتی ہے تو انکی کثرت و کیفیت میں تناسب پیدا کرتی ہے۔ ایک جز کا دوسرے جز سے نسبت کا بہت میں مناسب صورتیں ہوتا، عدالت ع

اب غور کرو، کارخانہ ہستی میں بناؤ اور غریب کے عقد بھی مظاہر ہیں، کس طرح انکی حقیقت سے طور میں آتے ہیں؟ وجود کی ہے، حکیم بتلاتا ہے کہ عناصر کی ترکیب کا اعتدالی ہے اگر اس اعتدالی حالت میں ذرا بھی مستور واقع ہو جائے، وجود کی نمود معلوم ہو جائے، حکم کیا ہے؟ جسمانی مواد کی ایک خاص اعتدالی حالت ہے، اگر مٹاؤ گی ایک جز بھی غیر مستور ہو جائے، جسم کی بہت ترکیبی ہو جائے، صورت و تمدن ہستی کیا ہے؟ حفاظ کا اعتدال ہے۔ جس کے قواعد و کثرت میں انحراف ہو گیا، حسن حال کیا ہے؟ تناسب و اعتدال کی ایک کیفیت ہے اگر اس میں ہے تو خوبصورت لکھائی ہوئی ہے، اگر اس میں ہے تو خراب ہو جاتا ہے، غفلت میں ہے تو تاراج ہو جاتا ہے۔ جسم کی صورت کیا ہے؟ اگر اس میں ہے تو خراب ہو جاتا ہے، غفلت میں ہے تو تاراج ہو جاتا ہے۔

تسا ہے اعتدال ہے۔ اگر ایک سر بھی بے میل ہو، حمد کی کیفیت جانی نہ رہی!

پھر کچھ اشیاء و اجسام ہی پر موقوف نہیں ہے۔ کارخانہ ہستی کا تمام نظام ہی عدل و توازن پر قائم ہے۔ اگر ایک لمحہ کے لیے یہ حقیقت غیر موجود ہو جائے، تمام نظام عالم درہم برہم ہو جائے، یہ کیا بات ہو کہ نظائر عسی کا ہرگز اپنی اپنی جگہ متعلق ہے، اپنے اپنے دائروں میں حرکت کر رہے اور ایسا ہی نہیں ہوتا کہ ذرا بھی انحراف و میلان واقع ہو، یہی عدالت کا قانون ہے جس نے سب کو ایک خاص نظم کے ساتھ جکڑ کر رکھا ہے۔ تمام کو گتے دی، اپنی کشش رکھتے ہیں، اور ان کے مجموعی جذبہ انجذاب کے توازن سے ایسی حالت پیدا ہو گئی ہے کہ ہرگز اپنی عذت قائم و متعلق ہے۔ اگر کوئی گن اس قانون عدالت سے باہر ہو جائے تو فساد و سرکڑوں سے طعنا جائے اور تمام نظام عسی منحل ہو جائے۔

اعداد و کے تناسب کی عظیم الشان صداقت جس پر دنیا ہی اور ماس کے تمام حقائق کا وجود قائم ہے، کیا ہے؟ یہی عدل و توازن کی حقیقت ہے۔ جس دن حقیقت ذہن انسانی پر کئی غمی، معلوم معارف کے تمام درجہ و درجے ہزار ہو گئے تھے۔

چنانچہ قرآن نے اس حقیقت کی طرف با بکا اشارت کیے ہیں:

وَاللَّهُمَّ ذَرْنَهُمَا وَوَضِعْهُمَا فِي الْبُزْأَنَ ۖ اَرِ سَمَانَ تَوَكَّلُوْهُ ۚ اِنَّ اِيَّاهُمْ لَارْجَاۤءُ
اَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلَى الْبُزْأَنَ (۱۶) تمام کے لیے قانون عدالت کا مبرق بنا دیا:

یہ البزائن کیسی تر رہا ہے؟ تقدس و توازن کا قانون ہے، جو تمام جسم و ہر ہر کوئی کو مقررہ جگہ میں قیام دے رہا ہے، اور کبھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس کے توازن کا پتہ کسی ایک طرف ہی کو جھکا پڑے۔ اجرام سادہ کا یہی وہ غیر مرئی مستون ہے جسکی نسبت سورہ رعد میں فرمایا:

اِنَّهُمْ لَكُلٌّ اِلٰهٌ لِّیْ دَرَجَاتٍ مِّنْ عِندِیْ یَخْبُرُ عَنِیْ ۚ اِنَّ سَمٰوٰتِیْ لَہٗ اَنْۢبَیَۃً
مِّنْ عِندِیْ ۚ اِنَّ سَمٰوٰتِیْ لَہٗ اَنْۢبَیَۃً (۲۰، ۲۱) ستاروں کے بلند کواکب اور ان کی یہ حکمت اور کچھ لمحہ ہو:

اور سورہ صفات میں بھی اسی کی طرف اشارہ کیا ہے:

خَلَقَ الْمَشْرِقَ مَعِیْ ۚ وَیَخْبُرُ عَنِیْ ۚ اِنَّ سَمٰوٰتِیْ لَہٗ اَنْۢبَیَۃً
مِّنْ عِندِیْ ۚ اِنَّ سَمٰوٰتِیْ لَہٗ اَنْۢبَیَۃً (۲۰، ۲۱) اُس نے آسمانوں کو بھی اجرام سادہ کو، پیدا کر دیا، اور تمام

رہے ہوئے کوئی ستاروں میں، خدائے ہوتے ہوئے ہیں ہے۔ یہ کہنا ضروری نہیں کہ عدل و توازن کی حقیقت سمجھنے کے لیے میزان اپنی ترازو سے بہتر کوئی عام فہم اور واضح تعبیر نہیں ہو سکتی تھی۔

تہذیب کے معنی کسی چیز کو ایسی جگہ خرچ کرنا ہے جہاں خرچ نہ کرنا چاہیے۔ اسراف اور تبذیر میں مقدار اور محل کا فرق ہے۔ کھانے میں خرچ کرنا، خرچ کا صحیح محل ہو، لیکن اگر ضرورت سے زیادہ خرچ کیا جائے تو اسراف ہوگا۔ دنیا میں روپیہ پینٹ بنا دوہے خرچ کرنے کا صحیح محل نہیں ہو اگر تم دوہے پانی میں پینٹ نہ دو تو یہ محل تہذیب ہوگا۔ دونوں صورتیں عداوت کے منافی ہیں۔ کیوں کہ حقیقت عدل، مقدار اور محل، دونوں میں تناسب چاہتی ہے۔

فساد کے معنی ہی خرچہ اللشی عن الاعتدال کے ہیں۔ یعنی کسی چیز کا عادت اعتدال سے باہر چوہا نا۔

اعتدال اور عدوان ایک ہی لفظ سے ہیں اور دونوں کے معنی عد سے گزرتا ہے۔

قرآن اور صفات الہی کا تصور



قرآن نے خدا کی صفات کا جو تصور قائم کیا ہے، سورہ فاتحہ اس کی سب سے پہلی روحانی ہی ہم اس مرقع میں وہ شبیر و کجہ نے سیکھے ہیں جو تین نے نبی انسانی کے سامنے پیش کی ہے۔ یہ ربوبیت، رحمت، اور عدالت کی شبیر ہے۔ (یعنی تین صفتوں کے تفکر سے جو اس کے تصور الہی کی شکل حاصل کر سکتے ہیں۔)

خدا کا تصور ہمیشہ انسان کی روحانی و اخلاقی زندگی کا محور رہا ہے۔ یہ بات کو ایک بیکار معنوی اور نفسانی فراع کیا ہے، جو اپنے بیرونی کے لئے کس طرح تروت رکھتا ہو، صرف یہ بتا دیکھ کر معلوم کر لی جاسکتی ہے کہ اس کے تصور الہی کی نوعیت کیا ہے؛ یہی وجہ ہے کہ علماء جماع کے مفکرین خصوصیت کے ساتھ اس پہلو پر رو دیتے ہیں۔ کہتے ہیں، کسی جماعت کی ذہنی و جسمانی رفتار و ترقی معلوم کر لینے کے لئے پہلے اس بات کا شعراغ لگادو کہ اس نے اپنے خدا کو کس شکل و شبہت میں کھائا، اسی شکل و شبہت میں ہمیں خود اس جماعت کے تمدن و جسمانی کی صورت نظر آئے گی۔

جب ہم نوع انسانی کے تصور و بہت عادت کا اس کے مختلف عہدوں میں مطالعہ کر سکتے ہیں۔ تو ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے تہذیب و تمدن کی کچھ عجیب و غریب رفتاریں سے ایک عہدہ بہت عجیب گویا انسان کے ذہنی تصور و تمدن کی طرح اس کے غریب و مستند تصور میں بھی ایک طرح کے عجیب و غریب رفتاریں نظر آتی ہیں۔ اور یہی وہی رفتاریں ہیں جو اس کے تمدن کی رفتار سے ملتی ہیں۔

میں سے بہت ہی گڑباز متعلق کر لیں، کیونکہ جس قدر بعضی کی طرف بڑھتے ہیں، تباہی کی رفتاری و تھنل پڑتی جاتی ہے، اور وہی ذہنوت کی زبانیں بھی غشیوت سے غامض ہیں۔ تاہم اقوام و جماعات کے مختلف مہرہارے سامنے ہیں، اور ان سے اس سلسلہ کی مختلف کڑیاں ہم پہچانی جاسکتی ہیں۔ اگرچہ تمام کڑیاں تاریخی ترتیب کے ساتھ یکا کر دی جائیں، تو حاضریہ نظر آجائے کہ اس سلسلہ کی سب سے آخری کڑی اور اس سے پہلے زیادہ ترقی یافتہ کڑی وہی ہے جو قرآن نے نوع انسانی کے سامنے پیش کی ہے۔

لیکن یاد رہے، یہاں خدا کے تصور سے مقصود اسکی صفات کا تصور ہے، اسکی سب سے بڑی صفات ہیں۔ خدا کی سب سے بڑی کا اعتقاد انسان کے ذہن کی پیداوار نہ تھا کہ ذہنی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ وہ بھی بدلتا رہتا، بلکہ وہ اسکی عظمت کا ایک جدائی احساس تھا۔ وجدانی احساسات میں نہ تو ذہنی فکروں کے مداخلات نہ عظمت کر سکتے ہیں۔ نہ باہر کے اثرات سے ان میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔

لیکن انسان کی عقل ذات مجرور کے تصور سے عاجز ہے۔ وہ جب کسی چیز کا تصور کرنا چاہتی ہے تو گو تصورات کا کرنا چاہے، لیکن ان تصویص صفات عوارض ہی آتے ہیں، اور صفات ہی کے مع و تفرد سے وہ ہر چیز کا تصور آراستہ کرتی ہے۔ پس جب عظمت کے ذہنی جذبہ سے ایک بالاتر سستی کے عطر کا دلوہ پیدا کیا، تو ذہن نے کہا، اسکا تصور آراستہ کرے، لیکن جب تصور کیا، تو یہ اسکی ذات کا تصور نہ تھا۔ اسکی صفات کا تصور تھا۔ اور صفات میں سے بھی اسی صفات کا جن کا ذہن انسانی کا عقل کر سکا تھا۔ یہیں سے خدا پرستی کے فطری جذبہ میں ذہن و فکر کی عظمت شروع ہو گئی۔

عقل انسانی کا ادراک موسسات کے دائرہ میں محدود ہے۔ اسلئے اسکا تصور اس دائرہ سے باہر قدم نہیں نکال سکتا۔ وہ جب کسی آن و غیبی اور غیر محسوس چیز کا تصور کرے گی، تو ناگزیر ہے کہ تصور میں کچھ عذرات آئیں جنہیں وہ دیکھتی اور سنتی ہے، اور جو اسکے حواس و حسی کی دسترس سے باہر ہیں۔ پھر اسکے ذہن و فکر کی جتنی بھی رسائی ہے، ایک حد ہموں میں آتی ہے، بلکہ ایک حوس طویل اور تنگ نشو و ارتقا کا نتیجہ ہے۔ بتلاش و سکا ذہن محدودیت میں تھا، ایسے اُس کے تصورات بھی یہی نوعیت کے ہوتے تھے۔ پھر جوں جوں انہیں، اور اسکے، حوالی میں ترقی ہوتی گئی، اسکا ذہن بھی ترقی کرتا گیا، اور ذہن کی ترقی و تزکیہ کے ساتھ، اسکے تصورات میں بھی ترقی ہوئی، اور غیبی آتی گئی۔

اس صورت حال کا نتیجہ یہ تھا کہ انسانی ذہن نے جوہر خدا کی دسی ہی صورت بنائی جیسی صورت خود اس نے، اور اسکے، حوالی سے پیدا کر لی تھی۔ جو جوں جوں اسکا مہرہ و فکر بدلتا گیا، وہ اپنے مہرہ

کی شکل میں بھی بدلتا گیا، اُسے اپنے آئینہ فکر میں کچھ صورت نظر آتی تھیں، وہ سمجھتا تھا، اور اسکے

۔ تاکہ وہ سب سے سبک گئی تھیں کہ اس حال میں کھینچنے کیلئے غصہ کی دوسری نگاہ مطلوب تھی۔ اور وہ ابھی الٹی
انگھول رہے ہیں انہیں کی تھی۔

دنیا میں ہر جہت پر مبنی مگر غفل کی نوعیت بھی اپنا مزاج رکھتی ہے۔ مثلاً ایک ایسی حالت ہو جس کا
مرجہ ستر ہزار سکون اور خاموشی ہے۔ اور گارڈ ایک ایسی حالت ہو کہ اس کے مزاج ستر ہزار شور و آواز کی ہو
یہاں ہر جہت پر غفل ہے، مجمع و تفریق ہے۔ جگہ، صلیب، برابری ہے، فقرہ و اختلال ہے۔ مجمع و غفل کی حالت
سکون کی حالت مبنی ہے۔ و تفریق و برابری کی حالت ہی شور و آواز کی حالت ہے۔ اور اس کی حالت ہے۔ اور اس کی حالت ہے
نہیں کوئی شور و آواز محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن جب گرتی ہے تو دھماکا ہوتا ہے۔ اور تم نے مستحق و جنگ
کئے ہو۔ اس صورت حال کا قصہ یہ ہے کہ حیوانی طبیعت میں حال سے فزائفا فرمایا جاتی ہے
کیونکہ ان کی فطرت میں شور و آواز کی ہے، لیکن انسانی افعال سے متاثر ہونے میں دیر لگاتی ہے کیونکہ
ان کا مشن و حال یکا یک مٹ ہے جس میں نہیں آجاتا اور ان کا مزاج شور و آواز کی جگہ خاموشی و سکون ہے۔
چنانچہ تو دیکھتے ہو کہ انسان کے بچے ہوں یا عورت کے، ڈرتے زیادہ ہیں اور اس میں دیر میں ہرگز نہیں
ہوتا، فرج و تفسیر اور بچے، خوف کا ہر گاہ، غصہ و محبت کا۔ ہو گا۔

یہی بنا پر عقل انسانی نے جب اپنے علم و فطرت میں انہیں کھولیں، تو فطرت کا ناسخ کئے
صلی مصلیٰ کی وحشت سے محبت شری ہو گئی، کیونکہ یہ وہ نمایاں اور پتہ دہندہ ہے، اور ایک ہی و تمیز ہے
حقیقت سے متاثر ہونے میں بہت دیر لگ گئی، کیونکہ ان میں شور و آواز ہر گاہ نہ تھا۔ ہاؤس کی گنج
میں کی کرکٹ، آتش فشاں، پہاڑوں کی آواز، زمین کا زلزلہ، آسمان کی زلزلہ پاری، دیا کا سیلاب، سمندر
کا طغیان، ان تمام سبھی مظاہر میں ان کے اپنے جیسے جیسے تھے اور اسی نسبت کے طور پر ایک عصبانہ
ہو گیا تو ان کی صورت دیکھ لگا تھا۔ اسے پہلی کی کرکٹ میں کوئی مشن محسوس نہیں ہوتا تھا۔ وہ ہاؤس
کی گنج میں کوئی تیرا محسوس نہیں ہوتا تھا۔ وہ آتش فشاں پہاڑوں کی سیکنڈری سے پیار نہیں کرتا
تھا۔ اور اس کی غفل ابھی اس کے لیے اس کے اس کے آشنا ہوئی تھی۔

خود اس کی بددیانتی محبت کی نوعیت بھی ایسی ہی تھی کہ ان کی محبت کی حدود و محبت
کے بعد بہت سے غمگین ہوئے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ وہ دنیا کی ہر چیز سے خوشی دے، کہتے تھے کہ ہر چیز
دل سے پھر وہ کے جہت پر دل طرف متوجہ رہے تھے۔ نہ پہلے یہ خود بہت رنگ و بو سے تھے۔ نہ وہ
کے محسوس سے غرت متاثر نہ ہوتے تھے۔ نہ پہلے یہ خود بہت خوشی دے، اور چاروں طرف ہر جہت کے
حسرت، نہ پہلے یہ خود بہت خوشی دے، اور چاروں طرف ہر جہت کے

ایک شرکاء، امر وی انسان کی بھلائی اور فلاح کی خاطر ملت ہیں۔ جس انسان کے حصہ میں عیال و شراب لگتی، اُس کے لئے تمام خرچہ ہے۔ جس کے حصہ میں شرکاء گھنٹ لگتا، اُس کے لئے تمام خرچہ ہے۔ پھر جس کسی کو دونوں چیزوں کا بلا جلا گھنٹ ملے، اُس کے حصہ میں اچھا بھی لگتی، بُرا بھی لگتی۔ پھر آگے چل کر ختم کی طرف اشارہ کیا ہے، اور اس سے بچا کر کہا ہے کہ خدا ایک بزرگوار اور ہر پہلو کی طرف سے ایک شخص میں نمودار ہوتا ہے۔ کبھی دوسرے ہندسے میں۔

حکامار یونان کے تصور اسی کی یہ سب سے بستر شیعہ ہے جو فلاطون کے فکر سے ملے۔ یہ خدا کے تشکل سے انکار کرتی ہے، اور صفات مذہب و فیس سے بھی ایک مشرق غیل پیش کرتی جو یونان پر حقیقت میں بھی صفا چست نہ کیا کرتی تھی۔ اور علی تصور نہیں رکھتی، اور یہ دوسری کئی قسمی سمجھ سے ایک فکر عاجز ہے۔ اسے مجبوراً یہ اعتقاد ہو گیا کہ ہر کہ حوادث عالم (انعام انسان کا) ایک صمد خدا کے ذریعہ تصرف سے باہر ہے، کیونکہ یہ میں خلیہ شمس کو سمجھتا کہ خیر کو، اور خدا کو شر کا مصلحت نہیں ہونا چاہیے!

بہر حال چھٹی صدی عیسوی میں یونانی خدا پرستانہ زندگی کے تصورات اس حد تک پہنچے تھے کہ
تغزل ہوا۔

اب غور کرو کہ ترقی کے قصہ الہی کا ایک حصہ ہے، چپ بربان خود تصورات کے مطالعہ کے بعد ترقی کے قصہ پر دلچسپی رکھیں۔ دوسرا حصہ نظریہ ہے کہ خلیفہ تیسری کے تمام عناصر میں اس کا جگہ ملے۔ اس اعتبار سے کہیں یہ بیرونی ممالک کے لیے صرف امتیاز ہے، لیکن یہ سارا حصہ نظر فرمائیے۔

وینا عتبات رسالتی و یقین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فائدی سمہر اعرجیۃ نالہ سرفس ملو خیر یاد دینے ویکلا

وَلَدَى لَا يَمْلِكُ إِلَّا مَا رَزَقْنَا

بیتوں میں پڑھو اور اپنے دل کو کلیں سے
میں شہدائی کے شجر پر ہر پتہ پر

صوبہ اتر مشرقی بنگالہ

ان اشعار میں "رہنمائی" سے مقصود مشرعی ہے۔

۱۵ دی ری پنجمین قریه شطرنجیست درم ۱۵

سے ایک اور بیک لہر تھے اس سلسلے میں سب سے پہلے نبیؐ کی غیرت
ادعا، چشم اور ترسید کے واقعہ سے قرآن کا تصور سرسبز ہی کی تکمیل ہے جسکی کوئی نذر
 اس وقت دنیا میں موجود نہیں تھی۔ قرآن سے پہلے تشریب کا برس سے ہر عمر تشریب کا وہی لہر تھا جسکی
 جو سکا تھا یہ تھا کہ ہمسامہ پرستی کی عید یک دن دینے والی پرستش کی جاسے لیکن جہاں تک صفات
 الہی کا تعلق ہے، انسانی اوصاف و خدمات کی مشابہت اور سحر و ہیبت کے نقش سے کوئی تصور
 بھی غالی نہ تھی۔ یہودی تصور جس نے ہمنام پرستی کی کوئی سہی جہاں میں رکھی تھی، اس طرح کے
 نقشہ و نقش سے باہر تھوڑا ہوا۔ حضرت یونسؑ کا کہ جسے کے طور پر میں دیکھتا تھا کہ حضرت
 یعقوبؑ سے اٹھتی رہنا مصر سے غزوہ کے وقت۔ فی دینا و ستون سکر ہنفا کرن، کوہ طور پر تھوڑا
 کے اندر نمودار ہونا، حضرت موسیٰؑ کا فدا کو لکھنے سے دیکھا تھا، کا جو جس غضب میں کر کوئی کام کر
 جھٹلے اور پھر جھٹلے نا، بنی اسرائیل کی یہی جیتی جیوی بنان اور پھر اسکی ہر صلی پر نظر کرنا، یہیں
 کی تباہی پر مطلع ہونا۔ اسکی اثر میں در د کا اٹھنا اور لکھنے میں سورج پڑنا، تواریک کا عام
 اسلوب بیان ہے۔

اصل یہ ہے کہ قرآن سے پہلے فکر انسانی اس درجہ تک نہیں پہنچا کہ تھیں کا پردہ ہٹا کر
 صفات الہی کا جلوہ دکھ دیتا۔ اس لیے ہر تصور کی بلوہ تمام تر نشانی و نشانی پر مبنی تھی بلکہ قرآن
 میں ہم دیکھتے ہیں کہ کب طرف زبوں کے ترانوں اور خدائی مہمان میں خدا کے لیے شائستہ صفات کا بیان
 موجود ہے، لیکن دوسری طرف خدا کا کوئی عیاضہ ایسا نہیں جو سہتا سہا سہانی اوصاف و خدایت کی نشانی
 سے ملو نہ ہو۔ حضرت سچ سے سچ جہاں کہ رحمت الہی کا عیاضہ صلی پر دیکھ کر نو وہ بھی مجبور ہو سے
 کہ خدا کے لیے، آپ کو تشبیہ سے کام ہیں۔ سہتہ سہتہ سے عیاضہ پر مبنی سے خدا کو دکھائی اور عیاضہ سچ
 کا عیاضہ پیدا کر رہا۔

لیکن ان تمام تصور سے بعد جب کہ تشریب کا برس پڑا تو یہاں سے ہر تھوڑا
 اچانک فکر تصور کی یک ایک سو دنیا سائنس الہی کے ہر نشانی و نشانی سے ہم پر سے یہ پٹھ
 کھجے جاتے ہیں، انسانی وصف و خدمات کی مشابہت سحر و ہیبت کا وہی لہر تھا جسکی
 حقیقت کا وجود ہماری مریضہ پر دیکھ کر کاٹا نہ تھا۔ الہی سے نہ تھوڑا نہ تھوڑا نہ تھوڑا نہ تھوڑا
 جاتی تھوڑا

لَا تَدْرِي لَكَ الْإِصْبَارُ وَهُوَ يُدْرِيكَ
الْإِصْبَارُ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْخَبِيرُ
قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ لَهُ كُفُوًا
سار کی گائیں آئے ہیں، سکس، سیکس، سیکس نہ انسان کی تصویر
کو دیکھ رہا ہے۔
مشکیات کا نسب، ابے ناپس، آئے کسی جنتین
ہیں۔ تو اس سے کوئی پیر ہو، رو کسی سے پیر ہوا
اور نہ کوئی ہستی اس کے درجہ و درجہ کی ہے

یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، قرآن کا اسلوب بیان اس تشبیہی اسلوب کا نکل خفہ ہو
جو نورات و خلائق عمارتیں پڑا جاتا ہے۔ وہ برج پر تشبیل و عمارت کی جگہ حقیقت کا تصور پیدا کر پامنا
ہے، اور تشبیہ کی جگہ تنزیہ کے اعتقاد پر بند رہتا ہے۔ وہ نہ تو خدا کی ہستی کو بازو کی طرح اجسام و
اشکال کی اصل قرار دیتا ہے، نہ نورات کی طرح شوہر کی تشبیہ جتلیا کرتا ہے، نہ انیل کی طرح باپ کے
رشتے سے مشابہت پیدا کرتا ہے، بلکہ بلکہ راست ایک خالق و مالک ہستی کا تصور پیدا کرتا ہے، اور
پھر اس کی ربوبیت و رحمت اور صفات کا ملحد و حسنہ کا ایک مکمل نقشہ کھینچ دیتا ہے۔ یہ جو کہ اس تعلیم کا
سب سے اعلیٰ سبق تھا، پہلے دندوں میں نوع انسانی کی ذہنی استعداد اس حد تک شائستہ نہیں ہوتی تھی
کہ تمثیلوں کے بغیر حقیقت کا تصور پیدا کر سکتی۔ محالہ پہلے یہ تعلیم بھی تمام تر تشبیہ و عمارت پر مبنی ہوتا تھا
لیکن جب تعلیم پنے درجہ تکمیل تک پہنچ گئی، تو تمثیلوں کی ضرورت ہی نہ رہی، ضروری ہو گیا کہ اب
حقیقت براہ راست اپنا جلوہ دکھائے

نورات اور تشران کے جو مقامات مشترک ہیں، وقت نظر کے ساتھ ان کا مطالعہ کرید۔
نورات میں جس میں خدا کی براہ راست نمود کا ذکر کیا گیا ہے، قرآن و اس خدا کی تخلیق کا ذکر کیا ہے، و خدا
میں جہاں: پاؤں کے خدا مشکل ہو کر اترا، قرآن اس موقع کی یوں تعبیر کرے گا کہ خدا کا فرشتہ مشکل
ہو کر نمودار ہوا۔ بطور مثال کے صرف ایک مقام پر نظر ڈال لی جاسکے۔ نورات میں ہے:

"خداوند نے کہا، اے موسیٰ دیکھ، یہ جگہ میرے پاس ہے تو اس چٹان پر چڑھ اور وہ
دو یوں ہوگا کہ جب میرے جلال کا کڑ موکا تو میں تجھے اس چٹان کے درمیان کھوگی و جب تک
کہ ہوگا، تجھے اپنی تمثیل سے ڈھانپے رہوگا۔ پھر میں اس کا کہ میں تمہیں لے لوں گا اور تو میرے ہیچ دیکھ
لیگا، لیکن تو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا" (خروج ۳۳-۲۰)

جب خداوند خدا کے ستون میں ہو کر اترتا اور خیمہ کے درجہ سے برکھڑا

اس نے نماز کے بعد ہر پہلے خداوند کی مشیت کے لیے

اسی معاد کی قیامت قرآن سننے کی ہے :

قَالَ رَبِّ ارْزُقْنِي الْفُلْكَ قَالَ رَزَقْتَهُ فَمَا يَكْفُرُ
لَنْ تَرْجُوهُ وَلَكِنْ اَنْظُرْ إِلَى الْفُلْكِ
۱۰۵ (۱۰۵) یوں ہیں۔ اس بڑی قربان

میتہ و دوسرے کہ تزیینہ و قطعیل میں فرق سے تزیینہ سے مفہود یہ ہے کہ جس کا عقل
بشری کی سطح ہے۔ صحت لہی کو محسوسات کی مشابہت سے پاک اور مہر رکھ جائے، قطعیل کے
معنی یہ ہیں کہ تزیینہ کے معنی کو اس مذکورہ تہجد یا بلکہ فکر انسانی کے تصور کے لئے کوئی چیز
نہی ہے۔ قرآن و حور تزیینہ کی تکمیل سے قطعیل کی تہ نہیں ہے۔

قرآن کے تصور سے یہ نفات و اعمال کی کوئی ایسی صورت باقی نہ رہے جس کا
فکر انسانی دراک کر سکتی ہے۔ تو نتیجہ یہ نکلیگا کہ تزیینہ کے معنی معنی دیو کے ہو جائیں گے مثلاً اگر
کہا جائے کہ خدا کیلئے کوئی صفت نہیں قرار دی جا سکتی، ایسے کہ جو صفت بھی قرار دی جا سکتی
میں مخلوق کے اوصاف سے شائبہ پیدا ہو جائے گی، تو ظاہر ہے کہ عقل انسانی کسی ایسی
ذات کا تصور ہی نہیں کر سکتی یا مثلاً اگر نفی نماست میں اس درود غلو کیا جائے کہ خدا کی جتنی اثبات
کی جگہ تزیینہ ہو جائے۔ تو عقل انسانی کے لئے بکھر کے کہ یہ ہے گا کہ وجود کی جگہ عدم کا تصور
کرے؟ پس قرآن سے تزیینہ کا جو مرتبہ قرار دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ فرد افراد تمام صفات و اعمال کا
ثبات کرتا ہے، مگر سادہ اصلاً نماست کی نفی ہی کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ خدا جوئی و جمال کی تمام

صفوں سے شصت ہے۔ روز و رات ہے، قادر ہے، مہربان و بخشنہ، جو رحیم ہے، شہید و دانا و بخشنہ
و عظیم، سب کچھ جانتے والا ہے۔ اتنا ہی نہیں، بلکہ انسان کی ہر پانچ قیامت و جنبہ۔ اور
راؤ و نفس کی جتنی شائستہ تعبیرات ہیں، انہیں بھی بلا عمل استعمال کرتا ہے۔ مثلاً کہتے ہیں
خدا کے احکامات وہ ہیں بَلْ يَدْعُوهُ سَخِرَ طَائِفًا ۵۰۔ اُسے تخت حکومت کے تصرف سے کوئی
کوشا ہرگز نہیں دیکھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ و اللہ تعالیٰ (۵۰-۵۱) دوسرے طرف جلال پر نہیں جو
اللہ تعالیٰ علی العرش استوی ۵۰۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی واضح کر دیتا ہے کہ جتنی چیزیں کائنات پر
میں موجود ہیں یا جتنی چیزیں اللہ تعالیٰ پر تھکتے ہو ان میں سے کوئی چیز نہیں جو اسے شہد
کہ اللہ تعالیٰ (۱۰۶-۱۰۷) قدر ہی کا ہے۔ یہی نہیں سکتی کہ اللہ تعالیٰ (۱۰۶-۱۰۷) ان میں سے

نہیں ہو سکتی جس کا جانا، دیکھنا، سنا اور یہ سب جو سکتا، جیسا ہمارا مانتا، دیکھنا، اور سنا
ہے۔ اسکی قدرت و بخشش کا ہند اور گہرائی و جلال کا عرش فرخندہ ہے، لیکن غیبیہ اسکا مطلب وہ نہیں
ہو سکتا جو ان الفاظ سے ہمارے ذہن میں متشکل ہو جاتا ہے!

اسلامی اسنادوں میں سے جمیع روایات نے جو صفات کی تعریف کی تھی، تو وہ اسی تعریف کے
مترکب ہوئے تھے۔ وہ متر بہر لفظ میں فرق نہ کر سکے۔

ثانیاً تفسیر کی طرح صفتِ رحمت و جلال کے لحاظ سے بھی قرآن کے تصور پر نظر ڈالی
جائے، تو اسکی شان تکمیل نمایاں ہے۔ نزولِ قرآن کے وقت یہودی تصور میں توہر شخص کا عنصرِ رب
مجموعی تصور نے نور و رحمت کی دو سو ہونہ قوتیں الگ الگ بنائی تھیں، یہی تصور نے رحم و رحمت پر
نور دیدھا۔ لیکن جزاؤں میں انکی حقیقت منور ہو گئی تھی۔ اسی طرح بدھ مذہب نے بھی صرف رحم و رحمت پر
نور دیدھا۔ عدالت پر اسکی نظر نہیں پڑی گو انہماں رحمت و جلال کا تعلق ہے۔ یہ توہر شخص کا عنصر
خالص تھا، یہ مساوی تھا، یہ پھر رحمت و رحمت اتنی تھی تو اس طرح اتنی تھی کہ عدالت کے لیے کافی تھی۔
باقی نہیں رہی تھی۔

لیکن قرآن نے ایک طرف تو رحمت و جلال کا ایسا کائن تصور پیدا کر دیا کہ توہر شخص کے لیے کوئی
جگہ ہی نہ رہی، دوسری طرف جزاؤں کا سرسبز شدہ بھی انہ سے نہیں دیا، کیونکہ جزاؤں میں کمال و عقدا
غضب کی بنا پر نہیں بلکہ عدالت کی بنا پر قائم کر دیا۔ چنانچہ صفاتِ حق کے ہرے میں اس کا عام
علان یہ ہے

قُلْ اِذْعُبْ عَنَّا زُلْمًا وَاِذْعُبْ عَنَّا الْكُفْرَ ۚ
اِنَّمَا تَذَكَّرْنَ ۚ قُلْ اَلَا سَمِعْتُمْ اِلٰهَ الْاَوَّلِ الْاٰخِرِ ۚ

یہ سب سے کہو، ہم کو زکوہ کے نام سے ۲۔ ۴

یہ سب سے کہو، ہم کو زکوہ کے نام سے ۲۔ ۴

یہ سب سے کہو، ہم کو زکوہ کے نام سے ۲۔ ۴

یعنی وہ خدا کی تمام صفات کو اسلحا سنی قدر دیتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ خدا کی کوئی صفت
میں جو حق تعالیٰ کی صفت نہ ہو۔ یہ صفتیں یکساں ہیں۔ نہ اس نے خود ہی رحمت کے ساتھ اس میں نہ کیا
ایک ہے۔ نہ اس میں صفتیں ہیں، نہ جو کہ جلال کی صفتیں ہیں، مثلاً بار قدر، اسکی و تر تبار
سب سے عدالت میں جو کہ اسکی صفتیں ہیں، مثلاً بار قدر، اسکی و تر تبار
اس نے یہ، اسکی صفتیں ہیں، مثلاً بار قدر، اسکی و تر تبار

اس کی پوجا کی جو ممکن اس بات سے وہ بھی شریک تھے کہ اپنے سینوں کی قبروں پر تھیں تعمیر کے
 نہیں عبادت کا ہوں کی سی تھیں و تخلص دیتے تھے۔ گو تہذیب و تربیت کی نسبت معلوم ہے کہ انکی تعلیم
 میں مصنام پستی کیلئے کوئی جگہ نہ تھی۔ اسکی آخری وصیت جو ہم تک پہنچی ہے، یہ ہے کہ "ایسا نہ کرنا کہ میری
 معش کی راکھ کی پودہ شریعت کو دو اگر تم نے ایسا کیا تو یقین کرو، نجات کی راہ تم پر بند ہو جائے گی"
 لیکن اس وصیت پر جبکہ عمل کیا گیا، وہ دنیا کے سامنے ہے۔ نہ صرف ہندو کی خاک و دیا گاروں
 پر مجدد تعمیر کئے گئے، بلکہ مذہب کی اشاعت کا ذریعہ یہ بھی گیا کہ انکے جمعہوں سے زمین کا کوئی
 گوشہ خالی نہ رہے۔ یہ واضح ہے کہ دنیا میں کسی مسودے کی سنے جیسے نہیں بنائے گئے، جیسے اگر تہذیب
 کے بنائے گئے ہیں۔ ہندو گئی کہ فارسی زبان میں بودہ دیت کا لفظ ہی صم کے معنوں میں بولا جانے
 لگا اسی طرح میں معلوم ہے کہ مسیحیت کی حقیقی تعلیم سرتا سر توحید کی تعمیر تھی۔ لیکن ابھی تک ظہور کا
 پورے سو برس میں نہیں کر سکتے تھے نہ نسبت مسیح کا عقیدہ نشوونما پا چکا تھا۔

لیکن قرآن نے توحید فی الصفات کا ایسا کامل نقشہ کھینچ دیا کہ اس طرح کی مغفروں کے تھام
 درد سے بند ہو گئے۔ اس نے صرف توحید ہی ہندو میں دیا بلکہ شرک کی بھی ریتیں مسدود کر دیں
 اور یہی سب باتیں اسکی خصوصیت تھیں۔

وہ کہتا ہے سرچ کی عبادت اور نیازی کی سختی صرف خدا ہی کی ذات پر ہیں اگر تم نے عابدانہ
 مجرمانانہ نہ نہ کسی دوسری ہستی کے سامنے سر جھکا یا، تو توحید اتنی کا اعتقاد باقی نہ رہا۔ وہ کہتا ہے
 یہ اسی کی ذات پر جو انہوں کی بیکار شفی اور انکی دعا میں مستبوں کرتی ہے۔ پس اگر تم نے اپنی دعاؤں
 اور طلبکاریوں میں کسی دوسری ہستی کو بھی شریک کر لیا، تو گویا تم نے اسے خدا کی ذات میں شریک کر لیا۔
 وہ کہتا ہے دعا، ہستی منت، رکوع و سجود، چھوڑ دینا، چھوڑ دینا، اس طرح کے تمام عبادت گردانہ
 اور تیار نہ انداز احوال، وہ اعمال میں جو خدا اور اس کے بندوں کا بھی بھشتہ قائم کرتے ہیں، میں اگر ان
 اعمال میں تم نے کسی دوسری ہستی کو بھی شریک کر لیا، تو خدا کے رشتہ معبودیت کی چٹائی بانی نہ رہی۔
 یہی طرح عظمتوں، کبر و بڑائیوں، کار و بازوؤں، اند بہ تاروں کا جو اعتقاد و تمسک اندہ خدا کی ہستی کا
 تصور پیدا کرتا ہے، وہ صرف خدا ہی کے لئے مخصوص ہونا چاہیے اگر تم نے کوئی ہی عقائد کو کسی دوسری
 ہستی کے یہ بھی پیدا کر دیا، تو تم نے اسے خدا کا بدلہ یعنی شریک ٹھہرایا، اور توحید کا اعتقاد اور ہم پر کس
 ہو گیا!

یہی وجہ ہے کہ سورۃ فی فتح میں اِنِّیْ اَنْزَلْتُ لَکَ الْکِتٰبَ الْعَزِیْزَ ۝ ۱۰ اَلْحٰقِّیْنَ کی جگہ
 میں اول ترعابوت کے ساتھ، استعانت کا بھی ذکر کیا گیا، پھر دونوں جگہ مفعول کو مفعول کہا ہے جو مفید
 اختصاص پر، یعنی صرف تیری ہی علامات کرتے ہیں اور صرف تجھی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ اُن کے ساتھ
 تمام قرآن میں اس کثرت کے ساتھ توحید فی الصفات اور توحید فی الاشراک پر توجہ دیا گیا ہے کہ شاید یہی کوئی سوا
 بلکہ کوئی مگر اس سے خالی ہو۔

سب سے زیادہ اہم مسئلہ مقام نبوت کی تجدید کا تھا۔ یعنی حکم کی شخصیت، جو کسی عیسیٰ علیہ
 میں محدود کرنا چاہتا کہ شخصیت پرستی کا ہمیشہ کے لیے سدباب ہو جائے۔ اس واسطے میں قرآن نے جس
 طرح صاف اور قطعی الفاظ میں جا بجا پیغمبر اسلام کی بغیریت اور بندگی پر توجہ دیا، مختصر یہ کہ یہاں
 ہم یہاں صرف ایک بات کی طرف توجہ دلائیں گے۔ اسلام نے اپنی تعلیم کا بنیادی کلمہ بزرگوار کیا کہ
 وہ سب کو معلوم ہے۔ اَنْفَعُ لَکُمْ اِنْ یَاۤاٰلَہٗ اِنْکَرُوْا اللّٰہَ وَاَمْسُوْا اَنْ یَّخْلُقَ لَکُمْ عٰبِدًا وَّمَسْئُوْلًا
 یہی میں اقرار کرتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں اقرار کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول
 اور اُن کے رسول ہیں۔ اس ہشدار میں جس طرح خدا کی توحید کا اعتراف کیا گیا ہے۔ نصیحت کسی طرح بغیر
 سلامت کی بندگی، خدا پر رسالت کا بھی اعتراف ہو۔ حور کرنا چاہیے کہ ایسا کیوں کیا گیا؟ صرف اس لیے
 کہ پیغمبر اسلام کی بندگی اور صفہ رسالت کا اعتقاد اسلام کی اصل اساس بن جائے، اور اس کا کوئی
 سوچ، باقی کسی ذریعہ سے کہ بیت و جگہ معبودیت کا، اور رسالت کی طے اوتار کا خیال پیدا ہو۔ خدا پر ہے
 کہ اس سے زیادہ اس معبود کا تحفظ کیا جانا چاہیے، کوئی شخص دوسرے اسلام میں، اہل ہی نہیں ہو
 جب تک کہ وہ خدا کی توحید کی طرح بغیر سلامت کی بندگی کا بھی اعتراف نہ کرے!

یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمانوں میں ہست
 اختلافات پیدا ہوئے، لیکن ان کی شخصیت کے بارے میں کبھی کوئی سوال پیدا نہیں ہوا۔ اہل حق کی
 وفات پر جہنم گئے بھی نہیں اگر سے گئے کہ حضرت ابو جہرؓ نے برہم سہرا اعلان کر دیا تھا
 مَرٰنَ کَانَ مِنْکُمْ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا ۝ جود کی تہ پر عمر اصغرؓ مدینہ منورہ میں پہنچ کر جانتے ہوئے کہ
 قَرٰنَ مُحَمَّدًا ۝ اَمَّا تَوْحٰنَ کَانَ ۝ یہ چاہئے کہ محمدؐ نے وفات پائی اور جو کوئی قرآن سے انحراف
 وکفر کا عقیدہ لے لے گا ۝ قَرٰنَ لَہٗ سَیِّئًا ۝ پرستی کرنا، خدا کو اسے معبود سمجھنا، کفر و کفر ہے
 یَعْبُدُ اَوْ یُجٰہِدُ ۝ سے انکے یہ سب ہیں

پہلی کتابیں و رسائل اہل حق و باطل کے درمیان میں
 (PDF) 9039288870

سادہ سا جس ترتیب کے ساتھ سورۃ فی جمع میں تیسریوں صفیں بیان کی گئی ہیں، اصل فکر انسانی کے طلب معرفت کی تقدی سر میں ہیں اور اگر غور کیا جائے تو اسی ترتیب پیش آتی ہیں۔ سب سے رویت کا ذکر کیا گیا۔ کیونکہ کائنات جتنی میں سب سے زیادہ اور پروردگار اسی صفت کی ہے اور پروردگار سب سے زیادہ اسی کے مستلج سے رویت کے بعد رحمت کا ذکر کیا گیا کیونکہ اہل حقیقت بقا در پوشت کے مطالعہ و تفکر کی تسلیج ہو، اور رویت کے مشاہدات سے جب نظر اگے پھرتی ہو تب رحمت کا جلوہ نمودار ہوتا ہے۔ رحمت کے بعد عدالت کی صفت بیان کی گئی، کیونکہ یہ اس سفر کی آخری منزل ہے اور رحمت کے مشاہدات سے جب غلبہ شکر برحق ہے تو مدلیہ ہوتا ہے کہ یہاں عدالت کی بھی نمودار ہوگی موجود ہے اور سب سے موجودہ کہ رویت اور رحمت کا مقصد یہی ہے۔

(۶) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ

ہدایت کے معنی رہنمائی کرنے، راہ دکھانے، راہ پر گھاڑنے کے ہیں۔ ہمارا اس کا ذکر اور گزشتہ جگہ ہے۔ یہاں ہم پہلے سے یہدایت کے مختلف مراتب و اقسام پر نظر فرمائیں جب کہ قرآن مجید کا ذکر کیا ہے، اور بتایا ہے کہ خاص مرتبہ وحی و نبوت کی حدایت کے

تو اسی میں پہلے سورۃ کی رو میں سے نہیں طبع مخلوقات کو اسے مناسب حال پر و قوی سے دے، اسی طرح ان کی ہریت کا نظری سامان میں سے کر دے۔ فطرت کی ہریت کو ہر وجود کو زندگی، معیشت کی رہ پر لگائی اور وحدت زندگی کی پیمائش دینا ہریت ہے۔ اگر فطرت کی ہریت موجود نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ کوئی مخلوق بھی زندگی و بقا کا سامان بہرہ بنی پاسی۔ یہاں خدا قرآن سے عابداً اس خصوصیت پر توجہ دلاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ مختلف مراتب ہیں، اور ان میں آخری مرتبہ ہدایت کا مرتبہ سورۃ کی میں و مرتبہ چار مرتبوں کا ذکر کیا ہے۔

الَّذِي خَلَقَ فَسَخَوٰهُ وَالَّذِي قَدَّرَ ۝۱۰۰ بِرَبِّهِمْ ۝۱۰۱ ہر وجود کی ہریت کی حدایت کیا چتر ہو جائے

تھوڑی سی (۲۰۸۹) رکعتوں میں شریعت پروردگار (صلی اللہ علیہ وسلم)

یہی علم ہیچ جود کے چار مرتبہ ہوتے، تخلیق، قسوت، تقدیر، حدایت

تخلیق کے معنی یہ کہ جس کے ہیں۔ یہاں کہ کائنات خلقت اور اس کے ہر وجود کا مواد

لَوْ جَافَقْتَهُ لَتَأْتِيَكَ بِهٖ وَلَاقِيًا
هُوَ يَطْمِئِنُّ وَيَخْفَىٰ ۚ لَئِنْ لَّمْ يَكُنْ
فَهُوَ لَنُفْوَيسَ ۚ (۲۶-۴۹)

جس پروردگار نے مجھے پیدا کیا ہے، وہ میری مدد کرتے گا
اور میری پناہ دے گا۔ اگر آپ کو مل جائے گا تو آپ کو
چھپ جائے گا۔ اگر آپ نہ ملے گا تو آپ کو
چھپ جائے گا۔ (۲۶-۴۹)

یہی جس پروردگار کی پروردگاری سے میری تمام ضروریات مدد کی کا سامان کر دیا ہے جو مجھے
بھوک کے لئے غذا، پیاس کے لئے پانی، اور بیماری میں تنغا عطا فرما رہا ہے کیونکہ ممکن ہو کہ اس نے
مجھے پیدا کر دیا ہو لیکن میری ہدایت کا سامان نہ کیا ہو، اگر اس نے مجھے پیدا کیا ہے تو تقیادہی
ہے جو غلبہ دہی میں میری رہنمائی بھی کرے۔ سورہ صافات میں یہی مطلب ابن لغفلوں میں ادا کیا
گیا ہے :

رَبِّیْ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّیْ ۚ فَاصْبِرْ ۚ
وہ میری ہدایت کرے گا۔ (۹۴-۹۵)

”رَبِّیْ“ کے غلط فہم کرنا وہ میرے رب، اور جب وہ رب ہو تو ضروری ہے کہ وہی مجھ پر اہل علی
کھول دے !

ہدایت کے ابتدائی تین مرتبے | ہر ہدایت کے بھی مختلف مراتب ہیں جو ہر حیوانات میں محسوس کرنے میں۔

سب سے پہلے مرتبہ وجدان کی ہدایت کا ہے۔ وجدان جمعیت جنوں کی فطری توانائی
اور ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بچہ پیدا ہوتے ہی ندا کہنے لگتا ہے، اور پھر چیرے کے کھانچ
کی کوئی رہنمائی اسے ہی ہواں کی بھائی منہ میں بیٹے ہی اسے چوستا اور یہی غذا حاصل کر لیتا ہے۔

وجدان کے بعد حواس کی ہدایت کا مرتبہ ہے اور وہ اس سے بلند مرتبہ ہے۔ پہلی کہنے
لگنے، چمکنے، اور سونگنے کی فوج بخشی ہے، اور اپنی کے ذریعہ ہم قاری کا علم حاصل کرتے ہیں۔
ہدایت فطرت کے ہر دونوں مرتبے انسان اور حیوان سب کے ہیں، لیکن جانک لیا
کا تعلق ہے، ہم دیکھتے ہیں کہ ایک میسر اور تہ ہدایت بھی ہر جوسے، اور عقل کی ہدایت ہے۔ فطرت
کی یہی ہدایت ہے جس نے انسان کے آگے غیر محدود ترقیات کا دروازہ کھول دیا ہے، اور اس نے
کائنات ارضی میں سب سے زیادہ ترقی یافتہ مخلوق کی حیثیت حاصل کر لی ہے۔

وجدان کی ہدایت اس میں بھی غلبہ کا ولولہ پیدا کرتی ہے، اور اس کے لئے معلومات ہم
پہنچاتے ہیں۔ اور عقل نتائج و حکام مرتب کرتی ہے۔ حیوانات کو اس آفریں مرتبہ کی ضرورت نہ تھی، اور

ان کا تہ وجود ان سے آگے نہیں بڑھ سکتا لیکن انسان میں یہ تہوں کے لئے ہے۔

جو عقل کیا ہے ؟ اس مسئلہ کی قوت کی ایک ترقی یہ فہم حالت ہے جس نے حیوانات میں وجدان اور حواس کی تکمیلی پیدا کر دی ہے۔ جس طرح انسان کا جسم، جانم و حسی کی سب سے اہلی کڑی ہے، اسی طرح انکی حسی قوت بھی تمام معنوی قوتوں کا بدترین جوہر ہے۔ روح حیوانی کا وہ جوہر درگاہ جو نباتات میں عقل، اور حیوانات کے وجدان، مشاعرہ و عیون قوت انسان کے درجہ پر پہنچ کر وہ کمال تک پہنچ گیا۔ اور جو عقل کے نام سے یاد کیا گیا۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ہر اہمیت حضرت کے ان تیسویں مرتبہ میں سے بدترین اور متعدد عمل کا ایک خاص دور رکھتا ہے اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور اگر اس مرتبہ سے آگے دوسرے مرتبہ موجود نہ ہوتا تو ہماری معنوی قوتیں اس حد تک ترقی نہ کر سکتیں جس حد تک قدرت کی رہنمائی سے ترقی کر رہی ہیں۔ وجدان کی ہدایت ہم میں عقل نامی کا جوش پیدا کرتی ہے اور عقل و ہدایت زندگی کی راہ پر لگاتی ہے۔ لیکن باہر سے وجود سے بہرہ نہ ہو جاسکے۔ مثلاً اگر کمال حاصل نہیں کر سکتی یہ کام مرتبہ جو سب کی ہدایت کھینچے، انکو بھینچتی ہے، کان سنت ہے، زبان بکھینچتی ہے، ہاتھ چھو رہا ہے، ناک سونگھتی ہے، دیکھ کر منع چم پھرتے وجود سے باہر کی تمام محسوس اشیاء کا ادراک حاصل کر لیتے ہیں۔ لیکن حواس کی ہدایت ہی ایک خاص حد تک ہی کام دے سکتی ہے۔ اس سے آگے نہیں بڑھ سکتی، انکو دیکھتی ہے، غرض کہ اسی حالت میں جبکہ ایچھے کی نام نہ نہیں سمجھ رہی ہیں، اگر کوئی ایک شرف ہی رہا ہی جائے، مثلاً دیکھتی نہ ہو، یا خاصہ نہ یاد ہو، تو ہم انکو رکھتے ہوئے بھی ایک موجود چیز کو براہ راست نہیں دیکھ سکتے، علاوہ بریں حواس کی ہدایت صرف، تنہا ہی کر سکتی ہے کہ ہمیشہ کا، حواس پہلو کر دے، لیکن جب وہ حواس کی میں ہے، ہمیں بہت زیادہ و مستعدی کی ضرورت ہے، احکام کی ضرورت ہے کہ کفایت کی ضرورت ہے۔ لہذا یہ کام عقل کی ہدایت کا ہے۔ وہ ان تمام مشکلات کو جو حواس کے ذریعہ حاصل ہوتی ہیں، ترتیب دیتی ہے، لہذا اسے احکام و کلیات کا استنباط کرتی ہے۔

علاوہ بریں جس طرح وجدان کی تخیل کے لیے حواس متاع کی ضرورت تھی، اسی طرح حواس کی تصحیح و ترمیمی کے لیے عقل کی ضرورت تھی۔ حواس کا ذریعہ ادراک نہ صرف محدود ہی ہے، بلکہ باوقوت غلطی و گمراہی سے بھی محفوظ نہیں، ہر دور سے ایک چیز دیکھتے ہیں، اور محسوس کرتے ہیں کہ ایک یا ایک نظر سے زیادہ علم ہمیں پہنچے۔ حالانکہ وہ ایک عظیم وجدان گمراہ ہوتا ہے، ہم بیماری کی حالت میں شمس و چاند بھی چیز دیکھتے ہیں، لیکن ہمارا حواس ذوق نہیں دلا کہ ہم کہہ کرہ کرہ سے۔ ہر تالاب میں ایک لکڑی ٹکڑی دیکھتے ہیں، لیکن ہمارے دماغ میں یہ نہیں دیکھا کہ یہ لکڑی ٹکڑی ہے، بلکہ ہم اسے ایک چیز سمجھتے ہیں۔

(۹۴ ۹۳)

کا مانی ہے اور جو کتب ہوگا اسکے لئے دو اور ایک نگرانی

وَمَا تَنْتَظِرُونَ هَذَا مِنْكُمْ قَدْ مَسَّحَبُوا

ہر ایک کی رہی قوم تھی، تو اسے بھی ہم نے رو (حق) دکھا دی تھی لیکن

لَعْنَةُ عَلَى الْهَدَىٰ ۝ ۶۶

اس نے اور سے بہت کٹا شیوہ پسند کیا، اور ہدایت کی راہ دہائی۔

وَالَّذِينَ جَاءَهُمْ بَأْسُنَا تَبَوُّوا

اور جن لوگوں نے ہمارے پاس سے ہدایت لی تو ہم نے

سَبِيلَهُمْ وَلَئِن لَّمْ يَكُنْ لَّآخِرُ

آخر کی بات نہ ہوتی تو

الْآخِرَةُ لَآتِيهِمْ وَلَئِن لَّمْ يَكُنْ لَّآخِرُ

آخر کی بات نہ ہوتی تو

الْآخِرَةُ لَآتِيهِمْ وَلَئِن لَّمْ يَكُنْ لَّآخِرُ

آخر کی بات نہ ہوتی تو

الْآخِرَةُ لَآتِيهِمْ وَلَئِن لَّمْ يَكُنْ لَّآخِرُ

آخر کی بات نہ ہوتی تو

الْآخِرَةُ لَآتِيهِمْ وَلَئِن لَّمْ يَكُنْ لَّآخِرُ

آخر کی بات نہ ہوتی تو

الْآخِرَةُ لَآتِيهِمْ وَلَئِن لَّمْ يَكُنْ لَّآخِرُ

آخر کی بات نہ ہوتی تو

الْآخِرَةُ لَآتِيهِمْ وَلَئِن لَّمْ يَكُنْ لَّآخِرُ

آخر کی بات نہ ہوتی تو

الْآخِرَةُ لَآتِيهِمْ وَلَئِن لَّمْ يَكُنْ لَّآخِرُ

آخر کی بات نہ ہوتی تو

الْآخِرَةُ لَآتِيهِمْ وَلَئِن لَّمْ يَكُنْ لَّآخِرُ

آخر کی بات نہ ہوتی تو

الْآخِرَةُ لَآتِيهِمْ وَلَئِن لَّمْ يَكُنْ لَّآخِرُ

آخر کی بات نہ ہوتی تو

الْآخِرَةُ لَآتِيهِمْ وَلَئِن لَّمْ يَكُنْ لَّآخِرُ

آخر کی بات نہ ہوتی تو

الْآخِرَةُ لَآتِيهِمْ وَلَئِن لَّمْ يَكُنْ لَّآخِرُ

کے نام سے پکارتا ہے یعنی قرآن الہامی کے لئے حقیقی دین۔ اور اسی کا نام اس کی زبان میں اِسلام ہے۔
 دوسرے دین کی اصل غلطی یہ ہے کہ قرآن کی دعوت کی سب سے پہلی بنیاد ہے۔ وہ جو کچھ بھی بتلاؤ اور
 اور قرآن علیہ السلام۔ چاہتا ہے، تمام قرآنی اصل پر مبنی ہے۔ اگر اس اصل سے قطع نظر کریں گے
 تو اس کا تمام کارخانہ دعوت و تبلیغ بد ہو جائے گا۔ لیکن تاریخ عالم کے عجیب تصرفات میں سے یہ تصور
 بھی سمجھنا چاہیے کہ جس درجہ قرآن نے اس اصل پر متعدد باقعات اشیاء زیادہ دیا کی گئی ہیں ان سے اس
 اعراض کیا جاتی کہ کیا جاسکتا ہے، آج قرآن کی کوئی بات بھی ایسی نظر نہیں آتی جس سے اس وجہ پر شبہ
 نہیں ہو۔ جتنے کہ یہ اصل عظیم ہے۔ اگر ایک شخص ہر طرح کے خارجی اثرات سے خالی انداز میں قرآن
 کا مطالعہ کرے، اور اسے سمجھتا ہے اس اصل عظیم کے قطعی مورد انعامات پڑے، اور ہر
 دنیا کی طرف نظر ڈالے جو قرآن کی حقیقت اس سے زیادہ ہیں سمجھتی کہ بہت سے مذہبی مفقود کی
 طرح وہ بھی ایک مذہبی مفقود کی توثیق اور ترمیم کر کے سامنے آئے گا، یا تو نئی گاہیں آئے اور کچھ دے دیں
 دنیا بہت دشمنیں کوئی غیر ہی اسے فیصلہ صادر کر دیا کرتی ہے۔

اس حقیقت کی جو مستحکم سبب ضروری ہے کہ ایک مرتبہ تفصیل کے ساتھ یہ بات واضح کر دیا
 جائے کہ جس تکرمی و مہوت کا، یعنی دین کا تعلق ہے، قرآن کی دعوت کیا ہے، اور کس راہ کی
 طرف نوع انسانی کو لے جاتا ہے؟ ۲۱ مائیں سے، یہ نہیں اس حد سے شہد ہو کہ جو
 ہر ترجمان القرآن کی توضیحات کے لئے قرار دے چکے ہیں، لیکن یہ رسول کی غیر معمولی اہمیت
 دیکھتے ہوئے ہم محسوس کرتے ہیں، ہمیں اتنی سمجھ کے ساتھ عنان فکر میں سمجھنی چاہئے کہ مطالعہ قرآنی
 کے بنیادی مباحثات تشدد رجائیں۔

اس باب میں قرآن نے جو کچھ بیان کیا ہے، اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:
 وہ کہتا ہے، ابتداء میں انسانی جمیعت کا بحال تھا کہ لوگ تمدنی زندگی بسر کرتے تھے۔ اُن
 میں نہ تو کسی طرح کا بھی اختلاف تھا، نہ کسی طرح کی فحشیت۔ سب کی تمدنی یک ہی طرح کی تھی اور
 سب اپنی فطرتی سادگی پر قائم تھے۔ پھر ایسا ہوا کہ انسانی زندگی کی ضرورت حیوانیت کی وسعت سے
 طرح طرح کے اختلافات پیدا ہو گئے، اور اختلافات نے نفرت و انقطاع اور ظلم و فساد کی صورت جنم
 لیا۔ سرگرمی و سرگرمی سے نفرت کرنے لگا، اور ہرگز ہرگز سے نفرت کے حقوق با مال کرنے
 لگا۔ جب یہ صورت حال پیدا ہوئی، تو ضروری ہوا کہ نوع انسانی کی ہدایت اور عدل و صداقت کے
 قیام کے لئے جو کچھ بھی ضروری ہو، چاہے یہ کتنی ہی ضروری ہو، وہ اس کے رسول کی طرف سے

الْكَذِبِينَ (۵۰۴)

میں مبعوث کیجئے

دوست ہے، یہ بات عملِ انبی کے خلاف ہو کر لوگ گروہ اپنے اعمال بدیہیے پر اس پر
 ٹوٹ پڑے، حالانکہ اسکی واپس کھینچنے کوئی رسول نہ بھیجا گیا ہو

وَمَا كُنْتَ مُعْتَدٍ بِدِينٍ حَتَّىٰ مَبْعُوثٌ (۵۰۵) اور (ہذا وہ ہے جو کہ) جب تک ہم ایک پیغمبر مبعوث کر کے رسول
 نہ بھیجے (۵۰۵) یہ بات دیکھا ہی نہیں کہ (پادشاہی میں) عدوت ہے تو اس میں

وَمَا كُنْتَ مُعْتَدٍ بِدِينٍ حَتَّىٰ مَبْعُوثٌ (۵۰۵) اور (ہذا وہ ہے جو کہ) جب تک ہم ایک پیغمبر مبعوث کر کے رسول
 نہ بھیجے (۵۰۵) یہ بات دیکھا ہی نہیں کہ (پادشاہی میں) عدوت ہے تو اس میں
 کہرا پادشاہی میں جو ملک نہیں کرتا جب تک کہ اس میں ایک پیغمبر مبعوث
 نہ کیا جائے اور وہ حال میں نہیں رہتا اور اس میں سے اس کی کچھ سیوا
 ہے کہ یہ ملک میں گروہوں میں اس حال میں کہ اس کے تسلط پر کاربند
 ہے اور اس میں اس کی سیوا میں اس کی سیوا میں اس کی سیوا میں اس کی سیوا میں

(۵۰۶)

خدا کے نبی اور وہ نبی کے داعیوں میں سے بعض کا ذکر قرآن میں کیا گیا ہے
 بعض کا ذکر نہیں کیا گیا:

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ (۵۰۷) اور اسے پیغمبر ہم نے فرستے ہیں کہ جسے ہی پیغمبر مبعوث کئے
 مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ (۵۰۸) ان میں سے کچھ ایسے ہیں جن کی حالت ہمیں سامنے ہی کہہ دیے
 قَوْمٍ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ (۵۰۸) ان میں سے کچھ ایسے ہیں جن کی حالت ہمیں سامنے ہی کہہ دیے
 قَوْمٍ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ (۵۰۸) ان میں سے کچھ ایسے ہیں جن کی حالت ہمیں سامنے ہی کہہ دیے

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ (۵۰۷) اور اسے پیغمبر ہم نے فرستے ہیں کہ جسے ہی پیغمبر مبعوث کئے
 مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ (۵۰۸) ان میں سے کچھ ایسے ہیں جن کی حالت ہمیں سامنے ہی کہہ دیے
 قَوْمٍ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ (۵۰۸) ان میں سے کچھ ایسے ہیں جن کی حالت ہمیں سامنے ہی کہہ دیے
 قَوْمٍ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ (۵۰۸) ان میں سے کچھ ایسے ہیں جن کی حالت ہمیں سامنے ہی کہہ دیے

حضرت انبیاء علیہ السلام کے ہر گوشہ میں ایک ہی ہے وہ تو ایک سے زیادہ ہو سکتی
 ہے، یہ ہر مختلف میں صوری حکاکہ و حریت بھی، قول و فعل سے ایک ہی ہو سکتی، اور ایک ہی طرح

یہ تمام انہی کو بھی ایک ہی ہے، چنانچہ قرآن کہتا ہے: ہر ایک کے لئے ایک ہی ہے، چنانچہ قرآن کہتا ہے: ہر ایک کے لئے ایک ہی ہے، چنانچہ قرآن کہتا ہے: ہر ایک کے لئے ایک ہی ہے

فہم رہو تو دیکھا جائے حال فقہ کا تمام جہ و ہن ذہب مذہب کو صرف ان کے ظاہر رسوم ہی میں پختہ تھے، اور مذہبی اعتقاد کا تمام جوش و خروش اسی طرح کی باتوں میں سمٹ آیا تھا۔ ہرگز وہ یقین نہ کرنا تھا کہ دوسرا گروہ نجات سے محروم ہے، کیونکہ وہ دیکھتا تھا، دوسرے کے اعمال اور رسوم میں ایسے نہیں ہیں، جیسے وہ اس نے اختیار کر رکھے ہیں۔ لیکن قرآن کہتا ہے کہ نہیں، یہ اعمال اور رسوم نہ تو دین کی اصل حقیقت ہیں نہ ان کا اختصاف حق و باطل کا اختلاف جو۔ یہ محض مذہب کی اعلیٰ زندگی کا ظاہری ڈھانچا ہے۔ لیکن روح و حقیقت ان سے بالاتر ہے اور وہی اصل دین ہے۔ یہ اصل بن گیا ہے، ایک خدا کی پستش، لڑنیک عمل کی زندگی۔ یہ کسی ایک گروہ ہی کی میراث نہیں بلکہ اس کے سوا کسی انسان کو نہ ملی ہو۔ یہ تمام مذہب میں یکساں طور پر موجود ہے۔ چونکہ یہ اصل دین ہے، اس لیے نہ تو اس میں تفریق ہو، اور نہ کسی طرح کا اختلاف۔ اعمال اور رسوم فرعی ہیں، ایسے ہر زمانے اور ہر ملک کی حالت کے مطابق بدلتے رہے۔ اور یہی اختلاف ہوا، بھی میں ہو۔

پھر وہ کہتا ہے، اعمال اور رسوم کے اس اختلاف کو تم اعتقاد سمیت کیوں دے رہے ہو؟ خدا نے ہر زمانے اور ہر ملک کیلئے ایک خاص طرح کا طور طریقہ شرعیہ جو اسکی حالت اور ضرورت کے مطابق مناسب تھا، اور وہ اس پر کار بند ہے۔ مگر خدا چاہتا تو تمام نوع انسانی کو ایک ہی قوم مقرر بنا دیتا، اور فکر عمل کا کوئی اختلاف وجود ہی میں نہ آتا، لیکن مضموم یہ کہ خدا نے ایسا نہیں کیا، اسکی حکمت کا مستحق ایسی جو کہ فکر عمل کی مختلف عانیوں پیدا ہوں۔ پس اس اختلاف کو حق و باطل کا اختلاف کیوں بنایا جائے؟ کیوں اس اختلاف کی بنا پر ایک جماعت دوسری جماعت سے برتر ہو چکا رہے؟ اس چیز میں یہ تمام فرق و برتریوں کوئی چاہیئے، تفریق ہو۔ یعنی نیکی کے کام ہیں اور تمام اعمال اور رسوم انہی کے پتے ہیں۔

غور کرو۔ اس آیت میں اَلْحَقُّ حَقُّکُمْ اَمَّا کُمْ فَمِنْ تَحْتِیْہِ ذَیْئُہُمْ کہ جس قوم میں سے تم ہو، اس کے لیے ہم نے ایک شرع اور منہج قرار دی ہے۔ یہ نہیں کہہ کر کہ ایک دین شرعیہ ہے۔ کیونکہ دین کو سچکے بے ایک ہی ہے۔ اس میں تعدد اور تنوع نہیں ہو سکتا۔ البتہ شرع و منہج سبکے لیے یکساں نہیں ہو سکتے تھے۔ ضروری تھا کہ ہر خدا اور ہر ملک کے حوالہ و ظروف کے مطابق الگ الگ نصاب مذہب کا اختلاف، اصل کا اختلاف نہیں جو بعض منسبہ کا اختلاف ہوا۔

اس حق پر یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہمیں قرآن سے اس بات پر زور دیا جو کہ اگر خدا چاہتا تو ہمیں کسی ایک ہی دین و منہج سے نہ نکال دیتا۔ لیکن اسکی وجہ یہ ہے کہ ہر قوم میں سے جو لوگ اس دین و منہج سے

تو یہ ہے مقصود اسی حقیقت کا اظہار ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ لوگوں کے دل میں آثار کے کفر کو
عمل کا اختلاف طبعیت بشری کا قدرتی حاکم ہے، اور جس طرح ہر گوشہ میں موجود ہے، اسی طرح مذہب کے
معدن میں بھی موجود ہے پس برحمت اللہ کو حق و باطل کا معیار میں سمجھنا چاہیے۔ وہ کہتا ہے، جب قدر
سے انسان کی طبیعت ہی ایسی بنائی ہے کہ ہر انسان، ہر قوم، ہر عہد ہی ایسی سمجھ، اپنی اپنی پسند اور اپنا
بہاؤ اور پسند رکھتا ہے، اور ممکن نہیں کسی ایک بیوقوفیت سے چھوٹی۔ تہذیبی تمام انسانوں کی طبیعت
ایک طرح کی ہو جائے تو چرچہ نہ کر رہیں، خاکہ مذہبی اعمال و رسموں کی زمین مختلف نہ ہوتی، اور سب ایک ہی
طرح کی وسیع و عامت حسب کر لیتے، یہاں بھی اختلاف ہوتا تھا، اور اختلاف ہوا کسی نے ایک طریقہ
سے اصل مقصود حاصل کرنا چاہا، کسی نے دوسرے طریقہ سے، لیکن اصل مقصود، یعنی خدا پرستی اقصیٰ
عمل کی تعبیر۔ تو ہمیں سب متفق رہے۔ کسی مذہب سے بھی یہ تعبیر نہیں دی کہ خدا کی خدمت نہیں کرنی چاہیے۔
کسی نے بھی یہ نہیں سکھایا کہ جھوٹ بولنا سچ بولنے سے بہتر ہے، پس جب اصل مقصود سب کا ایک
تو محض ظہور اعمال کے اختلاف سے کیوں، ایک دوسرے کا مخالف متعاذ ہو جائے؟ کیوں ہر گروہ
دوسرے گروہ کو تھیلے، کیوں مذہبی سچائی کسی ایک ہی نسل و گروہ کی میراث سمجھ لی جائے؟

چنانچہ ایک موقع پر خود پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ طلب کرنے سوئے وہ کہتا ہے: ہر
جو شیعہ امت میں چاہتے ہو، تمام لوگوں کو راہ حق دکھا دو۔ لیکن جنہیں یہ بات نہیں چاہی تھی کہ
اختلاف فکر و عمل طبیعت انسانی کا قدرتی حاکم ہے، ہم یہ میر کسی کے اندر ایک بات نہیں آروے سکتے:
وَلَوْ كُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ شَيْءٍ وَاحِدٍ لَكُنَّا عَنْ آيَاتِهِ أَهْلًا وَاحِدًا۔ اور اگر تمنا یہ کہ ایک ہی شے میں سے ہوتے، سب ایک
الْأَنْبِيَاءُ كُلُّهُمْ مِنْ شَيْءٍ وَاحِدٍ لَكُنَّا عَنْ آيَاتِهِ أَهْلًا وَاحِدًا۔ لے آتے، لیکن تو کہہ دے کہ وہی حکمت کا جبر ہے جو کہ انسان
تکبر و التماس حشری سے بھر دیا، یہی سبھی ہی دیکھ کر لیا تو چاہتے ہو لوگوں کو ایک گروہ
مُتَوَحِّدِينَ۔ ۹۹: ۶۔ کہ وہ سونے ہو جائیگا؟

وہ کہتا ہے، انسان کی طبیعت ہی ایسی بنی ہوئی ہے کہ ہر امت کو اپنی ہی طور طریقہ
دکھائی دیتا ہے۔ وہ اپنی باتوں کو دوسروں کی محافذاذ نگاہ سے دیکھنے کی سکتی جس طرح تمہاری نظر میں
سے بہتر رہتا ہے۔ فیکٹ ہی طرح دوسروں کی نظر میں ہے، جتنا کہ انکی ہے پس کے سوا چہ رہا
ہیں کہ اس بارے میں راجا ہادی اور مصعب نظر یہ کرتے:

وَلَا تَسْتَوُوا أَلْوَانًا مِنْ دُونِ الْوَحْيِ ۚ
وَدُونَ نَسَمٍ فَبِمَا نَفَعْتُمْ مِنْ شَيْءٍ يُغْفَرُ لَكُمْ

۱۔ یہ جو وہ دیکھتا ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو پکارتے ہیں تو

میں ہم کو کیوں کہ تمہارے نیچے دیکھتا ہے کہ وہ بھی مسلمان ہیں اور تمہارے

فرسوش کر دی، اور وہیں مذہب کو شلوں قوموں، ملکوں، اور طرح طرح کی رسموں اور عبادتوں کا ایک
 جھانپنا یا تختہ بن کر دکھایا۔ انسان کی جماعت سعادت کی راہ نہیں بھی ہوتی کہ اس کا اعتقاد اور عمل کیا ہو؟
 بلکہ سارا دار و مدار اس پر کر کے مقرر کیا ہے کہ کون کس جتنے اور گروہ بندی میں داخل ہو، اور کون داخل نہیں ہو۔
 اگر ایک آدمی کسی خاص مذہبی گروہ بندی میں داخل ہے، تو یقیناً کہ وہ ناجائز اور مذہب کے خلاف ہے، اور وہ
 کی تہائی اسے ملے گی ہے۔ اگر داخل نہیں ہے تو یقیناً کہ وہ ناجائز اور مذہب کے خلاف ہے، اور وہ
 اور وہیں کی تہائی میں اسکا کوئی حصہ نہیں۔ گویا وہیں کی تہائی، آخرت کی نعمات، اور حق و باطل کا معیار
 تمام تر گروہ بندی اور گروہ بندی پرستی کو مٹا دے گی۔ اعتقاد اور عمل کوئی چیز نہیں ہے، پھر جو جو مذہب کا
 مقصد و اہل ایک ہی ہے، وہ سب ایک ہی پروردگار و عالم کی کھش کرنے والے ہیں، لیکن ہر گروہ بندی کے
 جو کہ وہیں کی تہائی میں صرف اسی کے حصہ میں آتی ہے۔ باقی تمام نوع انسانی اس سے محروم ہے۔ چنانچہ ہر
 گروہ بندی و گروہ بندی کے خلاف نفرت و قصبہ کی تعمیر دیتا ہے، اور دنیا میں خدا پرستی اور دین داری
 کی راہ، سزا و نافرمانی و عداوت، نفرت و توفیق، اور عقل و خیر و برائی کی راہ بن گئی ہے!

اس سلسلہ میں واقع سے جن نعمات پر بندہ دیا ہے، ان میں یقیناً باتیں ہیں جسکا زیادہ نمایاں ہیں
 ۱۲) انسان کی جماعت و سعادت کا دار و مدار اعتقاد و عمل پر ہے۔ نہ کہ کسی خاص گروہ بندی پر۔
 ۱۳) نوع انسانی کے لیے زمین اسی ایک ہی ہے، اور یکساں طور پر سب کو اسی کی تعمیر و بنی گئی ہے۔
 ۱۴) جس سے جو چرواہا ہر ایک زمین کی وحدت اور عالمگیر حقیقت ضائع کر کے بہت سے مخالف اور
 متضاد جماعتیں بنائی ہیں، یہ صریح گمراہی ہے۔

۱۵) انسان کو جو عبادت ہے، یعنی ایک پروردگار و عالم کی برتری پرست پرستش کرنی، اور تمام مائیدان مذہب
 اسی کی تعمیر پر ہے، اس کے خلاف جمہور عقائد اور اعمال استیسا کر کے گئے ہیں، اصلیت سے انکار
 کا نتیجہ ہیں۔

چنانچہ آیات مندرجہ صمد کے علو، حسب ذیل آیات میں بھی اسی حقیقت پر بندہ دیا گیا ہے:

وَقَالُوا لَوْلَا اَللّٰهُ يُلْهِىٰ عَنْ اٰمَالِنَا ۖ وَنَحْنُ اَعْمٰی ۚ
 اور پھر اور خدا نے لے کر، جنت میں کوئی انسان داخل نہیں ہوگا
 كَاٰنَ هٰؤُلَاءِ اَوْفَعُ لَكُمْ ۚ اَمْ لَا تَعْقِلُوْنَ
 جب تک کہ جو وہی اور خدا سے جو وہی جہانک یزید و نصرت
 قُلْ هٰذِہٗ اَنْتُمْ اُمَّتُیْ ۚ اَنْتُمْ اَعْمٰی ۚ
 کہ ہندوں میں داخل ہیں، یہ حق لوگوں کی زبان سے نہیں کہہ سکتے
 صَدِیْقِیْنَ ۚ بَنِیْ مِنْ اَمْرِیْ وَتَجْعَلُ
 حقیقت (میں سے کدو، اگر تم بنی عمال میں سے ہو تو
 وَتَجْعَلُ وَتَجْعَلُ وَتَجْعَلُ
 تیار ہی بن کر دے گا، اور وہی بن کر دے گا، اور وہی بن کر دے گا

ایک عالمگیر قانون ہے وہ مخلوق کو مانتا گروہ بندیوں میں کیونکر محدود ہو جاسکتی ہے؟ بلکہ عن
اسکودنحمہ اللہ دھن مختص کے زور اور غور پر غور کرو۔ کوئی انسان جو کسی مل قوم اور گروہ بندی کا
ملک جس کسی نے اسی اللہ کے سگے عیوہ بیت کا سر جھکا دیا۔ اور ایک علمی کی زندگی اختیار کی اس نے ان
کی فہمت و سعادت پائی اور اس کے لیے کوئی علم اور حکمت نہیں۔

غور کرو، مذہبی صداقت کی عالمگیر وسعت کا اس سے زیادہ واضح اور مبہم گیر اعلان
اور کیا ہو سکتا ہے؟

وَقَالَ الْيَهُودُ لِمَسِيحِ النَّصَارَى
عَلَى سَيِّدَا دَاوُدَ الْبَنِي
الْيَهُودُ عَلَى سَيِّدَا هَذِهِ بَنُو
الْكَتِبِ كَذَلِكَ قَالُوا لِي
يَعْلَمُونَ وَمَنْ قَوْلُهُمْ فَذَلِكَ
يَعْلَمُونَ سَيِّدَا يَوْسُفَ لَقِيَهُمْ فِيمَا
كَانُوا أَهْلَهُمْ بَغْتَةً هَوَّوْهُ

اور یہودیوں سے کہ جس یوں کا میں کچھ میں ہے سبھی میں ہیں
سے کہا جو یوں کے پاس کیا دھر ہے؟ انا کہ دوں اللہ کی کتاب
رہتے ہیں اور دوسرے رچ بچہ بن ایک ہی ہے (شک ابھی بچات
ان دونوں سے بھی کسی جو مقدس و مقبول کا علم میں رکھتے رہیں
شخصی حریف کو جو صوبہ بچے کی یو یو کا ادارت سمجھتے ہیں)
اچھا جس وقت میں یہ ہمارے جھگڑتے ہیں جس کے دن خدا کا بھلا
کوہ سے گا ۱۔ اس دن حقیقت حال سب پر کھل جائے گی

(۲۰)

یعنی باوجودیکہ یہ کادین ایک ہی ہے، اور کتاب بھی یہی تورات، ان لوگوں کے سامنے ہے،
یہ ہم مذہبی گروہ بندی کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر گروہ مخالف اور کذاب سمجھتے نہ تو ہو گئے ہیں، ہر جمہور دوسرے
سمجھتے کہ جھٹلاتا ہے، اور ہر جمہور صرف اپنے ہی کو نجات و سعادت کا مالک سمجھتا ہے!

سوال یہ ہے کہ کتب دین کی راہ، ایک ہی ہونے کی جگہ بے شمار جھگڑوں اور توہینوں میں تقسیم ہو گئی،
اور ہر جمہور ایک ہی طریقہ پر ہی سہانی کا مدعی ہے، اور ایک ہی طریقہ پر دوسروں کو جھٹلاتا ہے تو اب اس
ات کا فیصلہ کیونکر ہو کرے گی حقیقت سہانی ہے کہاں؟ قرآن کہتا ہے، سہانی جھٹلا سکتے یا اس ہے
گروہ تھا سب نے گھوڑی ہے سب کو ایک ہی دین کی تعلیم دی گئی تھی، اور سب کے لیے ایک ہی عالمگیر قانون
ہدایت تھا، لیکن سب نے اس حقیقت ضد کر دی، یہ دین الٰہی پرستقیم رہنے کی جگہ الگ الگ گروہ
بندی کر لیں۔ اب ہر گروہ دوسرے گروہ سے لڑا ہے، اور سمجھتا ہے، حیران کی سعادت اور نجات
صرف ہی کے ورث میں آتی ہے، دوسروں کو اس میں کوئی حصہ نہیں۔

چوہہ تفریحی، منہ ہر صمد آیت کے بھی سب قرآن میں نہ لے رہے ہیں
پرانی کتابیں و رسائل بالکل مفت ملاحظہ فرمائیں

میں نے یہ سچ سچ لکھا ہے کہ جو میں نے لکھا ہے وہ سچ ہے۔ اور میں نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔
 یہ قصہ یہ کہنے میں اس قدر ہمت ہے کہ یہ سچ لکھتا ہے۔ اور میں نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔
 میں نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔ اور میں نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔

قرآن نے اس آیت میں اور نیز متعدد موقعوں پر تقریباً تین مرتبہ کو ایک ہی بات بڑی گراچی طور
 دیا ہے اور سچائی کی وہ یہ بتائی ہے کہ تقدس میں اس لفظ سے نکال کر کیا جائے۔ "تقریباً تین مرتبہ" کے معنی یہ
 ہیں کہ خدا کے رسولوں میں اعتدال تصدیق کے فقرہ دہرے کرنا۔ یعنی ایسا سمجھنا کہ ان میں سے کتنا
 سچا تھا، کتنا سچا تھا یا کسی ایک کی تصدیق کرنی، باقی سب کے انکار کرنا۔ یا سب کی تصدیق کرنی یا کسی
 ایک سے انکار کرنا۔ قرآن کہتا ہے، جو راست باز انسان کا جو خدا کے بچے دین پر چلنا چاہتا ہے اس سے بڑھ کر
 ہے کہ بلا کسی فرق و امتیاز کے تمام رسولوں، تمام کتبوں، تمام نبیوں و انبیاء کے لئے، اور کسی ایک
 بھی انکار نہ کرے۔ اسلانیہ یہ سونا چاہیے کہ وہ کہے، سچائی میں کہیں بھی ظلم ہوئی ہے، اور جس کسی کی بات
 پر بھی ظلم ہوئی ہے سچائی ہے، درمیان سپرد ایمان ہے :

مَنْ الزَّمَنُ لِمَا أَتَى مِنَ الْبُرْهَانِ
 رَبِّهِ وَالْمُتَّقِينَ كُلَّ مَتَّقٍ
 وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ
 لَا يَفْرَقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ
 وَقَالَ إِنَّهُ عَمَّا وَأَطَعْتُ اللَّهَ
 مَنْ يَمُؤْ بِالنَّارِ الْخَالِصِينَ

کہ جس نے اس پر ایمان لیا جو اس کے پاس آیا
 کہ جس نے اس پر ایمان لیا جو اس کے پاس آیا
 کہ جس نے اس پر ایمان لیا جو اس کے پاس آیا
 کہ جس نے اس پر ایمان لیا جو اس کے پاس آیا
 کہ جس نے اس پر ایمان لیا جو اس کے پاس آیا
 کہ جس نے اس پر ایمان لیا جو اس کے پاس آیا

(۲۸۵، ۴)

وہ کہتا ہے، خدا ایک ہے، اسکی سچائی ایک ہے، میں نے سچائی کا یہ جام بہت سی زبانوں نے پہنچایا ہے
 ہزار گز تم کسی ایک میں سچائی کی تصدیق کرتے ہو، وہ مردوں کا انکار کر دیتے ہو، تو اس کے معنی یہ ہونے کہ بہت ہی
 حقیقت کو ایک جگہ ان ہیئت ہو، دوسری جگہ ٹھکرا دیتے ہو۔ یا ایک ہی بات کو ماننے جی ہو، دوسری جگہ کرتے ہو
 ظاہر ہے کہ ایسا ماننا، ماننا نہیں ہے بلکہ ایک زیادہ سے زیادہ سچا کرنا ہے :

وہ کہتا ہے، اسکی سچائی ایک ہے، میں نے سچائی کا یہ جام بہت سی زبانوں نے پہنچایا ہے

واجب ہے اور اس لئے، دونوں کا خدا ایک ہی ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنْعَامَهُمْ** کیا تم خدا کے بارے میں جہ سے جھگڑا کرتے ہو، حالانکہ وہ بارگاہِ رب سب کا پروردگار ہی ہے، اور ہمارے لیے، ہمارے عمل میں تمہارے لیے تمہارے **قَوْلَانِ** تمام مخاطبات سے متصور ہو، یہ حقیقت پر ضرور مشاہدہ ہے، یہی جب سب پر ہو گا تو ایک ہی، اور ہر انسان کے لیے وہی نتیجہ جیسا انکال ہو گا، پھر خدا اور ہمارے نام پر یہ **لَا تُدْعَىٰ تِلْكَ أَسْمَاءُ** کہاں پر ہے؟ وہ بارگاہِ رب سے، یہی نصیر اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ خدا پرستی اور ایک علی کی طرف بلاتا ہوں۔ میں کسی مذہب کو نہیں جھٹلاتا، میں کسی پرستگار کے انکار نہیں کرتا۔ سب کی یکساں قصد تھی، اور سب کی مشترک اور منفعتِ عظیم میرا دستورِ عمل ہے۔ پھر میرے خطاب تمام جہانوں پر کیے گئے کیوں، اعلانِ جنگ کرو رہے؟

اور یہی دہر ہے کہ ہم دیکھتے ہیں، اس نے کسی مذہب کے پیروں سے بھی یہ مطالبہ نہیں کیا کہ وہ کوئی نیا عقیدہ یا نیا اصول قبول کرے، بلکہ سرگروہ سے یہی مطالبہ کرتا ہے کہ اپنے اپنے مذہب کی حقیقی تعلیم پر کھانی کے سفر کا بندھو رہے۔ وہ کہتا ہے، اگر تم نے ایسا کر لیا، تو میرا کام پورا ہو گیا، کیونکہ میرا یہ کام کرنی یا نہ کرنا نہیں ہے، وہی مذہب اور عالمگیر نام ہے جو تمام باطنیان واجب دے چکے ہیں:

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَكُونُوا عَلَىٰ شَرِّ مَا بَدَأْتُكُمْ اے اہل کتاب! بہت بُرائیوں اور اکیلے پرائیوں کا تمہیں عیون
حَقُّ تَقَاتِهِ حق تقویٰ اللہ سے **وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنْعَامَهُمْ** نہ تم یہ نازل کیے ہیں، نصیب ٹھیک بندہ ہو جاؤ، نہ نیت نہ
وَمَا أَرْبُؤُا لَهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ نہ اسے پاس ہی جس سے کہ کبھی نہیں ہے، اور اسے ہم پر قدرت
كُلُّهُمْ أَقْبَمُ کُلُّهُمْ أَقْبَمُ **مَا أَرْبُؤُا لَهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ** ہر دو گار کی طرف سے جو کہ تمہارا دل سے ایسا ہے کہ یہ گناہ
لَكُمْ طَعْنٌ لَكُمْ طَعْنٌ **تَأْتَا كُفْرًا وَلَا تَأْتَا** سے بد نیت حاصل کریں نہ کہ کھو گے کہ میں سے مستور کفر و دنیا
عَلَىٰ الْقُرْآنِ الْكَرِيمِ **يُنْزِلُ إِلَيْكُمُ الْوَحْيَ الْكَرِيمَ** انکو دے اور یہ نازل ہو جائیگا، تو میں تم کو اس راستہ کی راہ کی بجائے
مَنْزُورَ الْوَحْيِ **يُنْزِلُ إِلَيْكُمُ الْوَحْيَ الْكَرِيمَ** انکو دے اور یہ نازل ہو جائیگا، تو میں تم کو اس راستہ کی راہ کی بجائے
وَالْكَافِرِينَ مِنْ أَهْلِ بَنِي إِسْرَءِيلَ **يُنْزِلُ إِلَيْكُمُ الْوَحْيَ الْكَرِيمَ** انکو دے اور یہ نازل ہو جائیگا، تو میں تم کو اس راستہ کی راہ کی بجائے
وَالْكَافِرِينَ مِنْ أَهْلِ بَنِي إِسْرَءِيلَ **يُنْزِلُ إِلَيْكُمُ الْوَحْيَ الْكَرِيمَ** انکو دے اور یہ نازل ہو جائیگا، تو میں تم کو اس راستہ کی راہ کی بجائے
وَالْكَافِرِينَ مِنْ أَهْلِ بَنِي إِسْرَءِيلَ **يُنْزِلُ إِلَيْكُمُ الْوَحْيَ الْكَرِيمَ** انکو دے اور یہ نازل ہو جائیگا، تو میں تم کو اس راستہ کی راہ کی بجائے
وَالْكَافِرِينَ مِنْ أَهْلِ بَنِي إِسْرَءِيلَ **يُنْزِلُ إِلَيْكُمُ الْوَحْيَ الْكَرِيمَ** انکو دے اور یہ نازل ہو جائیگا، تو میں تم کو اس راستہ کی راہ کی بجائے

کسی طرح کا دور، یہ ہر کسی کی عقلیت،

(۵۲-۵۱)

یہی وجہ ہے کہ قرآن نے اُن راستہ پر انسانوں کے ایمان عمل کا پوری طرح وہی کے ساتھ اسے

کے ساتھ جو نازل ہوا اس کے وقت مختلف ماسب میں جو صفتیں، وہیں سے نکلنے والی حقیقتیں ہیں

اُس نے دن کے بچے اسلام کا نظارہ دیکھا ہے، جتنا کہ یہ کہ اسلام کے معنی کسی
 کے لئے اپنے اور سب میں رہائی کر کے ہیں۔ وہ کتاب دین کی حقیقت یہ ہے کہ خدا نے جو قانون
 سعادت انسان کے لئے شریعہ ہے، اُنکی تحریک تکمیل طاعت کی چلنے۔ وہ کتاب ہے، یہ کچھ انسان ہی کے
 لئے نہیں ہے، بلکہ تمام کائنات ہی اسی اصل پر قائم ہے۔ سب کے بقا و قیام کے لئے ہے نہ کوئی مذکور
 قانون عمل بہرہ ہے، اور سب اُنکی طاعت کر رہے ہیں۔ اگر ایک جوئے کے لئے بھی دگر دلی کریں، تو
 تمام کا رہا ہستی درم برہم ہو جائے:

اَلْهٰذِهِ دِيْنُ الْمَلٰٓئِكَةِ وَرَبِّكَ
 اَسْلَمَكُمْ مِنْ فِى الْمَلٰٓئِكَةِ
 حَقَّ عَادَ كَرِهًا وَاَكْبَرُ رَجْعًا
 سب کا ہوا چاہے اس کے شریعہ سے نہ توں ملے، اسے عقل
 ہوئے ہے اور باقی سب کو اُنکی طاعت کرنا ہے

وہ جب کہتے: "الاسلام" کے سوا کوئی دین اس کے نزدیک مقبول نہیں، تو اس کا مطلب یہی
 ہوتا ہے کہ درجہ شریعت کے سوا، جو ایک ہی ہے اور تمام رسولوں کی مشرب تعلیم، انسانی مسافت کی کوئی
 گروہ بندی مقبول نہیں۔ سوا اہل عرب میں جہاں یہ ہستیاں کی ہے کہ دین شریعت کی راہ تمام مذہبی مذاہب
 کی تصدیق اور پیروی کی راہ ہے، وہیں مصلحت یہی کہی ہے۔

وَاَمَّا قَوْلُكَ عَزَّ وَجَلَّ اَلَا اَسْلَمَكُمْ
 كَلَّا لَقَدْ اَسْلَمْتُمْ
 میں نے تم کو اسلیم کیا، اور تم نے اسلیم کیا، اس کی راہ کبھی نہیں
 کی ہوتی تھی، اور وہ خوف میں دیکھ کا کہ اُنکی عادتوں میں
 میں نے تم کو اسلیم کیا، اور وہ خوف میں دیکھ کا کہ اُنکی عادتوں میں

اور اسی نے وہ تمام ہر دین دعوت کو بار بار منسوخ کرتا جو کہ دین میں تفرقہ اور گروہ بندی
 سے کہیں اور ای غری میں ہر مستفاد ہو جائیں جس سے قرآن نے نجات دلائی ہے۔ وہ کہتے ہیں
 میری دعوت نے تمام انسان کو جو مذہب کے، ہر ایک دوسرے کے دشمن موار ہے تھے، خدا پرستی کی راہ
 میں اس تسبیح چڑھ کر، کہ ایک دوسرے کے جان نثار بھائی بن گئے، ایک یہودی جو چھٹے حضرت مسیح کا
 نام شیعہ ہی قدرت سے پڑ جاتا تھا، ایک عیسائی جو یہودی کے خون دیکھا تھا، ایک مجوسی کے کہیں
 نام جو مجوسی، پاک تھے، ایک عرب جو اپنے سوا سب کو انسانی خرف و محاسن سے شنی دست بھتا تھا
 ایک صہیونی جو فلسطین کا تھا، دنیا کی قدیم چھٹی حضرت اُسی کے جسے کہتے ہیں، ان کے دعوت نے

کہا کہ ۱۰۹۔ میں نے وہ سب کچھ گفت میں کہہ دیا ہے

کہا بھی کہ اس نے اٹھ کر کھڑی ہو کر میرے قدموں میں آگے رہ کر
میرا ہاتھ پکڑ لیا، اپنے ہاتھوں کی دھوئیں سے ہر شے سویرا

پہچان سے لے کر ہر شے کو سب سے پہلے میں نے دیکھا ہے اور
اس نے بھی اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے

کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے
کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے

کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے
کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے

کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے
کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے

کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے
کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے

کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے
کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے

کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے
کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے

کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے
کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے

کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے
کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے

کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے
کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے

کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے
کہا کہ میں نے اس سے پہلے دیکھا ہے کہ میں نے اس سے پہلے

کیساں طور پر سب کی تصدیق کرتا تھا، اس لیے کوئی بھی اس سے خوش نہیں ہو سکتا تھا۔ یہودیوں کی بات سے تو بہت خوش تھے کہ قرآن حضرت موسیٰ کی تصدیق کرتا ہے۔ لیکن یہ فرقہ اتنا ہی نہیں کرتا تھا۔ وہ حضرت شیخ کی بھی تصدیق کرتا تھا۔ اور یہیں لکرا میں اور یہودیوں میں نزاع شروع ہو جاتی تھی۔ عیسائیوں کو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا تھا کہ حضرت مسیح اور حضرت عیسیٰ کی پائی وحدت کا اعلان کیا جائے؟ لیکن قرآن صرف اتنا ہی نہیں کرتا تھا، وہ یہ بھی کہتا تھا کہ نجات کا وارث مارجس پر ہے نہ کہ کفارہ اور یہ تبلیغ پر، اور قانون نجات کی بر مائگی رحمت عیسائی کلیہ کے لیے تعاقب برداشت تھی۔

اسی طرح قریش کہہ کے لیے اس سے بڑھ کر کوئی دشمنی نہ ہو سکتی تھی کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی بزرگی کا اعتراف کیا جائے، لیکن جب وہ دیکھتے تھے کہ قرآن جس طرح ان دونوں کی بزرگی کا اعتراف کرتا ہے، اسی طرح یہودیوں کے پیغمبروں اور عیسائیوں کے داعی کا بھی معترف ہو تو اس سے نفی درجہ حق ہو۔ کوٹھیں نکلتی تھیں۔ وہ کہتے تھے، ایسے لوگ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے پیرو کیونکر ہو سکتے ہیں، جو ان کی بزرگی اور رسالت کی صف میں دوسروں کو بھی لا کر اکٹھے ہیں؟

مختصر این سمجھنا چاہیے کہ قرآن کے تین اصول ایسے تھے، جو اس میں اند تمام فرقہ بندیوں میں پھرتے ہو گئے:

(۱) وہ مذہبی گروہ بندی کی روح کا مخالف تھا، صدرین کی وحدت یعنی یک جہل کا اعلان کرتا تھا۔ اگرچہ وہیں مذہب بہادر بیٹے، تو ان میں تسلیم کر دیا کہ قرآن کی سچائی کسی ایک مذہبی گروہ کے منہ میں نہیں آتی ہے۔ سب کو یکساں طور پر ہی ہے، لیکن یہی سنا دئی گروہ پرستی پر شاق گزرتا تھا۔

(۲) قرآن کہتا تھا، نجات اور سعادت کا دوزخ دار عمل پر ہے۔ مثل قوم گروہ بندی کی نظائری رسم پرست نہیں ہے۔ اگر یہ عمل ہنسیدہ رہتے، تو چرچت کا دوزخ دار مذہب تمام روح انسان میں جاتا۔ کسی ایک مذہبی حلقہ کی تشکیلاتی باقی نہ رہتی لیکن اس بات کے لیے جس سے کوئی بھی تیار نہ تھا۔

(۳) وہ کہتا تھا، اصل عربی مذہب پرستی ہے، اور خدا پرستی یہ تو کہ ایک خدا کی براہ راست پرستش ہے۔ لیکن یہی تمام مذہبی گروہوں سے کسی نہ کسی شکل میں فرقہ بندی پرستی کے طریقے اختیار کر رہے تھے اور وہ نہیں اس سے تعلق نہ تھا۔ اس مذہب پرستی سے دور خدا ایک ہی ہے، اور اس سے

ہمت شاقی گزرتی تھی کہ اپنے خوف و سزا و طریقوں سے درست ہو رہا ہو جائیں۔

فقہ حنفیہ: مستدرک عند تفصیلات کا اہل حنفیہ میں وفات میں بیان کیا جاسکتا ہو

(۱) نزول قرآن کے وقت دوسرا نماز بھی نکل رہی تھی۔ یہ وہ وقت نہیں رکھتا تھا کہ منوں
تھانوں، و قیاموں کی سادہ سادہ کی طرح، مذہب کی بھی ایک خاص گروہ بندی کر لی گئی
تھی۔ سرگرمی کے ساتھ ہی تھانے، دین کی سچائی صرف اسی کے حصہ میں آتی ہے۔ جو انسان اس کی
رہنمائی میں رہتا ہے، نجات یافتہ ہے، جو نہ نجات نہیں ہے، اچانک سے محروم ہے۔

(۲) ہر گروہ کے نزدیک مذہب کی اصل حقیقت محض ان کے خارجی اعمال و رسوم تھے، جو
ایک انسان، نہیں تسلیم کر لیتا، یعنی کیا جانا کہ نجات و سعادت اسے حاصل ہوگی۔ مثلاً عبادت کی
شکل و طریقہ، قرآنوں کے رسوم و عہدہ، کسی خاص طعام کا کھانا یا نہ کھانا، کسی خاص موضع و قطعہ کا ہتھ
کرنا یا نہ کرنا۔

(۳) اچانک یہ اعمال و رسوم ہر مذہب میں الگ الگ تھے۔ ایسے ہر مذہب کا پیرو بن کر
تھا کہ دوسرا مذہب جہنمی صفت سے خالی ہے۔ کیونکہ ان کے اعمال و رسوم ویسے نہیں ہیں، جیسے خود
اس نے امتیاز کر رکھے ہیں۔

(۴) ہر مذہب گروہ کا دعویٰ صرف یہی نہ تھا کہ یہ تم ہے، بلکہ یہ بھی تھا کہ دوسرا جھوٹا ہے۔
نتیجہ یہ تھا کہ ہر گروہ صرف اتنے ہی پختہ تھے جتنے اپنی سچائی کا اعلان کرے، بلکہ یہ بھی ضروری
سمجھتا کہ دوسروں کے خلاف قہصبت نفرت پھیلائے۔ اس صورت حال نے نوع انسانی کو ایک ایسی
جگت بد حالی کی حالت میں مبتلا کر رکھا تھا۔ مذہب اور مذہب کے نام پر ہر گروہ دوسرے گروہ سے نفرت کرتا
اور اس کا خون بہانا جائز سمجھتا۔

(۵) لیکن قرآن نے نوع انسانی کے سامنے مذہب کی عالمگیر سچائی کا اصول پیش کیا:

(الف) اُس نے نہ صرف یہی بتلایا کہ ہر مذہب میں سچائی ہے، بلکہ صاف
صاف کہہ دیا کہ تمام مذہب سچے ہیں۔ اُس نے کہا کہ دین خدا کی علم بخشش ہے، جس
مکان نہیں کہ کسی ایک قوم خدا کا حصہ ہی کو دیا گیا ہو، اور دوسروں کا اس میں کوئی
حصہ نہ ہو۔

(ب) اُس نے کہا، خدا کے تمام قوانین نفرت کی طرح انسان کی روحانی سعادت

کا قانون ہیں، اور سچے سچے ہیں، جو دین مذہب کی سچائی پر مبنی ہیں۔

یہ ہے کہ انہوں نے دین الہی کی وحدت فراموش کر کے الگ الگ گروہ بندیاں کر لی ہیں، اور ہر گروہ منفی اور سری گروہ بندی سے لڑ رہی ہے۔

۱۷) اُس نے بتایا کہ خدا کا دین ایسے تھا کہ فروع انسانی کا تفرق اور اختلاف نہ ہو۔ اس نے نہ تھا کہ تفرق و نزاع کی ایک علت بن جائے۔ جس اس سے بڑھ کر گمراہی اور کیا ہو سکتی ہے کہ جو چیز تفرق اور کرچکے نے آئی تھی، اُسی کو تفرق کی بنیاد بنالیا ہے؟

۱۸) اُس نے بتایا کہ ایک چیز دین ہے۔ ایک شرع و منہاج ہے۔ دین یکساں ہے، اور ایک ہی طرح پر سب کو دیا گیا ہے۔ البتہ شرع و منہاج میں اختلاف ہوا اور یہ اختلاف آغاز تھا۔ کیونکہ ہر خدا اور ہر قوم کی حالت کیسے نہ تھی، اور ہر فردی تھا کہ جس میں کی حالت ہو، ویسے ہی احکام و اعمال اُسکے اپنے اختیار کے جائز یا پس شریع و منہاج کے اختلاف سے اہل دین مختلف نہیں ہو سکتے تھے۔ دین کی حقیقت تو فراموش کر دی ہے۔ جس شرع و منہاج کے اختلاف پر ایک دوسرے کو جھٹلارہے ہو۔

۱۹) اُس نے بتایا کہ تمہاری مذہبی گروہ بندیوں اور اُنکے ظوہر و رسوم کو دینی نجات و سعادت میں کوئی دخل نہیں۔ یہ گروہ بندیوں تمہاری بنائی ہوئی ہیں اور نہ خدا کا شرع یا ہوا دین تو ایک ہی ہے۔ وہ دین حقیقی کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: ایک خدا کی پرستش اور تمکلی کی زندگی۔ جو انسان بھی اپنا اور ایک علی کی راہ اختیار کرے گا، اُسکے اپنے نجات ہو، خواہ وہ تمہاری گروہ بندیوں میں داخل ہو یا نہ ہو۔

۲۰) اُس نے صاف صاف نظروں میں اعلان کر دیا کہ اُنکی دعوت کا مقصد اسکے سوا کچھ نہیں ہے کہ تمام مذاہب اپنی مشترک اور متفقہ سچائی پہنچے ہو جائیں۔ وہ کہتا ہے، تمام مذاہب سچے ہیں، لیکن یہ جو مذاہب سچائی سے منحرف ہو گئے ہیں۔ اگر وہ اپنی فراموشی کو سچائی اور سر توختہ قرار کریں، تو یہ ولام پورا ہو گیا اور انہوں نے مجھے قول کر لیا۔ تمام مذاہب کی یہی مشترک اور متفقہ سچائی ہے: "تھے" **الذین** اور **الاسلام** کے نام سے پکارتے ہیں۔

خبردار: کہ کتابی، خدا کا دین سچے نہیں ہے کہ ایک مذہب اور دوسرے مذاہب

فطرت کرست، بلکہ، جیسے، جو کہ ہر انسان دوسرے سے محبت کرے، اور سب ایک کی
 برادرگاری کے رشتہ پروردیت میں بدو کو ایک جہو بنیں۔ وہ کہتا ہے، جب سب
 پروردگار ایک ہے، جب سب کا مقصد وہی کی زندگی ہے، جب ہم انسان کیسٹووی
 سوئے، جیسا کہ اصل پر تو یہ رہا اور ہر ایک کا پروردگار نہایت عزت و یوں کا

(۶) مزہب عالم کا اختلاف صرف حنفی کی صفت میں راہی، بلکہ ہی فطرت پر محبت کا
 اور یہ بن گیا ہو۔ سوال یہ کہ یہ محبت کیونکر ہو جو؟ تو وہ میں سکتا کہ تمام پروردگار سب اپنے
 دعوے میں سچے مان گئے پائیں، کیونکہ ہر مذہب کا پیرو صرف یہ بات کا دعویٰ میں ہے کہ وہ سچا ہے
 بلکہ اسکا بھی دعویٰ ہے کہ دوسرے جھوٹے ہیں۔ پس اگر ان کے وہ دعویٰ سچے ہوں تو تسلیم کرنا پڑ گیا
 کہ ہر مذہب ہر ایک وقت سچا بھی ہے اور جھوٹا بھی ہے۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ سب کو جھوٹا قرار دیا جائے
 کیونکہ اگر تمام مذہب جھوٹے ہیں تو پھر سب کی سچائی سے کہاں؟ پس اگر کوئی صورت فی الواقع کی
 ہو سکتی ہے تو وہ وہی ہے جس کی دعوت پر ہر فرقہ منور ہوا ہے۔ تمام مذہب سچے ہیں کیونکہ کل
 حق ایک ہی ہے اور وہ سب کو دیکھا ہے، لیکن تمام چیزیں مذہب سچائی سے محض ہو سکتے ہیں کیونکہ
 انہوں نے دین کی حقیقت اور حقیقت و مانع کر دینی سے بعد ہی گمراہیوں کی لگ گئی۔ تو یہاں ہاں
 ہیں اگر ان گمراہیوں سے لوگ باز آئیں اور اپنے اپنے مذہب کی حقیقی تعلیم پر کاربند ہو جائیں تو
 مذہب کی تمام مراد متفق ہو جائیں گی۔ بزرگوار، کچھ بیگانہ اسل راہ بھی، مصلحتی ہے جو ان تمام گمراہیوں
 کی راہ ہے۔ قرآن کہتا ہے، تمام مذہب کی یہ مشترک اور متفقہ حقیقت "الذین آتوا" یعنی نوع انسانی
 کے لیے حقیقی دین، اور یہی کوہ ابراہیم کا گھر ہے، نام سے پکارا جاتا ہے۔

(۷) فرقہ انسانی کی باہمی ٹانگت اور اتحاد کے جسے پہنچنے ہی ہو سکتے تھے سب فتنہ کے
 ہندوں، فتنہ چھپے، سب کی اصل ایک تھی، مگر مردوں میں میں میں سب کی توہینت، مذہبی اور مذہبی
 توہینتیں بن گئیں۔ سب کی عظمت ایک تھی لیکن سیکڑوں و فتنوں میں بٹ گئی۔ مذہب کا
 لیکن پیسٹر فیر، شریف، مصلح، اور اوقی، دینی کے نام سے دھپے ٹھہرائے گئے۔ ایسی حالت میں کون سا
 رشتہ سے جو ان تمام فرقوں پر غالب آسکتا تھا تمام انسان کو ہی صفت میں آئے۔ وہ سب سے تہذیب
 کہتے کہ ان کی ایک ہی کارکنہ۔ یہ ایک رشتہ پروردگاریت کا پھر مظهر، پھر، وہ سب سے تہذیب
 اعتقاد کہ ہم سب کا پروردگار وہی پروردگار ہے، ہم سب کے سر پر ایک وہی صفت ہے، ہم سب میں ایک ہی
 درجہ رکھتے ہیں، ہم سب کا پروردگار وہی ہے، انہوں نے جسے جسے تہذیب سے تہذیب سے تہذیب سے

خدا کے ان تمام رسولوں اور نوح و اسافی کے راست باز افراد کی ان کو اپنی راہ تھی؟ وہی راہ جسے قرآن دین حقیقی کی راہ تسلیم دیتا ہے۔ وہ کتاب ہے۔ دنیا میں جہاد بھی کھانی کے واسطے آئے سچے یہی قصور ہی کہ اَلَّذِينَ لَا يَتَّقُونَ اللَّهَ فَكَافِرُونَ! خدا کا ایک ہی دین قلم رکھو۔ اور اس راہ میں خدا جہاد نہ ہو بلکہ یہی راہ کھانی کی سیدھی راہ ہے۔

چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے جا بجا دین حقیقی کو صراطِ مستقیم سے بھی تعبیر کیا ہے سورہ شوریٰ میں پیغمبر اسلام کو مخاطب کرتے ہوئے کتاب ہے۔ تم صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کر دینے والے اور صراطِ مستقیم ہی صراطِ اللہ ہے۔ یعنی اللہ کی شراعتی ہوئی راہِ عمل :

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا لِكُلِّ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
وَمَا كُنَّا لَنُؤْتِيَكَهُمُ الْغُلُوبَ لَئِنْ كُنَّا إِلَّا لَنُؤْتِيَهُمُ الْغُلُوبَ لَئِنْ كُنَّا إِلَّا لَنُؤْتِيَهُمُ الْغُلُوبَ
وَمَا كُنَّا لَنُؤْتِيَكَهُمُ الْغُلُوبَ لَئِنْ كُنَّا إِلَّا لَنُؤْتِيَهُمُ الْغُلُوبَ
فَقَدْ كَفَرَ الْكَافِرُونَ (۱۳۳، ۱۳۴)

اسی طرح وہ جا بجا کتاب ہے کہ خدا کے تمام رسولوں کی دعوت صراطِ مستقیم کی دعوت تھی۔ سورہ نمل میں حضرت برہم علیہ السلام کی مہبت ہو : وَهَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ (۱۱۶، ۱۱۷) سورہ زمر میں حضرت حج (علیہ السلام) کی زبانی کہتے ہیں : إِنَّ اللَّهَ سَمِيٌّ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوا هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ (۳۳، ۶۳) سورہ انفصاف میں پیغمبر حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کا ذکر کیا ہے، پھر سلسلہ ابراہیم کے بہت سے نبیوں کا جو قورات کی مشہور شخصیتیں ہیں، خصوصیت کے ساتھ نام لیا ہے، اسکے بعد کہتا ہے : فَاعْبُدُونَهُمْ وَهَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ (۱۶، ۸۰) اصل یہ کہ خدا کے عالمگیر دین کی حقیقت ظاہر کر کے کہ یہ صراطِ مستقیم سے بہتر تعبیر نہیں ہو سکتی تھی۔

تم کسی نام نہاد مقام تک پہنچنے کے لیے کتنی ہی زہن تال و لیکن سیدھی راہ ہمیشہ ایک ہی ہوگی، اور اسی پر چلکر ہر مسافر منزل مقصود تک پہنچاؤ گا، اور سچ کے کا۔ علاوہ بریں سیدھی راہ ہی ہمیشہ شاہراہ عام کی حیثیت اختیار کر لیتی ہے۔ تمام مسافر خواہ کسی گوشہ کے رہنے والے ہوں، لیکن سب اُن جگہ ہی راہ اختیار کریں گے، اور کبھی نہ نہ کریں گے کہ ایک ٹک ٹولیاں بنا کر نیریزی تھکی رہوں میں متفرق ہو جائیں۔ قرآن کتاب ہے کہ ٹھیک ہی طرح دین کی سیدھی راہ بھی ایک ہی ہے، بہت سی نہیں ہو سکتیں، اور وہ اول دن سے موجود ہے۔ ہر جہاد، ہر قوم، ہر ملک، اور ہر گروہ اُسی پر چلکر منزل مقصود تک پہنچے گا۔

جو بعد کے زمانہ میں آئے ہیں، اسی کتاب کو بہت سی ٹیڑھی راہیں نکالیں ہیں، اور ایک راہ مشتہر کرنے والی ہے۔

جگہ۔ ایک ٹوبہ میں بھر کر، متفرق ہو گئے۔ وہ کہتا ہے، اب اگر تم چاہتے ہو کہ منزل مقصود کی راہ
پاؤ، تو چاہیے کہ اسی سیدھی راہ پر لکھتے ہو مبارک نصیحتیں مستقیماً، سہلاً، سادہ
و اسعاً، موصلاً الی المقصود !

وَأَنَّ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ
فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ
بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ ۶۰ ۱۱۴

اور دیکھو یہ سیرتِ واحدہ ہے۔ اصل سیدھی راہ ہے جس کی گیارہ
پرچہ اور علیٰ علیہ السلام کے کتبوں کے بیچ نہ پڑو۔ دو تیس خدائی سیدھی
راہ سے جگہ جگہ اُٹا کر دینے سے یہ راہ کھرا خدا تمہیں حکم دیتا
ہے تاکہ تم اس کی نافرمانی سے بچو !

چنانچہ حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے جب شرائط مستقیم کی اس تفسیر و نظر کو لیا جائے
 مرحوم و مہتمم اسلام (رحمۃ اللہ علیہ وسلم) نے فرمائی ہے :

عن ابن مسعود رضى الله عنه قال خطبنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم
خطاباً بعد شرف قال هذا سبيل
الله مستقيماً ثم خط خطباً
عن يمين ذلك الخط وعن شماله
ثم قال وهذه النسل ليس منها
سبيل لا عليه شيطان يدعو
اليه ثم قرأ هذه الآية (الحج
عن ابن مسعود رضى الله عنه قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطاباً بعد شرف قال هذا سبيل الله مستقيماً ثم خط خطباً عن يمين ذلك الخط وعن شماله ثم قال وهذه النسل ليس منها سبيل لا عليه شيطان يدعو اليه ثم قرأ هذه الآية (الحج

الفساق وأهل الذنوب وأهل
المنكر وأهل الشبه وأهل الحكم وصحبه

اس سے معلوم ہوا، تمام اہل حق و سچ کے بیچے راستے میں متفرق نہیں جو جمعیت بشری کو متحد کرنے کی جگہ متفرق کر دیتے ہیں اور درمیان کی ایک ہی سیدھی راہ کو صراطِ مستقیم ہے۔ یہ متفرق کرنے کی جگہ تمام دروہن مغرب کو ایک ہی شاہ راہ پر جمع کر دیتی ہے :

یہ سب مفرود کیا ہیں؟ کسی کمزوری کا نتیجہ ہیں جسے قرآن نے تسبیح اور تحریف کی گراہی
تنبیہ کیا ہے، اور تشریح اسی "پر از رکلی"

9039288870

بُرجِ قسَم ہونا، ایک ایسی حقیقت ہے جسے ہر انسان بغیر کسی عقل کاوش کے سمجھ سکتا ہے۔ خدا کا
 دین اگر انسان کی ہدایت کیلئے ہی تو ضروری ہے کہ خدا کے تمام قوانین کی شرح برہمی صاف و سواصح ہو، ان
 میں کوئی لغزش نہ ہو، کوئی پیچیدگی نہ ہو، ناقابلِ حل مسئلہ نہ ہو۔ اعتقاد میں سہل ہوا اور عمل میں ہلکا۔
 ہر عقل اسے بوجھ لے۔ اور طبیعت اس کے حکمیں سوجائے۔ اچھا اب غور کرو، یہ تعریف گناہ پر صاف
 آتی ہے؟ ان مختلف راہوں پر جو چرواہے خدا اپنے الگ الگ گروہ بندیوں کے لئے نکالے ہیں ان میں سے
 ایک ہی وہ ہے جسے قرآن اہل دین کی راہ بتاتا ہے؟ ان گروہ بندیوں میں سے کوئی گروہ بندی ہی
 ایسی نہیں ہے جو اپنے پوجھل عقیدوں، ناقابلِ فہم عقیدوں، اور ناقابلِ برداشت عملوں کی کیڑوں
 کی طرح فرستے ہو۔ ہم یہاں تفصیلات میں نہیں جائیں گے۔ بشرطِ جاننا ہے کہ دنیا کے تمام چرواہے
 خدا کے مقررہ عقائد و اعمال کا کیا حال ہے اور ان کی نوعیت کیسی ہے؟ مذہب کا عقل کیسے
 سمجھا اور طبیعت کے لیے جو چہ ہونا، ایک ایسی بات جو جو عام طور پر مذہب کا ناگزیر تسلیم کر لی گئی ہے
 لیکن تسلسل میں راہ کو نثری حقیقت کی راہ کتاب ہے اس کا کیا حال ہے؟ اس کی راہ تو ایسی واضح و اتنی سیدھی
 اتنی سہل، اتنی مختصر ہے، کہ عقائد و اعمال کی پوری فہمیت صرف دو لفظوں میں ختم کر دی جا سکتی ہے
 ایمان اور عمل صالح یعنی خدا پرستی اور نیک عملی۔ اس کے عقائد میں عقل کے لیے کوئی بوجھ نہیں ہے
 اعمال میں طبیعت کیسے کوئی سختی ہیں۔ ہر طرح کے بیچ و خم سے پاک۔ ہر قسمی میں اعتقاد و عمل کی سیدھی
 سے سیدھی بات۔ صحیحۃ السبیل، لہذا کہنا ادا، اس کی رات میں جس کے دن کی طرح روشن ہے
 اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ الَّذِیْ فِیْہِ رَحْمٰتٌ وَّ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ
 اَلْکِتٰبَ الَّذِیْ فِیْہِ رَحْمٰتٌ وَّ اٰیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ

(۱۱۸)

یہ حال، قرآن کا پیرہ وہ ہے جو دین کی سیدھی راہ پر چلنے والا ہے۔ وہ راہ میں جو کسی خاص
 گروہ، کسی خاص پس، کسی خاص قوم، کسی خاص عہد کی رہے، بلکہ خدا کی عالمگیر روح کی راہ جو ہر
 ادھر ہر عہد میں نماں بینی سے، اور ہر طرح کی جغرافیائی اور اجتماعی تبدیلیوں کے امتیازات سے پاک ہے
 اَللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ
 اَللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ اَللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ

علامہ بریل بحث و نظر کے بعض اور حصے پتہ بھی ہیں جو اس موقع پر پیش نظر نہیں جائیں

اعمالِ خیر جو سعادت کی راہ کو تسلسل میں ہر وقت سے تعبیر کیا گیا، جو تسلسل میں ہر وقت سے تعبیر کیا گیا

بات ہے جس کی کچھ اور طلب : بطبع برزخانی کے اندر موجود ہے۔ پھر اس کی پہچان جتنا ہے ہوسے
کوئی اس طرح کی تعریف نہیں کی گئی جسکے سمجھنے اور متعلق کرنے میں ذہنی کاوشوں کی ضرورت ہو
بلکہ ایک خاص طرح کے انسانوں کی طرف انگلی اشارہ دی کہ صرف مستقیم ان لوگوں کی راہ پر اس مسئلہ
میں نے برزخانی کے سامنے صرف مستقیم کو ایک محسوس مشہور صورت میں نمایاں کر دیا۔ برزخانی
خواہ کسی عہد اور کسی ملک کے قوم کے تعلق رکھتا ہو، لیکن اس بات سے بے خبر نہیں ہو سکتا کہ یہاں اس طرح
کے انسان موجود ہیں۔ ایک ہر جن کی راہ سعادت و کامیابی کی راہ سے ایک وہیں جن کے حصے
میں محرومی و شقاوت آتی ہے۔ پس کامیابی کی راہ کی پہچان اس سے زیادہ بتر اور مؤثر طریقہ سے یہاں
نہیں کی جاسکتی کہ وہ کامیاب انسانوں کی راہ سے اگر اس کی پہچان سطقی قریب کی طرح بیان کی جائے
تو ظاہر ہے کہ نہ برزخانی تفسیر کاوش و فکر کے سہمکتا، اور نہ قطعی حد پر کسی ایک راہ پر متعلق
کی جاسکتی۔

ثانیاً جانک سانی علاج و سعادت کا نطق ہے۔ صرف مستقیم کی تعبیری برعکاس سے
حقیقی اور قدرتی تفسیر ہو سکتی تھی۔ انسان کے نشکرو میں کا کوئی گوشہ ہو، لیکن صحت و درستگی کی راہ
ہمیشہ وہی ہوگی جو سیدھی راہ ہو۔ جہاں انسان نہ کبھی پیہ سوئی، نقص و فساد و فتنہ میں نہ
یہی دور ہے کہ دنیا کی تمام زبانوں میں سیدھا ہونا اور سیدھی چال چلنا، علاج و سعادت کے مضبوط
میں عام طور پر پورا جاتا ہے، گویا اچھائی و برتری کے معنوں میں یہ ایک ایسی تعبیر ہے جو تمام زبانوں
کی عالمگیر تعبیر ہو سکتی ہے!

پس صرف مستقیم پر پلنے کی طلب زندگی کی تمام راہوں میں درستگی و صحت کی راہ چلنے کی طلب
ہوتی ہو رہی ہے۔ سہی و غل کے ہر گوشہ میں، اضافہ یا تہ گروہ وہی ہو سکتا ہے جس کی راہ صرف
مستقیم ہو۔

مضطرب، ہیمن اور انسانی پھر صرف مستقیم پہچان صرف اسے مثبت پہلوئی سے واضح ہیں کی گئی
بلکہ اس کا ضد و مخالف پہلو بھی واضح کر دیا گیا۔ اَعْبَادُ الْمُصْطَوْبِ عَمْدٌ مَدَّوْا اَلْاَصْدِقِیْنَ۔ ان کی راہیں
جو مضبوط ہوئے، اور انکی جو گروہ جو کہ جنگ گئے۔

مضطرب علیہ گروہ تسمیہ کی باطل ضد ہے۔ کیونکہ انہی کی ضد صحت ہے، اور صحت
کائنات کا قانون یہ ہے کہ بہت بڑا انسانوں کے حصے میں اضافہ آتا ہے نہ کہ اس کے حصے میں صحت
تنگرہ دین چاہئے، اور انکی جستجو میں جنگ گئے ہیں مضبوط ہے جس کی راہ کی

اور اسکی نصیب بھی پائیس، لیکن پھر اس سے مخفی ہو گئے، اور نعمت کی راہ چھوڑ کر محسرومی و شقاوت کی راہ اختیار کر لی مگر وہ جو ہے جو رہی نہ پائیس سے بڑے اور تو سر جھک رہے ہیں اور جو مستقیم کی سلا توں سے محسروم ہیں۔

مقصود غلبہ کی محرومی حصول معرفت کے بعد رکھنا کا نتیجہ ہے، اور مگر وہ کی محسرومی جمل کا نتیجہ۔ پس نہ پائے کر لوگوں کی اس بڑے محسروم ہوا، اور سزا پائی نہ سزا۔ پیچھے محروم ہے۔ محروم دروہوں ہونے مگر یہ ظاہر ہے کہ پہلے کی محرومی زیادہ مجسمہ ہے۔ کیونکہ اس نے نعمت حاصل کر کے پھر اس سے روگردانی کی۔ اسی لیے اسے مقصوب کہہ گیا، اور دوسرے کی حالت عرف مگر یہی کے غلطہ سے تعبیر کی گئی۔

جمع دیکھتے ہیں دنیا میں مستقل سعادت سے محروم آدمی ہمیشہ محرومی طرح کے ہوتے ہیں۔ ۱۔ محروم در پائیل۔ ۲۔ نہ وہ ہوتا ہے جو حقیقت پائیت ہے، ۳۔ پائیس محسروم سے روگردانی کرتا ہے۔ ۴۔ جابل وہ ہوتا ہے جو حقیقت سے، آتش ہوتا ہے، اور اپنے حمل پر فانی ہوتا ہے جس طرح کہ تقیر پر پہلے کی غلبہ کی ساق، محرومی و شقاوت کی بین دونوں صورتوں سے بچنے کی طلب بھی محسرومی، تاکہ علاج و سعادت کی رو کا تصور مرہج کامل ان محسروموں سے محفوظ ہو جائے۔

جس تک مدعی سعادت کا تعلق ہے، انہوں میں کی محسرومیوں کی مثالیں فرموں کی تاریخ میں موجود ہیں، کتنی ہی فوس ہیں جنکے قدم سر پہ مستقیم پر استوار ہو گئے تھے اور صلاح و سعادت کی تمام نعمتیں اس کے لیے تھیں، ۱۔ ان ہر محسروم نے روگردانی کی، اور اس حق کی معرفت حاصل کر کے پھر اس سے محروم ہو گئے۔ نتیجہ نکلا کہ وہی قوم جو گل تہہ یا کی اعتراف تہہ جماعت تھی اس کے زیادہ محروم و مرد و عت ہو گئی۔ ۲۔ ہی حرج کتنی ہی جماعتیں ہیں جن کے سامنے صلاح و سعادت کی راہ کھوں دی گئی، مگر انہوں نے معرفت کی عہد میں اور روشنی کی خدا تہہ کی پسند کی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ وہ حق پر نہ سکے۔ ۳۔ محرومی محسرومی کی وہ ہیں جنکے ہو گئے۔

حادثیت و تواتر میں اسکی چہ تعبیر بیان کی گئی ہے اس سے یہ حقیقت اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے۔ ۱۔ تخری و محروم و عجز و عجز کی مشہور حدیث ہے کہ آنحضرت اسی مشہور حدیث سے فرمایا: ۲۔ مقصود یہودی میں اور اللہ الہین، نصرت ہے، ۳۔ فقیر اس تعبیر کا مطلب یہ ہیں جو سب کو مقصوب سے مقصود صرف ہو، ۴۔ مگر اس مقصود صرف نصرت ہے، ۵۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ مقصود بیت اور مگر اس

کی حالت واضح ہے کہ یہ دو چیزیں کا ذکر بطور مثال کے کر دیا گیا ہے، ۱۔ محسرومی و شقاوت کی

ہے کہ تمام یافتہ جماعتوں کی سعادت و کامرانی ان دن اعمالی کا، نعام ہے، اور منصوبہ گرام جماعتوں کی شقاوت و محسوس ہی ان دن بد علیوں کی پادشاهی ہے۔ ایسے نتائج کو "انعام" کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ نصرت انہی کی قبولیت ہے۔ برے نتائج کو "مخمس" کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ خالوں انہی کی پادشاهی ہے۔ وہ کہتا ہے، جن اسباب غل سے دس مرتبہ ایک خاص قسمی کا مسئلہ پیدا ہو چکا ہے، تم کیونکر انکار کر سکتے ہو کہ کیا رہنمائی میری و یہاں مسئلہ پیدا ہو گا؟

فَدَحَكَتْ مِنْ قَبْلِ كَذِّ سَنَةٍ ۝ تَمَسَّ بِسَيْلِي وَتَمَسَّ (تدلیک) حکام دین کے نتائج
فَوَسَّوْا فِي الْأَرْضِ فَأَنظَرُوا ۝ تَمَسَّ بِسَيْلِي وَتَمَسَّ (تدلیک) حکام دین کے نتائج
كَيْفَ كَانَ عَذَابُهُمْ لَكِبْرٍ ۝ تَمَسَّ بِسَيْلِي وَتَمَسَّ (تدلیک) حکام دین کے نتائج

(۱۶۱)

قرآن کی سورتوں میں ایک بڑی تعداد اسی سورتوں کی ہے، جو تاسعہ سورت پر مشتمل ہیں۔
کہا جا سکتا ہے کہ قرآن میں اس قدر بیان بھی پچھلے عہدوں کے نتائج و قصص کا ہے، وہ نام نہاد
فاحشہ کی ایسی آیت کی تفصیل ہے۔



گو۔ جس بات کا طعنہ لگا رہے، وہ بھی نوع انسانی کی عالمگیر چھائی ہے، اور میں بات سے پناہ مانگتا ہوں۔ وہ بھی نوع انسانی کی عالمگیر بدعتی سے منسلک اقوم، ملک، یا مذہبی گروہ بدعتی کے تغیر و تبدل کی کوئی برآمد نہیں کیسے؟ دعاء پڑھتے نہیں آتی!

حور کرو۔ یہ بھی تھکد کی یہ رحمت انسان کے ذہن جو عطف کے پئے کس طرح کا سانچہ مہیا کرتی ہے؟ جس انسان کا دل و دماغ ایسے سچے میں ڈھلک کر نکلے گا۔ وہ کس قسم کا انسان ہوگا؟ کم نکلے گا تو اسے تر نکال نہیں کر سکتے۔ ایک یہ کہ اس کی خدا پرستی، خدا کی عالمگیر رحمت و مہربانی کے تصور کی خدا پرستی ہوگی۔ دوسری یہ کہ کسی معنی میں ہی منسلک و قوم یا گروہ بدعتیوں کا انسان نہیں ہوگا۔ عالمگیر رحمت کا انسان ہوگا۔ اور دعوت قرآنی کی صلی طرح ہی ہے۔

ترجمانِ عشقِ آج

الْعَاقِبَةُ

مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّونَ آيَاتٍ

سُورَةُ الْحَجَّاتِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ مُلْكُ يَوْمِ الدِّينِ ۝
 اِنَّكَ عَبْدٌ وَّاقِلٌ ۝ تَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ
 الْمَلٰٓئِكَةِ نَعْتَبِعْ عِبْرَتَهُ ۝ عَلَيَّ الْمَغْضُوْبِ مِنْهُمْ ۝ لَا اَعُوْذُ بِكَ ۝

ہر طرح کی تائیں (یعنی سن حال کے ہر لفظ اور کبریا کی دعا کے ساتھ جو کچھ بھی وہ چاہے
 بھی کہا جائے) صرف اللہ ہی کے لئے ہو۔ اللہ ہی کے لئے جو تمام کائنات خلقت کا پروردگار ہو کر
 پروردگاری کائنات خلقت کے ہر جو کو زندگی اور بقا کا سر و سامان بخشتی، اور پرورش کی ساری تدبیر
 قیام کرتی رہتی ہو) جو رحمت والا ہو، اور جس کی رحمت تمام کائنات ہستی کو اپنی بخششوں سے مالا مال
 کرتی ہو۔ جو جزا اور سزا کے بن کا مالک ہو۔ (اور جس کی عدالت نے ہر کام کے لئے مدد اور ہر بات کے
 لئے توجہ ضرور دیا ہو) خدا ہی! اہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور صرف تیری ہی عبادت کی زندگی اور
 آخرت کی ساری احتیاجوں میں امداد مانگتے ہیں (تیرے ہوا کوئی معبود نہیں جس کی بندگی کی جائے، اور
 طاقت و بخشش کا کوئی سہارا نہیں جس کا مدد مانگتے ہیں) خدا یا! ہم پر اطلاع و رسالت کی اسیدھی راہ
 اکھٹوں نے! وہ راہ، جو ان لوگوں کی راہ ہو جن پر تیرا احکام ہوا۔ ان کی نہیں جو تیرے حضور مغضوب ہیں،
 اور نہ ان کی جو راہ سے بھٹک گئے اور منزل کا سراغ ان پر نہ رہ گیا۔

۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

وَمَا أَصَابَكُمْ مُمْرَاتُ فَأَوْفُوا بِوَعْدِ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَ شَهِيدَ الْعَقْدِ
 إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مَا يَأْتِي النَّاسَ عِدْلٌ وَأَرْكَامُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
 لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ الَّذِينَ جَعَلَ اللَّهُ فِتْنَةً لَكُمْ أَهْلَ الْأَنْبِيَاءِ وَمَنْ تَوَلَّاهُمْ
 بِهِ مِنَ الشَّرِّ أَزِيدَ وَلَئِنْ تَوَلَّاهُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ فِتْنَةً إِنَّهُمْ لَا يَتَّقُونَ وَلَئِنْ
 تَوَلَّاهُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ فِتْنَةً إِنَّهُمْ لَا يَتَّقُونَ وَلَئِنْ تَوَلَّاهُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ فِتْنَةً
 إِنَّهُمْ لَا يَتَّقُونَ وَلَئِنْ تَوَلَّاهُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ فِتْنَةً إِنَّهُمْ لَا يَتَّقُونَ

روک سکے نہیں) اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونسے گئے ہیں۔ حالانکہ اگر بجلی گرنے والی ہے تو اس کے
 کان بند کر لینے سے رک نہیں جائے گی) اللہ کی قدرت تو ہر حال میں، انھیں گھیرے ہوئے ہے۔
 (جب) سبھی (نور سے علیحدہ ہو، تو ان کی خیرگی کا یہ حال ہوتا ہے، گویا قریب ہر کہ بیانی آپا کئے۔
 اس کی چمک سے جب نصار روشن ہو جاتی تو وہ چار قدم چل بیٹھے ہیں۔ جب اندھیرا چھا جاتا ہے تو
 (شک کر) رک جاتے ہیں۔ (کانوں میں ہائے دہش کے انگلیاں ٹھنسی ہوئیں، آنکھیں تلے نہیں
 چھینا ہوا پاؤں چلنے سے روانہ! دل خوف سے لرزاں! تمام دنیا باطن رحمت کی برکتوں کو فیضیاب
 چھو رہی ہے، لیکن ان نامرادوں کے حصے میں جو کچھ آیا ہے، وہ صرف یہی ہے!) اگر اللہ چاہے، تو یہ
 بالکل بے حس کرانے ہو کہ وہ جائیں (کانوں میں انگلیاں ٹھونسے اور نگاہوں کے خیرہ ہونے کی
 نفرت ہی نہ رہے) اور یقیناً اللہ ہر بات پر قادر ہے!

سے افراد نسل انسانی اپنے پروردگار کی عبادت
 کو یہ بات کہ انھیں اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت سے (اس پروردگار کی) جسے تمہیں پیدا کیا، اور ان سب کے
 حرم ہیں ان کی صورت میں بھی پسند کیا، جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں (اللہ اس لئے پیدا
 کیا) تاکہ اس کی نافرمانی سے بچو۔

وہ پروردگار عالم جس نے تمہارے لئے زمین فرش کی طرح بچھا دی، اور آسمان کو چھت کی طرح
 بلند کر دیا، اللہ (پھر تم کو دیکھ رہا ہے کہ وہی ہے) جو آسمان سے پانی برساتا ہے جس سے زمین شاداب
 ہو جاتی ہے۔ اور صبح طرح کے میل بخاری غنہ لگے پید ہوجاتے ہیں۔ پس (جب حافیت آگئی
 کی حافیت ہے، اور جو بیت اس کی ولایت تھا) ایسا نہ کرو کہ اس کے ساتھ کسی دوسری شے کو شریک
 اللہ پر پایا بناد۔ (تو کہ جانتے ہو کہ اسے سا کوئی نہیں ہے!)

٢٩
 ٣٠
 ٣١
 ٣٢

ان سے کام لیا اور وہ آستان کی طرف توجہ نہ کیا اور مات آستان کی طرف

۳۸
 اسی نے خبر اس حقیقت پر رکھ کر واجب ایسا ہوتا تھا
 کہ تمہارے پرہیزگار نے فرشتوں سے کہا: تمہو میں میں
 میں ایک عظیم نشانے دکلا ہوں۔ فرشتوں نے کہا: کیا
 انہی کا زمین میں صاف خلیہ ہوا اور اجڑا ہو کر رہیں گے۔
 آدم کا نور و حق کو اس کی دست و شکست کے بتا۔

اور غریزی کرے گی حالانکہ ہم تیری حمد ثنا کرتے ہوئے تیری پاکی و تقدس کا استہزاء کرتے ہیں، اگر تیری مشیت برائی سے پاک اور تیرا کام نقصان سے منزہ ہو، اے اللہ! میری نظر جو حقیقت پر ہے کہیں مٹس کی خبر نہیں:

۱۔ پھر جب ایسا ہوا کہ شیت الہی نے کچھ کچھ چاہا تھا، ظلو میں آگیا، اور آدم نے (میں) تک سنوئی ترقی کر کے
۲۔ تقسیم الہی سے تمام چیزوں کے نام معلوم کر لئے، تو اللہ نے فرشتوں کے سامنے وہ (تمام حقائق) پیش کر دئے
۳۔ اور فرمایا: اگر تم (اپنے شریک) ہر کسی پر جو تو بتاؤ، ان (حقائق) کے نام لے کر یا ہی، فرشتوں نے عرض کیا: یا
۴۔ ساری بات کیاں اور نیاں تیرے ہی لئے ہیں۔ ہم تو انہی جانتے ہیں جتنا تو نے ہمیں سکھایا ہے۔ علم تیر
۵۔ علم پر اور حکمت تیری حکمت! (جب فرشتوں نے اس طرح اپنے بھگوان پر اقرار کر لیا، تو حکم الہی ہوا کہ
۶۔ آدم تم (ب) فرشتوں کو، ان (حقائق) کے نام بتاؤ۔ جب آدم نے مکلف ہوئے، تو اللہ نے فرمایا: کیا میں نے
۷۔ تم سے نہیں کہا تھا کہ اس بات تمہیں کے لئے غیب مجھ پر روشن ہیں، اور کچھ تم ظاہر کرتے ہو وہ بھی میرے علم
۸۔ میں ہے، اور کچھ تم چھپاتے تھے۔ وہ بھی مجھ سے مخفی نہیں!

اور پھر (دیکھو) جب یہ پہاڑ اپنے مشن کو مکمل کر دیا تو

جَمِيعًا وَلَمَّا بَلَغَ لَيْلَةَ الْفِتْنَةِ سَمِعَ نَجْدَى هَذَى فَلَاخُوفٍ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ
أَنزِلْ وَأَنْصِتْ لِقَوْلِ رَسُولٍ كَرِيمٍ ذُو بَعْدٍ نَبْهٍ قَدْ يَخْرُبُونَ
وَأَمَّا أُولَٰئِكَ الْأُنَاقِثُ الَّذِينَ كَانُوا ابْنَ إِسْرَافٍ فَاسْتَفْتُوا بِلَا عِلْمٍ
فَعَلُوا قَوْلًا زَائِلًا وَأَنَّى يُؤْتَى الْفَقِيرُ وَلَا يُلَاقِيهِ إِلَّا بِالْحَنَدِ وَكَذَّبُوا عَنْهُمْ أَنْبَاءَ

میں نے بھی اس پر یقین کیا اور کہا کہ وہ نعمت جس سے میں نے
 تمہیں سرفراز کیا تھا، اور دیکھو، وہاں عید پورا کر دو جو جاہلیت
 قبول کرنے والے اس شخص کو ملے گا عید ہو، یہی کمال انسانیت

اور اُس کلام پر بیان لائے کہ میں نے نازل کیا ہے، اور جو اُن کلام کی تصدیق کرتا ہے انہیں ہمارے ساتھ ہے۔

فراز کا کردار (حکایتِ حقیقت تم نے کوئی چیز) زکاء اور اگر دیکھا تم میں انہماک میں اتنی نہیں ملے اور حسب
اندک کے حصہ رکھنے والے تعلیم کو ان کے ساتھ تم بھی سہارا دیکھا اور

میں نے اس دور کی دعا کا کوس بھی نہیں سنا تھا۔ اور نہ ہی مجھے اس دور کی قوتوں سے بڑی حاجت

39288870

وَقَدْ اسْتَوْفُوا نِصْفَهُمْ ذِكْرًا مِّنْ ذِكْرِهِمْ كَمَا هَدَيْنَاهُمُ السَّبِيلَ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ شَكَرَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ۚ وَلَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ إِذْ أَنزَلَ فِيهِ الْفُصْحَاءَ وَالْأَسْفَلَ وَالتَّوْحِيدَ ۚ وَلَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ إِذْ أَنزَلَ فِيهِ الْفُصْحَاءَ وَالْأَسْفَلَ وَالتَّوْحِيدَ ۚ وَلَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ إِذْ أَنزَلَ فِيهِ الْفُصْحَاءَ وَالْأَسْفَلَ وَالتَّوْحِيدَ ۚ

۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹

البرقہ

سینکھ (یاور کو) سنا کہ ایک ایسا عمل جو ہر انسان کی راحت طلب طبیعت پر بہت ہی مشق تو کرتا ہے لیکن لوگوں کے دل شکستہ حشر جیسے ہوتے ہیں اور جو کچھ ہیں اُن میں اپنے پروردگار سے ماہر اور انہیں کے مضمر فرماہر قرآن پر عمل تاق میں گر سکتا (وہ تو ہمیں سرسراہٹ و راحت محسوس کرتے ہیں)۔
لے یہی سرائیں! میری نہیں، (کہ جن سے میں نے تمہیں سرفراز کیا تھا،
یہی اسرائیل کے یہود تھے ان کا ذکر اور (مخصوصاً) لغت) کہ یہاں کی قوموں پر تمہیں فضیلت دی تھی اُن میں
تو سب کی ہدایت و نصرت کے معنائوں کے مواضع سے ڈر، جبکہ انسان کی کوئی کوشش بھی اسے اعمال پر سکے
تذکیع سے نہیں بچا سکے گی اُن میں! نہ تو کوئی انسان دوسرے انسان کے
کارآمد ہے گا، نہ کسی کی سعی و مساعیوش کسی جاسے گی۔ کسی طرح کا بدلہ قبول کیا جاسے گا، ورنہ تمہیں سے کسی
طرح کی مدد ملے گی!

۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اور میں نے انہیں سے چھان دیکھا، اور ان کا دل بھی میرا ہوا تھا۔
اچھے تمہیں خاندان فرعون (کی طامی سے) محبوب
تھے، بہت سخت عذاب میں ڈال رکھا تھا، سخت ہی تھی۔ وہ تمہارے (لوگوں کو بے دریغ خرچ کرتے
تھے) کہ تمہاری نسل جو حیات نامور ہو جاسے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تاکہ حکمران قوم کی زندگی
سکندر دی بسر کریں! اور فی الحقیقت اس صورت حال میں تمہارے پروردگار کے طرف سے تمہارے لئے
بڑی ہی مہربانی تھی۔

اور پھر وہ وقت یاد کرو جب (تم مصر سے نکلے تھے) اور حورون تمہارا تعاقب کر رہا تھا، اپنے سمندر کا پانی
اس طرح الگ الگ کر رہا کہ تم نچ نکلے گزرتی ہو، کانگڑا حورون ہو گیا، اندر نہ نکال دے رکھو گے، دیکھ رہے تھے

اور میں نے انہیں سے چھان دیکھا، اور ان کا دل بھی میرا ہوا تھا۔
اچھے تمہیں خاندان فرعون (کی طامی سے) محبوب
تھے، بہت سخت عذاب میں ڈال رکھا تھا، سخت ہی تھی۔ وہ تمہارے (لوگوں کو بے دریغ خرچ کرتے
تھے) کہ تمہاری نسل جو حیات نامور ہو جاسے اور تمہاری عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تاکہ حکمران قوم کی زندگی
سکندر دی بسر کریں! اور فی الحقیقت اس صورت حال میں تمہارے پروردگار کے طرف سے تمہارے لئے
بڑی ہی مہربانی تھی۔

۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

پرانی کتابیں

[illegible]

تھا۔ پھر جب ایسا ہوا کہ وہ چالیس دن کے لئے تھیں چھوڑ کر کہہ طور پر چلا گیا تو اس کے جانے ہی، تم نے ایک بچھڑے کی پرستش اختیار کر لی، اور تم ماہِ حق سے محبت ہو گئے تھے (یہ مختصر اسی بڑی ہی نگرہی تھی، لیکن ہم نے اپنی رحمت سے) اور اگر مکی داد اس گواہی کے سانچے سے تھیں سچا یا! تاکہ اللہ کی سخاوت پر کسی قدر کرم۔

در پھر زود داخل ہوئی یاد کروا جب پہنچے (چائیس) راتوں : نا و بعد پر کیا تھا بلکہ سوئی کہ کتاب میں توفیق
در افراقان (میں سے حق و باطل میں امتیاز کرنے والی توفیق) حاصل فرمائی تھی تاکہ ہم پر سعادت و ملاح کی راہ لکھ سکے
در پھر وہ وقت جب حق دیکھ پا لای کا حسیہ لیکر مہاشے سے ترا تھا اور ہمیں ایک بچہ جس کی پوچھا میں
سرگرم دیکھ کر پکارا اٹھ تھا : سے میری تو ہمارا اموں تھا وہی حق ترا تھی پر (تم نے بچہ دیکھ کر کہا کہ وہ ہے
ہم سمجھ رہے کہ تہا کر دیا جو : پس چاہئے کہ اپنے حق کے حضور تہا کر دے اور گور (پرست) حق کے سامنے چلی
عادوں کو قتل کر دے اسی میں خدا کے نزدیک تمھارے لئے سستی جو : چنانچہ تمھاری تہا قبول کر لی گئی، در قدر
خیر بھی رحمت والہ در رحمت سے در گزر کرے والا ہے !

[illegible]

بہرہم تہ تھیں اس ہلاکت کے بعد (دو آدم) ٹٹھا کھڑا کیا، اور پھر زندگی و آخرت کی راہیں دی

هو خير داهي طر مضر فان لكم فاسا لعمرو صرحت عليه قرأه واستسكمت
 وادعوا يعصيب من الله دليما ثم كانوا يكفرون ببيت الله فيقتولون النبيين
 يعجزون فادركهم غضووا وكانوا يصدون ان الذين آمنوا والذين هادوا
 وبنوا الصابرين من امن بالله ويومئذ لا جبر ولا حرور احد فاعلمهم نعمهم
 عند ربهم ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون واذ احدنا بعثت فيكم ورعنا
 فوكم كف ظلود

٢١ حَدَّثَنَا أَبُو اسْمَاعِيلَ مَرْثُومٌ وَكَرِيمٌ وَأَمَّا جَدُّهُ لَعَدْلُهُ فَقَالَ: لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَدِي
 ٢٢ دِيكٍ قُلُوبًا فَصَلَّيْتُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَحِمْتُهُمْ نَكَمًا مِنْ خَيْرِ شَيْءٍ فَقَدْ عَلِمُوا أَنَّ
 ٢٣ عَدِيَّ وَمَا كُنْتُ فِي سَبَبٍ فَقَالُوا لَوْ قَرِئَتْ حَاسِبًا لَجَعَلَهَا عَدَاوَةً
 ٢٤ بَيْنَهُمَا وَمَا حَقَّهَا وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ وَذَلِكَ أَنَّ مُوسَى يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ
 ٢٥ أَنْ تَذْجُوا الْبَقَرَةَ فَأَتُوا اسْتَحْجَرُوا هَرِيرًا قَالَ عَدِيٌّ فَاسْتَحْجَرْتُ كُنْتُ مِنْ الْمُجَاهِلِينَ فَأَمَّا
 ٢٦

عَلَيْكُمْ تَحَاحُّوْكُمْ عَمْدٌ زَكُوْهُ ۖ فَلَا تَعْقُوْنَ ۚ وَلَا يُعْلَقُ لَكُمْ لَدُنَّ عَمْدٌ مَّيْمُوْنٌ
وَمَنْ يُّعْلَقْ لَكُمْ دَوْمَتُهُمْ فَيُتَوْنَ لَا يُعْلَقُ لَكُمْ لَكُمُ الْاَمَانُ وَرَأْنُ هُمْ لَا يَحْطُوْنَ قَوْلًا
لِّلَّذِيْنَ سَأَلُوْا الْكُفَّٰرَ اِيَّاكُمْ يَوْمَ تَقْرَبُوْنَ هٰذَا يَوْمَ عَدُوِّكُمْ يَوْمَ تَدُوْرُهُ نَحْمَا
خَلِيْلًا قَوْلًا لِّهٖمْ فَمَنْ كُنْتُمْ تَدُوْرُوْا قَوْلًا لِّهٖمْ فَمَنْ تَكْسِبُوْنَ ۚ وَكَانَ اَنْ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَدَعَا فَرَسًا يُّحَدِّثُ عَنْهُ فَلَمَّ عَقَدَ فَحَسَّ يَحْتَفُّ لَهٗ
عَقْدًا تَقْرَبُوْنَ عَلَى اَعْمَامِهِمْ لَا يُعْلَقُوْنَ ۚ بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَمِيْئَةً وَّاَن طَلَبَ رَحِيْمَةً

۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵

یہ امر میں کہ اگر تم شہدہ کا قتل کر کے جھوٹا گواہی دے دو گے تو تم پر عداوت ہوگی اور تم کو لوگوں کی شہادت کا یہ
قول پڑھو ان کی انتقادی اور دلی گواہی کی تشریح اور ان احوال پر جو ان سے قربت حق کی کیا امید ہو سکتی ہے؟
کیا تم توقع کرتے ہو کہ وہ کلام حق پر غور کریں گے اور
سب سے پہلے یہ یاد رکھی جائے کہ وہ کتاب اللہ کا مطالعہ کرنا
ان میں ایک گروہ ایسا تھا جو اللہ کا کلام سننا تھا اور
اس کے مطالب سمجھنا تھا لیکن پھر بھی دیدہ و دانستہ

اس میں تحریف کر دیتا تھا یعنی اس کا مطلب بدل دیتا تھا اگر اپنے ذاتی اغراض پورے کرنے یا اپنے خیالات
اور آراء کے مطابق اسے جو حال ملے سو جن لوگوں کی گواہی اس حد تک پہنچ چکی ہو، تم ان سے اتباع حق
کی کیا امید کر سکتے ہو؟

اور (دیکھو) ان کا حال آپ جو کہ (حب یہ ایمان والوں سے ہے جس کو اپنے آپ کو مومن ظاہر کرتے ہیں لیکن
حب کیلئے میں ایک دوسرے سے عین کرتے ہیں تو کہتے ہیں جو کچھ تمہیں حدیث (تورات کا) علم دیا ہو وہاں
لوگوں پر یہ نہیں ظاہر کرتے ہو یہ اس لئے کہ وہ تمہارے خلاف تمہارے پروردگار کے حضور اس سے حجت
پائیں۔ لیکن تمہارے پروردگار کے کلام سے تمہارے خلاف استدلال کریں کیا انہی موٹی سی بات بھی تم
میں سمجھتے؟ (عبر کرد) اگر ان کے دل میں خدا کی کتاب پر سچا ایمان ہوتا تو کی ممکن تھا کہ محض اپنی ہمت
کے لئے یہ اس کی تعلیم دوسروں سے چھیلا چاہتے اور یہ ماننے پر بھی کہ اس کی تعلیم ان کے خلاف حجت
ہو، اپنی گواہیوں کا التزام کرتے؟ انہوں نے ان کے وعدے ایمان و حق پرستی پر کیا یہ نہیں جانتے کہ معاملہ انسان
سے نہیں بلکہ اللہ سے ہے اور اللہ کے علم سے کوئی بات پوشیدہ نہیں؟ وہ جو کچھ پوشیدہ رکھتے ہیں؟ اُسے بھی وہ جانتا
ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں وہ بھی اُس کے سامنے ہے

۴۶

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَفَعَّلْنَا مِنْ تَحْتِهِ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَاسْتَوَيْنَا عَلَيْهِمْ قُلُوبَهُمْ
وَلَقَدْ نَزَّلْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُّسِ قُلُوبًا جَاءَتْكُمْ ذِكْرًا وَبُيُوتًا يُقَرَّبُونَ
لِلْقُسُوفِ اسْتَكْبَرْتُمْ فَمَنْعْنَا قُلُوبَكُمْ فَانْصَرَفْتُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا لُجُومَكُمْ
عَلَيْهِمْ بَلْ نَعْتَمُ إِلَهُكُمْ بِمَا كَفَرْتُمْ فَعَلَيْنَا مَا تَلْمِزُونَ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ كِتَابُ
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَكْفُرُونَ عَلَى آثَارِهِمْ
كُفْرًا فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كُفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ

<p>فان کو جس کی ایک جہل جہل ان پر جانی، دیکھ کر ان کے دل جماعت میں جس کے اثر و سبب دوسرے پہنچ گئے، اور ان کے دل پر کچھ جہل ان کے دل پر نہایت دور وہی کے خلاف نظر و بصیرت سے جہاں بند کی گئی آت ان کے دل سے نکال باہر کرنا اور ان میں سے کسی کو بھی بات یاد نہیں آتی اس لئے میں غلطی شروع کر</p>	<p>فان کو جس کی ایک جہل جہل ان پر جانی، دیکھ کر ان کے دل جماعت میں جس کے اثر و سبب دوسرے پہنچ گئے، اور ان کے دل پر کچھ جہل ان کے دل پر نہایت دور وہی کے خلاف نظر و بصیرت سے جہاں بند کی گئی آت ان کے دل سے نکال باہر کرنا اور ان میں سے کسی کو بھی بات یاد نہیں آتی اس لئے میں غلطی شروع کر</p>
---	---

اس کا کیا ہے؟ لیکن پھر جب ایسا ہوتا ہے کہ تھکے جہاں کو جوئے آدمی دشمنوں کے ہاتھ پڑ جاتے ہیں اور تیری
جو کہ تھکے سے سناٹے پڑتے ہیں تو تم قیدی بن کر پھرتے ہو اور کہتے ہو، شریعت کی رو سے اس کا نام دہریہ جو
حالا کہ اگر شریعت کے حکم کی تعمیل آتا ہے پاس ہی تو شریعت کی رو سے قیدی مت حرام کی تعمیل آئے
گھروں اور بیٹوں سے جہاں امن کرو (اور ان کے خلاف نظر و بصیرت سے جہاں بند کی کرو۔ پھر اگر کسی کی کسی انتہا
جو کہ قیدیوں کے پھرنے اور ان کے غریب کے ال جمع کرنے میں تو شریعت یا تو آتی ہے، لیکن مس ظلم و مصیبت کے
وقت یا نہیں آتی کسی رو سے وہ دشمنوں کے ہاتھ پڑے اور قید ہوئے؟ کیا یہ اس لئے ہے کہ کچھ باہمی کا
کو جوہر تو رہا ہے اور کو جوہر سے نکلے؟ (یعنی ایک وقت کتاب اس کے لئے دے لی ہے اور جھٹلائے
دے لی ہے اور پھر تلو تو تیرے جس لوگوں کے اعمال کا یہ عمل ہو اے میں، دائر عمل میں اس کے کیا کیا ممکن
ہو کر دیتا میں دت و رسوائی ہو، اور قیامت کے دن سخت سے سخت عذاب یاد کرو، اور ان کا توں خیر اور مسوا
تھامے اعمال کی عزت سے غافل ہیں جو

قیامت میں لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کی دنیا اور دنیا کی دنیا کی زندگی میں جو لوگوں کے سے
ناراج کی کوئی امید نہیں، تو ان کے عذاب میں کی ہوگی، تو میں سے عذاب سبک گئے
حالات میں کا جو جو لوگوں سے آدمی اور جن کو جو لوگوں سے

حَتَّى يَقُولَ لَا تَمَازُ عَنْ قِسْمَةِ غُلَامَاتِكُمْ ۖ فَيَتَعَلَّقُونَ مِنْهَا مَا يَفْتَرُونَ قَوْلَ بِهِ
بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ ۖ وَمَا هُمْ بِضَافِينَ بِهِ مِنْ حَيْثُ لَا يَرْزُونَ ۚ اللَّهُ ۖ وَ
يَتَعَلَّقُونَ مَا يَصْرِفُهُمْ ۖ وَكَأَنَّهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ
فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَائِفٍ ۚ وَلَيْسَ مَا يَشْرُونَ بِهِ أَنْفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ
وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَآتَقُوا لَمَشَى بِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ حَتْمًا ۚ لَوْ كَانُوا
يَعْلَمُونَ ۚ

خالد بن

انہی اس طرح پہنچتے تھے کہ ان کو سے جانتے ہی ہیں

یہ سب کچھ اس کے بعد کہ اس کے پاس اس وقت سے کہ اس کے پاس
کے لئے یہ سب کچھ اس کے بعد کہ اس کے پاس اس وقت سے کہ اس کے پاس
پتہ اور اس کے بعد کہ اس کے پاس اس وقت سے کہ اس کے پاس
پتہ اور اس کے بعد کہ اس کے پاس اس وقت سے کہ اس کے پاس

پر فرما رہا تھا۔ ایسی باتوں کا ان کا کفر تھا اور ایمان کسی کو کارنگ نہیں تھا۔ اس کے بعد کہ اس کے پاس اس وقت سے کہ اس کے پاس
لوگوں کو یہ سب کچھ اس کے بعد کہ اس کے پاس اس وقت سے کہ اس کے پاس
ن کوئی اتنا نازل ہوا تھا جیسا کہ ان لوگوں میں مشہور تھا۔ اور یہ سب کچھ اس کے بعد کہ اس کے پاس اس وقت سے کہ اس کے پاس
یہ کہ یہ سب کچھ اس کے بعد کہ اس کے پاس اس وقت سے کہ اس کے پاس
حادثہ گری کی، تو ان کا بڑا بڑا ایک ایسی ہی ہوتی بات ہے کہ جو لوگ اس کے سب کچھ اس کے بعد کہ اس کے پاس اس وقت سے کہ اس کے پاس
تھے کہ یہ بات خدا پرستی کے خلاف تھی، لیکن اس پر بھی لوگ ان سے ایسے ایسے عمل کیے جن کے ذریعہ وہ سب
اور سب سے زیادہ ڈرنا چاہتے تھے۔ حالانکہ یہ حقیقت تھی کہ کسی انسان کو نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے۔ تاہم کہ
خدا کے حکمت کسی کو نقصان پہنچنے والا نہ ہو اور نقصان پہنچ جائے (بہر حال) یہ لوگ کتاب الہی کی تعلیم و ترویج
کر کے انہی باتیں کہتے ہیں جو انہیں سب سے نقصان پہنچانے والی ہیں اور کوئی فائدہ نہیں کھینچتے۔ اور پھر کچھ
یہ بات بھی ہیں کہ انہیں اس حکم الہی کی شہادت ہے کہ انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ جو کوئی ایمان و ایمان جیسے
بنا دے گا وہی کافر ہوگا۔ اس کے لئے آخرت کی رکھنوں میں کوئی حصہ نہیں رہتا۔ لیکن یہ جیسے ہوئے
میں وہ اس سے انہیں کہتے ہیں کہ انہیں ان کی اس خیر و دفع و خیر پر کیا یہی سب سے سارے جس کے لئے
انہیں نے اپنی جانوں کی نجات بیچ ڈالی اور اس سے کہ انہیں اس کے لئے اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو بڑا کر رہے

لَوْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ هُوَ أَوْ تَصْرَى ذَٰلِكَ أَمْرِي بِهِ قُلْ هَٰؤُلَاءِ
بُرْهَانُهُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ • بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ
أُخِرَ عَنْ عَذَابٍ ذَرْبَهُ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ • وَقَالِبِ الْيَهُودَ لَيْسَتْ
النُّصْرَةُ عَلَىٰ شَيْءٍ • وَقَالَتِ النَّصْرَى لَيْسَتْ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَلْمُوزُ الْيَهُودَ
كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ • قَالَ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ • وَمَنْ أَظْلَمُ مِنْ مَنْ مَنَعَ سُجُودَ اللَّهِ أَنْ يَنْ كُرْهًا أَوْ

وَسُئِلَ فِي خُرَاجِهِمْ وَفُتِيَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنْ خُلُوقِهِمْ أَكَا حَاجِبِينَ عَنْهُمْ فِي الدُّنْيَا
يَجْزِي ذَلِكُمْ فِي الْأَجْرِ عَذَابٌ عَظِيمٌ. وَلِلَّهِ الْغَنِيُّ وَالْمَغْرِبُ فَأَيُّ مَآثِرٍ لَهُ
فَتَمَّ وَجْهَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ. وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَكِنَّ سَجْدَةَ ذُنُوبِ لَهُ
مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلِّ لَهَ فَأَسْأَلُكَ بِدَعْوَةِ الْمَلَائِكَةِ وَالْإِنْسِ وَالْجِنِّ
أَمْرًا فَإِن يَقُولُ لَا كُنْ فَيَكُونُ. وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُخْلِقُ اللَّهُ
أَوْ مَا نَسْأَلُهُ كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِثْلَ خَوْلِهِمْ فَنَسَاجَتَ فُلُوقِهِمْ

سب جہز رٹیں، تو میری خاک چھائی گئی کہیں

انگلیس اور آئندہ میں ہیں۔ مذکور حقیقت، حال ہی میں ان کے

قرآن کشادہ جہان کا سب سے بڑا، دہائی کا نئی دھڑکتی ہوئی کتاب ہے۔ اگر تم اپنے اس زعم میں پڑے ہو تو ثابت کرو، تمہارے

کاٹتے، غرق کیا، سب اس کے احاطہ سے بچے ہیں، سب بچے ہیں، اس دعوے کی دلیل کیا ہے؟

یہ جھوٹ ہیں جانتے بھلے اسی شکر کہ مائیں سہائی پر سب کو مینہ کر دیا
ہیں (بلشک خجالت کی ماہ طبعی ہوئی ہے اگر وہ کسی

۱۰۰۰ ہزار روپے کا غلام بن جائے۔ یہ مشترک اور عظیم الشان کام ہے۔ خدا کا خاص کردہ بندگی کی راہ نہیں چھوڑ سکتی۔ وہ تو ایمان پل ہے۔

پہلی سہ ماہی کے دوران میں یہی صورت حال رہا اور پھر ستمبر کے پہلے نصف میں بھی یہی صورت حال رہی۔

[illegible]

جو نکلے ہیں، سکا جھانہ کیسے تھے، جب تک صاف لگوئی نہ تھی اس سے کھانا احرارہ دوائے گلا۔ نہ تو اس کے لئے کسی طرح کا

وہاں دھرم، نجات، سب سے مل سکتا۔ قرآن کہتا ہے، نجات وہاں ہے، جہاں اللہ ہے۔ اللہ وہاں ہے۔ اللہ اللہ کی جگہ پر ہے۔ اللہ اللہ کی جگہ پر ہے۔

اور (دیکھو) یہ کیسی گمراہی جو کہ ہرگز وہ دوسرے گروہ کو

بیکار ہو، کات سے کہ محمد علی علی شاہ جو بڑا گریہ کر رہا تھا کہ اس کی

یہودی فقہ جہا عیسائیوں کے دین کی پختہ نہیں ہے۔ عیسائی

لے آئے ہیں یہی سبب ہے کہ اس کی دھڑکیں حالانکہ اس قدر

فی کتاب دولوں پر ہے ہیں (اور اس میں دینوں کے لیے یہ ہے کہ یہی جیسا کہ یہی بات ان کو لے کر ہے

کام نہ سمجھتے تھے اور وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر ان کے خلاف سازشیں کرتے تھے۔

کے دن اشہان کے درمیان حاکم چڑھا اور جس اتار میں چھوڑ دیتے ہیں اُس کا فیصلہ کر دینگا۔

9039288870 - 9039288870

وَأَتَقُوا نَوْمًا لَا يَحْفَظُونَ نَفْسَهُمْ مِنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يَحْفَظُونَ عَدْلًا وَلَا يَسْمَعُونَ
سَمَاعَةً وَلَا هُمْ يَنْصَرُونَ. وَإِذْ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ مِنْهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَتْهُنَّ ۖ قَالَ لَبِئْسَ
جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُنُوبِي قَالَ لَا بِثَمَالٍ عَمْدًا لِلظَّالِمِينَ ۖ وَإِذْ
جَعَلْنَا لِيُثَىٰ مَقَابِلَةَ لِلنَّاسِ أَمْنًا وَلَا يُخْذُونَ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مَصْلً ۖ وَ
عِنْدَ بَابِ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنَّ هَؤُلَاءِ يَنْتَوِي لِلظَّالِمِينَ وَالْعَافِينَ ۖ وَاللَّزِيمِ
الْجَوْنِ ۖ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ
الْعَمَلِ ۖ

ہوتی ہو۔ دوسال ہزار کی اس جگہ کے رہنے والے ہو جائے، اور جیسا کہ اسے حکم دیا تھا، وہ اب
ہی ظہور میں آجیگا تھا!

اور جو لوگ (مقدس لوگوں کا) علم نہیں رکھتے، ان کو

شرکین عرب) دیکھتے ہیں (اگر) عظیم خدا کے طرف سے

ہو، تو کیوں ایسا نہیں کرتا کہ خدا ہم سے براہ راست

حوت منال کر دے، اور یہی ایک طرح کا ہے، یہی وہی ہے کہ

ہو، یہ وہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

شرکین عرب) دیکھتے ہیں (اگر) عظیم خدا کے طرف سے

ہو، تو کیوں ایسا نہیں کرتا کہ خدا ہم سے براہ راست

حوت منال کر دے، اور یہی ایک طرح کا ہے، یہی وہی ہے کہ

ہو، یہ وہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ یہی ہے، یہی ہے کہ

مِنْ سَعَةِ نَفْسِهِ وَتَقَرَّرَ صُطْعِيْنُهُ فِي الْأَسْبَاطِ وَتَنَزَّلَ فِي الْأَجْرَةِ مِنْ الصَّيْوَيْنِ
 إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّكَ أَسْمُوكَ قَالَ أَسْمَيْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَوَضَى بِأَرْبَعِهِ مِيزَانًا
 يَعْقُوبُ يَمِينِي بِأَلَّهِ أَصْطَفَى لَكُمْ الَّذِينَ فَلَا عَمَلُونَ وَلَا أَوْثَقَ صَبْرُونَ أَلَمْ تَكُنْ
 شَهِيدًا إِذْ خَضَعَ عِصْيُونَ أَلُوتَ إِذْ قَالَ لِيَمِينِهِ وَاعْبُدُوا مِن بَعْدِي قَالُوا لَنُعْبُدَ
 رَأْسَكَ وَلِلَّهِ يَا بَنَاتِ آبَائِكُمْ وَآبَائِكُمْ خِزْيٌ وَرِجْزٌ لَّهَا وَآجِدٌ لَّهَا وَخِزْيٌ لَّهَا سُبُلُورٌ
 نَزَلَ أَقْعٌ قَدْ حُلَّتْ لَهَا مَا كَسِبَتْ وَلَكُمْ نَصيبٌ مِّمَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَنَّا كَانُوا يَتَّبِعُونَ

یہودیوں نے یہ بھی کہہ کر خوش ہوئے کہ میں ان پر خدا کا فتوہ ہے۔ ان پر ان کا ہونا، اور پھر نہ کہ دوستی اور ہمدردی کی مل کر رہی ہے، یہاں اور یہاں بھی وہ خود کو ان کی سرحدوں کے اندر دیکھ رہے ہیں!

۱۔ کتاب میں جو لوگ ایسے ہیں جو کتاب اللہ کے مشکک تلامذہ کہتے ہیں (یعنی بہت

بازی و احسان کے ساتھ بڑھتے ہیں اور اس کے مطالب میں غور و فکر کرتے ہیں) تو وہی ہیں جو (قبولیت حق کی استعداد رکھتے ہیں، اور اس لئے وہی ہیں جو اس پر ایمان لائیں گے، اور جو کوئی (دین میں سے) انکار کرے جو تو (اسکی ہدایت کی کوئی امید نہیں) یہ وہ لوگ ہیں جو مجھ نے تباہی و نالوا دی ہو!

لئے نبی اسرائیل امیری وہ نفیس یاد کرد جس سے میں نے تمہیں سرور اذکیا تھا میں نے تمہیں دنیا کی تمام
 قوسوں میں بزرگزی کی عطا فرمائی تھی ا

اور دیکھو! اس بدن سے ڈرا جو یقیناً مرنے والا ہو (اور جس بدن پر انسان کو اپنے اعمال کے نتائج سے دوچار ہونا ہو) اس بدن سے تو کوئی جان دوسری جان کے کام آئے گی (کہ اپنے بزرگوں اور پیشواؤں کا نام لے کر اپنے آپ کو غلبہ دے)۔ کسی طرح کا سداوضہ قبول کیا جائے گا (کہ اپنی بدعقلی کا فائدہ دیکر جان بچنے کی سعی و سداوشاں چل سکے گا) کہ ان کا وسیلہ کچھ کے کام نکل رہا ہے نہ ہی ایسا ہوگا کہ کچھ برباد کر دیں گے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں صحابہ کا حقیقہ یہ تھا کہ پُروردگار نے چند باتوں میں آزمایا تھا۔ اور دلائل

۱۳۹ وَكَانُوا كَوْنًا هَؤُلَاءِ فَذَكَّرْنَاهُمْ يَوْمَهُمْ وَأَدْخَلْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ فِي مِثْلِهِ لَئِنْ هَدَوْهُمْ حَتَّىٰ أَتَوْا آلَهُمْ فَمَا هُمْ وَآلَهُمْ إِلَّا صُفْرٌ
۱۴۰ وَكَانُوا كَوْنًا هَؤُلَاءِ فَذَكَّرْنَاهُمْ يَوْمَهُمْ وَأَدْخَلْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ فِي مِثْلِهِ لَئِنْ هَدَوْهُمْ حَتَّىٰ أَتَوْا آلَهُمْ فَمَا هُمْ وَآلَهُمْ إِلَّا صُفْرٌ
۱۴۱ وَكَانُوا كَوْنًا هَؤُلَاءِ فَذَكَّرْنَاهُمْ يَوْمَهُمْ وَأَدْخَلْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ فِي مِثْلِهِ لَئِنْ هَدَوْهُمْ حَتَّىٰ أَتَوْا آلَهُمْ فَمَا هُمْ وَآلَهُمْ إِلَّا صُفْرٌ
۱۴۲ وَكَانُوا كَوْنًا هَؤُلَاءِ فَذَكَّرْنَاهُمْ يَوْمَهُمْ وَأَدْخَلْنَا بَنِي إِسْرَءِيلَ فِي مِثْلِهِ لَئِنْ هَدَوْهُمْ حَتَّىٰ أَتَوْا آلَهُمْ فَمَا هُمْ وَآلَهُمْ إِلَّا صُفْرٌ

چاندھری پر لکھا ہے۔
۱۳۹ اے ابراہیم! میں تجھے انسانوں کے لیے نام نہاد
۱۴۰ اے ابراہیم! میں تجھے انسانوں کے لیے نام نہاد
۱۴۱ اے ابراہیم! میں تجھے انسانوں کے لیے نام نہاد
۱۴۲ اے ابراہیم! میں تجھے انسانوں کے لیے نام نہاد

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ ۚ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝
 وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا
 وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۚ فَلَا يَكُونُ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا
 مِنْكُمْ ۚ فَلَا تُخْشَوْنَهُمْ وَاعْلَمُوا أَنِّي عَلَىٰ عَهْدِكُمْ ۚ وَعَلَيْكُمْ
 الْغُلُوبَةُ ۚ كَذَٰلِكَ أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ
 وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ

آپ پر خدا اس وقت کے نام پر یہ تمام جگہوں پر بھیجا کہ اگر ایک عرب کا
 یہ یاد رکھو کہ یہ عرب کا دشمن ہے، تو اس کے لئے ایک جگہ سے
 اس سے نفرت کرے؟
 سے جھگڑتے ہو؟ (یعنی خدا پرستی کے شہوتی سے نہیں ہوتا
 ہو؟) حالانکہ جانا اور گناہا، دونوں کا پروردگار وہی
 ہو۔ پہلے لے پہلے اعمال میں تھا، لے لے تھا
 اعمال اور ہمارے لئے اسکے سو، کچھ نہیں ہو کر صرف

اسی کی بندگی کرنے والے ہیں!

یہ تم تھا (یعنی یہ وہ نصاریٰ کا) دعویٰ یہ تھا کہ ہم اس کی اسماں، یہ تعجب اور اور یہ تعجب
 بھی یہی اور نصاریٰ تھے؟ اگر تم قبل زمانہ کی کسی بات کہہ سکتے ہو، تو انہیں یہ نصاریٰ عقیدہ ہے، اسے
 جو عزت ان سے کو، تم زیادہ جانتے والے ہو یا اللہ ہو؟ (اگر اللہ ہو، تو اس کی شہادت تو تمہارے خلاف خود
 نصاریٰ کتاب میں موجود ہے جو تم پر وہ دلائل چھپا رہے ہیں) پھر تم ان سے بڑے کر کوئی ظالم ہو سکتے ہو
 جس کے پاس اس کی ایک شہادت موجود ہو اور وہ اسے چھپا کر

کون سے جگہ پر چھپا کر دے، پھر تم ان کی بات کی جگہ کے لئے سچائی کا اعلان نہ کرے؟ یا یہ کہو
 کہ یہ ایک بے ایمان ہے۔

(اور پھر جو کچھ بھی ہو) یہ ایک استغنی جو کر چکی۔ اسکے لئے وہ
 تھا جو اس نے اپنے عمل سے کیا تھا، اسے وہ ہو گا، جو تم اپنے عمل سے کانگے۔ تم سے کچھ ایسی پوچھ گچھ
 نہیں ہوگی کہ ان کے اعمال کیسے تھے۔

جو لوگ عقل و نصرت سے محروم ہیں وہ (اس بات
 ورجہ پر بھی ہے، اور وہ ان کے عقیدہ کا ایک بے ایمان ہے)
 اس کا وہ نصرت پر بھی ہو سکتا ہے، جو ان کے عقیدہ کا ایک بے ایمان ہے۔ ان کے اسماں میں
 ان کے عقیدہ کا ایک بے ایمان ہے۔ ان کے عقیدہ کا ایک بے ایمان ہے۔

2017

[illegible]

اور اگر کو قوم عالم کی راستی تھی۔ سوئے کے کس مملکت کا کعبہ
 تھیر کر اور جاس کے طور کی اس کی دا آگئی تھی اس میں اس
 ہو کے لئے ایک خاص وقت ضرورت ہے۔ جب وہ آگ تو بڑھ سکے
 طور پر اور ان کی تعلیم تو ان کے سے ہو رہی ہے۔
 کو نہ تھیرن مہ۔ ہوئے کا صلیب میں مٹا گیا۔ اور تو بڑھ کر
 تعلیم و مہارت اس کے بہرہ کی گئی۔ صرف وہی خاکہ رکھی۔ اور وہی پابند کیا
 والی کر کے مٹا دی گئی۔ مگر اگر وہی مٹا دی جائے۔ اور وہی پابند کیا
 تھا۔ چنانچہ غرض کہ ان کی مٹا دی جائے۔ اور وہی پابند کیا
 کے تفریق پر پیشہ تھی۔ جس کے کعبہ کی اس میں کیا۔ اور وہی پابند کیا

[illegible]

۱۰۰ (اسی قصہ پر جو حکمران حق کوستے ہیں کہ اگر خدا کے بھی کو قید چڑھتا توستے رہیں۔
تک کیوں بیت المقدس کی حالت سے ناخوش ہوا؟ فوراً جس طرح وہاں جتنی حکومتیں تھیں

مَا أَسْرَلْنَا مِنَ السَّيِّئَاتِ وَلَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا نَسِيتُمْ لِمَنْ تَلْفَاسُ فِي السَّيِّئَاتِ
 وَلَوْلَا تَعْلَمُهُمُ اللَّهُ وَيَعْلَمُهُمُ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ
 تُرْحَمُونَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَمَّا الثَّوَابُ الرَّحِيمُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ
 كُفَّارًا أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۚ خُلِقُوا
 مِنْ غَيْرِهَا لَا يَخْشَعُونَ عَلَيْهِمُ الْعَذَابُ ۚ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ۚ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۚ
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

یہ آیت ہے کہ اللہ کی ہر بات کو یہ جانیں کہ اس میں کیا ہے۔ بے پروا ہو کر تم ان کے قلب کی پیروی کر لے گے، اور خود
 اور یہ جانیں کہ یہ ان کے قلب سے نکلا ہے، اور یہ سمجھ جائے کہ اس میں کیا ہے۔ ان میں سے ایک گروہ
 ایسی جو ان کو حق سے روکا جائے، ان کے لئے اللہ کی رحمت ہے۔ دوسرے گروہ کا منہ اتنے دھانسیں (یہودیوں کا قتل
 قرار دیا۔ یہ گروہ سے تباہی سے یکدم کہ نہ نکال دیا جائے۔ ایک گروہ کیسے جانیں کہ ان کے لئے اللہ کی رحمت ہے۔ پس جب صورت
 حال ایسی ہو تو ظاہر ہو کہ یہ اخلاص بحث و دوام
 سے دور نہیں ہو سکتا، اور یہ ایسے لوگوں کے ساتھ
 کوئی شفقہ حاصل پیدا ہو سکتی ہے اور اگر کہہ، اگر تم نے ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کی باوجود اگر تم
 اس بات میں علم حاصل ہو چکا ہو، تو یہ دیدہ و دانستہ ہدایت سے انحراف ہو گا، اللہ تم پر نیا نازل کرنے
 والوں میں سے ہو جائے گا!

اور حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی جو دینے والی کتاب کے لئے، ان پر حقیقت حال دینیہ نہیں
 ہو۔ وہ غیر اسلام کو دینے ہی جان پہچان گئے ہیں، جس طرح ایسی ادا کو جانتے پہچانتے ہیں، لیکن انہیں
 بھی اس میں ایک گروہ ایسا ہو جو دیدہ و دانستہ سچائی کو چھپانا ہو، (اس میں) ان کے اعتراف نہیں کہ ان میں جن
 لوگوں کی حق فراموشیوں کا یہ حال ہو، ان سے اعتراف حق کی کیا امید ہو سکتی ہے؟

یقین کرو یہ (تو خیر قلم کا) مسئلہ تھا کہ یہ پروگرام
 کے طرف سے ایک امر حق ہو، اور حیات حق جو تو اس
 حق پر ناپی اُس کے سب سے بڑی دلیل جو کہ
 حق کو سنا ہے قلم و نباتات ہو، اور اس طرح حق کو سنا ہے
 تو اس پر جو حیات حق ہو، دوسرے قلم و نباتات سے ایسی حیات کو سنا ہے، اس کے سب سے بڑی دلیل جو کہ
 کے ساتھ اس کے سب سے بڑی دلیل جو کہ

رَبِّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَخَلْقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَتَبْيِضَاتِ الْغَيْثِ
 فَخَرِي فِي الْخَلْقِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ سَمَاءٍ
 مَأْكُومَةٍ إِلَّا رَحْمٌ بَعْدَ مَوْعِدٍ وَسَتْ فِيهَا مِنْ كُنُزٍ ذَاتِ بَيِّنَةٍ وَتُصْرِفُ
 الْمُنِيرُ وَالْشَّجَابِ الْمُسْتَحَرِّ بِرَبِّهِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَأَنَّهُ يَنْفَعُ
 وَمِنْ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ دُيُوتًا يَخْلُقُوا خُلُقًا كُفْرًا وَلِلَّهِ
 أَسْمَاءُ أَشَدُّ حُبًّا لِلنَّاسِ

شک و شبہ کرنے و قول میں سے جو باطل!

اور (دیکھو ہرگز نہ کے لئے ایک ست ہر ایک طرف

(وہ عبادت کے وقت اٹھ پھرتا ہو) پس یہ کوئی
 ایسی بات نہیں جو دین کے اصول و مبادی میں سے ہو
 اور جسے حق و باطل کا معیار سمجھ لیا جائے۔ اسی چیز جو
 اس طرح کے تمام احکام سے مستعد ہو، تو نیک
 علیٰ ہوا پس نیکوں کی راہ میں ایک دوسرے سے
 آگے نکل جانے کی کوشش کرو۔ تم جہاں کہیں بھی ہو
 (دینے جس جگہ اور جس سمت میں بھی خدا کی عبادت کرو)
 وہ تم سب کو رہنے کا۔ یعنی اس کی قدرت سے کوئی

اور ہر چیز جو کہ کوئی نہ کہہ سکا کوئی ایسی بات جس میں
 کے امور و مبادی میں سے ہو۔ جس میں باطل کا سدھ کرنا
 ہرگز نہ کے لئے کوئی نہ کہہ سکا۔ اسی کی طرف سے عبادت کرنا
 جو عبادت میں ہرگز نہ کہہ سکا خدا کی عبادت، ان کی عبادت
 ان کی عبادت میں۔ ان کی عبادت میں۔ ان کی عبادت میں۔ ان کی عبادت میں۔
 ایک ہی ہے۔ ہر جگہ ایک ہی ہے۔ ہر جگہ ایک ہی ہے۔ ہر جگہ ایک ہی ہے۔
 اسی کو عبادت کرنا اور اسی کا نام لے کر

یا شبہ و ہنس و افس کی قدرت ہر چیز اور ہر جگہ کا احاطہ کرنے ہوئے ہے)

اور (اے پیغمبر تم کہیں سے بھی نہ کہو) یعنی کسی سمت۔ اور کسی مقام میں بھی ہوا ایک (انسان)

میں۔ اسی طرف کو پھرنو، جس طرف مسجد حرام واقع ہو۔ اور یقین کرو، یہ معاملہ تمہارے
 پر لاگو ہے۔ اس طرف سے ایک ہر طرف سے ایک نئے قلب کی جانب قبولیت تمہیں کتنی ہی دشواری نظر آتی ہو لیکن
 اس کی کامیابی قطعی ہو۔ اس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہ کرو، اور جانتے رہو کہ اللہ تمہارے
 اعمال کی طرف سے غافل نہیں ہے (اس کا قانون بجا ذات محلتے ایک ایک عمل ہی کی نظر آتی ہو)۔
 اور (دیکھو) تم کہیں سے بھی نہ کہو اور کسی مقام میں بھی ہوا ایک (انسان) یا پناہ مسجد حرام کی
 طرف پھرنو (اور (اے پیغمبر) دعوت قرآنی) تمہیں اس طرف کو راہ کو خواہ کسی جگہ اور کسی سمت میں

تقریباً کلمہ و ترجمہ
 سورہ بقرہ

وَلَوْ سِوَى الَّذِي ظَلَمُوا إِذْ يَرْوْنَ الْعَذَابَ ۚ أَنَّ الْعُقُورَ لَهُ جَمْعًا وَذُنَّ
 ۱۳۱ اللّٰهُ شَرُّ يَدِ الْعَذَابِ ۚ إِذْ يَخْرُؤُ الَّذِينَ اتَّبَعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَذُؤُا
 ۱۳۲ نَعْدَابٍ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۚ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَكَ أَتُنَادِينَا
 ۱۳۳ مُنْذِرِينَ مِمَّنْ كَمَا نَذَرْنَا لَكُمْ إِلَهُكُمْ لَأَتُنَادِيكُمْ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِظَاهِرٍ مِنْ نَّادِيهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
 ۱۳۴ خَلَاءًا مَّوَدَّعًا

ہو۔ اور یہ (جو وقت قبلہ پر مقدر ہے) یا ایسا تو ہے اس ہے کہ تھکے تھکے لوگوں کے
 پاس کوئی دلیل باقی نہ رہے (اور یہ حقیقت واضح ہوئے کہ سب سے پہلی ہی کتاب، قبلہ اور مرکز
 ہدایت ہو) البتہ جو لوگ بے انصاف انسان کو کشت ہیں (ان کی مخالفت ہر حال میں جاری رہے گی، تو
 ان کی مخالفت تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی ان سے ڈو۔ مجھے ڈر ہے کہ تمہارا پروردگار چوں کہ تم
 مجھ سے ڈرتے رہے، تو دنیا کی کوئی حالت بھی تمہیں نہیں ڈسا سکے گی) اور علاوہ بریں یہ (حکم) اس نے
 دیا (گیا) جو کہیں اپنی (موجودہ) نعمت تم پر پوری کر دے۔ تیرا اس نے کہ دسی دمل کی سیدھی راہ پر تم
 کام نکل چکا تھا

۱۳۱ جس طرح یہ بات چوٹی کہہ رہے تھے اس سے ایک شخص کو اپنی رسالت کے لیے چسپا یا۔ وہ پہلی آیتیں
 تمہیں سناتا ہو (اپنی پیغمبرانہ تربیت سے) تھکے دور کی اصلاح کرنا ہو، کتاب و حکمت کی تفسیر دیتا ہو
 اور وہ وہ باتیں سمجھاتا ہو جن سے تم نے کفر آشنا تھے (تو اسی طرح ہم چاہتے ہیں اپنی نعمت تم پر پوری
 کریں، اور تم اس مرکز ہدایت سے وابستہ ہو کہ نیک ترین امت جو ہے کا مقام حاصل کرو)

۱۳۲ پس (اب کہ تھکے غلور و قیام کا یہ تمام سرد
 کتاب و حکمت کا خیمہ ٹھہرنے کی غیر ذریعہ، مرکز ہدایت کا
 قیام اور یہ ایک ترین امت جو ہے کا مقام حاصل کرو) (اور میری ادھر سے دو میں بھی تھکے طرف
 خاص رہے ہیں کہ خود ان کے لیے نعمت تھی جب سے غافل نہ ہو گیا (یعنی قانون الہی یہ ہو کہ اگر تم
 یہ لازم رہا ہے میں آگے، تو اب صریح ہمارے ہاں موجود تھی) سے غافل نہ ہو گے، تو اللہ کی مدد و نصرت بھی تمہارا
 کو کامیاب کیا جائے، اور اگر جس جہد کی وجہ سے غافل نہ ہو گے (اور دیکھو میری نعمتوں
 کی قدر کرو۔ ایسا کہو کہ تم ان نعمت میں مبتلا ہو جاؤ
 ۱۳۳ ناگزیر نہ ہو کہ اس سے ہی کاغذ شروع ہو جو

كُلُوا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ وَأَشْكُرُوا لِلَّهِ إِنَّكُمْ تَعْبُدُونَ
 ۱۴۰ شَاخِرَةً عَلَيْكُمْ الْعِمَّةُ الَّذِي هُوَ رَحِيمٌ غَفُورٌ وَمَا يُهْدِي بِهِ لَغَيْرِ اللَّهِ
 ۱۴۱ فَمَنْ أَضْيَعُ عِلِّيِّينَ وَلَا عَادِلَ فَلَا أَمَّةَ عَلَيْهِمْ ذَرْبُ اللَّهِ عَقُورٌ رَجُومٌ
 الَّذِينَ يَكْفُرُونَ مَا آتَاهُ اللَّهُ مِنْ الْكِتَابِ وَيَتَّبِعُونَ رِيسَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا
 أُولَئِكَ مَأْيَا كُلُونِ

الطاف وکرم ہیں، روح اس کی رحمت کا سورد ہوتے ہیں، اور یہی ہیں جو (اپنے مقصد میں) کامیاب
 ہیں!

۱۴۰ بلاشبہ صفا اور مردہ (نامی دو پہاڑیں) اللہ کی (حکمت و رحمت کی،
 ۱۴۱ و مرکز اللہ سے وابستگی کا قیام) نشانہوں میں سے ہیں، پس جو شخص حجِ ابرہہ کی نیت سے اس گھر کا بیٹے
 فناء کعبہ کا قصد کرے، تو اس کے لئے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ ان
 دونوں پہاڑوں کے درمیان طواف کے پھیرے کرے۔ اور جو کوئی خوشنیتی کے ساتھ نیکی کا کوئی کام کرے تو
 (وہ یقین کرے) اس کی نیکی مانگیں ملنے والی ہیں، اللہ ہر عمل کی اسکی منزلت کے مطابق قدر کرنے والا
 اور سب کچھ جاننے والا ہے!

۱۴۰ جن لوگوں کا شیعہ یہ جو کہ (دنیا کے خوف یا طمع سے)
 ۱۴۱ اللہ کی قسم، تم کہہ کر اسے چھین کر تین ایک شمس ہو، ان باتوں کو چھپاتے ہیں جو کائنات کی دشمنیں اللہ کے
 (موجودہ) عروج و زوال کے خلاف ہیں، اللہ کے حکم سے چھپاتے ہیں، اللہ کے
 سنت کے سوا وہ کچھ نہیں۔
 جاننے اور عمل کرنے کے لئے انھیں کتاب میں کھول
 کھول کر بیان کر دیا ہے، تو یقین کر، ایسے ہی لوگ ہیں

جن پر اللہ لعنت کر رہا ہے، ایسے اسکی رحمت سے محروم ہو جاتے ہیں، اور تمام رحمت کرنے والوں کی سنت چھی
 ان کے حصے میں آتی ہیں!

۱۴۰ گراں، (تو یہ کہ دور ازہ ہر نصیحت کے بعد کھلا ہوا ہے، پس جن لوگوں نے یہ نصیحت سے قویہ کر لی تو
 اپنی (گہری) حالت اور برکت سنواری، اور ساتھ ہی (وہ حکم حق کو چھپانے کی جگہ انھیں، بیان کر دینے کا
 شیوہ اختیار کرنا، تو ایسے لوگوں کی قویہ ہم جنوں کہتے ہیں، اللہ ہم جسے ہی درگزر کرنے والے اور رحمت
 سے بخش دینے والے ہیں!

وَنُفِخَ الْبُيُوتُ مَنْ مَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلِصَلَّاهُ وَلِأَنفَقَ
وَأَنَّى الْمَنَ عَلَى حَيْثُ ذُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالسَّكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ
الْمُسْكِرِينَ وَفِي الزَّكَاةِ وَرِجَالَهُ لَصُوفًا وَفِي الرِّكْزَةِ وَاللَّوْنِ بِحَدِّهِ
إِذَا سَفَعُوا وَالْمُتَّقِينَ فِي الْبَرِّ وَالْبَرِّ وَالْبَرِّ وَالْبَرِّ وَالْبَرِّ
الَّذِينَ صَلُّوا وَكَوْنَتِ هُمُ الْمُتَّقُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُنْزُوا لَكُمْ

الْفَصَائِدُ فِي الْمَقَاتِلِ

میں وہ چیزیں ہیں جو اللہ کے لئے ہوتی ہیں، جیسا کہ اللہ کے لئے ہوتی ہیں ان کے
دوسرے میں آپ سے زیادہ محبت اللہ کی ہوتی ہے۔

جزاات این ظالموں کو اس وقت سوجھ گئی جب عذاب کے سامنے آجائے گا
پاکش میں وقت سوجھتی اور حسد کو چھوڑ کر یہ دوسروں کو اس کا ہمراہ نہ بنائے گا اس
دن یہ دیکھیں گے کہ قوت اور ہر طرح کی قوت، صبر، شہرہ کو جو، اور اگر اس کے قرائن حق سے سزا کی
جائے، تو اس کا عذاب بڑا ہی سخت عذاب ہوگا!

اور (دیکھو) جب ایسا ہوگا کہ وہ (پیشوا ابان اعلیٰ)

(۱) پیشوا ابان اعلیٰ کی بیوی کے ساتھ ہجرت کر کے فرست دیا جس کی بیوی کی گئی تھی (کھائے، کئے، کو پیہر کرے
کے صبر کرتے ہو۔

پیشوا ابان اعلیٰ کی بیوی کا ایک بھائی ابان اعلیٰ تھا جس کے پاس ان لوگوں سے کوئی
بہو اور ہر طرح کی چیزیں تھیں۔

اسے دیکھ لیں گے اور ان کے انہی شہوتوں و سیوس کا نشانہ
سند ٹوٹ جائے گا (کہ تو توئی کسی کا ساتھ دے گا اور کسی کو کسی کی فکر ہوگی اور تب وہ لوگ، جنہوں نے

پیشوا ابان اعلیٰ کی بیوی کی بھی بچھاؤ شہس گے کاش ہیں ایک دوسرے چروہ میں وٹنے کی مہلت مل
جائے، تو ہم (پیشوا ابان اعلیٰ) اسے سہی طرح نیرازی ظاہر کریں جس طرح یہ ہم سے نیرازی ظاہر کر
رہے ہیں سو دیکھو اس طرح اللہ ان لوگوں کو کئے اعمال کی حقیقت دکھلا دے گا کہ سراسر حرمت و نیائی
کا سفر ہوگا، اور وہ (خدا) کتنی ہی نیرائی و نیرائی دیکھ لیں، لیکن آتش عذاب سے چٹکا رہنے

وائے نہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْعَبْدُ يَا عَصِيًّا وَالْكَاشِي بِالْأَشْيِ قَسَمٌ عَجَبِي لَهُ مِنْ خَبِيَةِ
سَمِيٍّ قَالِيًا يَا مَعْرُوفٌ وَأَذَانُ زَالِيَةٍ يَا حَسْبَيْنِ ذَلِكُمْ تَعْوِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ
وَرَحْمَةٌ قَسَمٌ خَتَمِي بَعْدَ ذَلِكَ فَتَنَةٌ عَذَابُ الْبُغْيَةِ وَلَكُمْ فِي الْقَصَصِ
حُيُوهٌ يَا وَيْلَةَ لَأَكْثَرُ لَكُمْ تَقْوَتُ كَيْفَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَصَرَ أَخَاكُمْ
الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ حَيَاتًا يَا تَوْصِيَةً يَوْمَئِذٍ وَالْأَقْرَبِينَ يَا مَعْرُوفٌ حَقٌّ
عَلَى الْمُتَعِينِ

۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵

اسے افرادِ نبیل انساناں! زمیں میں جس قدر حلال اللہ
یاں شہداء پر چہرے کے سفوفِ حشر کی لکڑیاں دیکھیں وہی جیلا جیلا
تھیں اللہ ہی جیلا کی بنا تھا سنا تھا ہاں کا اثر تھا۔ یہاں اگر
نوی اسلام کا بانی تھا، لیکن پس تشریحات و تعلیمات میں جو اصول
تقریباً شیطانی دوسو سے ہیں تم، شیطانی کے نقشِ قدم
پر چلو۔ وہ تو عقائدِ اکٹھا و سلاخ۔

ان میں غلت کہ بعض کے جہاں، یہاں سے ان کی روٹی نکال کر
یاں شہداء پر چہرے کے سفوفِ حشر کی لکڑیاں دیکھیں وہی جیلا جیلا
تھیں اللہ ہی جیلا کی بنا تھا سنا تھا ہاں کا اثر تھا۔ یہاں اگر
نوی اسلام کا بانی تھا، لیکن پس تشریحات و تعلیمات میں جو اصول
تقریباً شیطانی دوسو سے ہیں تم، شیطانی کے نقشِ قدم
پر چلو۔ وہ تو عقائدِ اکٹھا و سلاخ۔

۱۴۶

وہ تو تھیں بڑی اور نہایت درجہ بیخ باتوں ہی
کے لئے حکم دیگا۔ نیز اس (اگر اسی) کے لئے اگسا بیگا
کرادے کے نام سے جوئی باتیں کہ جن کے لئے حکام
اس کوئی علم نہیں (یعنی حلال و حرام، نیک و بد)
اور عذاب و ثواب کے بارے میں اپنے فتن و خیال
سے ایسے احکام بناؤ جن کے لئے خدا کا کوئی حکم ہو گیا

اس میں غلطی طرح کہ ہے اہل بدیناں لگا لگا کر
کے لئے حکم دیگا۔ نیز اس (اگر اسی) کے لئے اگسا بیگا
کرادے کے نام سے جوئی باتیں کہ جن کے لئے حکام
اس کوئی علم نہیں (یعنی حلال و حرام، نیک و بد)
اور عذاب و ثواب کے بارے میں اپنے فتن و خیال
سے ایسے احکام بناؤ جن کے لئے خدا کا کوئی حکم ہو گیا

۱۴۷

اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے اشرک ہو جاؤ
یا یلٰہیٰ جو ان کی پیروی کر (اور خدا کی دی ہوئی عقل
بصیرت سے کہہ کر تو کہتے ہیں انہیں ہم تو کسی طریقہ
پر چلے گئے، جس پر اپنے بڑے بوڑھوں کو چلتے دیکھتے
ہیں (افسوس ان کے بے دانشی و جاہل تہ پر) کوئی
دن لوگوں سے مجھے، اگر تمہارے ٹپے و شر عقل

اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ہے اشرک ہو جاؤ
یا یلٰہیٰ جو ان کی پیروی کر (اور خدا کی دی ہوئی عقل
بصیرت سے کہہ کر تو کہتے ہیں انہیں ہم تو کسی طریقہ
پر چلے گئے، جس پر اپنے بڑے بوڑھوں کو چلتے دیکھتے
ہیں (افسوس ان کے بے دانشی و جاہل تہ پر) کوئی
دن لوگوں سے مجھے، اگر تمہارے ٹپے و شر عقل

۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰

مَنْ يَرْكَبْهُ مَعْدُ مَا سَمِعَهُ فَارْتَمَاهُ اسْمُهُ عَلَى الدِّينِ يَسْؤِرُ نَفْسَهُ هَ إِذَا اللَّهُ
سَمِعَهُ عَلَيْهِ هَ مَنْ خَافَ مِنْ مَوْجِرِ جَنَفٍ أَوْ تَمَافَاضٍ سَبَّحَهُ ثَلَاثًا
رَحْمَةً عَلَيْهِ وَرَأَى اللَّهُ عَفْوَكَ تَرَجِيَهُ يَا أَيُّهَا الدِّينُ مَلُوكَيْتَ عَلَيْكَ الْإِسْلَامُ
كَمَا كَتَبَ عَلَى الدِّينِ مَنْ فِيكُمْ تَعْلَمُ تَتَقَوَّنَ هَ آتَاءُ مَعْدُ دَرْقِ مَنْ
كَانَ مِنْكُمْ قَرِيبًا

ہر سب سے بڑی رکاوٹ
 عقل و ہدایت سے استغناء کر دو گے؟

انہی عقیدہ کے حاملوں کے سامنے ملحد بصیرت کی بات پیش کر لیا گیا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اگر لوگوں نے (اللہ کی وحی جوئی عقل و تہذیب کو) کفر کی راہ اختیار کی ہو، تو انہیں جیسے چاہیں ان کو غلط کرنا۔

کی مثال ایسی ہے جسے انھیں گورنر تعلیم کی جگہ مقرر
 ہدایت کی دعوت دینا ایسا ہے جیسے ایک چرواہا چرواہوں کے آگے چھٹا چلا کر چارپائے کچھ بھی نہیں سنتے
 مگر صرف بلاتے اور پکارنے کی صدا میں (جیسے جس طرح چرواہا اپنی بکریوں کو بلانے کے لئے چھٹا چرواہا اور
 وہ اس کی آواز سنتی اور تعقل کرتی ہیں، لیکن اگر اُرد کوئی بات کہی جائے، تو نہ تو سننے کی نہ سمجھنے کی۔ سو
 یہی حال ان اندھی تقلید کرنے والوں کا ہے۔ یہ چارپایوں کی طرح اپنے چرواہوں کی آواز سننے لگے
 پیچھے دوڑنے لگیں گے، لیکن سوچنے سمجھنے کی ان سے امید نہ رکھیں وہ ہرے، لگوں گے، اندھے ہو کر رو گئے
 ہر گز خدا کے لئے ہرے ہوش و حواس سے کام نہیں لیتے، بس کبھی سوچتے سمجھتے والے نہیں!

اسے پیر واپس دعوتِ مسلمانا اگر تم صرف اللہ ہی کی
تجلی کرنے واسطے ہزار اور کچھ ہو کہ حلال و حرام میں حکم اسی کا حکم ہو، تو ان پانچوں کی کچھ پرمانہ رو جو یہود
و نصاریٰ نے اپنے پیشواؤں کی کوہانہ تقلید میں، یا مشرکین عرب نے اپنے دیگر پرستانہ رسوم کی بنا پر اختیار
کر رکھی ہیں، وہ تمام اچھی اور پاکیزہ چیزیں بے گھٹے کھاؤ، و اللہ نے تمہاری عقل کے لئے یہاں کر دی ہیں
اللہ اس کی نعمتیں تمام میں اور اس کی بخششوں کے شکر گزار ہو!

اسمہ نے جو تیرے پر حرام کر دی ہیں، وہ تو نصرت یہ نہیں ہے۔ عذر

سچ میں یاد رہیں گا کہ ہم نے کھانا پکایا ہے اور

أَوْ عَلَى سَفِيرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَتَائِهِمْ أَحْسَنُ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْبَسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ
 الضَّرَرَ وَلَكُمْ لَعْنَةُ الْعِدَّةِ وَلِلَّهِ كُذُوبُ اللَّهِ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ
 تَشْكُرُونَ ۚ وَإِذْ أَسَأَلْتُ عَبْدِي عَنِ قَاتِلِ قُرَيْشٍ ۖ أَجِيبْتُ دَعْوَةَ الْوَعْدِ
 إِذْ أَدْعَايَ فَلَسْتُ بِمُجِيبٍ ۚ وَلَئِنْ سَأَلْتَنِي لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۚ أَجَلُكُمْ
 لَسِئْلَةُ الضُّمَامِ

جہنم کی آگ کے لئے من کی برداشت کسی سخت برداشت ہوا!

یہ اس لئے ہوا (یعنی سید اور نصاریٰ اس حالت میں اس شے متنبہ ہوئے) کہ اللہ نے کتاب (قرآن)
 سچائی کے ساتھ، ذل کر دی تھی (اور جب وحی الہی کی روشنی آجائے تو پھر انسانی ظنون و ادہام کے نور
 کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی جن سے اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔ باہر ہو یہ لوگ اختلافات میں پڑ گئے)
 اور جب لوگوں نے کتاب (قرآن) کے احکام میں اختلاف کیا جو (بوجودیکہ اس کے واضح، در قطعی احکام
 میں اختلاف کی کوئی گنجائش نہ تھی، تو وہ نفرت و مخالفت کی دور و مدار، چوں میں کھوئے گئے ہیں)۔
 نیکی اور سعادت (کی راہ) یہ ہیں جو کہ کہنے (عباد)

(۱۵)۔ بن بن کی اس میں ہر ایک طاعت کو سداوت، بھگت کی راہ کے وقت اپنا منہ عرب کی طرف پیر یا یحییٰ کی طرف
 نہیں جو کہ سداوت کا کفار خاص شکل یا کھڑے ہو کر کوئی خاص منہ نہ کرے (یا اسی طرح کی کوئی دوسری آت خواہر و رسوم
 یا اس میں کوئی اور سریات، اختیار نہ کرے)۔ کہہ سچی ہو چکا ہے کہ کوئی ان کی ماہ تو ان لوگوں کی رہا ہو جو
 نیکی کی رنگ سے حاصل ہوئی ہو اور اچھے دل کی اور دل
 کی کی جو شریعت کے ظاہری احکام، ہم بھی ہی نے ہیں مگر یہ

پروا اور نہد کے تمام میں پر ایمان لاتے ہیں۔
 اور خدا کی محبت کی راہ میں اپنا دل، دشت و دروں
 حاصل ہو۔
 رہاں قرآن کے وقت، ان کی مانگی ہوئی ہو، ان کو دل کھتے ہو،
 وہ سے معصوم و شرفیت کے کلمہ و رسم ہیں، اور کلمہ کے کلمہ

پر ان کی محبت و سداوت و سداوت ہی کی ہے تو ان کے ساتھ اس میں
 چکا اور کلمہ کی ہے، اور شریعت کے ظاہری رسم و احکام ہی کی ہے تو ان
 پر معصوم حاصل جو پس میں ان کو ان کا شرف و سداوت ہے

ان کو دیکھا ہے کہ وہ قرآن

من ظنهم بها ولما كان من الغنى. وأتوا السيوف من أيديهم وألقوا
الله عليكم تغيبون. وقالتوا إني سمعنا الله يقول بقتلكم ولا
تعتدوا. إن الله لا يحب المعتدين. واقتلوهم حيث تقتلونهم
وأخرجوهم من حيث أخرجوكم. والوفاء أشد من القتيل ولا تقولوا
عند المجد حرام

رَبِّیْ تَحْتَ وَ مَسْبُوحٌ رَّدَّ اَرْجَعْتُمْ ذَلِكُمْ عَشْرَةً كَامِلَةً ۚ ذَلِكُمْ بِمَا لَمْ يَكُنْ
 اَمْلَهُ حَاجِرًا لِّلْمَسْجِدِ عَمَّ يَرُدُّوْنَ لِقَاءَ اللَّهِ ۚ وَاعْلَمُوا اَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۚ
 الْحُجَّۃُ اَشْهُرُ مَعْبُودَةٍ ۚ فَمَنْ ذَرَفَ مِنْهَا دُمْعَةً ۚ فَتَحْتَهُ فَلَارَقَتْ وَلَا تُسْقَرُ
 وَلَا جَدَلٌ رَّبِّیْ الْحُجَّۃُ ۚ وَمَا تَعْلَمُوْنَ مِنْ حِلٍّ لِّقَوْلِهِمْ اللَّهُ ۚ وَتَرَدَّدُوْنَ حَبِيرًا
 لِّرَبِّهِ النَّفَقِی ۚ وَتَقُولُ یَا قَوْمِ لَا تَلْبَابُ ۚ لَکُمْ عَلَیْکُمْ حُرْمَتُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ
 فَضْلًا مِنْ رَبِّکُمْ

کر رہے ہو (یعنی اپنے ضمیر کی خیریت کر رہے ہو) کیونکہ
 اگرچہ اس بات میں برائی نہ تھی مگر تم نے خیال کر لیا تھا
 کہ برائی ہو (پس اُس نے) (اپنے فضل و کرم سے تمہیں
 اس غلطی کے لئے جواب دہ نہیں ٹھہرایا) تمہاری عادت
 قبول کر لی، اور تمہاری خطا بخشید۔ (دربارِ کرم
 معاملہ صاف کر دیا گیا ہے) تم (بغیر کسی اندیشے کے) اپنی
 جودوں سے خلوت کرو، اور جو کچھ تمہارے لئے (اللہ کا
 نذر ہے) اس کے اندیشے ٹھہرایا ہو، اس کے خواہشمند ہو۔
 اور (اُسی طرح) مانتے وقت کھانے پینے کی بھی کوئی
 روک تھام نہیں، شوق سے کھاؤ پیو۔ یہاں تک کہ صبح کی
 سفید دھاری (رات کی) کان دھاری سے (انگ

باز شہد بہت، فقال جو پس کھانے پینے، اندازہ ثقیل کے معاملہ
 کو کچھ مانتا ہو، صحت دان کے وقت بہت، تاکہ وقت کوئی روک تھام
 (۱) ناخری کا تعلق کوئی برائی اندیشہ کی بات میں چھوڑ
 کھینچے میں کہ ہمارے ۱۱ روزہ صحت کا ایک نئی متن چھوڑ
 روزوں ایک (دوسرے سے پہلے جانچیں، ہر ایک نوری
 ملا دھاتھ انہی کے منال کیوں بہت
 (۲) معون رہیں جس کے مل میں کوئی ٹھکانہ (دوسرے) ہر ایک بہت
 برکتا میں جو کہ نہ کہ ہے تاکہ ہمارے ۱۱ روزہ صحت کا ایک نئی متن چھوڑ
 ٹھکانہ (دوسرے) میں کی، مگر نہ کہ ہے تاکہ ہمارے ۱۱ روزہ صحت کا ایک نئی متن چھوڑ
 اور تمہارے ان کی ہر ایک بہت گھٹ گئی

نہیاں جو چھلے (یعنی صبح کی سب سے پہلی نمود شروع ہو جائے) پھر اس وقت سے سے کرات (شروع
 ہونے) تک روزہ کا وقت پورا کرنا چاہئے۔ البتہ اگر تم مسجد میں احکام کر رہے ہو تو اس بات میں نہیں
 چاہئے کہ اپنی بیویوں سے خلوت کرو۔ اجمال تک روزہ کا تعلق ہی یہ اللہ کی شرفی ہوں حد بتیاد ہیں
 پس ان سے دودھ نہ پنا۔ اللہ اسی طرح اپنے احکام کو گوں (کی قوم و بصیرت) کے لئے واضح کر دیتا ہے تاکہ
 (انسانی سے) انہیں۔

اور دیکھو ایسا نذر کہ آپس میں ایک دوسرے کا

۱۱۔ اگرچہ کہ ہر ایک شخص کی عادتیں مختلف ہوں، مگر جو کچھ صحت کے لئے ہے، وہ ہر ایک کے لئے ہے۔

حَسَنَةً فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقَدْ عُلِّقَ الْمَنَازِلُ وَفِيكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا
 ۱۶۸ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۚ وَذَكَرَ اللَّهُ فِي الْبَايَعَةِ مَعْدُودَاتٍ ۚ فَمَنْ تَجَلَّى فِي
 ۱۶۹ يَوْمَئِذٍ فَلَا آثَرَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ تَخَرَّفَ فَلَا رِثَةَ عَلَيْهِ ۚ وَمَنْ أَثَقَى ۚ وَفَقَعُوا اللَّهَ
 ۲ وَاعْلَمُوا أَنَّ كُرْهَ اللَّهِ وَحَشْمَ رَسُولِهِ ۚ يَوْمَ الْمُنَازِلَةِ مِنَ الْجَنَّةِ قَوْلَهُ فِي الْحَبَرِ
 ۳ لَدُنِّيَا وَتَجِدُ اللَّهَ عَلَى مَنَاقِبٍ قَلِيلَةٍ ۚ وَهُوَ الَّذِي أَخْصَصَ وَدَارَ تَوَقُّفٍ سَمِيْعٍ
 ۳ الْأَخْرَجَ مِنْهُ

(پھر اُسے یہ نکلنے کی نصیب میں کریں پڑو؟) البتہ اللہ کی نافرمانی سے بچو (اور سعادت میں) کامیاب ہو!

۱۶۸ اور (دیکھو) جو لوگ تم سے جنگ کر رہے ہیں
 ۱۶۹ (۱) اہل مکہ کا ظلم اللہ سے کلام اور اس کی طرف سے پناہ
 اس قسم کے لکھنے کے لئے قرآن پڑھنا، دیکھنے کے لئے جس سے اس نے
 ہر ایک کو اپنا کھانا کے لئے پناہ میں۔ خود ہی کہ اس سے کھانا
 کتبہ ضروری ہے ۱۶۹ (۲) اہل مکہ کے لئے

۱۶۸ اس بارے میں اس کے لئے کہ اس کے لئے پناہ
 کے لئے اس کے لئے پناہ کے لئے پناہ کے لئے پناہ
 (۱) جنگ کے لئے پناہ کے لئے پناہ کے لئے پناہ
 جو ہر ایک کے لئے پناہ کے لئے پناہ کے لئے پناہ
 نہیں کہ اس کے لئے پناہ کے لئے پناہ کے لئے پناہ
 یہ کہ اس کے لئے پناہ کے لئے پناہ کے لئے پناہ
 کا وہی ہے کہ اس کے لئے پناہ کے لئے پناہ کے لئے پناہ
 یہ کہ اس کے لئے پناہ کے لئے پناہ کے لئے پناہ

اُڑائی کی جیسے یا نہ کی جیسے؟ تو اس بارے میں ہم یہ کہ جب تک وہ خود سب کو حرام کے حدود میں تم
 سے جنگ نہ کریں، تم بھی اُس جگہ ان سے جنگ نہ کرو۔ پھر اگر ایسا ہمارا کہ انہوں نے وہاں جنگ کی، تو
 تمہارے لئے بھی یہی ہے کہ اگر جنگ نہ کر۔ مگر یہ حق کی طرف سے ہیں۔ اسی پر ہم نے لکھا کہ اگر ایسا

وَنَهَيْتَ حُرَّتْ وَتَمَلَّكَ . وَانْتَهَى حُجُبُ تَوَسَّادَ . وَرَدَّ رَسِيلُ لَهُ لَنَقِي لَقَّة
 حَدَّثَهُ الْعَرَّةُ بِأَنْ يَلْبَسَ حَسَمَةً حَسَمَهُ . وَلَيْسَ لَهَا دَ . وَهِيَ الْمَاءُ مِنْ
 نَعْسَةٍ أَيْ تَغَيُّرًا مَرَضَاتِ النَّهْرِ . وَتَلَّهَ دُؤْفَ بَالِغًا . بَالِغًا لِيَمِينِ كَوْنِهَا
 فِي السَّيْلِ كَمَا قَدْ مَرَّ . وَكَانَتْ تَبْعُو أَنْصُفَ . فَتَبْعُو دَرَّةَ لَكُمْ قَوْلَ عَمِيْنِ .
 فَرَأَى ذَلِكَ مَنْ بَعْدَهُ مَا حَاوَرَ كُنْهُ السَّيِّئَةِ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَكِيمٌ
 هَكَذَا يَنْصَرِفُ

ہمارے جنگ سے اڑ گئے، تو پھر اٹھ کر وہ جنت و بخشش بھی بند نہیں ہو، بلاشبہ وہ جنت
 سے بخشیدئے والا ہو!

اور دیکھو، ان لوگوں سے جنگ جاری رہو۔

جنگ کی حالت سے دیکھ کر کہیں، انتہائی اندیشہ ہے کہ یہاں تک کہ قتل (یعنی ظلم و فساد) باقی نہ رہے، اور
 جائے۔ یہیں کہ مسلمانوں کی حالت بہت خراب ہے، وہیں کے ظلم و فساد (انسانی ظلم و
 تشدد) کا خاتمہ باقی نہیں رہے۔
 استبداد کی مداخلت آج باقی نہ رہے، پھر اگر ایسا
 ہو تو یہ لوگ جنگ سے باز آجائیں تو انہیں بھی

ملک پرنا چاہئے۔ کیونکہ جنگ کا تشدد نہیں کرنا ہو، اگر صرف انہی لوگوں کے مقابل میں جو ظلم کر رہے ہیں۔
 (باقی ہم ان مینوں کا معاملہ جتنا عرب میں احترام کیا جاتا ہو، انسان میں لڑائی بند کر دی جاتی ہو،
 تو اس بلکے میں تھا، اور یہ یہ ہونا چاہئے کہ اگر حرمت کے مینوں کی رعایت کی جائے، تو کھائے طرف سے
 بھی رعایت ہوتی چاہئے۔ لڑنے کی بجائے، تو کھائے طرف سے بھی نہیں ہو۔) مینوں کی حرمت کے معاملہ
 میں (جبکہ جنگ ہو) اور کا بدردہ (یعنی جیسی روش ایک فرقہ جنگ کی ہوگی، ویسی ہی دوسرے فرقہ کو
 بھی اختیار کرنے پڑے گی۔) نہیں ہو سکتا، ایک فرقہ تو مینوں کی حرمت سے بے پروا ہو کر تلوار کرے
 اور دوسرا فرقہ حرمت کے خیال سے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہے، پس جو کوئی تم پر زیادتی کرے، تو چاہئے
 کہ جس طرح کا معاملہ اس نے کھائے ساتھ کیا ہو، ویسا ہی معاملہ تم بھی اس کے ساتھ کرو (اڑا ہو، تو تم جیسی
 رو بہ نہیں لڑا ہو، تو کھائے طرف سے بھی لڑائی نہیں ہوتی چاہئے) البتہ (ہر حال میں) اللہ سے ڈرتے
 دو، اللہ یہ بات دیکھ کر اللہ تمہیں کا ساقی بھی جو (اپنے تمام کاموں میں) پرہیزگار ہیں!

اللہ کو لوگ چاہے کہ اس میں ہر چیز کو لے کر لے لے لے اور اللہ کی عافیت میں داخل کرے، ایسا کرنا کہ خدا

۱۴۰ اِنَّ تَارِثَهُمْ لَنَفْسٍ حَلِيْمَةٍ مِّنْ عَمَلِهِمْ مَّنْجِيَةً ۚ وَفَصَّىٰ لَا مَرْءٌ مِّنْهُمْ
۱۴۱ تَرْجِعُ الْاَمْوَالَ سَلْبًا مِّنْكُمْ لِقَابُهُمْ مِّنْ يَّوْمٍ يَّبْتَغِيهِ ۚ وَامْرَا
۱۴۲ تَنْزِلُ لِقَابَهُمُ النَّارُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءُوهُ ۚ فَاِنَّ لِلّٰهِ شَرِيْهًا لِّلْعَذَابِ ۚ يَوْمَ يَذْرِبُ
۱۴۳ كَقَرْدٍ ۚ عَنِ النَّارِ ۚ وَتَحْصُرُوْنَ فِيْهَا اَنْفُسَكُمْ ۚ وَالَّذِيْنَ لَقَوْا هُوَ ثَمَرُ
۱۴۴ يَوْمِ الْفَيْصَةِ ۚ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاءُ ۚ يَعْلَمُ حِسَابًا ۚ كَنْ الْقُلُوْبِ قُوَّةٌ ۚ وَاجْعَلْ
صَحَّتْ لِّلّٰهِ

آپ کو ہاک میں ڈال دیتے ہیں کہ کیا جانتے ہیں اس کا بخیر و بد ملک کی ہاک ہے
آپ کو ہاک میں ڈال دے گا اور وہ (کیونکہ اگر تم نے اس
کام کے لئے خدا کا یہ ہوال خرچ نہیں کیا، جس میں تمہارے لئے عظیم و نادر سے نجات اور نفع و کامرانی کا وعدہ فرمایا
تھا، تو یہ دیدہ و دانستہ، قوی زندگی کی جگہ ہاکت کر دینا کرنا ہو گا) یہی کرو! جیسا کہ ہاکت موت انہی لوگوں
کے لئے جو جوئی کی کرنے دے ہیں

۱۴۱ اور دیکھو حج اور عمرہ کی جہیزت کر لی جائے تو
اسے اللہ کے لئے کہا کر چاہئے۔
اور اگر ایسی صورت پیش آجائے کہ تم اس سے
بچو گے۔

۱۴۲ اور اگر ان کا وجہ سے ایسی دوسری وجہ سے دوسرا ملک مل جائے تو
اس میں سے لے کر لیا جائے، نیز حج، عمرہ کی تہذیب کی مشورہ سے
لا کر کرے کی صورت۔

۱۴۳ میں گھر گئے (ہنگامہ) وجہ سے ایسی دوسری وجہ سے اور سرسراقتور تک برکت سرسراقتور کے تو
پھر ایک جاوہر کی قربانی کرتی چاہئے جیسا کہ بھی میرا ہے۔
اور اس وقت تک نہ کہ ہر کے ہاں نہ نہ و (جو اعمال کے سے خلق ہو کر احرام آتے وقت کیا جاتا
ہو جب تک کہ قربانی پنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے۔
ہاں اگر کوئی شخص یہاں ہو، یا اسے سرکاری حلیت کی وجہ سے مجبوری ہو، تو چاہئے کہ ہاں آنا نہ
کا، قہر دیکھو۔ اور وہ یہ ہو کہ نہ نہ رکھے یا صودہ سے یا جانور کی قربانی کرے۔

۱۴۴ اور پھر جب دیکھا کہ اس کی حالت میں ہو (یعنی جنگ کی وجہ سے ایسی دوسری وجہ سے کسی
طرح کے کاوٹ نہ ہو، وہ کوئی شخص چاہے کہ (عمرہ حج سے لاکر تہذیب کے دینے یا کسی سفر میں دوسرے
اعمال کے ثواب سے قائلہ، ٹھکانے) تو اس کے لئے بھی جانور کی قربانی جو جیسی کچھ میرا ہے
اور جس کی قربانی میرا ہے، تو اسے چاہئے کہ تہذیب سے حج کے دوسرے رکھے، سات رکھے

وَجَوْرًا رَحِمْتَ اللَّهُ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو جَلَالٍ يُسْتَعْتَبُ عَنِ خَيْرٍ وَمُتَّبَعٌ قُلُوبُهُمْ
رَبِّهِمْ كَيْفَ يُؤْمَرُونَ وَمَعْلُومٌ لَكُمْ أَنَّكُمْ لَا تَبْلُغُونَ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا وَلَا آخِرَتِهَا
وَيُسْتَعْتَبُ عَنِ خَيْرٍ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو جَلَالٍ يُسْتَعْتَبُ عَنِ خَيْرٍ وَمُتَّبَعٌ قُلُوبُهُمْ
رَبِّهِمْ كَيْفَ يُؤْمَرُونَ وَمَعْلُومٌ لَكُمْ أَنَّكُمْ لَا تَبْلُغُونَ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا وَلَا آخِرَتِهَا

[illegible][illegible]

۱۔ (برطانیہ کے) کچھ آدمی ایسے بھی ہیں جو نفس پرستی کی جگہ خدا پرستی کی روح سے معمور ہوئے ہیں۔
۲۔ انہی کی خوشنودی کی طلب میں اپنی جانیں تک فرخت کر دیتے ہیں (یعنی رخصت کر دیتے ہیں) کی ماہ میں اپنا سب
کچھ قربان کر دیتے ہیں، اور (جو کوئی) ایسا کرنا چاہو، تو ارادہ رکھو، اللہ بھی اپنے بندوں کے لئے شفقت و مہربانی
رکھنے والا ہے۔

وہاں پر ایک سرسبز دیوہشتہ، دوپہ کی گزری کا جب طوفان
 پہنچا تو پھر دماغِ حق تعالیٰ کی حسرت کے ساتھ اس کے پیرا دل، عورتوں

تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَدْفَعُوا مَوَازِينَ حَبِيرٍ مِنْ مِشْرِكِهِمْ وَكَانَ عَجَبًا
وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يُؤْمِنُوا وَتَعْلَمُوا مِنْهُمْ حَبِيرًا مِنْ مِشْرِكِهِمْ وَلَا عَجَبًا
أَوْ تَبْتَغُوا عَوْنًا لِقَائِهِمْ وَتَضَعُوا أَلْيَدَكُمْ لِلْمُغْرَمَةِ بِذِيَّةٍ وَبَيْنَ أَيْدِيهِمْ
لَعْنَةً يَنْذَكُرُونَ وَيَسْأَلُوا ذَلِكَ عَنْ الْخَبِيرِ قُلْ هُوَ ذِي عَرْشٍ عَالٍ
لِيُخْبِرَ وَلَا يَفْرُجُهُنَّ حَتَّى يَضَعَهُنَّ وَإِذَا نَصَرْنَهُنَّ قَالُوا هُنَّ مِنْ حَيْثُ أَفْرَكَهُنَّ اللَّهُ

ساری باتوں میں سہم ہوتا ہے۔ اور دیکھو شیطان کی ہوشیاری کی کئی ہوشیاری نہ کر۔ وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے۔

کونہ پیر کے ساتھ قبر کیا ہوگا کہ اس مسجد میں سے پہلی حد تک پہنچا
اشد کی ہایت ظاہر ہو جائے گی۔ اور جب کہ تیس نیا بچے جس کی
استقامت اور کوشش و جدت تھی۔ اپنی عمر گزرتے ہوئے کوفی مسجد میں
نہ تھے۔ اب تو چھتھی اپنی عمر کو دے دی وہاں پہنچا۔

۱۵۔ ہر کے قانون جزا کی پکڑ سے تمہیں نہیں بچ سکتے۔ (۱۵)

سب پر غالب اور اپنے تمام کاموں میں حکمت والا ہوگا
 دائرہ ان لوگوں کے ایمان و یقین کے لئے وہ سب

کچھ کافی نہیں، جو ابوقت تک انکے سامنے آچکا ہو،

(تو) پھر یہ لوگ کس مات کے انتظار میں ہیں؟ کیا اس
انتہائی خطرہ پر کہ خدا ان کے سامنے غور و جہلئے

(۱) اس طرح خدا اور جو طے کرے مبادلہ اس پر ہے۔

جو کہ ہمارے ہر ایک ؟ (اگر وہ اسی بات کے منظر پر)

کاموں کا مشق شدہ انتہائی کے {تحدید}

میں سے میری کچھ بہنیں اسرائیلیں سے یو جھو، سہنے

بیس طرح علاج و معادت کی تمام میں اُن پر کھول

دیں؟ لیکن اس پر بھی سادہ ہدایت پر قائم نہ رہنا اور غیبت

ہاں! کہ تیرے پاس نہ تھی، اور جو کوئی خدا کی نعمت یا کرم

کونہ بیرو کے ساتھ قہر کیا گیا ہے کہ اس صوبہ خاں سے اپنی خدمت کے لیے
 لشکر کا ہاتھ نظر کر رہے ہیں، اور وہ کچھ تیس دن پہلے ہی صوبہ کے

استقامت کے لئے ضرورت تھی۔ ایسی ہی اگر تھے لیکن کوئی سیدہ بیکم
نہ تھی۔ ابھی تو نجات انہی کو عروسی سے بددین چھڑا۔

اگر ایک گروہ کے ایمان و یقین کے لئے کھانا پیو، دھت کاٹا میسر،

موجودہ ملک اندریسی گہاں جو کہ کھانکھٹے سے انگریزوں نے ان سے کسے کسے

ایک لاکھ کی رگتیں، اس سوارش حاصل کرنے کے لئے صرف یہی کافی ہیں کہ

کے لئے یہ باتوں کی جانچ کر پہلا مرحلہ تھا۔ پھر اس کا عملی

Figure 1 is a line graph showing the effect of the concentration of the inhibitor on the rate of polymerization. The y-axis is labeled "Rate of polymerization" and ranges from 0 to 1.0. The x-axis is labeled "Concentration of inhibitor" and ranges from 0 to 1.0. The curve starts at (0, 1.0) and decreases as the concentration of inhibitor increases, approaching 0 as the concentration approaches 1.0.

کئے ہیں، اور فرشتے (صفحات کھڑے، چول، اور

توادر کھسرات و تائیں ہوئے وای نہیں اود تمام

(اے بھڑا چاہئے کہ یہ لوگ کھلی آستیں کی سرگشتہ

محققین (علم و بصیرت) گفتنی روشن نشانایی دین (دین)

11/10/10 10:00 AM

۱۶۔ یہ امر ایسی کہ اگر شریعت سے جو کچھ اٹھائے ہمیں پتہ نہ چلتا

۱۔ یہ وہ لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے نوازا ہے۔

وگھوڑا (کمان بول چکھت، بگھی سروسے میں بہت)

[illegible]

اسی اصول پر ہی پورے مریض، تہذیبی و تمدنی کا یہی ملکہ ہوا جو اس ملک میں حاکی ہو گیا۔
نیا بلایا، نیا دین، نیا جہت و گوارے پرست کے گرد گھومتا، مادہ دنیا کی اس مادی نے
کچھ اور بھیجے، خود پرست، مادہ پرست، مادی پرست، مادی پرست کے لیے تفریق کی جس پر کچھ
وہی حال ملک سے کہہ سکتے ہیں۔ وہی ہے جو ملک کو تہذیب و تمدن سے
کے تہذیب و تمدن سے

دی جیس لوگ مختلف ہو گئے تھے (۱) ایک دوسرے کو جھٹلا رہے تھے، اندھا دھبے پاتا ہوا، بون کی سیدی
 ماہ دکھلا رہا تھا!

پھر کیا تم نے یہ سچہ رکھا ہو کہ دھنسنے ایمان کا
 زبانی دعویٰ کو کہ تم نہت میں داخل ہو جانے
 (اور نہت جہان کے لئے سب سے بڑا آفتاب)
 میں کامیاب ہونا ضروری نہیں (۱۹) لہذا کہ ابھی تو
 مجھے دو آفتاب مشرق و مغرب سے نظر آ رہے

سے پہلے لوگوں کو پیش آچکی ہیں۔ ہر طرح کی محبتوں اور محبتیں انھیں پیش آئیں، شدتوں اور ہوسنا کیوں سے آنکے دل دہل گئے۔ یہاں تک کہ، ان کے کہے رسول اور جو لوگ ایمان لائے تھے پھر اُن سے ملے نصرت الہی تیرا وقت کب آئے گا؟“ رتبہ اچھا کمپرومیز چمک رہا، اور خدا کی نصرت یہ کتنی جلدی ہوئی اور نہ ہو گئی، ”ہاں، گھر آئیں، خدا کی نصرت تم سے وعدہ نہیں ہوا“

مَتَّاعًا إِلَىٰ الْغَوْلِ غَيْرِ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْتَ فَكَرْحَنَ عَلَيْكَ بَيْنَ مَاحِلَيْنِ فِي تَصَرُّفِهِمْ مِنْ
مَعْرِفَتِي وَأَنْتَ عَرِضٌ لِتُحْكَمَ بِهِ لِلصَّالِحِينَ مَتَّاعٌ بِأَلْفِ رُومٍ حَتَّىٰ أَتِيَ الْمُنَافِقِينَ هَكَذَا
سَبَّحَ اللَّهُ لَكَ رَبِّهِ نَعْلَمُ عَقُولُونَ الْكُفْرُ كَيْدٌ لِّدِينِ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أَلُوفٌ حُدِّثُوا
لِلْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ هُمْ عَنْهُ وَعُودُهُ لِقَآءِ أَحِبَّاءِهِمْ مِنْهُ لَكُنَّا فَصِلَ عَلَى النَّاسِ لَكِنَّ الْغَوْلَ الْقَتْلَ
لَا يُكْرَهُهُ وَقَدْ تَلَّوْا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُمْ لَمْ يَكُنْ
فِيهِمْ حَتَّىٰ يَضْمَحْضُمَ لَهُ أَصْعَاقًا كَثِيرًا وَدَوَّ اللَّهُ بُعْضَ الرِّجْلِ وَأَنصَبَ فِيهِمُ الْمَوْتَ وَكَرِهُوا لَهُ
بِئْسَ الْكُلُوبُ يَمْشِي السَّيْرَ وَيَلْ مِنْ لَقْدَرٍ مَوْسِي سَازِدٌ وَتَلَّوْا وَبِئْسَ الْهَوَآءُ يَغِيثُ الْغَوْلَ يَقْتُلُ

۲۵۲-۲۵۳
۲۵۳

۲۵۴-۲۵۵
۲۵۵

میں بہت سی باتیں کہی گئی ہیں۔
۱) اہل اسلام سے کسی قوم کو ان کے خلاف کسی کام کے خلاف نہیں کیا جائے۔ اہل اسلام سے کسی قوم کو ان کے خلاف کسی کام کے خلاف نہیں کیا جائے۔
۲) اہل اسلام سے کسی قوم کو ان کے خلاف کسی کام کے خلاف نہیں کیا جائے۔ اہل اسلام سے کسی قوم کو ان کے خلاف کسی کام کے خلاف نہیں کیا جائے۔
۳) اہل اسلام سے کسی قوم کو ان کے خلاف کسی کام کے خلاف نہیں کیا جائے۔ اہل اسلام سے کسی قوم کو ان کے خلاف کسی کام کے خلاف نہیں کیا جائے۔
۴) اہل اسلام سے کسی قوم کو ان کے خلاف کسی کام کے خلاف نہیں کیا جائے۔ اہل اسلام سے کسی قوم کو ان کے خلاف کسی کام کے خلاف نہیں کیا جائے۔
۵) اہل اسلام سے کسی قوم کو ان کے خلاف کسی کام کے خلاف نہیں کیا جائے۔ اہل اسلام سے کسی قوم کو ان کے خلاف کسی کام کے خلاف نہیں کیا جائے۔

۲۵۵

فی الحقیقت انہما کوئی اعتبار نہیں کرتے جو کچھ بھی مراد نہ ہوگا، وہ تو اسی بات پر ہوگا جو (پیش کی گئی) کہ تم نے
سب کو جو کر کی ہو، اس سے لے کر ان کے خلاف نہیں کیا جائے۔ اپنے دل سے کٹا ہو، اور اللہ ہر حال میں بخشنے
والا اور رحمت رکھنے والا ہو!

۲۵۶

جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس جانے کی قسم کھا بیٹھیں، تو ان کے لئے چار مہینے کی مدت ہے پھر اگر اس مدت
کے اندر وہ رجوع کر لیں، یعنی بیوی سے ملاپ کر لیں، تو اللہ رحمت سے بخشے والا ہو (اور اس کی رحمت
بخشش ہی چاہتی ہے) کہ تم بھی وہی رسول کی خطائیں بخشدہ اور شفقت رحمت کے ساتھ پیش آؤ!
لیکن اگر ایسا رجوع کے بعد طلاق یا کی ضمان میں تو پھر بیوی کے لئے طلاق ہو۔ البتہ ملاپ کی
جگہ پر اپنی کاغذ کر کے جوئے پر بات نہ ہو کر، اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہو، اگر تم نے ناحق
دعا اپنی بیوی کو الگ کر دیا، تو یہ اللہ کے عار و رسالت سے پوشیدہ نہیں رہے گا!

۲۵۷

اور جن عہدوں کو ان کے شوہروں نے طلاق
لگا کر ان کے احکام، وہاں سے وہاں سے ہی جہنم میں لے جائے گا، یہی وہی ہے جو تو انہیں چاہے، اور پوری آیات کے تحت
انہیں ملے گا، یہی وہی ہے جو تو انہیں چاہے، اور پوری آیات کے تحت

۲۵۸

اللَّهُ يَجِدُ كُلَّ مَعْرُوفَةٍ فَتَهُ وَفَضْلَهُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ يَذَرُ فِي الْحِكْمَةِ مَنْ يَشَاءُ
وَمَنْ لَبِثَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَبْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذَرُ كَثِيرًا إِلَّا لِقَوْمٍ أُولِي الْأَلْبَابِ ۝ وَمَا
انْقَضُوا مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذْرٍ مِنْهُ مِنْ نَدْرٍ كَانَ اللَّهُ بِعَلَمِهِ ۝ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنَ الْخَالِقِ
إِلَّا بُدٌّ وَالصَّكُّ فَرَسٌ خَلِقُ ۝ وَإِنْ تَعْمَلُوا شَأْنًا فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَنْزِعُ الْحَقَّ بِمَا يَشَاءُ
عَنْكُمْ مِنْ سَوَاءٍ وَكُفْرًا وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ لَكُمْ أَنْفُسَكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَعْرُوفٌ وَلَكُمْ فِيهَا

دالے ہو، تو یقیناً اس واقعہ میں تمہارے لئے بڑی ہی نشانی ہو:

پھر جب (کچھ عرصے کے بعد) ایسا ہوا کہ کھانا کھانے
اشکر کے ساتھ کوچ کیا، تو اس نے کہا، دیکھو لو وہ
میں ایک ندی ٹہسے گی! اللہ اس آدمی کے
پانی سے (تمہارے صبر اور طاقت کی) آرائش

(۵۰) طاہریت کا پانی پینے سے روک کر لوگوں کے مہربانیت اور طاقت
العیاذ باللہ! امتحان لیتا۔ اللہ ایک قلیل عرصہ کے بعد اس کی طاہریت پر
اس آدمی کی چیز پر (اور طاقت جو یہ لوگ ایک کٹری کی پانی میں
سیر کرنے کے دوپہر میں جنگ کی مجلس کی کر کر رہے تھے)

کونے والا ہو۔ پس یاد رکھو جس کسی نے اس ندی کا پانی پیا، اس سے میر کوئی واسطہ نہیں۔ وہ میر
جماعت سے خارج ہو جائے گا۔ میر اس آدمی ہی ہوگا جو اسکے پانی کا نہ نہ چکے۔ اس اگر کوئی آدمی
(بہت ہی مجبور ہو، اور) اپنے ہاتھ سے ایک پتھر بھرے اور پی لے، تو اس کا مضائقہ نہیں۔

لیکن (جب لشکر ندی پر پہنچا، تو) ایک قلیل عرصہ کے بعد سب کے پانی پی لیا اور میر طاہریت
کی آرائش میں دالے نہ گئے!

پھر جب طاہریت اللہ اسکے ساتھ وہ لوگ جو رکم
اپنی بچاؤ، ایمان کہتے تھے، آدمی کے پار گئے تو
آن لوگوں نے (جنہوں نے طاہریت کے حکم کی
آوازانی کی تھی) کہا، ہم میں یہ طاہریت نہیں کر آج

(۵۱) اس میں ہماری طاہریت پر بھی طاہریت پر نہ گئے تھے، یہی
کئی ہی بڑی طاہریت پر بھی طاہریت پر نہ گئے تھے، یہی
رجح و سخت کار، وہ آدمی کہ کرت و عادت پر میں کہہ دوں گی کہ
یہ وہ طاہریت ہے کہ اس لوگ کے ساتھ یہ طاہریت میں طاہریت ہے۔

جائز سے (طاہریت کے لشکر کا ایک دیرینہ سردار تھا) اور اس کی فوج سے مقابلہ کر سکیں، لیکن
وہ لوگ جو مجھے تھے کہ انھیں (ایک ن) اللہ کے حضور حاضر تھا، چکا راستے (وہ تر دشمنوں کی کثرت
اور اپنی قہمت سے ہر ماں کیوں پہنچے جاتے ہو؟) کتنی ہی چھوٹی جماعتیں ہیں جو بڑی جماعتوں پر حکم
الشی سے غالب آگئیں اور اللہ صبر کرنے والوں کا راستہ ہی ہو!

اور پھر جب وہ میدان جنگ میں جا توں اور

وہاں بھی اللہ کے ساتھ ہو، طاہریت کے ساتھ

تَسْمَعُوا أَنْ تَكْفُرُوا صَغِيرًا ۚ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا اللَّهَ وَلَكُمْ عَمَلٌ كَثِيرٌ فَاذْكُرُوا اللَّهَ وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاسْمَعُوا لِمَنْ يُدْعِي إِلَى اللَّهِ وَتَقُوا اللَّهَ عَسَىٰ تُفْلِحُونَ ۚ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا اللَّهَ وَلَكُمْ عَمَلٌ كَثِيرٌ فَاذْكُرُوا اللَّهَ وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاسْمَعُوا لِمَنْ يُدْعِي إِلَى اللَّهِ وَتَقُوا اللَّهَ عَسَىٰ تُفْلِحُونَ ۚ وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا اللَّهَ وَلَكُمْ عَمَلٌ كَثِيرٌ فَاذْكُرُوا اللَّهَ وَأَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاسْمَعُوا لِمَنْ يُدْعِي إِلَى اللَّهِ وَتَقُوا اللَّهَ عَسَىٰ تُفْلِحُونَ ۚ

یہ آیتا کہ خدا کے لئے میں جنت کرنے لگا تھا جب
ابراہیم نے کہا میرا بھائی وہاں لوہہ ہر مخلوق
کو چٹا کر دے اور اسے جو اسے چرب میں کھا چکا
اور اسے والا اس جہاں جیسے چاہوں ہلاک کر دوں
جیسے چاہوں جہاں اس پر ابراہیم نے کہا چاہا

مادریوں خصوصاً کی باتیں تھیں۔ اسی طرح یہ جس
مطلب کو دل میں لایا اس پر پورا اس میں اس پر اس
اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر
اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر
اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر
اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر
اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر
اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر اس پر

اگر ایسا ہی ہو تو اللہ سبح کر پرب کی طرف سے (زمین پر) طلع کر آئے۔ تم بھیجے سناں کھاؤ تاکہ
معلوم ہو جسے تمہیں کائنات خلقت میں طاقت و تصرف حاصل ہوا ہے جواب سکر وہ پوچھا جسے
کفر کا شیوہ اختیار کیا تھا بگاڑتا ہو کر نہ گیا (ابراہیم کے خلاف کچھ نہ کر سکا) اور اللہ کا قائل
یہ ہے کہ وہ ظالموں پر کا میابی و فلاح کی راہ نہیں کھولتا۔

”یہ اسی طرح اس شخص کی حالت پر بھی غور
کر جو ایک ایسی سستی پے سے گذر تھا جس کے مکان کو
کی جیتیں تھیں تھیں اور گری ہوئی تھیں یہ وہ لوگ
کا طوسیر تھا (یہ حال بیکہ کر وہ اول اسٹا جس
بستی کی وراثی کا یہ حال ہے۔ کیونکہ ہر بستی ہر کوئی
اسے موت کے بعد (وہ) زندہ کر دے (یعنی)
(دیا۔ قایا و کرے)

اسی سرائے کے بارہ دروازے ہیں سے اس آیت کی حاکمیت
جس طرح اللہ نے اس کو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

پھر یہ ہوا کہ اللہ نے اس شخص پر مہربانی کی
خدا کی کریم۔ پھر اس حالت سے اسے اٹھایا اور
اس کی حالت سے اس کی حالت سے اس کی حالت سے
اس کی حالت سے اس کی حالت سے اس کی حالت سے
اس کی حالت سے اس کی حالت سے اس کی حالت سے
اس کی حالت سے اس کی حالت سے اس کی حالت سے
اس کی حالت سے اس کی حالت سے اس کی حالت سے
اس کی حالت سے اس کی حالت سے اس کی حالت سے

اسی سرائے کے بارہ دروازے ہیں سے اس آیت کی حاکمیت
جس طرح اللہ نے اس کو اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَمَنْ يَكْفُرْ فَإِنَّهُ أَسْفَرٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ
دَعَا لِقَوْمٍ عَلَيْهِمْ فِيهِ مَا فِي الصُّورِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَنْ يَكْفُرْ فَإِنَّهُ أَسْفَرٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ
دَعَا لِقَوْمٍ عَلَيْهِمْ فِيهِ مَا فِي الصُّورِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَنْ يَكْفُرْ فَإِنَّهُ أَسْفَرٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ
دَعَا لِقَوْمٍ عَلَيْهِمْ فِيهِ مَا فِي الصُّورِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَنْ يَكْفُرْ فَإِنَّهُ أَسْفَرٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ
دَعَا لِقَوْمٍ عَلَيْهِمْ فِيهِ مَا فِي الصُّورِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَنْ يَكْفُرْ فَإِنَّهُ أَسْفَرٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ
دَعَا لِقَوْمٍ عَلَيْهِمْ فِيهِ مَا فِي الصُّورِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَنْ يَكْفُرْ فَإِنَّهُ أَسْفَرٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ
دَعَا لِقَوْمٍ عَلَيْهِمْ فِيهِ مَا فِي الصُّورِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَنْ يَكْفُرْ فَإِنَّهُ أَسْفَرٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ
دَعَا لِقَوْمٍ عَلَيْهِمْ فِيهِ مَا فِي الصُّورِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَنْ يَكْفُرْ فَإِنَّهُ أَسْفَرٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ

بیت القہر کی رواد حیرت انگیز ہے جس کے بارے میں

دن تک، ایک دن کا کچھ حصہ۔ شہزادہ انیس ایک
سو برس تک۔ پس اپنے کھانے اور پانی پر نظر ڈالو۔ ان میں برسوں تک پٹے پہنک کوئی علامت نہیں
دیتے ان میں کوئی ایسا تغیر نہیں ہوتا ہے جس سے معلوم ہو کہ بڑی مدت ان پر گزری ہو (اور انی سالوں
کے آگے بھی نظر ڈالو کہ وہ کس حالت میں ہو؟) اور یہ جو کچھ کیا گیا، سوا اس سے کیا گیا، تاکہ ہم
تھیں لوگوں کے لئے (حق کی) ایک نشانی بنیں (اور تمہارا ملو ان کے لئے یقین بے شک کا ذخیرہ)
دہر (جس کی) ٹہریں پر نور کو نہ کس طرح ہم (ان کا ڈھانچہ بناں کھڑا کرتے ہیں اور پھر کس طرح
اس (ڈھانچے) پر گشت (کافلات) پر چلتے ہیں (کہ ایک مکمل اور مکمل تھی ظہور میں جاتی ہو؟)
پس جب اس شخص پر حقیقت کھل گئی، تو وہ بول اٹھا میں یقین کے ساتھ جانتا ہوں، بلاشبہ اس

اہرات پتلا رہا!

اور پھر (دیکھو) جب ایسا ہوا تھا کہ اگر کہیں
نے کہا تھا کہ یہ سرد دربار اب کچھ دکھائے۔ کس
طرح تو مردوں کو زندہ کر دیا؟ اللہ فرمایا کیا
یقین اس کا یقین نہیں ہے؟ عرض کیا (ضرور ہے
لیکن یہ اس لئے چاہتا ہوں تاکہ میرے دل کو
قرار آجائے) (یعنی تیری قدرت پر تو یقین آیا
ہو لیکن یہ جہیز اس کی حالت دیکھ کر دل بھر گئے
(لگتا ہے تو بیات و دور ہو جائے)

۱۰۰۰ عروج سے شہزادہ جوں کا رہا اور خوش گرد آوا
کہ ایک تربیت یافتہ جماعت کی حالت میں دل بٹا، اور اس سے بڑا
مخلوق جو حضرت پیر سید علیہ السلام کی لگتی تھی۔
موجود اور کافر۔ ایک ایسے عہد میں تھا جہاں تک کہ
عہد کے کلمے سے ہر کوئی گمراہ ہو گیا تھا جس میں قرآن مجید
استوار دکھائی دیتا تھا۔ حیات دیکھ کر انھوں نے کہا خدا تر
کی طرح اس وقت کے دل سے دل ہو گیا؟ اس پر انھوں نے فرمایا
کی انصاف ہو سکتی ہے یہ نہ دل کی خلقت و خلق کردن۔ اگر
کہ یہ وہی وہی ایک ایسے میں کہ وہ یہ تربیت پسند تھے
ہر گز دل اور شہادہ خود سے بے پناہ تھا جس کا ہر کوئی
کی عمر وہ اس وقت کی عمر و تربیت سے اس عہد
پر نہیں پہنچ سکتے تھے یہی مسئلہ جس کو ہم نے
جنا کر سنا ہے اس میں جو حقیقت اس کی روشنی

اس پر ارشاد الہی ہوا، اچھا، یوں کر کہ برآمد
میں سے چار سالہ بچہ گوا، وہ انھیں اپنے سن کو

۱۱۔ کئی کے لئے خراج کو افسد کے لئے خرچ کر دیا۔ ۱۲۔ کچھ کا سب سے پہلے دوست رکھنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہو۔
 حلفت میں خدا کا نام لیا اور حلف کیا۔ ۱۳۔ سب سے پہلے دوست رکھنے والا ہو، اس کو خوش
 آگاہ کر دیا کہ جو چیزیں کے لئے خرچ کر دیا، تو وہ ایک اور کچھ کر دیا۔
 دوست واپس کر دیا۔ ۱۴۔ جس سے ملنے کا وہاں حلفت کی باتیں ہو۔
 عالم کو دیکھا اور اس کے لئے خرچ کر دیا، تو وہ ایک اور کچھ کر دیا۔
 کسی کو دیکھا اور اس کے لئے خرچ کر دیا، تو وہ ایک اور کچھ کر دیا۔
 ۱۵۔ لیکن یاد ہے۔ کچھ خیرات دہی ہو جو دل کے
 اخلاص اور نیکی کے ساتھ ہو پس، جو لوگ اللہ کی
 راہ میں حج کرتے ہیں اور اس طرح خرچ کرتے ہیں کہ
 اسکے بعد تو احسان جاتے ہیں نہ لئے دے
 کر اپنے قول و فعل سے کسی طرح کا دکھ پہنچاتے ہیں تو راہ حق میں خرچ کرنے کی انہی کی ہر
 یقیناً نیکے پروردگار کے حضور انکے عمل کا اجر ہو۔ نہ تو انکے لئے کسی طرح کا درد ہوگا، نہ کسی طرح کی
 تنگینی!

۱۶۔ سید سے ایک اچھا بل، اور (جو وقت سے) حضور و درگاہ کی کوئی بات، اس خیر
 سے کہیں بتر ہو جسکے ساتھ خدا کے بندوں کے لئے اذیت ہو۔ اور (دیکھو یہ بات نہ بھوک، اللہ
 بے نیاز اور صبر پر لینے دے بے نیاز ہو۔ اس نے تمہاری نیکیوں کی اسے احتیاج نہیں۔ لیکن وہ
 صبر بھی ہو، اس نے پسند کر لیا کہ تم میں بھی عالم اور حضور و درگاہ

۱۷۔ لیکن یہ بھی ہو، اس نے پسند کر لیا کہ تم میں بھی عالم اور حضور و درگاہ
 کے لئے اس خرچ کرنا ہو۔ اور اس پر اس خیر کے
 دین پر ایمان نہیں رکھتا (کہ جو کچھ کہے، اللہ کے
 کی اصلاح اور اس کے لئے خرچ کر دیا، تو وہ ایک اور کچھ کر دیا۔
 ۱۸۔ لیکن یہ بھی ہو، اس نے پسند کر لیا کہ تم میں بھی عالم اور حضور و درگاہ
 کے لئے اس خرچ کرنا ہو۔ اور اس پر اس خیر کے
 دین پر ایمان نہیں رکھتا (کہ جو کچھ کہے، اللہ کے
 کی اصلاح اور اس کے لئے خرچ کر دیا، تو وہ ایک اور کچھ کر دیا۔

۱۹۔ لیکن یہ بھی ہو، اس نے پسند کر لیا کہ تم میں بھی عالم اور حضور و درگاہ
 کے لئے اس خرچ کرنا ہو۔ اور اس پر اس خیر کے
 دین پر ایمان نہیں رکھتا (کہ جو کچھ کہے، اللہ کے
 کی اصلاح اور اس کے لئے خرچ کر دیا، تو وہ ایک اور کچھ کر دیا۔

کس نامہ چری تجھے ہر دو کو اس وقت کہ وہی سنا اور بھلا
 پہنچے گی میں تھک کر کہ یہ عقد بچائے خود غلہ سے لٹا ہو جائے
 مطلب یہ کہ دل میں مخلص ہیں چاہئے اور یہی بات کہ
 دکھائے اور کس نامہ میں کہنا چاہئے
 ۱۵۔ خیرات کا دوسرا نامہ جو کہ میں نے دیکھا ہے اس کا نام
 کسی شخص کی خوشحالی اور کثرت

ہے!
 (۱) یہ فیصلہ، تم پر کچھ اس بات کی ذمہ داری نہیں کہ لوگ ہر بات قبول ہی کر لیں (انتظار کام صرف
 راہ دکھانا دیتا ہے) یہ کام اللہ کا ہے کہ جو کہ جسے چاہے راہ پر دکھائے۔ میں تم لوگوں سے سدا ہو کچھ بھی تم
 خیرات کرو گے، تو اس کا نام کچھ مجھے نہیں بھائے گا اور نہ کسی دوسرے پر اس کا احسان ہو گا خدا کو تو
 ہی نامہ کے لئے کرے گا۔ اور غدار خیر کرنا اسی غرض کے لئے ہو گا کہ اللہ کی رضا جوئی کی راہ میں خیر کرے
 (سوا اگر اللہ پر سچا ایمان رکھتے ہو، تو تم نہیں کر اس کی راہ میں خیر کرنے سے تمہارا ہاتھ نہ چلے گا اور
 دوسرے بات بھی یاد رکھو کہ جو کچھ خیرات کرو گے تو خدا کا نالہ یہ ہو گا کہ اس کا بدلہ پوری طرح نہیں دے گا
 تم پر ظہر نہیں کیا جائے گا دینے تمہاری حق تلفی نہ ہوگی۔ سلاخات الہی کی بخشش اور اپ تول میں بھی
 کسی بیشی یا غفلت نہیں ہو سکتی!!

خیرات تو ان حاجت مندوں کا حق ہے جو
 (۱) خیرات کا ایک سرور ہی صرف ان ہی خیرات کی طرف نظر کرے
 نگاہوں کو تو وہ سب سے سختی سے اپنے ان لوگوں کی مدد کرے اور ان کا
 خدا پرست کرے اور ان کی خدمت کے لئے وقف ہو گے۔ میں نے
 خیرات کی خدمت پر جو کہ وہاں وہاں میں دیکھے ہیں وہ سب
 اس وقت کی صورت پر مشتمل نہیں ہیں۔ وہ ان کی حالت کی
 ہو کر مرنے پر پہنچ کر جو کہ اسے تو اس کی ہر گز مدد نہ کرے
 خیرات خیرات ہے جو کہ اسے خیرات ہے۔ خدا ہر قوم کا
 ۱۵۔ خیرات نامہ میں لوگوں کو خیرات کا کچھ بھی نہیں ہے جو کہ
 یہ بات دیکھا کہ ہوتے ہیں ان کے ماک خود اور ماک خود کو کہ
 یہ بات دیکھا کہ ہوتے ہیں ان کے ماک خود اور ماک خود کو کہ
 ۱۵۔ خیرات نامہ میں لوگوں کو خیرات کا کچھ بھی نہیں ہے جو کہ

۱۵۔ خیرات نامہ میں لوگوں کو خیرات کا کچھ بھی نہیں ہے جو کہ
 کو پائے دیکھو کہ جو کہ اسے خیرات ہے وہاں کو پائے دیکھو کہ جو کہ
 خیرات کے لئے خیرات ہے وہاں کو پائے دیکھو کہ جو کہ

چاہئے کہ ایسا کرتے ہوئے اپنے پردہ نگار کا دل میں خوف رکھئے جو کچھ اس کے قتل سے ہے اس میں کسی
خرچ کی کمی نہکے۔ ٹھیک ٹھیک اعتراض کرے۔

اگر آپ ہرگز مجھے نہ دینا، آج ہی دو بے عقل بھڑا توں جو (یعنی سین بٹن) اور حلقہ کرنے کی کھنڈ رکھتا ہوں
یہ اس کی استدعا نہ رکھتا ہرگز جو کہے اور لکھوئے کہ اس صورت میں پہنچے اس کی جاسکے اس کا سر پرست
دیانت داری کے ساتھ مطلب پورا جائے۔

نہ جو دستاویز لکھی جائے اس پر اپنے دیوبندوں سے دواد میں کو واد کر لے۔
گروہ خود نہ ہوں تو پھر ایک فردا کے لئے دو سو تین چھ تین گواہ کرنا پسند کرو۔ اگر گواہی دیتے ہیں
یک عورت بھول جائیگی دوسری یاد دے گی۔

اور جب گواہ طلب کئے جائیں تو زبانی ایسے سے گیز نہ کریں۔

اور دھڑلہ چڑھا سونے کا، حسب تک مہربانی جو دستاویز لکھتے ہیں کالی نہ کرو۔ اللہ کے نزدیک میں سچا
سے انصاف کی زیادہ شہرہ ملی ہو، شہادت کو بھی طرح قائم رکھتا ہوں اور اس بات کا حق الامکان بند بست
کو نہیں کہ (آئینہ) شک تہ میں پڑو۔

ہاں اگر یہ ہو کہ نقد (یعنی بین) کا کاروبار جو جسے تم (ماحول) تم ایسا دیا کہ تم ہو تو ایسی حالت میں
کوئی مضامین نہیں لکھا پڑی نہ کی جائے۔

لیکن (تجارت) کاروبار میں بھی سودا کرتے ہو گواہ کر لیا کرو تاکہ خرید و فروخت کی نوعیت اور شرط کے
بابت میں بعد کو کوئی جھگڑا نہ ہوئے۔

اور کتاب، اور گواہ کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچا جائے (یعنی اس کا موقع نہ دیا جائے کہ اہل غرض
نہ پر فائدہ والین وہ سچی بات کے نمائندے نہ ہوں، اگر تم ایسا کیا، تو یہ خدا کو گناہ کی بات ہے
اور یہاں کہ ہر حال میں ہافس نہ ٹھہرے۔ وہ تم سے اطلاع و سوا کے طریقے سمجھتا ہے اور وہ ہر چیز کا علم
رکھنے والا ہے!)

۲۸۳ میں نے کوئی چیز لکھ کر دے دی ہے، مگر رہنمائی
کا چیز جو تم سے لے کر دے دی ہے، مگر رہنمائی

میں ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز گروہ کو کرنا اس کا قبضہ (قرض) دینے کے بعد جائے۔ پھر اگر آپ ہر کام میں
سے ایک آدمی دوسرے کا اعتبار کرے، تو جہاں کا اعتبار کیا گیا ہو (یعنی جہاں کا اعتبار کر کے، گروہ کی چیز اس
کی دانت میں رہی گئی ہو) وہ (قرض کی رقم) کو مقرر حق کی امانت (ایس کہے) اور اس سے

پتہ پروردگار کی چوشت اسے بے خوف نہ ہو

در دیکھو ایسا نہ کرو کہ گاہی چپ و زاند کسی کے خوف یا طبع سے خجعت کا اظہار نہ کرو، جو کوئی گواہی چپا
گاہی وہ سینہ میں گناہ جو گناہ اگرچہ بظاہر لوگ اُس کے جرم سے واقف نہ ہوں اور اُسے لگے کہ مجھ میں
اور پروردگار کا ترم جو کچھ بھی کرنے ہو، اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں!

۲۸۳ آسمان اور زمین میں جو کچھ ہر سب اللہ ہی کے لئے ہو۔ (اُس کے حکم اور امر سے کوئی کوتاہ نہیں) اس
جو کچھ تھا میرے دنوں میں ہوا، تو اسے ظاہر کرو، یا پوشیدہ رکھو، ہر حال میں اللہ ہائے والاسی وہ قدر سے نظر
اُس کا حساب لے گا (تم اپنے دلوں کا گناہ دنیا کی نظر وں سے چھپا لے سکتے ہو، لیکن خدا کے بحساب سے
نہیں بچ سکتے اور پھر یہ بھی کہ، تم جو کہ جسے چاہے، جس سے جیسے چاہے، خدا کے وہ ہر پرت اور کی

۲۸۵ اللہ کا رسول اُس (کلام پر ایمان رکھنا) جو
اللہ کی ہی سے ہوئی تھی، وہ اللہ کی ہی سے ہوئی تھی

ہے، در جو لوگ (و موت حق پر ایمان لائے ہیں وہ بھی اس پر ایمان لگتے ہیں۔ یہ سب اللہ پر ایمان
فرشتوں پر اُس کی کتابوں پر اُس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں۔ (لئے ایمان کا دستہ ہیں یہ
ہے کہ وہ کہتے ہیں، ہم اللہ کے رسولوں میں سے کسی کو دوسرے سے جدا نہیں کرتے (ہم اُسے مانیں
دوسروں کو نہ مانیں۔ یا سب کو مانیں گے کسی ایک سے انکار کریں۔ ہم خدا کے تمام رسولوں کی یکسا
طو پر تصدیق کرنے والے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جب اُممیں حق نے پکارا، تو اُنھوں نے کہا
خدا، ہم نے حیرا حکمران اور ہرے تیرے آگے اطاعت کا سر نہ کھنکایا۔ تیری مغفرت میں نصیب ہو
لے پروردگار! ہم سب کو تیری ہی طرف راہ آخر، راہ ناز اور تیرے حضور حاضر ہونا ہو۔

۲۸۱ اللہ کسی جان پر جس کی طاعت سے زیادہ ذلتہ داری نہیں ڈالت، ہر جان کے سے دہی ہو جیسی
کچھ اُس کی کوئی جو۔ جو کچھ اُسے چاہے، وہ بھی اُس کی کماٹی سے ہو اور جس کے لئے اُسے جو بد
ہو، وہ بھی اس کی کماٹی میں آسماں والوں کی صلیئے حالی یہ ہوتی ہو کہ، خدا! اگر ہم سے کوئی
عمل میں اخیل ہو کہ جو جائے، تو اس کے لئے مواخذہ نہ کھجیو اور میں بخیر بخیر! خدا! ہم پر دین
بند شریوں اور گرفتاریوں کا جو جہد و ثواب جو جیسے اُن لوگوں پر ہوتا ہے جو نہ سے پہلے گور چکے ہیں
پروردگار! ایسا ہو جو ہم سے نہ اٹھائیں اور جس کے اٹھانے کی ہم نہ تو نوب میں نہ ہو! خدا! اگر ہم نے
کرنا یا ہو پروردگار! خدا! تو ہی ہمارا مالک! آن ہر۔ پس اُن (ظالموں) کے مقابلے میں نہ کا کردہ کفر کا گناہ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ كَفَرَ بِمَا كَفَرَ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا كَفَرَ بِهِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ»
 ترجمہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہنا سنا کہ جو شخص اپنے آپ کو ان کے گھر کے لوگوں سے کفر کرے گا تو وہ اپنے آپ کو ان کے گھر کے لوگوں سے کفر کرے گا۔
 یہ حدیث صحیح ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

اسی کی تائید میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور کو کفر سے روکے تو اس کی پوری عزت ہوگی۔
 اس کی تائید میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور کو کفر سے روکے تو اس کی پوری عزت ہوگی۔
 اس کی تائید میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور کو کفر سے روکے تو اس کی پوری عزت ہوگی۔
 اس کی تائید میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور کو کفر سے روکے تو اس کی پوری عزت ہوگی۔

یاد رہے کہ اہل دین، اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہو اس ایک بن کے برابر اور کوئی دین انہیں اور یہ جو اہل کتاب نے باہر کر رکھا ہے اس کی کوئی گواہی نہیں ہے۔
 اس کی تائید میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور کو کفر سے روکے تو اس کی پوری عزت ہوگی۔
 اس کی تائید میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور کو کفر سے روکے تو اس کی پوری عزت ہوگی۔
 اس کی تائید میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور کو کفر سے روکے تو اس کی پوری عزت ہوگی۔

یہ گھر یہی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے اپنا گھر بنایا تھا۔
 اس کی تائید میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور کو کفر سے روکے تو اس کی پوری عزت ہوگی۔
 اس کی تائید میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور کو کفر سے روکے تو اس کی پوری عزت ہوگی۔
 اس کی تائید میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص کسی اور کو کفر سے روکے تو اس کی پوری عزت ہوگی۔

۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰

۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰

۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰

۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰

در بیان حقیقت و حقیقت

ایمان کم کو کہا کہ تمہارے فتنے جو کچھ ہو رہے ہیں تمہاری دنیا اور اساتذہ اپنے بند کی حال کو غافل نہیں رہتے
خیر و شر کا پتہ دے گا

۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴

۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴

۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴

۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴

۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰

۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰

۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰

۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰

۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰

۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰

۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰

۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰

۲۰ قل ان شکرنا انما یحسب عند ربنا الذین یؤتوا مالاً وھم یؤتواہ علیٰ اھلھم وھم یشکرون
 ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

اس میں وہ مزدور کیا کرے گا شمس میں اور اس میں شمس ایک طرفہ دار حاصل ہو جائے گا کہ یہ وہ مزدور
 تیرا شمس کے سامنے نہ آئے گا اور دیکھو خدا تمہیں اپنے (معاوضہ) سے ڈرتا ہے (اگر کسی کی تفریق ہو
 بچو اور یہ ڈانٹ بھی شمس کی شفقت و مہربانی ہی کی وجہ سے ہو۔ کیونکہ وہ اپنے بندوں کے لئے بڑی
 مہربانی نہکتے والا ہو)

۲۹ جو کئی شمس کی رحمت نہ لے گا اور اس کی شمس کے شمس کی رحمت نہ لے گا
 ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰

۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰

۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى خُذْ مِنْ ذِكْرِكُمْ صَاحِبًا وَكَذَلِكَ نُوَلِّي الْفَاسِقِينَ وَالْمُفْسِدِينَ وَالْمُنَافِقِينَ
أَشْهَبُ مِنْهُ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فَأَخَذَ مِنْ رَبِّهِ لَكُمُوهَا
مَنْ فِي السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ طُوفُوا بِهَا وَلَا تَمْسُوا سَبِيحًا وَلَا تَمْسُوا سَبِيحًا وَلَا تَمْسُوا سَبِيحًا وَلَا تَمْسُوا
أَبْرَ عَلَى زُرْهَيْهِمْ وَأَشْهَبُ مِنْهُ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فَأَخَذَ مِنْ رَبِّهِ
سَيِّئُونَ مِنْ رَبِّهِمْ أَفَلَا يَرْجِعُونَ وَكَذَلِكَ نُوَلِّي الْفَاسِقِينَ وَالْمُفْسِدِينَ وَالْمُنَافِقِينَ

دعوت دیے لئے ہیں، اور خدا الہی جو، تھا کہ کسیک تم اس وقت کا اقرار کرتے ہو اور اس کی دستگیری ہو، انہیں نے
 عرض کیا تھا، بیشک ہم اقرار کرتے ہیں اس پر اللہ نے فرمایا تھا، ان اس پر گواہ رہو، اور دیکھو، تمہارے
 ساتھ خدا کی سبھی اس پر گواہ ہوں۔

تو یہ جو کوئی اس عہد و قرار کے بعد اس سے مدد گزراں چلا اور اللہ کے رسول کا انکار کر سکا تو یقیناً

پھر کیا یہ لوگ جانتے ہیں اسلحہ کا دیں جھوٹ کر کوئی

خدا کا نام لے کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں ہے
 قدرت کی بلاغت جو خدا سے ہے وہ میری حق جو میری
 اہم کی بلاغت کہ میری حق جو میری حق جو میری
 جو تو نے نہ کہ میں نے نہ کہ میں نے نہ کہ میں نے
 جو کہ میں نے نہ کہ میں نے نہ کہ میں نے نہ کہ میں نے
 اس کی طرف تو نے نہ کہ میں نے نہ کہ میں نے نہ کہ میں نے

[illegible]

کے تمام نبیوں کو خدا کی طرف سے لائے، اُن سب پر بھی طارِ ایمان چڑھ رہا تھا۔ رسولوں میں سے کسی ایک کو بھی دوسرے سے جدا نہیں کرتے، راہِ گمنا میں کسی کو نہ مائل اور خدا کے طرف پر راویں، اُن کی خدائی حدیں کہیں بھی نہ پہنچتی تھی، چنانچہ جو اور پہاڑ کی اطاعت کرتے تھے میں!

۱۱۳

مَا هَلَكَ نَمْرُودًا فَهَدَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ تَقْسِمُ بِظُلُومٍ ۚ يَأْتِيهَا الْمَآئِمْ أَلَّا يَكُونَ لَهُمُ آبَآءٌ
مِّنْ دُونِكُمْ إِلَّا يَتَّكِبُ عَلَيْهِمُ الْغُلَامُ ۚ قُلْ نَذَارٌ لَّكَ الْغَضَبُ مِنِّي وَالْأَوَّلُ
وَمَا أَتُحْيِي صُرُورَهُمْ أَلَمْ يَكُنْ قَدْ يَحْيِيهِمْ أَنِزْلُ مَآءٍ لَّسْتُ تَعْلَمُونَ ۚ هَلْ سَبَّوْا
أُولَآءِ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَٰكِنْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ ۚ قُلْ مَوْثُوقٌ بِعِظَتِكُمْ ۚ

۱۱۵

لیکن بدلا پڑے۔ اور پورا کھیت برباد ہو کر رہ جائے۔ (اس کی ساری محنت شقت و کاشت چھٹے سو ہی حال ایسے
لوگوں کا ہے۔ یہ کہتا ہی مالِ مباح لائیں لیکن کچھ نہ منہ نہ ہو گا۔ اس پر ان کی تلخ جس کے ساتھ طاقت کا پالا ہوا
انکے اعمال میں بھی کفر و بدعتی کا روگ لگا ہوا ہے۔ اسی ہواستی زیادہ چھلے، آسانی زیادہ پراپی کا باعث ہوئی
اور بد رکھو یہ جو کچھ انھیں پیش آیا تو اس نے میں کر دئے اس پر ظلم کیا ہوا بلکہ خود اپنے ہاتھوں اپنے پر ظلم
کر رہے ہیں!

۱۱۴

یہ پر دہان و طوب ایات! ایسے ذکر و کہنے ذریعہ
کے ہر کسی دوسرے کو پتا چار و مقرب و ان لوگوں
کو ایسے دشمنوں کا حال یہ ہے کہ تمہارے خلاف فتنہ
انگیزی میں ہی کرنے لگے ہیں جس بات سے تمہیں تاس
پہنچے، وہی انھیں پسند ہے۔ من کی دشمنی تو ان کی! اور ایک سے ظاہر ہے لیکن جو کچھ لوگوں میں چھپا ہوا ہے
وہ اس سے بھی بڑا کر ہے۔ اگر تم سمجھو جو کچھ ہے تو ہم نے زخم و دھیرن انسانیت پر تیرا صاع کر دیں۔

۱۱۵

دیکھو! عقائد و مال و تیرے نہ کہ تمہیں سے دوستی
اگھٹتے ہو لیکن اُن کا حال یہ ہے کہ وہ تمہیں ایک لمحہ
اُنکے لئے بھی دوست میں تھے تمہاری کتاب کے ایک
انکے لئے جو جتنی کتابیں بھی داخل ہوئی ہیں (اس نے قدی طور پر ان کی کتاب کے لئے بھی تھکے دہ میں
ہے، لیکن اُن کا حال (دوسرے) وہ جب بھی تو ہے سے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لائے ہیں لیکن جب ایسے
میں کہتے ہیں تو تمہارے خلاف جو دشمنی میں اپنی بڑیاں فوجتے لگتے ہیں۔ خود گردانے ایسے لوگوں کو اپنی
نمر زبانا اور دہم کے بھید میں اندھیروں سے آگاہ دیکھو کیا نہ ہو سکتا ہے؟ شاید میری زبان میں عدالت
اسے جو دشمنی میں اپنی بڑیاں فوجتے ہیں، اکہدہ آسانی نہیں ملے کہ جو دشمنی میں اپنے ایک طاقت

اگر غصہ و خشم، نفرت کی وجہ سے ہماری قوم کو کسی دشمنی
خلاف ہر قسم کی اپنی غصہ و خشم میں ہر گز نہیں

وَاللَّهُ يَكْفُرُ عَنْ رَحْمَتِهِ مَنْ يَكْفُرْ إِنَّ اللَّهَ يَكْفُرُ عَنِ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ
 الْمَكَارِ الْكِبَرِ عَنِ الْكِبَرِ وَاللَّهُ يَكْفُرُ عَنِ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ
 رِي مَعْقُورٍ دِيمَرٍ رَكْعَةٍ وَحَقِّقْ عَرَضَهَا انْصَرَفَتْ رِي مَعْقُورٍ دِيمَرٍ رَكْعَةٍ
 الْكِبَرِ رِي مَعْقُورٍ دِيمَرٍ رَكْعَةٍ وَحَقِّقْ عَرَضَهَا انْصَرَفَتْ رِي مَعْقُورٍ دِيمَرٍ رَكْعَةٍ
 عَرَضَتْ رِي مَعْقُورٍ دِيمَرٍ رَكْعَةٍ وَحَقِّقْ عَرَضَهَا انْصَرَفَتْ رِي مَعْقُورٍ دِيمَرٍ رَكْعَةٍ

۱۲۵-۱۲۶
۲۴
۲۸

جو اس کا حق ہے وہ اس کی غفرت و عفو میں داخل رکھتا ہے اور یہاں تک کہ وہ اپنے حق سے باز آجائے۔
 (پس کسی حال میں بھی اس کی رحمت سے ایس نہیں ہوتا ہے)

سے پہلے وہ اس کی غفرت و عفو میں داخل رکھتا ہے اور یہاں تک کہ وہ اپنے حق سے باز آجائے۔
 (پس کسی حال میں بھی اس کی رحمت سے ایس نہیں ہوتا ہے)

۱۲۵

اور یہاں تک کہ وہ اپنے حق سے باز آجائے۔
 (پس کسی حال میں بھی اس کی رحمت سے ایس نہیں ہوتا ہے)

۱۲۶

اور یہاں تک کہ وہ اپنے حق سے باز آجائے۔
 (پس کسی حال میں بھی اس کی رحمت سے ایس نہیں ہوتا ہے)

۱۲۷

اور یہاں تک کہ وہ اپنے حق سے باز آجائے۔
 (پس کسی حال میں بھی اس کی رحمت سے ایس نہیں ہوتا ہے)

۱۲۸

اور یہاں تک کہ وہ اپنے حق سے باز آجائے۔
 (پس کسی حال میں بھی اس کی رحمت سے ایس نہیں ہوتا ہے)

۲۹ وَالَّذِينَ زَوَّجْنَاكَ نِكَاحًا اَوْ طَمَعُوا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَحَرُّوا لِلّٰهِ مَوْجِبَهُمْ
 ۱۳۸ وَ مَنِ يَعْمُرْ لِدُنُوْنِ اِلَآءِ اللّٰهِ فَاِنَّهُ لَيَبْصِرُ وَاَعْلٰى مَا شَاءُوْهُ وَهُمْ يُغْفِرُوْنَ اَوْ يَنْفَكْ
 ۱۳۳ جَزَاؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ وَّجْهَتْ لِيْ مِنْ خَيْرِ الْاَلْبَرَارِ مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَاِنَّهُ لَيَسُوْرٌ
 ۳۳ لِّعَالَمِيْنَ هَلْ خَلَقْتَ مِنْ خَبْرِكَ سُدْرَةً يَّهْدِيْ فِيْهَا رُءُوسَ اَنْصُرُ وَالْاَيْدِ كَالْاَوْدِ
 ۳۳۰، ۳۲۲ عَالِيَةِ الْمَلِكِ يَمِيْنُ هَلْ مَدَّ اَنْفُسَ هَكَذَا وَصَوْرَةَ لِمُسْتَقْبَلٍ مَّا لَاحِظًا وَاَوَّلَ اَشْخَافٍ مَّا وَاَوَّلَ اَشْخَافٍ

۲۹ نیرود لوب، جب کبھی ان سے کوئی سخت برائی
 ۱۳۸ کیا بات چوبنی ہے، اپنی حواس کو (اود) مصیبت
 ۱۳۳ اہر اسیست میں ٹل جیتے ہیں، تو نور اللہ کی یاد آن
 ۳۳ میں مدد ہو جاتی ہے (اور اپنے صیغ کی ملامت محسوس
 ۳۳۰، ۳۲۲ کرنے لگتے ہیں وہ نہایت اپنے گم ہوں کی مشق
 طلب کرتے ہیں اور کچھ ہو چکے ہے، یہ سب پر دیا دانہ

سر انیس کرتے اور خدا کے ہوا کوں ہے جو ان ہوں کا بخشے دلا ہو،
 ۱۳۰ بلاشبہ یہی لوگ ہیں کہ گئے پروردگار کی طرف سے آگئے مغفود بخشش کا اجر ہے، (دفعہ ہدی کے لئے)
 ہیں۔ ایسے رخ جس کے نیچے نہیں بہ رہی ہیں (اس نے وہ کبھی خشک ہونے والے نہیں اور ہمیشہ انہی باغوں میں
 رہ چکے۔ اور دیکھو کیا ہی، چھابہ بد ہے جو یہ کرتے ہیں ان کے حصے میں آئے گا!

اور دیکھو تو تہ سے پہلے بھی وہاں میں (توںوں کی
 حیات و حیات اور عروج و زوال کے دستور و قوانین
 ۱۳۲ اپنے تئیں (اور وہ تھکے سے محسوس نہیں ہوا تھکے،
 پس دنیا کی سیر اور دیکھو کہ جو کہ اسکا حق کو خدا
 دل سے تھکے تھکے کا تھکنا یہاں اور ہوا پر عمل میں کیسے
 ۱۳۲ انتہائی خوش تھے؟

یہ لوگ کی خود مصیبت کے لئے ایک بیان ہے
 ۱۳۳ اور ان لوگوں کے سے جو سختی ہیں حیرت اور وحشت بزم
 اور دیکھو تو حیرت اور دیکھو تھکے، تو یہی ہے

۳۷۰ وَ قَدْ لَمَسْنَا مَعَكُمْ لَمَسًا مِنْ قَبْلِ قَوْلِ مَرْفُوعٍ رَأَيْتُمْ هَؤُلَاءِ لَمَسُوا بِكُمْ
۳۷۱ وَ قَدْ لَمَسُوا بِكُمْ لَمَسًا مِنْ قَبْلِ قَوْلِ مَرْفُوعٍ رَأَيْتُمْ هَؤُلَاءِ لَمَسُوا بِكُمْ
۳۷۲ وَ قَدْ لَمَسُوا بِكُمْ لَمَسًا مِنْ قَبْلِ قَوْلِ مَرْفُوعٍ رَأَيْتُمْ هَؤُلَاءِ لَمَسُوا بِكُمْ
۳۷۳ وَ قَدْ لَمَسُوا بِكُمْ لَمَسًا مِنْ قَبْلِ قَوْلِ مَرْفُوعٍ رَأَيْتُمْ هَؤُلَاءِ لَمَسُوا بِكُمْ
۳۷۴ وَ قَدْ لَمَسُوا بِكُمْ لَمَسًا مِنْ قَبْلِ قَوْلِ مَرْفُوعٍ رَأَيْتُمْ هَؤُلَاءِ لَمَسُوا بِكُمْ
۳۷۵ وَ قَدْ لَمَسُوا بِكُمْ لَمَسًا مِنْ قَبْلِ قَوْلِ مَرْفُوعٍ رَأَيْتُمْ هَؤُلَاءِ لَمَسُوا بِكُمْ
۳۷۶ وَ قَدْ لَمَسُوا بِكُمْ لَمَسًا مِنْ قَبْلِ قَوْلِ مَرْفُوعٍ رَأَيْتُمْ هَؤُلَاءِ لَمَسُوا بِكُمْ
۳۷۷ وَ قَدْ لَمَسُوا بِكُمْ لَمَسًا مِنْ قَبْلِ قَوْلِ مَرْفُوعٍ رَأَيْتُمْ هَؤُلَاءِ لَمَسُوا بِكُمْ
۳۷۸ وَ قَدْ لَمَسُوا بِكُمْ لَمَسًا مِنْ قَبْلِ قَوْلِ مَرْفُوعٍ رَأَيْتُمْ هَؤُلَاءِ لَمَسُوا بِكُمْ
۳۷۹ وَ قَدْ لَمَسُوا بِكُمْ لَمَسًا مِنْ قَبْلِ قَوْلِ مَرْفُوعٍ رَأَيْتُمْ هَؤُلَاءِ لَمَسُوا بِكُمْ
۳۸۰ وَ قَدْ لَمَسُوا بِكُمْ لَمَسًا مِنْ قَبْلِ قَوْلِ مَرْفُوعٍ رَأَيْتُمْ هَؤُلَاءِ لَمَسُوا بِكُمْ

۳۷۰ جب تک موت کا سامنا نہیں ہوا تھا، اب اس کی آواز دہرائی گئی تھی، اور اس کے ذریعے باہر نکل کر
۳۷۱ دشمنوں کا مقابلہ کریں لیکن پھر اب ہر کار کثرتِ قتالی، تم کوں کے سامنے آگئی، اور اس کے سامنے تھے۔

۳۷۲ اور تم کوں کے ہر ایک پر ایک لشکر کے حمل ہیں۔ اور ان
۳۷۳ سے پہلے بھی لشکر کے حمل گزریں تھے، جو پہلے ہی
۳۷۴ وقتوں میں ظاہر ہوئے، اور اس کی وجہ سے کہ
۳۷۵ دیا سے ملے گئے، پھر اگر ایسا ہو کر وہاں پہنچیں اور
۳۷۶ اس حال میں کہ ان کو دوت پاس ہے، اور ان کو
۳۷۷ ہر قتل جو پیش قریا آئے ہوئے ہوں، اس کے بعد
۳۷۸ ہر ایک کے لئے اس کے سامنے ہے، اور اس کے سامنے
۳۷۹ ہر ایک کے لئے اس کے سامنے ہے، اور اس کے سامنے
۳۸۰ ہر ایک کے لئے اس کے سامنے ہے، اور اس کے سامنے

۳۷۰ اور اس کے لئے اس کے سامنے ہے، اور اس کے سامنے
۳۷۱ اور اس کے لئے اس کے سامنے ہے، اور اس کے سامنے
۳۷۲ اور اس کے لئے اس کے سامنے ہے، اور اس کے سامنے
۳۷۳ اور اس کے لئے اس کے سامنے ہے، اور اس کے سامنے
۳۷۴ اور اس کے لئے اس کے سامنے ہے، اور اس کے سامنے
۳۷۵ اور اس کے لئے اس کے سامنے ہے، اور اس کے سامنے
۳۷۶ اور اس کے لئے اس کے سامنے ہے، اور اس کے سامنے
۳۷۷ اور اس کے لئے اس کے سامنے ہے، اور اس کے سامنے
۳۷۸ اور اس کے لئے اس کے سامنے ہے، اور اس کے سامنے
۳۷۹ اور اس کے لئے اس کے سامنے ہے، اور اس کے سامنے
۳۸۰ اور اس کے لئے اس کے سامنے ہے، اور اس کے سامنے

بِإِذْنِ اللَّهِ مُؤْتَاةً ، فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ تَفْشَوْا فِيهَا فَاذْكُوا وَشَرِبُوا مِنْهُ . سَمِعْتُمْ فِي قُلُوبِ الْكَافِرِينَ
أَنْ يَقُولُوا بِمَا لَمْ يَأْتِهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ سُلْطَانٌ وَقَدْ أُنْزِلَتْ لَهُمْ
الْبَيِّنَاتُ . قَدْ يَشْرِي مَثْوًى الظَّالِمِينَ . وَنَقَدْ صَدَّقَهُ اللَّهُ وَعْدَهُ
إِذْ أَخَذُوا نَهْمَهُمْ مِنْهُ . حَتَّى إِذَا فُتِنْتُمْ بِهِمْ رَمَقَتْ فِي الْأَفْئِدَةِ
عَصِيَّتُهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا زَكَّيْتُمْ مَا تُحِبُّونَ *

۱۳۵

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

ہاں یہ دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
تھا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔

ہاں یہ دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
تھا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔

کی دینے والے کوئی ایسا عقیدہ ہے جس کے لئے وہ اپنی دلیل کی روشنی میں
اور اس لئے کہ ان لوگوں کو جس کے لئے ایمان یقین کی بات سے معذرت دینی طاقت و شکتی
مردہ کر سکیں ان لوگوں کا (بالآخر) شک کا دوش ہے۔ جو ان لوگوں کا شک کیا ہی ہوا تھا کہ

اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
تھا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔

اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
تھا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔

اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
تھا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔
اور دیکھنا کہ کافر کے دل میں کیا ہے۔

وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ سِوَ الْوَعْدِ الَّذِي عَهِدْتُ وَإِنَّ اللَّهَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲

معت اور خدا، دوسری حد کی قسم یہ ہے کہ میں نے تم پر اس کے
 لغز سے کسی کو بڑا کر کے اس حد سے زیادہ نہیں کر سکتا
 کے بعد یہ حد ہے جس کی یہ حد ہے کہ جس حد سے اس حد سے
 دوسری حد کی قسم یہ ہے کہ میں نے تم پر اس کے
 دوسری حد کی قسم یہ ہے کہ میں نے تم پر اس کے
 دوسری حد کی قسم یہ ہے کہ میں نے تم پر اس کے
 دوسری حد کی قسم یہ ہے کہ میں نے تم پر اس کے

۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اور یہ بات جو تمہیں کہی گئی، اس نے تمہیں اپنی امت کے لئے
 اس کی استوری کو اس کے لئے دوں گے، اگر کسی حال میں تمہیں کہہ دوں گے
 ہمت نہ کر سکیں، یا کہ تمہیں کہہ دوں گے، ہمت نہ کر سکیں، یا کہ تمہیں کہہ دوں گے
 ہمت نہ کر سکیں، یا کہ تمہیں کہہ دوں گے، ہمت نہ کر سکیں، یا کہ تمہیں کہہ دوں گے

اور (دیکھو) اگر تمہیں کہہ دوں گے، یا کہ تمہیں کہہ دوں گے، یا کہ تمہیں کہہ دوں گے
 ہمت نہ کر سکیں، یا کہ تمہیں کہہ دوں گے، ہمت نہ کر سکیں، یا کہ تمہیں کہہ دوں گے

١٨٠
 ١٩
 ٢٠
 ٢١
 ٢٢
 ٢٣
 ٢٤
 ٢٥
 ٢٦
 ٢٧
 ٢٨
 ٢٩
 ٣٠
 ٣١
 ٣٢
 ٣٣
 ٣٤
 ٣٥
 ٣٦
 ٣٧
 ٣٨
 ٣٩
 ٤٠
 ٤١
 ٤٢
 ٤٣
 ٤٤
 ٤٥
 ٤٦
 ٤٧
 ٤٨
 ٤٩
 ٥٠
 ٥١
 ٥٢
 ٥٣
 ٥٤
 ٥٥
 ٥٦
 ٥٧
 ٥٨
 ٥٩
 ٦٠
 ٦١
 ٦٢
 ٦٣
 ٦٤
 ٦٥
 ٦٦
 ٦٧
 ٦٨
 ٦٩
 ٧٠
 ٧١
 ٧٢
 ٧٣
 ٧٤
 ٧٥
 ٧٦
 ٧٧
 ٧٨
 ٧٩
 ٨٠
 ٨١
 ٨٢
 ٨٣
 ٨٤
 ٨٥
 ٨٦
 ٨٧
 ٨٨
 ٨٩
 ٩٠
 ٩١
 ٩٢
 ٩٣
 ٩٤
 ٩٥
 ٩٦
 ٩٧
 ٩٨
 ٩٩
 ١٠٠

[illegible]

۱۶ کہنے سے اس کی کتنی بڑی حقیقت تھی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳

گرفتار ہیں چھوڑ سکا، وہ اندک کی خوشنودی پر کن رہیں گا مرن پہنچے (یہاں تک نسل تھا) دعا اللہ است بر نفس
 لکھنے والا ہے!

۱۰۴
 ۱۰۵

۱۰۶
 ۱۰۷

۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰

۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳

۱۷۴ وَ مَا كَانَ مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانٌ عَلَى الْعَقِيبِ وَ لَكِنَّ مَنَ يَخْتَفِقُ مِنْ رُسُلِهِ مَنَ لَّسَ آتِمٌ
 ۱۷۵ قَائِمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ وَ رُسُلِهِمْ وَ إِن تَقُومُوا وَ تَتَّقُوا أَفْكَمُ أُخْطِئْكُمْ وَ زَكَّاءُ تُحْسِنُ
 ۱۷۶ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمُ اللَّهُ ثُمَّ قَلَّ مِنْهُمْ فُضُيْلٌ هُوَ سَإِرُ الْعَهْدِ عَلَى هُوَ شَرُّ لَهْفٍ
 ۱۷۷ سَيُطَوَّقُونَ مَا نَحْنُو بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ يَوْمَ لَا تُنْفَعُ أَسْوَاقٌ وَ لَا أَسْرَى وَ لِلَّهِ
 ۱۷۸ سَمِيعٌ عَلِيمٌ قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا إِذْ أَخْرَجَهُمْ مِنَ ظُلُمَاتٍ إِلَى نُورٍ وَ أَفْضَلُ
 ۱۷۹ مَنَّا نَحْنُ حَكِيمٌ

۱۷۹ مَنَّا نَحْنُ حَكِيمٌ (اور سن حق مومنوں کو ایک چمن کی طرح بنائے)

۱۸۰ اور کہ کہے کہ اس کا یہ حتمی نہیں۔ اور اس کے بعد کہیں کہیں عیب کی خبر نہیں دے (یہ جن
 ۱۸۱ لوگوں کے بارے میں حق پرندہ ہو کہے اور ظاہر کہے) لیکن ہاں وہ اپنے رسولوں میں سے جس کی چاہت
 ۱۸۲ ہے اس سے کہنے میں فرما ہے اور نہیں جو کچھ بتاتا ہو ہے بتا دیتا ہے۔ سو اس پندے میں بھی وہ
 ۱۸۳ جو کچھ چاہے گا اپنے رسول کو بتائے گا پس (مگر وہ منافقین اب تمہارے لئے صلح حال کی آخر
 ۱۸۴ مدت پر آچاہے کہ اس پر اور اس کے رسول پر پکے ہل سے ایمان لے آؤ۔ اگر تم (بھی) ایمان لے
 ۱۸۵ آئے اور ایمانوں سے پختہ فریقین کر دے تمہارے لئے جبر غلبہ ہو)

۱۸۶ جن لوگوں کو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے مقدور
 ۱۸۷ کیا ہے۔ اور وہ اس طرح کہے جس میں غلبہ ہو تو وہ یہ
 ۱۸۸ نہ سمجھیں کہ ایسا کرنا ان کے لئے کوئی بھلائی کی شے ہو۔
 ۱۸۹ ہیں وہ تو ان کے لئے بڑی ہی بُرائی ہو کر رہے ہو کہ
 ۱۹۰ قیامت کے۔ یہاں تو جس کی حفاظت کے لئے وہ بخل کر رہے ہیں ان کے گلوں میں (عدیک، طوطا،
 ۱۹۱ ناکارہ پر دیا ہے)

۱۹۲ اور یہ رسول، آسمان پر پہنچے ہوئے کی شہادت ہو اور جو کچھ کہتے ہو ان کے علم سے مخفی نہیں!
 ۱۹۳ لاشیر اللہ نے ان لوگوں کو ان کے لئے بہترین چیزیں
 ۱۹۴ دی ہیں۔ اور یہ بات کہ تمہارا محتاج جو دیکھ دو تمہارے
 ۱۹۵ بار بار اس کے نام پر جو مال طلب کیا جاتا ہو؟ سو
 ۱۹۶ قریم ہو کہ جو بات تمہارے علم سے مخفی ہو تم ان کے سے
 ۱۹۷ لکھو۔ اور اللہ نے ان کی سب سے بڑی نعمت کی

۱۹۸ مَنَّا نَحْنُ حَكِيمٌ (اور سن حق مومنوں کو ایک چمن کی طرح بنائے)

٤٨
٤٩
٥٠
٥١
٥٢
٥٣
٥٤
٥٥
٥٦
٥٧
٥٨
٥٩
٦٠
٦١
٦٢
٦٣
٦٤
٦٥
٦٦
٦٧
٦٨
٦٩
٧٠
٧١
٧٢
٧٣
٧٤
٧٥
٧٦
٧٧
٧٨
٧٩
٨٠
٨١
٨٢
٨٣
٨٤
٨٥
٨٦
٨٧
٨٨
٨٩
٩٠
٩١
٩٢
٩٣
٩٤
٩٥
٩٦
٩٧
٩٨
٩٩
١٠٠

[illegible]

۷۸ درجہ چوتھے ہاتھوں نے کیا اگر چیکے ہوا ہوشی
تو تھوڑا ہوا۔ بعد ازاں کے لئے قریب تھوڑی سی ہوشی
اپنے بدول کے لئے ظہور کرے والا ہو

۷۹ جوڑ کتے ہیں اسی کے بعد ہوشی ہو کر ہوشی
رسول پر میں نے نامتوں جنک وہ ہوشی ہوشی
قرآن کے لئے جسے وہ کھلے ہوشی ہو کر ان کے لئے

۸۰

۱۸ (۱) کھانے و رو بہل کا مٹی ہی جو تھوڑا سا بھرتے چنے لگتے ہی رسول بھائی کی رشتہ بیوی کے ساتھ تھا ہے، پس کہ "اس بات کے ساتھ نہ جھگڑے کہ کہتے ہو (یعنی جو کسی فرائض کے حکم کے خلاف) پھر اگر تم نے قول میں جو بے بنیاد (بے تحقیق) نہیں کیا" رکیزوں میں لڑائی نہ ہو، اسی طرح کہ

بھائی غیر ایہ کہ اگرچہ انھیں جھگڑا ہے مگر تو (ایک دوسرے) سے نہیں جو کھدے ہی ساتھ ہیں۔

۱۹ تم سے پہلے کہتے ہی رسول یہ کہ "میں طرح احمد سے کہ" جو وہ ایک بار رسول میں رحمت و

مغفرت کے صحیفہ اور ترجمان کے تحت آتا ہے۔

میرزا حسن علی خان صاحبزادہ = میرزا حسن علی خان صاحبزادہ

[illegible]

میں نے ڈرامے کی طرف توجہ دے کر اپنے قصیدے کی کامیابی پر حیران ہو گیا۔

لَمْ يَسْأَلْ رَفِيقَهُ وَأَمْرًا يُسْأَلُ أَمْرًا يُقَرَّرُ وَلَا يَسْأَلُ الْخَبِيثَ بِالطَّبِيبِ
وَلَا يَكُلُّ أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِهِمْ إِنَّهُمْ كَانُوا عَلِيمِينَ ۝ وَإِنْ جِئْتَهُ
لَا يُقِيطُ فِي بَيْتِهِ يَكُونُ مَطَابِعُكُمْ مِنَ النَّارِ مَطْبُوعًا وَرُبَّ قَوْمٍ
يُفْتَنُ ثُمَّ لَا أَعْلَمُ لَهُ أَجْرًا ۝ وَأَوَّلُ عِلْمِكُمْ ذَٰلِكَ أَنْ تَعْلَمُوا
أَنَّ الْبَيْتَ مَسَدٌ مِنْ خَلْقِهِ وَأَنْ يَكُونَ لَكُمْ خَيْرٌ مِنْ نَفْسِكُمْ وَهَيْبًا قَبْلَ يَدِهِ

۱۰ اَلَّذِي لَا يَلْعَنُ زَوْجَهُ يَمْنُهُ اَعْرَبُ لَكُمْ نَعْقَدُ فِرْقَةَ مَنْ اَتَى مِنَ الْمَرْءِ اَنْ
عَبَّهَا حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ
۲ فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا
فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا
۳ فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا
فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا
۴ فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا
فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا
۵ فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا
فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا
۶ فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا
فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا
۷ فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا
فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا
۸ فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا
فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا
۹ فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا
فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا
۱۰ فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا
فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا فَرَّجًا وَرَدَّ حَتَّى يَمُوتَ اَوْ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهَا

۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰

۱۰ دیکھو، عاتقے باپ اور ابھی ہیں اور بخاری اور ابھی ہیں۔ رہنے رہنے کے محاط سے پرکھا بھی رہتا
ہے لیکن کبھی تم نہیں جانتے، نفع رسائی کے محاط سے کوئی رشتہ نہ تیار نہ کرنا ایک چیز (اور کس کا
حق زیادہ ہونا ہے۔ کس کا کم۔ اللہ کی حکمت ہی اس کا فیصلہ کر سکتی تھی پس) اللہ نے مجھے نظر ملے
ہیں اور وہ (پہلے بندوں کی کھسکت کا) جانتے والا اور اپنے تمام احکام میں (حکمت رکھنے والا) ہے۔
۲ بخاری میں اس جو کچھ تم کے چھوڑنا میں نے حکم کیا ہے اگر ان سے ولادت ہو تو تمہارا (یعنی شہر)
کا حصہ دھا ہے۔ اگر ولادت ہو تو ختانی (مگر تقسیم اس کے بعد ہوگی کہ جو کچھ وہ وصیت کر گئی ہوں گی
تقسیم ہو جائے گی) جو کچھ اب پر قرض ہوا اور کر دیا ہے۔
۳ اور جو کچھ ترک کر چھوڑنا۔ (یعنی شہر چھوڑنا) تو اس کا حکم یہ کہ اگر تم سے ولادت ہو، تو یہ وہی حصہ
چھوڑنا ہوگا۔ اگر ولادت ہو تو ختانی۔ جو کچھ تم وصیت کرنا سکتی تھیں، وہ جو کچھ میرے قرض ہو گیا ہو اس کی
ادائیگی کے بعد۔

۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰

۱۰ اور اگر ایسا ہو کہ کوئی مرد یا عورت ترک چھوڑ جائے
۲ اور وہ کفار ہو (یعنی) تو اس کا باپ یا پڑا اور
۳ دھری اس سے، اس کے بھائی یا بہن جو تو اس کا
۴ حکم ہے کہ بھائی یا بہن میں سے ہر ایک کا حصہ خلیفہ ہوگا
۵ اور اگر بھائی یا بہن ایک سے زیادہ ہوں تو یہ ایک
۶ ہر ایک میں سے سب برابر کے شریک ہوں گے۔ لیکن اس وصیت
۷ میں خلیفہ کے بعد چیت نے کوئی چیز جو تو اس قرض
۸ کی دائی کے بعد یہ میرے حصہ کا ہو۔ اگرچہ وہ بھائی یا بہن کے حصہ کا ہو، لیکن یہ میرا حصہ ہے
۹ یہ تو اس کے حصہ کا ہے اور اس کے حصہ کا ہے اور اس کے حصہ کا ہے اور اس کے حصہ کا ہے اور اس کے حصہ کا ہے
۱۰ یہ تو اس کے حصہ کا ہے اور اس کے حصہ کا ہے اور اس کے حصہ کا ہے اور اس کے حصہ کا ہے اور اس کے حصہ کا ہے

۵
۶
۷
۸
۹
۱۰

۲۹

وَلَا حُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَىٰ مِنْ بَعْدِ الْعَقْبِ يُصْرِبُونَ إِنَّ اللَّهَ
كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۚ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ كَوْفًا فَلْيَنْجِ الْخَبْصَ الْفَاحِشَ
مِنْ مِثْلِ قَوْمٍ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَمَنْ فَرَّقَكُمْ اللَّهُ صِغْتًا وَاللَّهُ عَمَّ
رَيْبَانَكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ ۚ فَاذْكُرُوا أَهْلَ بَيْتِ وَأَنْتُمْ مَعَكُمْ
أَجْرًا زُكُوتًا بِالْمَعْرُوفِ فَخَصَصْتُ لَكُمْ أَنْ تَسْفِكُوا دِمَاحًا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ

۲۹

اور دھرم مقرر کرنے کے بعد اگر آپس کی رضامندی سے کوئی بات ٹھہرائے رہے اس میں کسی مٹی مٹی
منظور کرے۔ یا اس کا کوئی حصہ یا سب کچھ اپنی خوشی سے مساوت کرنے) تو ایسا کیا جا سکتا ہے۔ اس
نہم پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا (اگر کھو) اللہ (سب کچھ) جانتے والا (دھرم بات میں) حکمت رکھنے والا ہے۔
دھرم میں جو کوئی اس کا مقدمہ رکھا ہو کہ اسکا

بی بیوں سے نکاح کرے تو ان عورتوں سے نکاح کرے
اسکا ہے جو زراعتی کے قیدیوں میں سے (معاذے فیض
میں کی بیوی اور مومن ہیں، اور اس بات میں کوئی
ذلت اور عیب سمجھو دقتے، یکساںی عورت سے نکاح کر
دیا جو زراعت میں قید ہو کر آئی تھی اور کوئی یہاں تک
تھی بیوی چیز ایمان ہو، اور اللہ تعالیٰ ایمانوں
کا حال بہتر جانتے والا ہے۔) جو سکتا ہے کہ ایک میں
کوئی ایمان کے لحاظ سے ستر ویدہ کہتی ہو، اور ایک
شریف زہوی ابی فی خصال سے محروم ہو اور تک
ایک دوسرے کی ہر چیز جو بیٹھے اس ان ہونے کے
لحاظ سے سب ایک ہی طرح کے انسان ہیں آپس میں
عورتوں کو ان کے سر پرستوں کی اجازت سے رٹا آں
اپنے نکاح میں لے لے اور دستوں کے مطابق اسکا ہر انکے

ایمان میں نہ ہونے سے جو عورت نکاح سے بڑا نہیں کہیں
اس سے عذر، میں سمجھ کر دوسری عورت کی عورت میں یا زراعتی
یہ قید کرنا کی، اسان چاہتے تھے کہ اس سے دوسرے
دی کا ہم میں سے، اور اس کی داری کا شہ سائے شہوں سے
نہم قابل کا لگا، اس سے جو عورت میں سنان چکی ہیں ان
سے نکاح کر کے سکتے ہیں۔
میں، ان سے پہلے ملائی کہ ہم تلم دینا میں پہلی ہوئی تھی
ہو لقا تو ہم کر کے دوسرے کے اور تو لقا میں تھی، اس کے ساتھ ہر بات
چند سالوں کوئی قرآن میں اس سے جو اصل کا میں تھی
دوسرے میں پہلی کیا جا سکتی تھی۔
آپ سے نکاح صرف اس میں نہ ہو کر دے دی، وہ بھی
چراغ کو کہے کہ ان میں اس کا ان کا سورہ میں ان کے چار سائے
مقرر، اللہ (۲۰۰) ہاں کے دوسرے میں ان کے گرو میں ان کے
ملا دے جو لقا ہے کہ اس میں جنگ کو یہاں کے اسان کے کہ کوئی
یہاں ہے۔
تو یہاں کے حقوق کی رعایت یا سہمہ دے دیا، ان کے
لے بیٹے، ان کے دوسرے میں ان کے کوئی لقا میں تھی بلکہ شہری
سورہ میں ان کے ساتھ یا سہمہ دے دی تھی۔
چاہے کہ اس میں نہ ہو دے دے، جو وہاں سے نکاح کرے
میں کوئی عیب کہ نہ نہیں اسان میں ہے نہ لحاظ سے سہمہ دے
برابر ہیں، وہ سہمہ دے دیا یا ان میں ہے۔

تو اسے کر دے۔ بہتر یاد ہے کہ وہ (اگر وہی زندگی کے اقدار بند ہیں) وہی جو ہر
نہ ایسی چیز کہ جو دے دے بخشنی کرتی رہتی ہو۔

۳
 ۳
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸

کَاذِبِينَ قُلْ اِنَّ رُبَّ مُبْصِرٍ وَّ هُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ
 مِنْ رَحْمَتِي لَعْنَتِي وَاَنْ تَصِيْرُوا خَيْرًا لَّكُمْ وَاَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّكُمْ كُنْتُمْ اَرْوَاحًا
 حَتّٰى تَنْفُخُنَّ فِيْهَا فَمِنْ سَحَابٍ مُّثَقَلٍ عَلِمْتُ اِنَّهٗ لَكُلٌّ لِّمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ
 اَوْ يَتَّبِعُ لِمَنْ يُشَاقِقُ اَنْ يَّخْلُقَ مَا يَشَاءُ اَنْ يَّخْفِيَ عَنْكُمْ وَاَنْ
 خُفِيَ لَا سِرَّ صُورِيْهِ اِيَّا يَافِيْ اِلٰهِيْنَ اَعْمُوْا اَلَا كَلَّوْا اَمْ اَنْتُمْ بِلٰكُمۡ بِرَبِّكُمْ لَا اَنْ

۳۹
 ۴۰
 ۴۱

بہ اگر ایسا کر تیرے مخالف میں نے کے بعد ان میں سے کوئی عورت چلی کی ترکیب ہو تو اس کے لئے
 سز سے آدھی سزا ہوگی جو مردانہ عورتوں کی ہے۔
 یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہے جنہیں اندیشہ ہو کہ (مستحق کر لینے سے) نقصان دہ دینی میں چڑھ جائیگے
 وہ اگر تھکر کر (دوبستر وقت و حالت کا انتظار کر سکے) تو یہ تھاٹے لئے کہیں بہتر ہے، اور اللہ (انسانی
 کردار میں) جو جتنے والا اور اپنے تمام احکام میں رحمت رکھنے والا ہے۔

۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اِنَّ رُبَّ مُبْصِرٍ وَّ هُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ
 مِنْ رَحْمَتِي لَعْنَتِي وَاَنْ تَصِيْرُوا خَيْرًا لَّكُمْ وَاَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّكُمْ كُنْتُمْ اَرْوَاحًا
 حَتّٰى تَنْفُخُنَّ فِيْهَا فَمِنْ سَحَابٍ مُّثَقَلٍ عَلِمْتُ اِنَّهٗ لَكُلٌّ لِّمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ
 اَوْ يَتَّبِعُ لِمَنْ يُشَاقِقُ اَنْ يَّخْلُقَ مَا يَشَاءُ اَنْ يَّخْفِيَ عَنْكُمْ وَاَنْ
 خُفِيَ لَا سِرَّ صُورِيْهِ اِيَّا يَافِيْ اِلٰهِيْنَ اَعْمُوْا اَلَا كَلَّوْا اَمْ اَنْتُمْ بِلٰكُمۡ بِرَبِّكُمْ لَا اَنْ

اعتدال سے بہت کبریت دور بنائے۔
 اللہ چاہتا ہے، بیجا سختیوں، دروازوں کی جگہ اٹھائے لئے نرمی و مہربانی جو اور دقت ہے
 ہے کہ انسان (طبیعت کا) مردہ پیدا کیا گیا ہے۔

مسئلہ تو ایسا دوسرے کا حال آپس میں تاحق تا حد تک تھا۔ وہ اس صورت میں کھا سکتے ہیں آپس کی

۳۲ تَكُونُ بَيِّنَةً عَلَىٰ رَأْسِ يَوْمِكُمْ هَٰذَا لَمَّا أَفْتَمُ لَكُمْ رَبِّي أَمْرَ النِّسَاءِ يَمْسُكُ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ
 ۳۵ يَفْعَلُ ذَٰلِكَ عَدْلًا وَإِنَّا لَطَائِفُ قُضَايَاكُمْ فِي مَا تَدْعُونَ وَإِنَّا لَكَاذِبُونَ كَذِبًا عَظِيمًا
 ۳۶ لَيَسِّرَ اللَّهُ لِيَأْتِيَنَّهُمُ الْكِتَابَ تَتْلُوهُ قَرَأَةً مَدِينَةٍ وَيُبَيِّنُ لَهَا آيَاتِهَا وَأَنبِيََاءَهَا
 ۳۷ اللَّهُ يُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ
 ۳۸ لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنبَايَاسَ وَخَصَّيْنَا فِيهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَأَسْلَمْنَا لَهُمُ الْكُتُبَ وَجَعَلْنَا لَهُمُ الْفَاكِهَ كَمَا تَبْغُونَ

۳۲ رضامندی سے تہات ہو۔ دوسرے عصر کے مطابق ہر شخص پر اس کے لئے اور دیکھو اپنی جان کے بارے
 ۳۵ نہ کر۔ اندھے سے حق رکھنے والا ہے
 ۳۶ اور (اور دیکھو جو کئی ظلم و تعدی سے ابراہیم کے گھر قریب ہو۔ ہم نے آتش دوزخ میں ان میں سے
 ۳۷ ان کے لئے یہ کوئی مشکل بات نہیں۔
 ۳۸ (دیکھو) جن بڑی بڑی باتوں سے تمہیں دکھایا گیا جو تمہاری سچائی سے کہتے ہو۔ ہر گز تو ذہانت و فضل و
 ۳۹ رحمت کا قانون یہ کہ ہم تمہاری لغزشوں اور غلطیوں کے ثمرات میں سے تم کو دیکھیں گے۔ وہ تمہیں ایک نئے
 مقام پر پہنچا دیں گے جو عزت و خوبی کا مقام ہو گا!

۳۶ اور دیکھو حلانہ تم میں سے ایک گروہ کو دیکھو
 ۳۷ دل تو اس سے پیسے دیا گا تا کہ اہل عقائد کو دیکھو انسان
 ۳۸ کمال کی طرح صبر و بردباری کا نمونہ بن جائے اور جو کچھ اس نے سنا ہے کہ
 ۳۹ اس نے سنی ہوئی ہوگی۔ اور اس سے سنا گیا ہوگا کہ وہ کچھ آگاہی میں بھی یہ لایا۔ اور اس نے پچھلے
 ۴۰ کا دیکھو۔ اور اس کی ہر کاری اور ہر کام میں اس کا ہر کام
 ۴۱ قرآن میں اس کی ہر کام میں اس کا ہر کام میں اس کا ہر کام
 ۴۲ میں اس کی ہر کام میں اس کا ہر کام میں اس کا ہر کام
 ۴۳ میں اس کی ہر کام میں اس کا ہر کام میں اس کا ہر کام
 ۴۴ میں اس کی ہر کام میں اس کا ہر کام میں اس کا ہر کام
 ۴۵ میں اس کی ہر کام میں اس کا ہر کام میں اس کا ہر کام
 ۴۶ میں اس کی ہر کام میں اس کا ہر کام میں اس کا ہر کام
 ۴۷ میں اس کی ہر کام میں اس کا ہر کام میں اس کا ہر کام
 ۴۸ میں اس کی ہر کام میں اس کا ہر کام میں اس کا ہر کام
 ۴۹ میں اس کی ہر کام میں اس کا ہر کام میں اس کا ہر کام
 ۵۰ میں اس کی ہر کام میں اس کا ہر کام میں اس کا ہر کام

۳۷ اور دیکھو جو کچھ کہہ رہے ہیں کہ وہ اپنے اپنے حق و باطل
 ۳۸ ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
 ۳۹ ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
 ۴۰ ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
 ۴۱ ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
 ۴۲ ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
 ۴۳ ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
 ۴۴ ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
 ۴۵ ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
 ۴۶ ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
 ۴۷ ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
 ۴۸ ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
 ۴۹ ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے
 ۵۰ ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے ان میں سے

وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ وَأَنَّهُمْ تَصِيبُهُمُ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدًا ۚ
 ۳۸
 الَّذِينَ جَاءُوا عَلَىٰ بَنَاتِهِمْ لَخَسَّ اللَّهُ بِهِمْ ۚ لَخَسَّ اللَّهُ بِبَعْضِهِمْ عَنْ بَعْضٍ ۚ وَهُمْ أَتَقَوْنَ أَمَّا
 اللَّهُ فَعَلِمَ مَا فِي سُلُوكِهِمْ فَنَزَّلَ الْغَيْبَ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ۚ وَالَّذِينَ جَاءُوا
 ۳۹
 نَسِيْرًا ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا لِّبُيُوتِهِمْ ۚ وَلَا تَجْعَلُوا ثُبُورَكُمْ سَبَابًا لِّبَعْضِكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ

یہ ہے جو لوگ اپنے بیٹوں کی بیویوں کو اپنے بیٹوں کے لئے نکاح کر دیے ہیں۔
 ۳۸
 اللہ نے ان کے لئے ایک عذاب نازل کیا ہے۔ اللہ نے ان کے لئے ایک عذاب نازل کیا ہے۔
 ۳۹
 اللہ نے ان کے لئے ایک عذاب نازل کیا ہے۔ اللہ نے ان کے لئے ایک عذاب نازل کیا ہے۔

یہ ہے جو لوگ اپنے بیٹوں کی بیویوں کو اپنے بیٹوں کے لئے نکاح کر دیے ہیں۔
 ۳۸
 اللہ نے ان کے لئے ایک عذاب نازل کیا ہے۔ اللہ نے ان کے لئے ایک عذاب نازل کیا ہے۔
 ۳۹
 اللہ نے ان کے لئے ایک عذاب نازل کیا ہے۔ اللہ نے ان کے لئے ایک عذاب نازل کیا ہے۔

وہ جن بیویوں سے انھیں سرکشی کا اندیشہ ہو، تو انہیں کرنا چاہیے کہ وہ نازل ہوا شدہ ہر کوئی قطعاً قتل کر دے۔
 ۳۹
 اگر انھیں اپنے بیویوں سے سرکشی کا اندیشہ ہو، تو انہیں کرنا چاہیے کہ وہ نازل ہوا شدہ ہر کوئی قطعاً قتل کر دے۔

اگر انھیں اپنے بیویوں سے سرکشی کا اندیشہ ہو، تو انہیں کرنا چاہیے کہ وہ نازل ہوا شدہ ہر کوئی قطعاً قتل کر دے۔
 ۳۹
 اگر انھیں اپنے بیویوں سے سرکشی کا اندیشہ ہو، تو انہیں کرنا چاہیے کہ وہ نازل ہوا شدہ ہر کوئی قطعاً قتل کر دے۔

[illegible]

٢٢
٢٣
٢٤
٢٥
٢٦
٢٧
٢٨
٢٩
٣٠
٣١
٣٢
٣٣
٣٤
٣٥
٣٦
٣٧
٣٨
٣٩
٤٠
٤١
٤٢
٤٣
٤٤
٤٥
٤٦
٤٧
٤٨
٤٩
٥٠
٥١
٥٢
٥٣
٥٤
٥٥
٥٦
٥٧
٥٨
٥٩
٦٠
٦١
٦٢
٦٣
٦٤
٦٥
٦٦
٦٧
٦٨
٦٩
٧٠
٧١
٧٢
٧٣
٧٤
٧٥
٧٦
٧٧
٧٨
٧٩
٨٠
٨١
٨٢
٨٣
٨٤
٨٥
٨٦
٨٧
٨٨
٨٩
٩٠
٩١
٩٢
٩٣
٩٤
٩٥
٩٦
٩٧
٩٨
٩٩
١٠٠

رکھا ہے، اسے، حشمت کی خوشنودی کے لئے اس طرح کہتے ہیں: "اسد کی حالت سے کچھ خبر نہ تھا۔
 (یاد رکھو) وہ اسد کا فاجہ عمل میرا، ذرا برا بھی کسی پر ظلم نہیں کرتا اگر عمل کے بدلے میں کسی طرح کی کمی ہو
 جائے، کوئی جیسے سے مجھ کو نہ پہچانتے۔ اس کے لئے خون نریچ کر، اگر وہ برا بھی کسی نے نہ کی کی ہو تو وہ اسے
 دو گنا کر کے نگاہ، دیکھ کر اپنے پاس سے ایسا دل بھی عطا کرے گا جو بہت بڑا ہے، بھوکا!

اور پھر (میں نے) سفیر: کیا مل چکا اسدن (میں نے) قیامت کے دن احب ہر ایک امت سے ایک
 اگر غلبہ کرینگے (میں نے) اس کے پیغمبر کو طلب کرینگے جو ہی امت کے محاسن و احسان پر گواہ ہوگا اور ہم
 تمہیں بھی ان کو گواہ بنائیں گے (میں نے) طلب کرینگے
 سو اسدن ایسا ہوگا کہ جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہو اور رسول کے صوفوں سے منافقان ہو گئے
 ہیں وہ وحشت و مذمت سے متنا کرینگے کاش (وہ) وحشی جائیں (وہ) زمین کے اوپر برابر چلنے لگے
 (میں نے) یہ سے (اپنی) کوئی بات بھی پوشیدہ نہیں کر سکی گے!

مسلمانوں! ایسا بھی نہ کرو کہ تم نے یہودیوں کی طرح
 کا دواؤں کو دے مانا کے لئے ضروری ہو کہ ایسی حالت
 میں ہو کہ جو کچھ زبان سے کہو اُنھیں بطور ہائے گھوہ
 اور ایسی طرح جس کی کو سننے کی حاجت ہو تو وہ
 بھی جب تک نہ مانے، مگر ان کا قصد نہ کرے۔ ہاں
 چاہے اسافر ہو (تو در تکریم کے بارے میں پڑھ سکتا ہو)
 داکر تم کہو، یا سفیر ہو، یا تکریم کے کوئی
 آدمی جسے ضرورت سے فلاح ہو کر کہے، یا ایسا ہو کہ تکریم

تیسرا نمبر - گزشتہ نمبر کے جاری شدہ بیانات پر سوال و جواب اور اس پر غور و فکر کے پانچ سو سو (500) اور (500) سے زائد غور و فکر کے لئے

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

مَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَهُوَ ظَاهِرٌ لِّمَا يَصْنَعُ اللَّهُ فَإِنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ حِجَابًا فَتُصَوِّرُ أَهْلَ الْكِتَابِ حُجَّةً لِّلَّذِينَ هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ هِيَ الْكِتَابُ أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ مِنْ قِبَلِنَا آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ لَّا تُكْفِرُ بِهِمْ إِلَّا الضَّالِّينَ أَن يَكْفُرُوا بِهِ لَقَدْ جَاءَتْهُمْ مِنْ قِبَلِنَا آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ لَّا تُكْفِرُ بِهِمْ إِلَّا الضَّالِّينَ أَن يَكْفُرُوا بِهِ لَقَدْ جَاءَتْهُمْ مِنْ قِبَلِنَا آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ لَّا تُكْفِرُ بِهِمْ إِلَّا الضَّالِّينَ أَن يَكْفُرُوا بِهِ

سکتے ہیں، جیسے پہلے کتاب محمدیؐ کا ذکر کرتے تھے تینا اکتے ہیں آخرت کی حجات صرف ہمارے ہی سے حالانکہ پہلے نہ پاک نہ بےست کوئی پاک میں ہوگا، یا اس کے ہاتھ سے کہے جاسے۔ یہ یوں ہے کہ اس صاف کرنے والا کہ قانون تو ہے کہ اس کا تعلق ہے، ان پر بھی کسی پر نہیں ہوگا کہ اس کو کچھ کہہ دو اس کی پاکی کا پر پائے کا جو پاک و سلامت سے محروم ہو، اس کے لئے اس کی محرومی ہوگی۔ دیکھو یہ لوگ کس طرح سچے حجت بن گئے ہیں، اس کا قانون تو یہ کہ پاک و نجس کا فرق ایمان و کفر پر ہے، یہ کہتے ہیں کہ یہ وہی ہے جو ان کی تہ کا باگناہ گاری کے لئے ہی کیا بنا کر رکھی ہو:

۵۷

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْتَرِكُوا أَعْيُنَكُمْ وَأَنْتُمْ كَاذِبُونَ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْتَرِكُوا أَعْيُنَكُمْ وَأَنْتُمْ كَاذِبُونَ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْتَرِكُوا أَعْيُنَكُمْ وَأَنْتُمْ كَاذِبُونَ

۵۸

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْتَرِكُوا أَعْيُنَكُمْ وَأَنْتُمْ كَاذِبُونَ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْتَرِكُوا أَعْيُنَكُمْ وَأَنْتُمْ كَاذِبُونَ

۵۹

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْتَرِكُوا أَعْيُنَكُمْ وَأَنْتُمْ كَاذِبُونَ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْتَرِكُوا أَعْيُنَكُمْ وَأَنْتُمْ كَاذِبُونَ

۶۲ ۱۰۰
 ۶۳ ۱۰۰
 ۶۴ ۱۰۰

۶۲ ۱۰۰
 ۶۳ ۱۰۰
 ۶۴ ۱۰۰

۶۳ ۱۰۰
 ۶۴ ۱۰۰

۶۵ اِنَّكَ اَسْتَفْقِيْتَ لِمَنْ عَنِتَّ صَلِّ ذَا قَلْبِكَ وَ اَصْبِرْ لَهُمْ مَوْجِبَةً بِمَا كُنْتَ لِيْلَ اِيَّاهُمْ
 ۶۶ ثُمَّ جَاءَهُمْ حَيْفُوْنَ بِاللَّهِ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّكُوْنَهُ اَوْ لَيْتَ اَلَّذِيْنَ يَّعْبُدُوْنَ اِلٰهَهُ مَا
 ۶۷ يَنْفَعُوْنَهُمْ وَ لَا يَضُرُّهُمْ وَ اَنْ يَّعْرِضَ عَنْهُمْ وَ عَظَمُوْهُمُ قُلُوبُهُمْ فَاتَّخَذُوْهُمُ اَوْثَانًا وَ كَانُوا رِجْسًا لِّرَبِّهِمْ
 اَرْسُوْا لَآ يُلَاطِعَ اِيْذَنُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَلَمْ يَكُنْ لَهُمُ اٰيَاتُ اللّٰهِ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ وَ اَلَّا يَغْفِرَ وَ اَلَّا يَكُوْنُ
 ۶۸ اَسْتَغْفِرَ لَهُمْ رِسُوْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ اَوْ يَكُوْنُ لَكُمُ الْاِسْلَامُ قَوْلًا مِّنْ رَّبِّكَ لَا يَأْتِيَنَّكُمْ اِسْلَامُكُمْ

۶۵ میں وہ دو ایک دوسرے کے لیے عیب پر انہیں ہلکے کے دستور
 ۶۶ پھر آئے تھے ہر جس کی دعا تھا ان کی۔ وہ بڑے۔ وہ
 ۶۷ مگر ملاں دوست و نام نہ ہو سکتا تھا۔ وہ نہ تھا تو کہیں ہو کر دینی کرتے ہیں ان کے قدم
 ۶۸ میں نہ تھا۔ چھتے ہیں نصرت میں سے بھی۔ وہی مصلحت
 ۶۹ میں نہ تھا۔ چھتے ہیں نصرت میں سے بھی۔ وہی مصلحت
 ۷۰ میں نہ تھا۔ چھتے ہیں نصرت میں سے بھی۔ وہی مصلحت

۶۵ اِنَّكَ اَسْتَفْقِيْتَ لِمَنْ عَنِتَّ صَلِّ ذَا قَلْبِكَ وَ اَصْبِرْ لَهُمْ مَوْجِبَةً بِمَا كُنْتَ لِيْلَ اِيَّاهُمْ
 ۶۶ ثُمَّ جَاءَهُمْ حَيْفُوْنَ بِاللَّهِ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَّكُوْنَهُ اَوْ لَيْتَ اَلَّذِيْنَ يَّعْبُدُوْنَ اِلٰهَهُ مَا
 ۶۷ يَنْفَعُوْنَهُمْ وَ لَا يَضُرُّهُمْ وَ اَنْ يَّعْرِضَ عَنْهُمْ وَ عَظَمُوْهُمُ قُلُوبُهُمْ فَاتَّخَذُوْهُمُ اَوْثَانًا وَ كَانُوا رِجْسًا لِّرَبِّهِمْ
 اَرْسُوْا لَآ يُلَاطِعَ اِيْذَنُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَلَمْ يَكُنْ لَهُمُ اٰيَاتُ اللّٰهِ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ وَ اَلَّا يَغْفِرَ وَ اَلَّا يَكُوْنُ
 ۶۸ اَسْتَغْفِرَ لَهُمْ رِسُوْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ اَوْ يَكُوْنُ لَكُمُ الْاِسْلَامُ قَوْلًا مِّنْ رَّبِّكَ لَا يَأْتِيَنَّكُمْ اِسْلَامُكُمْ

۶۵ میں وہ دو ایک دوسرے کے لیے عیب پر انہیں ہلکے کے دستور
 ۶۶ پھر آئے تھے ہر جس کی دعا تھا ان کی۔ وہ بڑے۔ وہ
 ۶۷ مگر ملاں دوست و نام نہ ہو سکتا تھا۔ وہ نہ تھا تو کہیں ہو کر دینی کرتے ہیں ان کے قدم
 ۶۸ میں نہ تھا۔ چھتے ہیں نصرت میں سے بھی۔ وہی مصلحت
 ۶۹ میں نہ تھا۔ چھتے ہیں نصرت میں سے بھی۔ وہی مصلحت
 ۷۰ میں نہ تھا۔ چھتے ہیں نصرت میں سے بھی۔ وہی مصلحت

۸۳ و یَقُولُونَ طَاعَةٌ فَإِنْ مُرِدْنَا خِيفَ مِنْهُمْ لَأَقُولُنَّ بَعْدَ رَدِّ طَاعَتِهِمْ عَنِ اللَّهِ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ
۸۴ وَلَا يَتَذَكَّرُ فِيهَا الْفَرَّانُ وَلَا يُؤْنَسُ مِنْ رِجْزِ اللَّهِ فِيهَا وَلَا يَجِدُ فِيهَا مَخْرَجًا
۸۵ وَلَا يَتَذَكَّرُ فِيهَا الْفَرَّانُ وَلَا يُؤْنَسُ مِنْ رِجْزِ اللَّهِ فِيهَا وَلَا يَجِدُ فِيهَا مَخْرَجًا

۸۳ اور (دیکھو) یہ لوگ تمہارے سامنے تو تمہاری باتیں کہتے ہیں، اللہ کے ہیں، آپ کہہ کر پائے سر
۸۴ کہوں پر لیکن جب تمہارے پاس سے اٹھ کر باہر جاتے ہیں، تو ان میں کچھ تو ایسے ہیں جو رتوں کو
۸۵ مجلس جاتے رہ کر کچھ کہتے ہیں، اُسے ظلمت مشعل کرتے ہیں، اور راتوں کی ان مجلسوں میں وہ
جو کچھ کرتے ہیں، ستر کے ستم سے مخفی ہیں، ان کے ذمہ ہال میرا لیا جائے!
۸۳ پس رجبت وگن کا نام نہ تو یہ کہے کہ ان کی حرکت سے اپنی قیود ٹھالو، وہ اپنے پر بھروسہ
کرو، کا سامانی کے لئے اللہ کی کا سبزی سب کر ڈیجیو

۸۳ میرا یہ تو بقرآن کے مطابق اس غور و
۸۴ میرا یہ تو بقرآن کے مطابق اس غور و
۸۴ میرا یہ تو بقرآن کے مطابق اس غور و

۸۵ اور جب س لوگوں کے پاس میں کی خون کی
۸۵ اور جب س لوگوں کے پاس میں کی خون کی
۸۵ اور جب س لوگوں کے پاس میں کی خون کی

۸۶ لَعْنَةُ الْاِلٰهَيْنِ لَنْسَبَطَنَّ مِنْهُمْ دُوكُوْرًا فَضَّلَ اللهُ عَلَيْكُمْ دُورَ حَمَتِهِ لَا تَتَّبِعْتُمُ
الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ قَبِيْلٌۢ لَّهٗ فَقَدْ عَلِمْتُمْ فِيْ سُبْحٰنِ اللهِ مَا لَا تَكْفُرُ اَلَا نَقُصُّ عَلَيْكُمْ
اَمْوَالَكُمْ اَمْشٰى اللهُ اَنْ يَّكُفَّ بَاْسَ الْاَنْدَرِيسِ لَكُمْ دُوْا اَللهُ اَشَدُّ اَنْ تَقْسُرُوْا
۸۷ شِكْرَہٗ مِنْ شَعْرِ شَفَاۃٍ حَسَنَةٍ لِّمَنْ اَنْ تَصِيْبَ مِنْهَا يَوْمٌ شَدِيْدٌ سَعٰى سَبِيْلُكُمْ لَكُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْا
۸۸ اَنَّكُمْ اَنْتُمْ اَعْلٰی عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْبِلٌۢ وَرُءُوْا حَسَنَةً لِّعَنْ اَخِيْكُمْ اِيْحَسَنَ صِرْطًا اَوْ رُءُوْا فَرِيْضًا لِّمَا كَانَ اَلَمْ يَكُنْ
۸۹ اَنْتُمْ اَحْسَنَ اَللهُ اَللّٰهُ a

۸۶ دیکھو کہ تم پر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تم پر فرمایا ہے، اس کو تم نے مانا ہے اور اس کو تم نے مانا ہے۔
۸۷ دیکھو کہ تم پر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تم پر فرمایا ہے، اس کو تم نے مانا ہے اور اس کو تم نے مانا ہے۔
۸۸ دیکھو کہ تم پر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تم پر فرمایا ہے، اس کو تم نے مانا ہے اور اس کو تم نے مانا ہے۔
۸۹ دیکھو کہ تم پر جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تم پر فرمایا ہے، اس کو تم نے مانا ہے اور اس کو تم نے مانا ہے۔

۸۶ پس (اے پیغمبر!) تم اس بات کی یا کھل پر مدد کرو کہ یہ لوگ تمھارا ساتھ دیتے ہیں یا نہیں، اتم اللہ کی راہ میں جنگ کرو۔ کہ تم پر تمھاری ذات کے بھلاؤ کی قسم کی قسم داری نہیں، اور مومنوں کو جنگ کی ترغیب ہے۔
۸۷ عجب نہیں کہ بہت جلد اللہ منکرین جن کا وہ وقت شدہ ہو، دیکھ لے، اور اللہ کا زور دیکھ لے، یہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ میں وہ سب کے زیادہ سخت ہوا!

۸۸ جو انسان دوسرے انسان کے ساتھ نیکی کے کلم میں ملتا اور منگلا ہوتا ہے، تو اسے اس کلم (کے جو دریا) میں حصہ لے گا، اور جو کوئی بڑائی میں دوسرے کے ساتھ ملتا اور منگلا ہوتا ہے، تو اس کے لئے اس بڑائی میں حصہ ہو گا۔ اور اللہ جس چیز کا محافظ و نگراں ہو (وہ ہر حالت میں ہر عمل کے مطابق بہرہ دیتا ہو)۔

۸۸ اللہ (مسلمان!) جب کبھی تمھیں عافیت کو سلام کیا جائے، تو چاہئے کہ جو کچھ سلام و دعائیں کہا گیا ہو، اس سے زیادہ بہتر بات جواب میں کہو۔ یا (کم از کم) جو کچھ کہا گیا ہے، اسی کو لے لو۔ بلاشبہ اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے (تمھاری کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اس کے محاسبہ و چھوٹ نہیں سکتی)۔
۸۹ (یاد کرو) اللہ ہی کی ایک ذات ہو۔ کوئی معبود نہیں جو موصوفت ہو۔ وہ ضرور تمھیں حق سب کے دن (اپنے حضور) جمع کرے گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں (یہ خود اللہ کا کتاب ہے) اللہ اللہ ہی بڑے کرتا کہنے میں کون شائبہ ہو سکتا ہے؟

۹۲
۹۳
۹۴

پھر یہ خبر نہ کر فیس ہو کر پھر توڑ دینی جنگ کی رستہ میں دشمنوں کا ساتھ دیتا ہے یقیناً اس کا
شہر جی دشمنوں ہی میں ہو گا پس آج کل گرفتہ ہو کر حمال ہیں یہ قتل کروا دینا تو کسی کو بہ دوست
ہو دے کسی کو پناہ نہ دے۔

۹۵
۹۶
۹۷

۹۸
۹۹

۱۰۰

يَسْتَعِينُ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَعِينُ مِنْهُ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى سَيِّئَاتِهِ
 وَهُوَ مِنَ الْفُقَرَاءِ وَكَذَلِكَ اللَّهُ يَسْتَعِينُ مِنْ خَلْقِهِ هَكَذَا هُوَ زَكَاةٌ وَسُمْ
 عَلَامَةٌ فِي الْأَعْيُنِ لِلَّذِينَ يَشَاءُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ
 وَبِذَلِكَ مَنْ يَقْبَلُ سَوْءًا أَوْ يَطْغَى نَفْسُهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهُ عَنْهُ وَارْحَمَهُ وَهُوَ الْكَرِيمُ
 لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ عَلَى نَفْسِهِ وَكَانَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ حَكِيمًا وَهُوَ الْكَرِيمُ الْحَقِيقُ أَوْ
 لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ بِرَبِّكَ فَقَدْ خَلَلَ لَكُمْ مِنَ فَتَنِ النَّاسِ شَيْبًا

اس طرح کے کوسا نساہل سے تو اپنی خیا
 چھپاتے ہیں، لیکن خدا سے نہیں چھپاتے۔ حالانکہ
 جب وہ داریں کو بخش تھا کہ ایسی ایسی، دل کا
 مشورہ کرتے ہیں جو خدا کو پسند نہیں، تو اس وقت وہ
 نیکے ساتھ موجود ہوتا ہے اور وہ جو کچھ کرتے ہیں

اُس کے واسطے علم سے باہر نہیں!
 دیکھو تم لوگ وہ ہو کر تے دنیا کی زندگی میں تو ان بھروسوں کی طرف سے جھگڑا کر لیا، لیکن
 (بتلاؤ) قیامت کے دن کئی طرف سے، اللہ کے ساتھ کون جھگڑے گا؟ یا کوں ہو جو (اُن) ان کا
 دلیل بنے گا؟

اور جو شخص کئی بڑائی کی بات کر دیتا ہو یا اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کرتا ہو، پھر (اس کو) کہتا
 (اور) اللہ سے بخشش طلب کرتا ہے، تو (اس کے لئے) بخشش کا وہ اندہ کھلا ہوا ہے، وہ اللہ کو بخشے والا
 رحمت رکھنے والا ہے گا!

اور جو کوئی (بجلی کے) بُرائی کا ہے، تو وہ اپنی جان ہی کے لئے گناہ ہے۔ اُس کا جو کچھ بھلی مال
 ہوگا، اُس کی کوئی شے (گا) اور اللہ (سب کچھ) اجائے والا اور (اپنے تمام حکم میں) حکمت رکھنے والا ہو
 اور جس کسی سے (اللہ) کوئی خفا سرزد ہو جائے (یا) (اللہ) کسی گناہ کا مرتکب ہو، اور پھر
 (اپنے بچاؤ کے لئے) کسی بے گناہ کے سر پہنچے تو (اللہ) اسے بستان اور کھلے گناہ کا اوجہ
 بھی اپنی گردن پر نہ دیا۔

سلفہ سے آیت میں خطاب اس لئے ہے جو اللہ کی حمایت میں جہاد کے وقت حق بات سے جھگڑتے تھے، اور اللہ کو اللہ سے جھگڑا
 چاہتے تھے۔ عارضی سے اسلام چھپانے کو بہترین ہے *

وَأَن أَمْرًا فَحَفَّتْ مِنْ بَعْدِ نُشُورٍ أَوْ أَمْرًا فَحَفَّتْ مِنْ بَعْدِ نُشُورٍ
يُصْطَلَحُ بِأَنَّهَا أَصْلُهَا وَالْقَصْدُ حَيْثُ وَأَحْصَيْنَا أَنْفُسَ شَيْءٍ مِنْ
تَحْيِيهِمْ وَتَتَقَنَّ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ مِنْ تَعْمُودِ شَيْءٍ وَأَن تَسْتَجِيبُوا
لَعَلَّ لَوْ أَنِ الْبَسَاءُ وَلَوْ حَسَّ ضَعْفُ فَلَا تَمِينُوا كُلَّ مَبْنٍ قَدْ رُقِيَ هَـ
كَاسُ مَعْلَقَةٍ وَأَن تَصْطَلِحُوا وَتَتَقَنَّ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ مَعْقُودًا مِنْ رَجَاءٍ وَإِنْ تَقَرَّرَ

کیس سوکھا کہ کسی کو پہلے کی طرف جھک نہ دے۔
طریقہ کا بیان ہے کہ ایک شخص کو اس سے پہلے ایک شخص کو کھانے سے
اتھام کروا دیا کہ ایک شخص کو دوسرا دیکھ کر اس سے پہلے کھانے سے روک دیا۔
ان باتوں میں سے کسی کو دیکھ کر اس سے پہلے کھانے سے روک دیا۔

میں سے جو کچھ کرتے ہو، خدا اس کا علم رکھنے والا ہے۔ (وہ تمہاری نیکی بھی ناگاہک جانے نہ دینگا)
اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے سرکشی یا کٹن کشی کا اندیشہ ہو، تو شوہر اور بیوی پر کچھ گنا
نہ ہوگا، اگر مصالحت کی کوئی بات آپس میں طرک کرنا مصالحت کر لیں۔ (یا اتفاق سے) صلح (شوہر حال
میں) تر ہے۔ اور (اور کھو ان ان کی طبیعت اس طرح کی واقع ہوئی ہو کہ) اس کی حرم سے بھی
جوتی جو عورت چاہتی ہو اسے زیادہ سے زیادہ ہے۔ مرد چاہتا ہے، اس کے کچھ نہیں کہے۔ میں یہاں
کہو کہ ال کی وجہ سے آپس میں مصالحت نہ ہو) اور اگر وہ ایک دوسرے کے ساتھ، اچھا سوکھ کر
اور (سخت گیری سے، بچو، تو تم جو کچھ کرتے ہو، خدا اس کی خبر رکھنے والا ہو) وہ ضرور تمہیں اس کا اجر دے گا
عطا فرمے گا)

اللہ ہماری طرف سے کہتے ہی خواہشمند ہو، لیکن یہ بات تمہاری طاقت سے بہرہ کر (ایک سے
زیادہ عورتوں میں) کامل طور پر صاف کر سکو، کیونکہ دل کا قدرتی میلان تمہارے پس کا پس کسی کی
طرف زیادہ اٹس ہوگا۔ کسی کی طرف کم اٹس لینا نہ کرنا۔ کسی ایک ہی کی طرف جھک کر۔ اور دوسری کو
(اس طرح) اچھوڑ دینا۔ یہ مصلحت ہے۔ (یعنی ایسی عورت ہو کہ نہ تو بیوہ، نہ مطلقہ ہے، نہ کرنا یا دوسرا انتظار
کرے۔ نہ شوہر اس کا حق ادا کرتا ہے کہ شوہر اس صحت کی طرح جو بیوی میں لپکتا ہی ہے، اور (ایک
اگر تم (عورتوں کے معاملہ میں) ہر شے پر رہو، اور بڑے انصافی سے، بچو، تو اللہ بخشنے والا، رحمت رکھنے والا
ہے) وہ تمہیں اس بات کے لئے جو وہ نہیں ٹھہرے گا جو تمہارے پس کی پس ہوگا)

اور اگر (میاں بی بی میں) مصالحت کی کوئی سمت بن نہ پڑے، اور ایک دوسرے سے) خدا ہوا میں تو

[illegible]

اور پھر براہِ کفر میں ٹپتے ہی گئے، تو ان کی حقیقت ان کا ایمان لانا، ایمان لانا تھا، اللہ تعالیٰ انہیں بخشے
ما نہیں، اور ہرگز ایمان نہ ہو گا کہ انہیں (فتح دہلائی کی) کوئی بہ دیکھ گئے۔

(ملے پنہیا) تم منافقوں کو یہ خوش خبری سنا دو کہ بلاشبہ انکے لئے عذاب و دوزخ ہے اور منافق اب مسلمانوں کو چھوڑ کر مسکین حق کو ایسا نیک و دیکھار بنائے ہیں اور مسلمانوں کی دوستی پر مسلمانوں کے دشمنوں کی دوستی کو ترجیح دیتے ہیں (تو کیا وہ چاہتے ہیں انکے پاس عزت و شہرہ ہو؟ اگر ایسا ہی ہو تو یاد رکھیں) عزت جتنی بھی ہو سب کی سب دشمنی کے لئے ہو (یعنی اسی کے اختیار میں ہو جسے چاہے دے۔ دشمنان حق کے ہاتھ میں نہیں ہو اگر یہ وہ اس دلت غامضی ملو برونیوی عزت و شوکت دیکھتے ہیں اور یہ وہ ان حق بے سرو سامان و کردار ہیں)

ارد (دیکھو) اسے اسٹی کتہ میں مٹا دے

نزل کر چکا ہے کہ جب سنو، خدا کی آیتوں کے
و کفر کیا جا رہا ہے (یعنی انھیں سرکشی و ستم و
ظلم کیا جا رہا ہے) اور ان کی جہنمی آگ لگ چکی ہے

تو انہیں سواٹھ جاؤ اور اسباب تک
 طرح کی باتیں چھوڑ کر کسی دوسری بات میں
 لگ جائیں، ان کے پاس ٹیپو آکر بیٹھا کرے
 گی انہی جیسے ہر ہاؤسگ۔ یاد رکھی خدا حافظ
 ہو۔ ایسی باتوں میں شریک ہوتے ہیں، دوسرے
 (جو اس طرح کی باتیں کرتے ہیں) اس کو جہنم
 کا کھانا دے گا۔

آیت: ۱۳۵ مے ۲۰۰۸ تک مرا تقرب کے لفظوں حصہ (۱) میں

(۱۷) چکر کے والدین ایمین بیگم صاحبہ کو سلام
 کیا گیا۔ یہاں پر مشین لکھے، سلام کہ چکر کے والدین کے
 پاس پہنچا۔ یہاں پر جب مددگار نے نو بخت کا سلام
 کیا تو کہیں۔

[illegible]

الَّذِينَ يَدْعُونَ بِهِمْ أَنْ يَمُوتُوا وَيَوْمَ يُدْعَوْنَ عَلَيْهِمْ سَبِيحَةَ لِقَائِهِمْ هَؤُلَاءِ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ
 عَلَيْهِمْ صَلَواتُ اللَّهِ وَبَصَلَاتُ اللَّهِ عَنْ سَمِيعٍ اللَّهُ كَثِيرٌ لَا تَأْخُذُ بِهِمُ الرِّجَالُ وَالْمَوَاطِنُ
 وَأَمْوَالُهُمْ النَّاسُ بِالْأَجَلِ وَأَعْتَدَ لِلْكَافِرِينَ وَهُمْ عَنْ بَابِ الْإِيمَانِ لَكِنَّ الرَّاغِبِينَ
 فِي الْإِيمَانِ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ وَتَقْبَلُ تَصَلُّوهُ
 يَوْمَ يُدْعَوْنَ أَوْ يَمُوتُوا يَوْمَ يَدْعَوْنَ يَوْمَ يَدْعَوْنَ يَوْمَ يَدْعَوْنَ يَوْمَ يَدْعَوْنَ يَوْمَ يَدْعَوْنَ

اپنی موت سے پہلے (حقیقت حال پر مطلع نہ ہو جانے والا) اُس پر دینی مسیح کی صداقت پر اصرار نہ کرتے
 نہ کئے (کیونکہ کہنے کے وقت غفلت و شرارت کے قلم پیسے بڑھ جاتے ہیں اور حقیقت ملنے
 آجاتی ہے) اور قیامت کے دن وہ (اللہ کے فضل) ان پر شادت فیضی دلا ہوگا۔

انفرض یہودیوں کے اس ظلم کی وجہ سے ہم نے
 (کی ایک) اچھی چیزیں ان پر حرام کر دیں جو پہلے
 ان کے حلال تھیں۔ اور ان میں سے کچھ کہ وہ
 لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہت دھکے لگاتے تھے (اور)
 ہدایت کی راہ میں متاثر ہو کر دو گئے تھے
 نیز ان کی یہ بات کہ سونے لگے، حالانکہ اس کو
 دھوکے دئے گئے تھے اور یہ بات کہ ناجائز طریقہ پر اگر اس
 کمال کھانے لگے (حالانکہ انھیں یہ حال میں اہ

حکمی حیات میں ملت انی اور ہر گاہ کی سبب
 صبح اور رات کی سبب اس طرح مختلف کر لی جو کھانے کی
 کھانے کا وہ نہیں جانتے ہیں اس وقت صبح کے لئے مردی ہوا
 ہے کہ کھانا لکھتے ہیں یا ان کو کبھی کبھی دیکھتے ہیں۔ سبب
 یہ ہیں کہ یہ دھوکا دہی کی حالت میں جو کھانے کو کبھی کبھی
 جو کھانے کے لئے پہنچے ہیں وہی دھوکا دہی ہوگا کہ کبھی کبھی
 اس حال کی حالت میں کھانے لگتے ہیں۔
 حالانکہ یہ اس گناہ کی طرف اشارہ کیا گیا کہ سود لینے سے
 انھیں روکا گیا تھا لیکن وہ، مختلف اور سنگین صلاکات جاری رہے
 پر ان کے لئے تھے۔

ہر انسان کے ساتھ اسی دیانت پر تھے کا حکم دیا گیا تھا اور (یاد رکھو) ان میں جو لوگ (اس طرح حکم)
 حق کے استر پی گئے، تو ہم نے ان کے لئے (پاداش مل میں) عذاب دردناک طبع رکھا ہوا
 لیکن دوسرے پیغمبر! ان میں سے جو لوگ (کتاب اللہ کے احکام میں ثابت قدم ہیں تو وہ اور سلطان
 ان گناہوں سے اپنی راہ الگ رکھتے ہیں۔ وہ) اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو تم پر نازل ہوئی
 ہے اور ان مسلم کتابوں پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو تم سے پہلے نازل ہوئی ہیں۔ اور وہ جو نازل قلم کر
 لئے ہیں کہ ادا کرنے لگے ہیں اور اللہ اللہ آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو یہی ہی لوگ ہیں
 جنھیں ہم عنقریب ان کا اجر عظیم فرما دیں گے۔ ایسا اجر جو بہت ہی بڑا اجر ہوگا

وہ ہیں کہ اس طرح کہ سلطان کو اس کے لئے حکم دیا گیا
 دوسرے پیغمبر! ہم نے ہماری طاعت اسی طرح کی

فَكَرِهَ اُولَئِكَ اِلَىٰ ذٰلِكَ وَلَٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ قَوْمٌ يَعْلَمُونَ
يَعْلَمُونَ اَنْ اَسْبَاحَ وَيَعْقِبَ اَيُّوبَ وَيُوْنُسَ وَهَارُونَ وَسَلَمَةَ وَاسْمَاعِيلَ وَادْرَاسَةَ
وَسُلَافَةَ فَهَضَمَهُمْ عَيْنُ قُلٍّ وَسَلَافَةَ فَهَضَمَهُمْ عَيْنُ قُلٍّ وَكَمَ اللَّهُ مَوْزِعَهُمْ
وَسُلَافَةَ فَهَضَمَهُمْ عَيْنُ قُلٍّ وَكَمَ اللَّهُ مَوْزِعَهُمْ
لَكِنْ عَلَيْهِ تَقَرُّبُهُمْ اِلَىٰ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ لَهُمْ عَزِيزُ الْحَقِّ
لَكِنْ عَلَيْهِ تَقَرُّبُهُمْ اِلَىٰ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ لَهُمْ عَزِيزُ الْحَقِّ

[illegible]

۱۶۴
ہٹ پیڑا، اگر یہ وہ تھوڑی بچہ تھی سے بچھڑا دیتے ہیں تو اسکا کرپ بھی اٹھنے جو کچھ تم برائیاں
کیا ہے وہ اسے نازل کیے استغاثہ کی جان کی کو اہی دیتا ہے اور اس نے اسے اپنے علم کیساتھ
مٹی کہا ہے، اور (جو کسے خوشستے تھی) اس کا ر ہنہ ہی تھیتے ہیں اور آج بات پر اسکو گویا ہے تو
معدن کو اہی کثایت کرتی ہے۔

١٠٠
 ١٠١
 ١٠٢
 ١٠٣
 ١٠٤
 ١٠٥
 ١٠٦
 ١٠٧
 ١٠٨
 ١٠٩
 ١١٠
 ١١١
 ١١٢
 ١١٣
 ١١٤
 ١١٥
 ١١٦
 ١١٧
 ١١٨
 ١١٩
 ١٢٠
 ١٢١
 ١٢٢
 ١٢٣
 ١٢٤
 ١٢٥
 ١٢٦
 ١٢٧
 ١٢٨
 ١٢٩
 ١٣٠
 ١٣١
 ١٣٢
 ١٣٣
 ١٣٤
 ١٣٥
 ١٣٦
 ١٣٧
 ١٣٨
 ١٣٩
 ١٤٠
 ١٤١
 ١٤٢
 ١٤٣
 ١٤٤
 ١٤٥
 ١٤٦
 ١٤٧
 ١٤٨
 ١٤٩
 ١٥٠
 ١٥١
 ١٥٢
 ١٥٣
 ١٥٤
 ١٥٥
 ١٥٦
 ١٥٧
 ١٥٨
 ١٥٩
 ١٦٠
 ١٦١
 ١٦٢
 ١٦٣
 ١٦٤
 ١٦٥
 ١٦٦
 ١٦٧
 ١٦٨
 ١٦٩
 ١٧٠
 ١٧١
 ١٧٢
 ١٧٣
 ١٧٤
 ١٧٥
 ١٧٦
 ١٧٧
 ١٧٨
 ١٧٩
 ١٨٠
 ١٨١
 ١٨٢
 ١٨٣
 ١٨٤
 ١٨٥
 ١٨٦
 ١٨٧
 ١٨٨
 ١٨٩
 ١٩٠
 ١٩١
 ١٩٢
 ١٩٣
 ١٩٤
 ١٩٥
 ١٩٦
 ١٩٧
 ١٩٨
 ١٩٩
 ٢٠٠
 ٢٠١
 ٢٠٢
 ٢٠٣
 ٢٠٤
 ٢٠٥
 ٢٠٦
 ٢٠٧
 ٢٠٨
 ٢٠٩
 ٢١٠
 ٢١١
 ٢١٢
 ٢١٣
 ٢١٤
 ٢١٥
 ٢١٦
 ٢١٧
 ٢١٨
 ٢١٩
 ٢٢٠
 ٢٢١
 ٢٢٢
 ٢٢٣
 ٢٢٤
 ٢٢٥
 ٢٢٦
 ٢٢٧
 ٢٢٨
 ٢٢٩
 ٢٣٠
 ٢٣١
 ٢٣٢
 ٢٣٣
 ٢٣٤
 ٢٣٥
 ٢٣٦
 ٢٣٧
 ٢٣٨
 ٢٣٩
 ٢٤٠
 ٢٤١
 ٢٤٢
 ٢٤٣
 ٢٤٤
 ٢٤٥
 ٢٤٦
 ٢٤٧
 ٢٤٨
 ٢٤٩
 ٢٥٠
 ٢٥١
 ٢٥٢
 ٢٥٣
 ٢٥٤
 ٢٥٥
 ٢٥٦
 ٢٥٧
 ٢٥٨
 ٢٥٩
 ٢٦٠
 ٢٦١
 ٢٦٢
 ٢٦٣
 ٢٦٤
 ٢٦٥
 ٢٦٦
 ٢٦٧
 ٢٦٨
 ٢٦٩
 ٢٧٠
 ٢٧١
 ٢٧٢
 ٢٧٣
 ٢٧٤
 ٢٧٥
 ٢٧٦
 ٢٧٧
 ٢٧٨
 ٢٧٩
 ٢٨٠
 ٢٨١
 ٢٨٢
 ٢٨٣
 ٢٨٤
 ٢٨٥
 ٢٨٦
 ٢٨٧
 ٢٨٨
 ٢٨٩
 ٢٩٠
 ٢٩١
 ٢٩٢
 ٢٩٣
 ٢٩٤
 ٢٩٥
 ٢٩٦
 ٢٩٧
 ٢٩٨
 ٢٩٩
 ٣٠٠
 ٣٠١
 ٣٠٢
 ٣٠٣
 ٣٠٤
 ٣٠٥
 ٣٠٦
 ٣٠٧
 ٣٠٨
 ٣٠٩
 ٣١٠
 ٣١١
 ٣١٢
 ٣١٣
 ٣١٤
 ٣١٥
 ٣١٦
 ٣١٧
 ٣١٨
 ٣١٩
 ٣٢٠
 ٣٢١
 ٣٢٢
 ٣٢٣
 ٣٢٤
 ٣٢٥
 ٣٢٦
 ٣٢٧
 ٣٢٨
 ٣٢٩
 ٣٣٠
 ٣٣١
 ٣٣٢
 ٣٣٣
 ٣٣٤
 ٣٣٥
 ٣٣٦
 ٣٣٧
 ٣٣٨
 ٣٣٩
 ٣٤٠
 ٣٤١
 ٣٤٢
 ٣٤٣
 ٣٤٤
 ٣٤٥
 ٣٤٦
 ٣٤٧
 ٣٤٨
 ٣٤٩
 ٣٥٠
 ٣٥١
 ٣٥٢
 ٣٥٣
 ٣٥٤
 ٣٥٥
 ٣٥٦
 ٣٥٧
 ٣٥٨
 ٣٥٩
 ٣٦٠
 ٣٦١
 ٣٦٢
 ٣٦٣
 ٣٦٤
 ٣٦٥
 ٣٦٦
 ٣٦٧
 ٣٦٨
 ٣٦٩
 ٣٧٠
 ٣٧١
 ٣٧٢
 ٣٧٣
 ٣٧٤
 ٣٧٥
 ٣٧٦
 ٣٧٧
 ٣٧٨
 ٣٧٩
 ٣٨٠
 ٣٨١
 ٣٨٢
 ٣٨٣
 ٣٨٤
 ٣٨٥
 ٣٨٦
 ٣٨٧
 ٣٨٨
 ٣٨٩
 ٣٩٠
 ٣٩١
 ٣٩٢
 ٣٩٣
 ٣٩٤
 ٣٩٥
 ٣٩٦
 ٣٩٧
 ٣٩٨
 ٣٩٩
 ٤٠٠
 ٤٠١
 ٤٠٢
 ٤٠٣
 ٤٠٤
 ٤٠٥
 ٤٠٦
 ٤٠٧
 ٤٠٨
 ٤٠٩
 ٤١٠
 ٤١١
 ٤١٢
 ٤١٣
 ٤١٤
 ٤١٥
 ٤١٦
 ٤١٧
 ٤١٨
 ٤١٩
 ٤٢٠
 ٤٢١
 ٤٢٢
 ٤٢٣
 ٤٢٤
 ٤٢٥
 ٤٢٦
 ٤٢٧
 ٤٢٨
 ٤٢٩
 ٤٣٠
 ٤٣١
 ٤٣٢
 ٤٣٣
 ٤٣٤
 ٤٣٥
 ٤٣٦
 ٤٣٧
 ٤٣٨
 ٤٣٩
 ٤٤٠
 ٤٤١
 ٤٤٢
 ٤٤٣
 ٤٤٤
 ٤٤٥
 ٤٤٦
 ٤٤٧
 ٤٤٨
 ٤٤٩
 ٤٥٠
 ٤٥١
 ٤٥٢
 ٤٥٣
 ٤٥٤
 ٤٥٥
 ٤٥٦
 ٤٥٧
 ٤٥٨
 ٤٥٩
 ٤٦٠
 ٤٦١
 ٤٦٢
 ٤٦٣
 ٤٦٤
 ٤٦٥
 ٤٦٦
 ٤٦٧
 ٤٦٨
 ٤٦٩
 ٤٧٠
 ٤٧١

جو لوگ (سچائی سے) منکر ہیں اور خدا کی راہ سے لوگوں کو روکا، تو بلاشبہ وہ (راہِ راست سے) ہٹنا شروع کریں گے، اور ایسے ہٹنے کو دہراؤ گوشوں میں نہ رکھیں گے۔

جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم (میں بھی) ہے باک ہو گئے اور مرتے دم تک اسی حالت میں مرنا رہے، تو انہیں انہیں کبھی بخشے، والا نہیں اور نہ انہیں (کامیابی و سعادت کی) کوئی راہ دکھائے گا۔ جبر جہنم کی نشان دہی ہے۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے اور اللہ کے لئے ایسا کرنا بالکل سہل ہے (کوئی نہیں جو اس کے قوانین کے نفاذ میں ٹکاوٹ ڈال سکے)

ملے (نورِ نسلِ انسانی، لایزالِ رسول (یعنی پیغمبرِ اسلام) تھا جسے پروردگار کی طرف سے تمنا ہے
پاس بچائی کے ساتھ آگیا ہو) اور اس کی سچائی اب کسی کے جھٹکنے جھٹلانی نہیں جا سکتی (پرسن
لاؤ کہ تمنا ہے بے داسی میں، بہت سی ہو، اور (دیکھو اگر تم کفر کر گئے تو آسمان زمین میں جو کچھ ہو سب
اتر ہی کے لئے ہو) وہ بے نیاز تمھاری کسی بات کا محتاج نہیں۔ تمھاری شقاوت خود تمنا ہے ہی آگے
آئے گی) اور (یاد رکھو، اللہ سب کچھ جانتے والا، اور (پانے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا)۔
(پس لیا نہیں ہو سکتا کہ وہ تمھاری حالت سے غافل ہو، وہ اچھائی کے لئے اچھا اور بُرائی کے لئے بُرا
تعمیر پیش نہ لے)۔

اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلبہ نہ کرو (یعنی

حقیقت و اعتدال سے گزرنے جاؤ) اور اللہ کے
 بے میں حق کے سوا اور کچھ نہ کہو۔ حرم کا بیٹا مٹی
 مسیح اسکے ساتھ نہیں ہے کہ اللہ کا رسول ہو اور
 کے (کلمہ بشارت) کا نظریہ جو روبرو اٹھ گیا
 تھا۔ نیز ایک روح جو جس کو جانستے تھے۔

ہی کہ کسی ایک بہت ہی گراں گنہگار بن کر رہے ہیں۔
 وصال سے پہلے ہر گز موت نہ دیکھ چکے ہوں۔ اگر کسی کی موت کو ہم
 دیکھ لیں تو اسے شہر کی گڑ کے آگے خود کو دیکھ لیں گے۔
 کہ اسے اتنی غارتگی کی کہ اس کی مراد سے ہی ہند کوئی
 گڑ نہ ہو۔ ہاتھ کی رور ہفتہ کی تو اسے دیکھ لیں گے کہ
 نہایت سنگین ہے۔ اگر کسی کو دیکھ لیں گے تو اسے چھوڑ دے گا کہ
 کہ کسی کی ترقی نہ ہو۔

۱۶۰ قَاتِلُوا بِاللَّهِ دَرَسُوا وَلَا تَحْزَنُوا أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ إِلَيْنَا الْكِتَابَ فَقُلْنَا لَا تَحْزَنُوا وَلَا يَسْخَبُوا لَكُمْ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۶۱
۱۶۲ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۶۳ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۶۴
۱۶۵ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۶۶ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۶۷
۱۶۸ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۶۹ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۷۰
۱۷۱ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۷۲ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۷۳
۱۷۴ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۷۵ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۷۶
۱۷۷ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۷۸ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۷۹
۱۸۰ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۸۱ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۸۲
۱۸۳ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۸۴ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۸۵
۱۸۶ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۸۷ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۸۸
۱۸۹ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۹۰ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۹۱
۱۹۲ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۹۳ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۹۴
۱۹۵ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۹۶ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۹۷
۱۹۸ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۱۹۹ لَقَدْ نَزَّلْنَا الْحَقَّ بِاللَّهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الضَّالِّينَ ۝ ۲۰۰

۱۶۰ یس چاہئے کہ اگر آپ ارادہ اسکے دوا لیں پر ایمان لائے
۱۶۱ اور یہ بات دیکھو کہ خدا تعالیٰ میں۔ دیکھو ایسی بات
۱۶۲ کہنے سے بارہ جاؤ کہ خدا تعالیٰ نے ستر کی ہر حقیقت
۱۶۳ اسکے ہر کچھ نہیں جو کہ اللہ ہی ایسا سمجھو (اُس کے سو کوئی نہیں) وہ اس سے پاک ہو کہ اسکے لئے
۱۶۴ کوئی شے جو آسمانوں میں اور زمین پر جو کچھ ہے سب اسی کے لئے جو (وہ بھلائے کاموں کے لئے
۱۶۵ اس بات کا کہیں متوجہ ہو کہ کسی کو شایاں کر دیا میں بھیجے) کار سازی کے لئے خدا کا کار ساز ہوا میں ہی
۱۶۶ کج کو ہرگز اس بات میں غار نہیں کہ وہ خدا کو بندہ کچھ جیسے اور نہ خدا کے مقرب فرشتوں
۱۶۷ اس سے تنگ نہ تھو۔ اور ہر کوئی خدا کی بندگی میں تنگ نہ تھو اور تنگ نہ ہو (وہ تنگ کر کے
۱۶۸ کہاں چاہے) اور وہ وقت دور نہیں کہ خدا سب کو (قیامت کے دن) اپنے حضور جمع کرے گا۔
۱۶۹ پھر اس دن ایسا ہوگا کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کئے ہیں تو ان کی نیکیوں کا
۱۷۰ ثمرہ پورا ملے گا۔ اور اپنے فضل سے اس میں زیادتی بھی فرمائے گا۔ لیکن جن لوگوں
۱۷۱ نے (خدا کی) سبکی کو تنگ قرار کیا تھا اور تنگ کرنا تھا تو انھیں زیادہ جرم میں) ایسا خدا
۱۷۲ پر ہوگا جو وہ دن کہ انھیں خدا کے ہوا نہ کوئی رخصت دیگا نہ خدا کا مارا
۱۷۳ لئے افروزش انسانی احمق ہے اس لحاظ
۱۷۴

یہودی ہمارے کسی گزری کہتا ہے۔ یہودی خطایاں
سے جو انھوں نے حضرت عیسیٰ پر سے لے کر
کہا کہ انھیں خدا کا شایاں کر دیا۔ دیکھ
پیدا کرنا چاہے۔ اور اس کا

۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

فَقَسَّ مِنْ أَجْلِ هَذَا وَلَمْ يَقْسُ مِنْ رَجُلٍ قَالِ لَا قَسْلَتُ قَالِ إِنَّكَ بِتَقْلِيلٍ لَكَ مِنْ
مَنْ قَسَّ مِنْ أَجْلِ هَذَا وَلَمْ يَقْسُ مِنْ رَجُلٍ قَالِ لَا قَسْلَتُ قَالِ إِنَّكَ بِتَقْلِيلٍ لَكَ مِنْ
مَنْ قَسَّ مِنْ أَجْلِ هَذَا وَلَمْ يَقْسُ مِنْ رَجُلٍ قَالِ لَا قَسْلَتُ قَالِ إِنَّكَ بِتَقْلِيلٍ لَكَ مِنْ
مَنْ قَسَّ مِنْ أَجْلِ هَذَا وَلَمْ يَقْسُ مِنْ رَجُلٍ قَالِ لَا قَسْلَتُ قَالِ إِنَّكَ بِتَقْلِيلٍ لَكَ مِنْ
مَنْ قَسَّ مِنْ أَجْلِ هَذَا وَلَمْ يَقْسُ مِنْ رَجُلٍ قَالِ لَا قَسْلَتُ قَالِ إِنَّكَ بِتَقْلِيلٍ لَكَ مِنْ
مَنْ قَسَّ مِنْ أَجْلِ هَذَا وَلَمْ يَقْسُ مِنْ رَجُلٍ قَالِ لَا قَسْلَتُ قَالِ إِنَّكَ بِتَقْلِيلٍ لَكَ مِنْ
مَنْ قَسَّ مِنْ أَجْلِ هَذَا وَلَمْ يَقْسُ مِنْ رَجُلٍ قَالِ لَا قَسْلَتُ قَالِ إِنَّكَ بِتَقْلِيلٍ لَكَ مِنْ
مَنْ قَسَّ مِنْ أَجْلِ هَذَا وَلَمْ يَقْسُ مِنْ رَجُلٍ قَالِ لَا قَسْلَتُ قَالِ إِنَّكَ بِتَقْلِيلٍ لَكَ مِنْ

۳۱
۳۲
۳۳
۳۴

تو ان میں سے ایک کی قبول ہو گئی۔ (یعنی ہمیں کی
دوسرے کی قبول نہیں ہوئی (یعنی قیس کی کہا
یہ قابل نے حسد سے جس کو قابل سے) کہ میں
یقیناً تجھے قتل کروں گا۔ (قابل نے کہا) اس وقت
حق آدھوں کی قربانی قبول کرتا ہے (اگر اس کی)
نری قربانی قبول ہیں گی تو اس میں میرا کیا نقصان
اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ اٹھائے گا تو اس وقت
میں تجھے قتل کرنے کے لئے بھی ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا
میں اشد کے ڈرتا ہوں جو تمام دنیا کا پروردگار ہے اور
میں چاہتا ہوں کہ (نورانی ہو تو میری طرف سے ہو
میری طرف سے ہو، اور تو میرا اور اپنا دو نفع
میں ہمیشہ ملے اور پھر دوزخوں میں سے ہوں کہ شرم
کرنے والوں کو کسی جہنم میں

تو ان میں سے ایک کی قبول ہو گئی۔ (یعنی ہمیں کی
دوسرے کی قبول نہیں ہوئی (یعنی قیس کی کہا
یہ قابل نے حسد سے جس کو قابل سے) کہ میں
یقیناً تجھے قتل کروں گا۔ (قابل نے کہا) اس وقت
حق آدھوں کی قربانی قبول کرتا ہے (اگر اس کی)
نری قربانی قبول ہیں گی تو اس میں میرا کیا نقصان
اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ اٹھائے گا تو اس وقت
میں تجھے قتل کرنے کے لئے بھی ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا
میں اشد کے ڈرتا ہوں جو تمام دنیا کا پروردگار ہے اور
میں چاہتا ہوں کہ (نورانی ہو تو میری طرف سے ہو
میری طرف سے ہو، اور تو میرا اور اپنا دو نفع
میں ہمیشہ ملے اور پھر دوزخوں میں سے ہوں کہ شرم
کرنے والوں کو کسی جہنم میں

۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲

پھر اس کو قتل کر دیا۔ (یعنی قابل کے نفس نے اسے اپنے قابل کے نفس سے قتل کر دیا)
اس سے (اہل کو قتل کر دیا) نیچو یہ نکلا کہ تباہ کاروں میں سے ہو گیا۔
اس کے بعد خلیفہ ایک کو بھیجا اور وہ زمین کو دیکھا، تاکہ اسے بتا دے کہ اپنے بھائی کی نفس کو
زمین میں چھپائی چاہئے۔ (کوئے کو زمین کو دیکھا) وہ بول اٹھا: افسوس مجھ پر ایسے
کوئے کی طرح بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی خشت (زمین کو) چھپا دیتا یا نہ فرستد (اپنی حالت پر رونا
ہی چاہتا تھا)!

۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰

اٰمَنَ الْاِسْتِثْنَاءُ بِمَا اَنْزَلَ اللهُ فِيْهِ وَمَنْ اَرَادَ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللهُ فَالْيَسْرَ لَهُ
 الْعَيْسِيُّ وَهُوَ الرَّاى لِكَتَابِ الْكِتَابِ بِحُجَّتٍ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمَنْ
 عَلَيْهِمْ فَاَحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ عِنْدَ ذِكْرِ اللهِ مِنْ حَقِّ دَلِيلِ
 تَعْلَمَ وَمَنْ يَتَّبِعْ اَهْوَاءَهُمْ فَاُولَئِكَ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَمَنْ حَادَّوْا نَسَاءَ اللهِ فَحَسْبُهُمْ
 فِي مَا اَنْتُمْ فَاَسْتَقْبِلُوا اَخْبَارَ النَّبِيِّ فِي مَا اَنْزَلَ اللهُ فِيْهِ تَحْتَقُونَ

۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷

فَرِحَ خَدُّوهُمَا بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ قُلْ هَؤُلَاءِ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ قُلْ أَتَمَنُّونَ عَلَى الْفَضْلِ الْمُنْعَمِ بِهِ عَلَى الْقَوْمِ الْأُولَىٰ
 قُلْ أَتَمَنُّونَ عَلَى الْفَضْلِ الْمُنْعَمِ بِهِ عَلَى الْقَوْمِ الْأُولَىٰ قُلْ أَتَمَنُّونَ عَلَى الْفَضْلِ الْمُنْعَمِ بِهِ عَلَى الْقَوْمِ الْأُولَىٰ
 قُلْ أَتَمَنُّونَ عَلَى الْفَضْلِ الْمُنْعَمِ بِهِ عَلَى الْقَوْمِ الْأُولَىٰ قُلْ أَتَمَنُّونَ عَلَى الْفَضْلِ الْمُنْعَمِ بِهِ عَلَى الْقَوْمِ الْأُولَىٰ
 قُلْ أَتَمَنُّونَ عَلَى الْفَضْلِ الْمُنْعَمِ بِهِ عَلَى الْقَوْمِ الْأُولَىٰ قُلْ أَتَمَنُّونَ عَلَى الْفَضْلِ الْمُنْعَمِ بِهِ عَلَى الْقَوْمِ الْأُولَىٰ
 قُلْ أَتَمَنُّونَ عَلَى الْفَضْلِ الْمُنْعَمِ بِهِ عَلَى الْقَوْمِ الْأُولَىٰ قُلْ أَتَمَنُّونَ عَلَى الْفَضْلِ الْمُنْعَمِ بِهِ عَلَى الْقَوْمِ الْأُولَىٰ
 قُلْ أَتَمَنُّونَ عَلَى الْفَضْلِ الْمُنْعَمِ بِهِ عَلَى الْقَوْمِ الْأُولَىٰ قُلْ أَتَمَنُّونَ عَلَى الْفَضْلِ الْمُنْعَمِ بِهِ عَلَى الْقَوْمِ الْأُولَىٰ
 قُلْ أَتَمَنُّونَ عَلَى الْفَضْلِ الْمُنْعَمِ بِهِ عَلَى الْقَوْمِ الْأُولَىٰ قُلْ أَتَمَنُّونَ عَلَى الْفَضْلِ الْمُنْعَمِ بِهِ عَلَى الْقَوْمِ الْأُولَىٰ

۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲

اور جسے پھر انہوں نے تعین کر دیا کہ جو کچھ غصے کو برپا کر دیا اس پر ان کے مطابق ان لوگوں کے دریا
 فیصلہ کرو اور ان کو خواہشوں و بیرونی رکرو تیرا ان کی طرف سے ہتیار ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ جو کچھ
 سے مانگ لیا ہے اس کے کسی حکم کی تعمیل نہ تو اس تعین و نفاذ میں تھیں نہ نگار رہے ہیں اسی صورت حال میں
 کہیں کہیں حکم کا نفاذ عمل میں آئے پھر اگر یہ لوگ رد کر دیں تو یہ حکم ہی نہ مانیں تو جان و خدا
 کو یہی منظور ہو کر ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان پر مصیبت پڑے۔ اور حقیقت یہ ہو کہ بنائو میں
 سے بہت سے انسان (احکام حق سے) نا فرمان ہیں!

۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶

پھر (جو لوگ احکام اسی کا فیصلہ پسند نہیں کرتے) تو یہ کیا چاہتے ہیں؟ کیا جاہلیت کے عہد کا نام
 چاہتے ہیں (جب ظلم و بعیرت سے لوگ محروم تھے اور ادھم و خرافات پر عمل کرتے تھے؟) اور ان لوگوں
 کے لئے جو تعین کئے گئے ہیں اس سے ہر حکم ٹیٹ دیا کون ہو سکتا ہو؟

۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰

مسلمانو بیرونی اور عیسائیوں کو (جو تمھاری دشمنی میں سرگرم ہیں) ایسا نیک و مددگار نہ بناؤ۔ وہ
 تمھاری مخالفت میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ (دیکھو) تم میں سے جو کوئی انھیں نیک و مددگار
 بنائے گا تو وہ انہی میں سے سمجھا جائے گا۔ اسے اس رو پر (کامیابی و مسامتگی) مانیں کہ ان
 جو ظلم کرنے والا گروہ ہو۔

۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵

پھر اسے پھر (تم دیکھو) کہ جس کے دلوں میں (اتفاق کا) روگ ہو، وہ اب لوگوں کی طرف سے
 جابجہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہم جانتے ہیں کہ (ان لوگوں سے) الگ تھلک رہنے کی وجہ سے کسی مصیبت کے
 پھر میں نہ آجائیں تو (یقین کرو) وہ وقت دور نہیں جب انھیں (تسخیر و یگانہ) اس کی طرف سے
 (کامیابی و غلبہ کی) کوئی ایسا بات ظاہر ہو جائے گی اور اس وقت یہ لوگ یہ بات پر شرمندہ ہونگے
 جو انھوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھا ہو۔

۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰

وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ (ان لوگوں سے) الگ تھلک رہنے کی وجہ سے کسی مصیبت کے پھر میں نہ آجائیں تو (یقین کرو) وہ وقت دور نہیں جب انھیں (تسخیر و یگانہ) اس کی طرف سے (کامیابی و غلبہ کی) کوئی ایسا بات ظاہر ہو جائے گی اور اس وقت یہ لوگ یہ بات پر شرمندہ ہونگے جو انھوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھا ہو۔

٤١
٤٢
٤٣

چھپے سے چھپی اگر زمین ہو، انھیں برکت مٹی (سیکن ٹھوس) نے قوت دے گی جس کی قدر مطلق کر دی۔ اس سے کیا کہنا
گروہ، صرد و پانہ نہ ہو، لیکن رماؤ تو ایسے ہی ہیں کہ جو کچھ کہتے ہیں برتی ہی بڑی ہو۔

۴۔ سب سے پہلے یہ پردہ بھاری کی طرف سے تیرہ پرچہ نازل ہوا ہے، اسے احمد کے ہندو ملک پہنچا دو، وہ دشمنوں کی مخالفت کی کچھ پرکھنا نہ کرے، اگر قربت ایسا نہ کیا، تو پھر خدا کا بیٹا نہیں بنچایا۔
 دہلی میں اور عرض رسالت میں کہ ماسی کی (اذا نہ یحقین ان لوں) (کہ شرعاً سے محفوظ رکھے گا۔ وہ اس گروہ پر (کامیابی کی) رہنمائی کوں جسے کھر کی روئے اختیار کی ہو!

(ملے پنہیرا، ان لوگوں سے کہو کہ سے اہل کتاب

تھامے پاس پہنچنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہو جب تک
تو رت و قات اور انہیں کو اور کچھ تھامے پر دو گار کی
طرف سے تیار ہوا ہے و قائم نہ کر اور اسے ہمیر تم
یکے لگا ہوا کچھ تھامے پر دو گار کی طرف سے
ہم پر ناز و حسرت (بجائے اس کے کہ ان کے کو تہ
در محبت کا موجب ہو اور زیادہ نہ کر کشی اور
جو دیکھا تو تم اس رعب کی حالت پر اس وقت کر دو
حق سے ملو۔

جو لوگ (قرآن پر ایمان لائے ہیں) وہ بولے یا
وہ بولے میرا حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور نصابی

کوئی جو ٹیکس، صل میں پہنچے، جو کہ میں نے متدبر اور اخوت کے نام پر بیان کیا ہے، اور چھ کام کرے گا۔

[illegible]

چند روز بعد ۵۲ می
از مانی ترمه سراسر سیرت که با سراسر کاه کاه و سراسر
۵۳ از سراسر سیرت که با سراسر کاه کاه و سراسر
۵۴ از سراسر سیرت که با سراسر کاه کاه و سراسر

۸۰ اَنْفَرٍ مِنْ بَيْنِ الْمَسِيحِ الْاَوَّلِيَّتِ ثُمَّ اَنْفَرُوا فِي رُكُوفِهِمْ حَتَّى اَتَوْا مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَمْ يَحِثْ
 ۸۱ لَكُمْ خَيْرٌ اَوْ لَا تَقْعَادُ لِلَّهِ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قُلْ يَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ لَا تَعْلَمُونَ اِنِّي وَرَبُّكُمْ عَمَلُ
 ۸۲ السَّيِّئِ وَلَا تَتَّبِعُوا اَهْوَاءَكُمْ قَدْ صَلَّوْا مِنْ قَبْلُ وَانْتُمُ الْكَافِرُونَ اَوْ صَلَّوْا عَنْ سَابِقِ السَّبِيلِ
 ۸۳ لَعْنُ الَّذِينَ لَعَنُوا مِنْ بَنِي اِسْرَءِيلَ عَلَى لِسَانِ ذَا قُوَّةٍ وَعِصَى اِيْمَانٍ يَذَرُونَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا
 ۸۴ وَكَانُوا فَاعِلِينَ وَكَانُوا لَا يَسْخَرُونَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ تَوَارَى كَثِيرٌ
 ۸۵ مِنْهُمْ يَكْتُمُونَ الَّذِي لَعَنُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ اَنْفُسُهُمْ أَنْ يَخْلُتْ اَنْفُسُهُمْ وَفِي لَعْنٍ لِي
 ۸۶ هُمْ خِدَائُونَ وَكَانُوا يُوَكِّلُونَ بِالْاَشْيَاءِ الْغَلِيظِ وَكَانُوا يَلْمِزُ مَا الْخَيْرُ وَهُمْ رَوِيَّةٌ وَلَكِنْ

ہم نے کئے خدا کی تسبیح ہو، اے اللہ! بشریت کوئی بات کہہ کر پستی نہ کر دیکھو اس طرح ہم بن لوگ کر
 لئے نہیں واضح کرتے ہیں اور پھر دیکھو اس طرح کو یہ لوگ پھر بے پناہ جانتے ہیں؟ کہ اتنی سستی ہو۔
 بھی سمجھ نہیں سکتے،

۸۰ (میں نے پیغمبران لوگوں سے) کہہ کر کہا تم خدا کو جوڑ کر ایسی باتوں کی بندگی کرتے ہو جن کے اختیار میں
 نہ رہتے اور انھیں ان سے نہ نفع، نہ ہار نہ ہونے والا نہ مل سکتے والا ہے۔

۸۱ کہندہ اسے اہل کتاب اپنے دین میں نجاتی اور حقیقت کے خلاف قہور کو اپنے حد سے بڑھ کر جان
 ۸۲ اس گرد کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے گمراہ ہو چکا ہو، اور ہستوں کو گمراہ کر چکا ہو، اللہ حق
 کی اسیدھی راہ پر گم ہو گئی ہو۔

۸۳ (چنانچہ دیکھو) بنی اسرائیل میں جو لوگ (حق سے) منکر ہوئے تھے، وہ (پچھے) داؤد اور (پھر) ابراہیم کے
 بیٹے عیسیٰ کی زبانی امت کے لئے گئے، اور یہ اس لئے ہو کر نافرمانی کرتے تھے اور خدا سے گرتے گئے تھے۔

۸۴ وہ برائیاں میں (ایک مرتبہ) پڑ جاتے تو پھر اس
 سے باز نہیں آتے البتہ بڑی ہی بڑی تھی جو وہ کر
 کیا کرتے تھے۔

۸۵ میں نے پیغمبران کو دیکھو گے کہ ان میں بہت سے لوگ ایسے
 ہیں جو کفر کرنے والوں سے (ایسے مشرکین عرب) اور
 درناقت کا بہت دیکھتے ہیں کیا یہی بُری تیاری جو ان کے منوں نے انکے لئے مہیا کر دی کہ ان پر خدا کا غضب
 ہوا اور عذاب میں مبتلا ہوئے وہ لے لیں!

۸۶ اور (دیکھو) گمراہ لوگ، انھیں وہ شے کہ نبی پر اور جو کتاب اس پر نازل ہوئی ہو، اس پر (میں نے) لڑائی
 پر ایمان رکھنے والے تھے تو کبھی (اس وقت) جو حیرت انگیز حقائق ان کے سامنے آئے تو ان کے دل نہ رہے، لیکن ان میں
 نہ مل سکتے، بالکل غلط فہمی، کس سے

۸۷ اور (دیکھو) گمراہ لوگ، انھیں وہ شے کہ نبی پر اور جو کتاب اس پر نازل ہوئی ہو، اس پر (میں نے) لڑائی
 پر ایمان رکھنے والے تھے تو کبھی (اس وقت) جو حیرت انگیز حقائق ان کے سامنے آئے تو ان کے دل نہ رہے، لیکن ان میں
 نہ مل سکتے، بالکل غلط فہمی، کس سے

۴۱ ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible][illegible]

کو پیستے دیکھا ہے۔" (اُس سے پوچھ کر اگر ان کے باپ دادا کچھ بناتے تو جیسے نہ ہوں اور دوا درست پڑ بھی نہ ہو
تو کیا پھر بھی وہ انہی کی اندلی تقلید کرتے چھینکے؟)

مسلمانوں (یا دیگر کوا) تم پر فقط عیسائی جانوں کی قدر داری ہے (تم دوسروں کے معاملے کے لئے قدر
دار نہیں ہو سکتے اور نہ دوسرے تمہارے اعمال کے لئے ذمہ دار ہیں اگر دوا درست پڑتا تو ہو، تو کسی کا
خیر، ہوتا تھیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔) (اب آؤ آخر) تم کیجئے اللہ کی طرف تو شکر ہے (اُس نے) دے دیا
میں سے لگا کر تمہارے اعمال کیسے کچھ ہے ہیں؟

مسلمانو! جب تم میں کسی کے سامنے عزت آ کر ٹھہری ہو، (اور وہ وصیت کرنی چاہے) تو وصیت کے
وقت گواہی کے لئے تم میں سے وہ قریب آدمی گواہ ہونے چاہئے۔ اور اگر ایسا ہو کہ تم سفر میں ہو اور دوستانہ
صیبت میں آجائے۔ (وہ مسلمان گواہ نہ ہو سکیں) تو مسلمان گواہوں کی جگہ غیر مسلم بھی ہو سکتے ہیں۔

۱-۹
۲-۹
۳-۹
۴-۹
۵-۹
۶-۹
۷-۹
۸-۹
۹-۹
۱۰-۹
۱۱-۹
۱۲-۹
۱۳-۹
۱۴-۹
۱۵-۹
۱۶-۹
۱۷-۹
۱۸-۹
۱۹-۹
۲۰-۹
۲۱-۹
۲۲-۹
۲۳-۹
۲۴-۹
۲۵-۹
۲۶-۹
۲۷-۹
۲۸-۹
۲۹-۹
۳۰-۹
۳۱-۹
۳۲-۹
۳۳-۹
۳۴-۹
۳۵-۹
۳۶-۹
۳۷-۹
۳۸-۹
۳۹-۹
۴۰-۹
۴۱-۹
۴۲-۹
۴۳-۹
۴۴-۹
۴۵-۹
۴۶-۹
۴۷-۹
۴۸-۹
۴۹-۹
۵۰-۹
۵۱-۹
۵۲-۹
۵۳-۹
۵۴-۹
۵۵-۹
۵۶-۹
۵۷-۹
۵۸-۹
۵۹-۹
۶۰-۹
۶۱-۹
۶۲-۹
۶۳-۹
۶۴-۹
۶۵-۹
۶۶-۹
۶۷-۹
۶۸-۹
۶۹-۹
۷۰-۹
۷۱-۹
۷۲-۹
۷۳-۹
۷۴-۹
۷۵-۹
۷۶-۹
۷۷-۹
۷۸-۹
۷۹-۹
۸۰-۹
۸۱-۹
۸۲-۹
۸۳-۹
۸۴-۹
۸۵-۹
۸۶-۹
۸۷-۹
۸۸-۹
۸۹-۹
۹۰-۹
۹۱-۹
۹۲-۹
۹۳-۹
۹۴-۹
۹۵-۹
۹۶-۹
۹۷-۹
۹۸-۹
۹۹-۹
۱۰۰-۹

پھر اگر انھیں ان (گواہوں) کی چٹائی میں کسی طرح کا شک شبہ پڑ جائے تو انھیں نالائک (بھڑکھڑا) روک کر وہ اشد کی قسم کھا کر کہیں یہ سنا چنی تیر کسی سدا صد کے بے فروخت نہیں کی جی۔ ہا رتیرین عزیز ہی کیوں رہو لیکن ہم ایسا کرے والے نہیں، ہم اشد کے لئے کچی گواہی کسی نہیں چھپائی گئے اگر ایسے کریں تو ہم گناہ گاروں میں سے ہوں۔

پھر اگر مظلوم ہو جائے کہ وہ دونوں گواہوں کے ترکب مجھے ہیں (یعنی ان کی گواہی سچی نہ تھی) تو ان کی جگہ دوسرے دو گواہوں کو گزرتوں سے کھٹے جھپٹیں جس کا حق (پچھلے) گواہوں میں سے ہر ایک کے ذیابا تھا۔ اور یہ گواہ ان میں سے ہوں جو (فریق مظلوم سے) قریب کھٹے ٹالے ہوں۔ پھر یہ دونوں خطرات کی قسم کھا کر کہیں ہماری گواہی پچھلے گواہوں کی گواہی سے زیادہ درست ہو، اور ہم نے گواہی فیضیر میں کسی طرح کی زیادتی سے نہ کی، اگر کی ہو تو ہم ظالموں میں سے نہ ہوں۔

اس طرح کی قسم سے زیادہ ایسی کہ جس کا حق ہو کہ گواہ ٹھیک ٹھیک گواہی دیں گے یا (اگر ان کا) اس کا نہیں، اندیشہ ہو کہ گواہ کی قسمیں جاری نہیں فرقی تائی کی قسموں کے بعد رد کردی جائیں۔ ہر حال، اشد کی نافرمانی کے سناج اسے ڈرو، اور اس کا حکم سنو، اور زیادہ کو کہ اشد ظلم کرنے والوں پر فلاح و سعادت کی راہ نہیں کھولنا!

۱-۸
۲-۸
۳-۸
۴-۸
۵-۸
۶-۸
۷-۸
۸-۸
۹-۸
۱۰-۸
۱۱-۸
۱۲-۸
۱۳-۸
۱۴-۸
۱۵-۸
۱۶-۸
۱۷-۸
۱۸-۸
۱۹-۸
۲۰-۸
۲۱-۸
۲۲-۸
۲۳-۸
۲۴-۸
۲۵-۸
۲۶-۸
۲۷-۸
۲۸-۸
۲۹-۸
۳۰-۸
۳۱-۸
۳۲-۸
۳۳-۸
۳۴-۸
۳۵-۸
۳۶-۸
۳۷-۸
۳۸-۸
۳۹-۸
۴۰-۸
۴۱-۸
۴۲-۸
۴۳-۸
۴۴-۸
۴۵-۸
۴۶-۸
۴۷-۸
۴۸-۸
۴۹-۸
۵۰-۸
۵۱-۸
۵۲-۸
۵۳-۸
۵۴-۸
۵۵-۸
۵۶-۸
۵۷-۸
۵۸-۸
۵۹-۸
۶۰-۸
۶۱-۸
۶۲-۸
۶۳-۸
۶۴-۸
۶۵-۸
۶۶-۸
۶۷-۸
۶۸-۸
۶۹-۸
۷۰-۸
۷۱-۸
۷۲-۸
۷۳-۸
۷۴-۸
۷۵-۸
۷۶-۸
۷۷-۸
۷۸-۸
۷۹-۸
۸۰-۸
۸۱-۸
۸۲-۸
۸۳-۸
۸۴-۸
۸۵-۸
۸۶-۸
۸۷-۸
۸۸-۸
۸۹-۸
۹۰-۸
۹۱-۸
۹۲-۸
۹۳-۸
۹۴-۸
۹۵-۸
۹۶-۸
۹۷-۸
۹۸-۸
۹۹-۸
۱۰۰-۸

ذکرہ فی علیات وعلی دلیل ذلک ردائد قسیر روح ہند میں تکیہ لیس فی اہل وکھار
 واد علمت انکس وانعلمت انوارہ ولا یحیل وروہ خلق من الخلیف لہبشر الصابر بدو فی
 لم یخلف کما ان طیر ابرق وعرین الالک ولا یخص باہی واد خلق الموقی بارذنی و
 اولفقت یوم سراجین علمت وجمہ ہمدہ لکسبت لقال ان ذلک نفس وادہم ان ہل الالک
 سکو فیہ ہمدہ واد حمت ری اسوارین ان اویو ابی درسونی واولو امانوا لہ سبک امسکون
 واولو انوارون فیسبہ بن مویہ ہمدہ یحییٰ لک ان شریک علیک کابنہ مہ من الشمس مہ

۱۱)
۱۱۲

تم پر اور بخاری دل پر جو انام کے ہیں انہیں یاد کرو!
 جب ایسا ہوا تھا کہ اس نے لوح القدس سے تھیں قوت دی تھی۔ تم لوگوں سے کلام کرتے تھے چوٹ
 عمر میں ہی کہ جنہو سے میں جنہو تھے اور بڑی عمر میں بھی کہ مجھوں میں مرنے کرتے تھے
 اور جب ایسا ہوا تھا کہ میں نے تھیں کتاب و حکمت اور قرات و تخیل سکھادی تھی۔
 اور جب ایسا ہوا تھا کہ میرے حکم سے بی لیتے اند پر دم کے شکل جیسے چیز بناتے، پھر اس میں پوندہ
 فیرتے، اور وہ میرے حکم سے ایک پندہ ہوتا۔
 اور جب ایسا ہوا تھا کہ میرے حکم سے اندر میں کے کیا کہ چکا کر لیتے۔
 اور جب ایسا ہوا تھا کہ میرے حکم سے مردوں کو موت (کی حالت) اسے باہر لے آتے۔
 اور جب ایسا ہوا تھا کہ میں نے ساری اہل کا شرعہ نقلیہ خلافت کو پہنچے تھے، وہ کہ با مقابہ
 تھا کہ (چھائی کی) روشن دلیس ان کے سامنے لے گئے تھے، اور ان میں سے جن لوگوں نے فکر کی وہ اختیار
 کی تھی وہ بول اٹھے تھے یہ اس کے سوا کچھ نہیں جو کہ اسکا دجا دگر ہی ہو
 اور جب ایسا ہوا تھا کہ میں نے حواریوں پر دینے اس جماعت پر جو حضرت مسیح پر ایمان لائی تھی اہل
 کیا تھا کہ کچھ پر وہ میرے رسول (مسیح) پر ایمان لائے اور انہوں نے کہا تھا ہم ایمان لائے، اور خدا
 اگر وہ کہو کہ ہم مسلم (یعنی قرآن پر دھ) ہیں

۱۱
۱۱
۱
۱۲

(اور دیکھو) جب ایسا ہوا تھا کہ حواریوں نے کہا
 تھا تھے کہ یہ کیٹے عیسیٰ ایک تھا را پر وہ نکارا ایسا
 کہ تھا جو کہ آسمان سے ہم پر ایک خزانہ آئے؟
 ایشیہ ہادی خدا کے لئے آسمان سے عیسیٰ را کہ نہیں

مسیح کے علاوہ کسی اور کی روح مت پر مکتوبہ
 نے کھانے کا بھی سلطان پر ملا
 دس صدیوں کے قبل یسوع مسیح نے جو وہاں کو
 کے تو یہ نہیں تھا
 تھی وہ اسے (مسیح) کو حواریوں کے لئے وہاں پر لایا

١٢
 ١٣
 ١٤
 ١٥
 ١٦
 ١٧

[illegible][illegible]

اور (پھر) جب بیابان ہوگا کہ اگر کھیتیں نہ ہوں گے تو ان سے ایک حقہ کھراؤ گا
چھوڑ کر بچے (دیرینہ) کو خورانا اور "مستی" جواب میں اس کو رکھا تھوے نے تقدیریں بجا بھلا مجھ سے بہتر
ایکے ہو سکتی ہو کہ ایسی بات کہ جس کے کھانچے حق میں اس میں نہ کیا ہوگا تو مر دھتے معلوم ہو
ہوگا۔ تو میرے دل کی بات ماننا ہے لیکن مجھے نہیں خیر کا تو نہیں تو ہی کہ ایک ساری بات ہے
والہ سے نہ تو نے مجھ نہیں کیا صورت اس میں کہ کہنے کا تہ نہ خون تھا جسے نہ کی سہلی کا

لِيُنْزِلَ عَلَيْهِمْ نَارًا مِّنْ سَمَوَاتِهِمْ ۚ قُلُوا قَسِيْلٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ
عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۚ إِنَّ لِّعَلِيِّ إِلَهُمۢ ۚ قَالَتْ لَهُمْ عَذَابُكَ
وَكُنَّا لِنَعْمُرَ ۚ أَنْتَ لِلْعَمَلِ الْخَبِيرُ ۚ قَالَ اللَّهُ هَٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ
ۚ لَهُمْ فِيهَا زَوْجٌ مِّنْ أَهْلِهَا ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ۚ وَرَضُوا بِعَذَابِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۚ
فِيهَا ثَلَاثُ مَنَاقِبَ ۚ وَالْأَرْضُ مَوْجُوعَةٌ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۚ

۱۸

۱۹

۲۰

سیرا اور مقام اسب کا پردہ گلا رہی ہو۔ جب تک میرا ان میں تھا، اُن کا نگاہیں حال تھا۔ جب نے
میر وقت پر کار دیا، تو پھر تو ہی اُن کا نگاہیں تھا، اور تو ہر جز کو دیکھنے والا ہے۔ اُس کی نگاہی کرنے والا
ہے۔ اگر تو ان لوگوں کو عذاب ہے، تو وہ تجھے نہیں ہے۔ تجھے اختیار ہے۔ اور اگر انہیں بخش دے، تو اسب
پر غالب ہے۔ (اپنے تمام کاموں میں حکمت رکھنے والا ہے)۔

۲۱

اللہ فرمے گا کہ حج وہ دن ہو کہ تجھے انسانوں کو اُن کی پچائی کام آئے گی۔ ایسے کو حقیقت میں
جن کے شے نہیں برہی ہیں (اور اس لئے ان کی شادی بھی متفرج ہونے والی نہیں) وہ ہمیشہ اُن میں
رہنے والے ہیں۔ اللہ اُن سے رضا مند ہوا، وہ اللہ سے رضا مند ہوئے۔ یہ ہر انسان کے لئے ایک
بڑی کامیابی (جو وہ جزا عمل میں حاصل کر سکتا ہے)۔

۲۲

سمانہ کی اہرین کی اور ان دونوں میں جو کچھ ہر صبح پاؤں پہننے کے لئے ہے، اُس کی قدر کوئی چیز نہیں!



الانعام

مکيه دھي مائدی خمس و ستون ارا

کی ۱۰۵ - آیتس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۱- اَمَّا الَّذِیْنَ یُؤْتِیْ حَقَّ التَّعْمِیْرِ وَانْزَعُوْا عَنْهُمْ اَنْفُسَهُمْ سَیُکْفَرُ ۚ لَکُمْ فِیْہِمْ اَنْفُسُکُمْ ۚ اَمَّا الَّذِیْنَ یُؤْتِیْ حَقَّ التَّعْمِیْرِ وَانْزَعُوْا عَنْهُمْ اَنْفُسَهُمْ سَیُکْفَرُ ۚ لَکُمْ فِیْہِمْ اَنْفُسُکُمْ ۚ اَمَّا الَّذِیْنَ یُؤْتِیْ حَقَّ التَّعْمِیْرِ وَانْزَعُوْا عَنْهُمْ اَنْفُسَهُمْ سَیُکْفَرُ ۚ لَکُمْ فِیْہِمْ اَنْفُسُکُمْ ۚ

۲- اَمَّا الَّذِیْنَ یُؤْتِیْ حَقَّ التَّعْمِیْرِ وَانْزَعُوْا عَنْهُمْ اَنْفُسَهُمْ سَیُکْفَرُ ۚ لَکُمْ فِیْہِمْ اَنْفُسُکُمْ ۚ اَمَّا الَّذِیْنَ یُؤْتِیْ حَقَّ التَّعْمِیْرِ وَانْزَعُوْا عَنْهُمْ اَنْفُسَهُمْ سَیُکْفَرُ ۚ لَکُمْ فِیْہِمْ اَنْفُسُکُمْ ۚ اَمَّا الَّذِیْنَ یُؤْتِیْ حَقَّ التَّعْمِیْرِ وَانْزَعُوْا عَنْهُمْ اَنْفُسَهُمْ سَیُکْفَرُ ۚ لَکُمْ فِیْہِمْ اَنْفُسُکُمْ ۚ

۳- اَمَّا الَّذِیْنَ یُؤْتِیْ حَقَّ التَّعْمِیْرِ وَانْزَعُوْا عَنْهُمْ اَنْفُسَهُمْ سَیُکْفَرُ ۚ لَکُمْ فِیْہِمْ اَنْفُسُکُمْ ۚ اَمَّا الَّذِیْنَ یُؤْتِیْ حَقَّ التَّعْمِیْرِ وَانْزَعُوْا عَنْهُمْ اَنْفُسَهُمْ سَیُکْفَرُ ۚ لَکُمْ فِیْہِمْ اَنْفُسُکُمْ ۚ اَمَّا الَّذِیْنَ یُؤْتِیْ حَقَّ التَّعْمِیْرِ وَانْزَعُوْا عَنْهُمْ اَنْفُسَهُمْ سَیُکْفَرُ ۚ لَکُمْ فِیْہِمْ اَنْفُسُکُمْ ۚ

۴- اَمَّا الَّذِیْنَ یُؤْتِیْ حَقَّ التَّعْمِیْرِ وَانْزَعُوْا عَنْهُمْ اَنْفُسَهُمْ سَیُکْفَرُ ۚ لَکُمْ فِیْہِمْ اَنْفُسُکُمْ ۚ اَمَّا الَّذِیْنَ یُؤْتِیْ حَقَّ التَّعْمِیْرِ وَانْزَعُوْا عَنْهُمْ اَنْفُسَهُمْ سَیُکْفَرُ ۚ لَکُمْ فِیْہِمْ اَنْفُسُکُمْ ۚ اَمَّا الَّذِیْنَ یُؤْتِیْ حَقَّ التَّعْمِیْرِ وَانْزَعُوْا عَنْهُمْ اَنْفُسَهُمْ سَیُکْفَرُ ۚ لَکُمْ فِیْہِمْ اَنْفُسُکُمْ ۚ

وَلَقَدْ كَلَّمْنَا سُلَيْمَانَ مِنْ مَعُونَتِهِ عَلَىٰ عِزِّهِ وَإِذْ قَالَ سُلَيْمَانُ رَبِّهِ افْعَلْ بِنَارِكُفِي سُلَيْمَانَ
وَلَقَدْ جَاءَتْهُ مِنْ رَبِّهِ قُوَّةٌ وَكَانَ عَلَيْهِ الْوَيْسُ وَالْجَبَلُ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ الْجَانِ لِيَعْلَمَ
وَلَقَدْ جَاءَتْهُ مِنْ رَبِّهِ قُوَّةٌ وَكَانَ عَلَيْهِ الْوَيْسُ وَالْجَبَلُ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ الْجَانِ لِيَعْلَمَ

اذہر ویکھو ایہ واقعہ جو کرتے سے پہلے بھی ضد کے دھوں
 تھلائی سہلے سنی کا یہ وہ قدوم ہے جس پر نہ جہاد جاری ہو کر
 دل بردہ ہو چکے تھیں پھر ملت بسو کر کوئی عیب کوئی کوئی
 ڈنکا کوئی اچھا اثر ہو کر وہ دیر کس کوئی دے سنا ہے جو جانا
 میں نہ ہے نہ ہے وہ بھی بچا ہی نہیں کہ سہلے سہلے

(بائنٹر) ہمارے دادا بچھی، اور (یاد رکھو یہ) اشد کا منقرہ کا فن ہے، کوئی نہیں جو اس کی (شران) ہنسی یا ناؤ کو ہل سکتے ہیں۔ اور سوال کے حالات میں کسی شخص کے حالات تو تم تک پہنچ ہی چکے ہیں۔

اند (اسے تفسیر) اگر ان لوگوں کی دگر دانی نہ ہو تو ان کو دینی جو راہ دے یہ بات برداشت نہیں کی کہ
 لوگ ہدایت سے محروم ہیں، تو تم کو کچھ کہہ سکتے ہو، کہ دیکھو، یہ کبھی باز آنے والے نہیں، اگر تم سے ہوسکے تو زمین کے
 اند کوئی شرنگہ نہ چڑھ سکتا، یا اسان میں کوئی شیڑی نہ چلے (تو اس پر چڑھ جاؤ، وہ اس طرح نہیں نکبہ
 لٹا کی لاد کھاؤ، لیکن پھر بھی وہ اسکا ہی کرے گی، اگر صوبہ ہوتا تو ان سب کو دین حق پر متع کر دیتا) (اند ب
 ایک ہی رو پر چلے، مگر تم دیکھو ہے کہ ایسا نہیں ہے، پس لیکھو، ان میں سے نہ چھو جاؤ جو (حقیقت کا) علم
 نہیں رکھتے!

مقامی دعوت کا یہی جواب دے سکتے ہیں جو ملحدی پکارت ہے لیکن جو کہنے ہیں (اُن کو جواب کی اُپدیشہ کیوں رکھو؟) (مغنی قرآن و حدیث) اُٹھائے گا اور پھر اُس کے حضور لوٹے جائیں گے۔

اور انھوں نے کہا کہ میں اس کے پردہ دکان کی طرف سے کوئی نشانی اس پر نہیں آ سکتا۔ آری گویا اپنے پیغمبر اکرمؐ، خدا تعالیٰ اس پر قیادہ کرنا کافی نہ ہے۔ لیکن اکثر آدمی ایسے ہیں جو حقیقت حال نہیں سمجھتے۔

اور راکھی زمین میں چلنے والا کوئی حیوان اور بچہ نہ

کائنات میں ہر شے کے لیے ایک خاص وقت ہے۔ اس وقت کو تو فوراً دیکھا کہ وہ سب کچھ اپنے وقت پر چلتی رہی۔
 قُلْ مَن يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ حَزَنًا مِّمَّا يَفْعَلُ فِي قُلُوبِكُمْ قَدْ يَفْعَلُ بِكُمْ مِمَّا تُحِبُّونَ وَمِمَّا لَا تُحِبُّونَ وَاللَّهُ عَلِيمٌ خَبِيرٌ
 قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ
 کيف يحسن الله حاله من بعد ان ساء حاله بوقت الوضوء هل يحسنه الله حاله

اور انھیں اپنے مقربہ قائل کے مطابق سختی اور رحمت میں گزرتو کیا۔ کہ جب میں (میں) میں سے اے ابا بیل اور تم
 کے حضور (میں) کو دیکھو، ایسا کہیں نہ ہوا کہ جب سے اس طرف سے ان پر سختی آئی، تو وہ (میں) کو
 تو بہتر کرتے اور اگر گزرتے؟ اس نے تو ان کے دل سخت کر گئے تھے، اور جو کچھ بد عیال کو کہہ تھے، انھیں شیطان
 اس کی نظر میں خوش کر رکھا تھا۔

پھر جب ایسا ہوا کہ جو نصیحت انھیں کی گئی تھی
 اسے، انھوں نے نبھال دیا، تو ہم نے (نظر) ہر ان پر
 طرح (کی) خوشحالیوں کے ساتھ ان کو دل سے یہاں
 تک کہ جب ان (کا) میں ان پر خوشیاں ملنے لگی جو
 (نظر) انھیں حاصل ہوئی تھیں، تو یہاں تک (مکانات
 عمل کا قانون حرکت میں آیا، اس لیے انھیں پڑ گیا
 پس انکے وہ تائید ہو کر رہ گئے!

وہ اللہ جیسا کہ ایک نورانی عمل میں لگا ہوا ہے
 اس میں جو خوشحالیوں سے ملتی ہیں۔ وہ دیکھ کر ان پر
 دیکھ کر ان پر خوشحالیوں سے ملتی ہیں۔ وہ دیکھ کر ان پر
 دیکھ کر ان پر خوشحالیوں سے ملتی ہیں۔ وہ دیکھ کر ان پر
 دیکھ کر ان پر خوشحالیوں سے ملتی ہیں۔ وہ دیکھ کر ان پر
 دیکھ کر ان پر خوشحالیوں سے ملتی ہیں۔ وہ دیکھ کر ان پر
 دیکھ کر ان پر خوشحالیوں سے ملتی ہیں۔ وہ دیکھ کر ان پر

تو دیکھو اس طرح اس کے جو کچھ دی گئی جو کچھ کرنے والا تھا، اور تمام تائیدیں اس کے لئے
 ہیں جو تمام چیزوں کا پروردگار ہے!
 (میں) نے ان سے کہو۔ تمہارے (کچھ) اس بات پر بھی غصہ کیا، کہ اگر اللہ تمہارے کان، اور تمہاری
 سنے، اور تمہارے دلوں پر (میں) نے غصہ کیا، تو اس کے سوا کون جو تمہیں یہ نصیحتیں
 دلائے سکتا ہے؟ دیکھو ہم کس طرح گواہوں پر غصہ سے بیان کرتے ہیں۔ پھر بھی لوگ ہیں کہ تمہیں
 پہنچے ہیں!

دان سے کہو۔ تمہارے (کچھ) اس بات پر بھی غصہ کیا، کہ اگر اللہ تمہارے کان، اور تمہاری
 سنے، اور تمہارے دلوں پر (میں) نے غصہ کیا، تو اس کے سوا کون جو تمہیں یہ نصیحتیں
 دلائے سکتا ہے؟ دیکھو ہم کس طرح گواہوں پر غصہ سے بیان کرتے ہیں۔ پھر بھی لوگ ہیں کہ تمہیں
 پہنچے ہیں!

ويعلم ما في صدورهم وانفسهم من رزقها لا يعلمها ولا يحيط في علمها الارض ولا صهيلا
يا ايها الذين آمنوا انزلوا من فوقكم يا الذين يعلمون ما نحن جنة بالانوار انتم سعيكم ورسول
يقضي اجل منكم انتم اليه مرجعكم انتم سعيكم انتم تعلمون وهو لقا هرون وعبيد
يرسل عليهم حفلة وحق ارجاس احدهم انتم قد رسلناهم ولا تغفون انهم رسل
الى الله مولاهم انهم انما هم رسلنا وهو مرجعنا من قبل من نختار من خلقنا والذين نرسلنا

۱۔ حضرت حمزہؓ کے ساتھ یہاں تک کہ آپؐ کو کسی عورت سے ملنے کی ضرورت نہ پڑے۔
 ۲۔ آپؐ کی بیویوں کے ساتھ کہ آپؐ کو کسی عورت سے ملنے کی ضرورت نہ پڑے۔
 ۳۔ آپؐ کی بیویوں کے ساتھ کہ آپؐ کو کسی عورت سے ملنے کی ضرورت نہ پڑے۔
 ۴۔ آپؐ کی بیویوں کے ساتھ کہ آپؐ کو کسی عورت سے ملنے کی ضرورت نہ پڑے۔
 ۵۔ آپؐ کی بیویوں کے ساتھ کہ آپؐ کو کسی عورت سے ملنے کی ضرورت نہ پڑے۔
 ۶۔ آپؐ کی بیویوں کے ساتھ کہ آپؐ کو کسی عورت سے ملنے کی ضرورت نہ پڑے۔
 ۷۔ آپؐ کی بیویوں کے ساتھ کہ آپؐ کو کسی عورت سے ملنے کی ضرورت نہ پڑے۔
 ۸۔ آپؐ کی بیویوں کے ساتھ کہ آپؐ کو کسی عورت سے ملنے کی ضرورت نہ پڑے۔
 ۹۔ آپؐ کی بیویوں کے ساتھ کہ آپؐ کو کسی عورت سے ملنے کی ضرورت نہ پڑے۔
 ۱۰۔ آپؐ کی بیویوں کے ساتھ کہ آپؐ کو کسی عورت سے ملنے کی ضرورت نہ پڑے۔

اس کی حرکت دہشت نیدی، اس میں کہ وہ کواش کی تھی، اس سے
وقت تھیں اسٹھا کھڑا کر ہے، تاکہ یہ سہیلہ کواش میں
اس میں دے بعد تمام سب خدا کی طرف فرمائے جائے گا
تھیں فرمائے گا

اور وہی اپنے بندوں پر ناز و غلبہ کھنے والا ہے اور ہم پر محافظ (قوتیں) بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ہم کسی کو موت آ کر ہو، تو اس کے پیچھے جوئے (فرشتے) اُسے وفات دیدیتے ہیں اور وہ (ہلکے مقررہ احکام کی) ٹھیک ٹھیک تعمیل کرتے ہیں۔ اس میں کسی طرح کا قصور نہیں کرتے۔ پھر تمام نبیوں اور ان کی حرمت کو اُسے جانتے ہیں جو ان کا الٰہ حقیقی ہے۔ یاد رکھو، حکم اُمی کا حکم ہے، اور حساب لینے والوں میں اُس کی جلد حساب لینے والا ہی نہیں۔

حضرت ابوالحسن علی (علیه السلام) فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے

کالہی استہوئے القسین فی لادیر حیرت کہ اصحاب بدعوتہ بنی ہندی انبیا قبل زہد
 ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ساتھ برآ گیا ہو۔ روٹی بڑے والا تو چڑھا تھا ایک سٹر ڈھلے
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

جھکا دیں (اُس کے سوا کوئی نہیں جو بندگی دنیا کا حق ہے)
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور (دیکھو) جب ایسا ہو تھا کہ اگر آپ کو نہ پانے
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

کے ہندوؤں کو، دو اس کو، جو اس کے پیادہ طرف ہیں، اگر یہیں کے نتائج سے، ڈر کر، سوچ لوگ، خدشہ کا
 یقین رکھنے ہیں وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں، اور ایمان مانے کے بعد ایسے ہو گئے ہیں کہ، بے نمازیوں کی شکستہ
 سے غافل نہیں رہتے!

دعائے سحر سے بڑے خطرہ کرنے والے کہانچہ خدا پر جھوٹ بھروسہ کرتا کر کے، یا کہ بھروسہ کر کے کسی اور شخص پر
 میں، میں پر کوئی دھمکی نہیں آتی؟ وزیر اس سے جو خدا کی وحی کا مقابلہ کرے، اور اس کے میں بھی یہی ہے
 اور اگر دکھانے کا جیسی حد تک ہے، اور جو، وہ اسے سمجھ کر، تم تعجب کرنا نہ ہو، اس میں میں نے کچھ حد تک
 حاصل کی کہ بے ہوشیوں میں (بے ہوشیوں میں) ہو گئے، اور فرستے، ان کی جان بچانے کے لئے، اور خدا سے
 چوں گے کہ ایسی جانیں (اپنے جسم سے) خارج کرنا۔ آج کا دن وہ دن ہو کہ کچھ خدا پر جھوسا باندھتے تھے
 دعائے سحر کی آیتوں کی تصدیق سے گنہگار کرتے تھے، اس کی پاداش میں میں نے اس کوئی عذاب دیا تھا۔
 اور (پھر خدا فرمائے گا) : بھیکو، اگر تم جہان سے حضور میں تو آ گئے جس طرح تمہیں پہلی مرتبہ حق تھا پھر
 کیا تھا اور جو کچھ سزا و سزا، انھیں سزا دینا تھا، وہ سب میں نے سمجھ چھوڑے، آج اچھ تھا ہے
 ساتھ اس میں میں نے کوئی دھمکی نہیں دے دی، سزا دینا تھا، اور میں نے اس سے اتفاق نہ کر لیا تھا کہ
 اس میں میں نے خدا کے شر سے بچا۔ تھا ہے (میں نے اس کے) سامنے سے ٹوٹ گئے، اور کچھ زخم لگے
 لئے، اس کے کب سے تم سے کہنے لگے۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

[illegible]

۱۰۰ (سب کچھ) پانے والے ہے!

اور اسے پیغمبر! اگر تم ان لوگوں کا کام انواج
رو سے زمین میں سے نہ دو وہ نہیں بد کہ ر
ست بھگاؤں گے کہو کہ وہ سب کسب بھگے
ہیں، وہ پیر دی نہیں کیے مگر بعض گمان کی، اور وہ
اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ شفق و گمان میں نیا نیا
ہوتے ہیں۔

سہ حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ جسے سید عرفان اللہ
کی تحفہ مکتوبہ میں اس پر جو کہ ایک حقیقت ہے، وہ یہ ہے کہ سید
صوفیہ کی ہر جگہ پر جو کہ ایک حقیقت ہے، وہ یہ ہے کہ سید
کی یہ سادہ سادہ بات کہ جو کہ ایک حقیقت ہے، وہ یہ ہے کہ سید
سے جو کہ ایک حقیقت ہے، وہ یہ ہے کہ سید
ہو۔ جسے سید صوفیہ کی ہر جگہ پر جو کہ ایک حقیقت ہے، وہ یہ ہے کہ سید
وہ حقیقت ہے کہ جو کہ ایک حقیقت ہے، وہ یہ ہے کہ سید

جائے شہرِ مضاف پروردگار کی اس بات کو بہتر سمجھنا
والا ہے کہ کون کونسا راہ سے بہک رہا ہے اور کون
کونسا راہوں نے راہ پائی ہے۔

[illegible]

بہن بھائیوں کے وہم و گمان کی پیروی نہ کی (۱۷)
 اسے بے باک کہا۔ اگر تم خدا کی جوتوں پر ایمان رکھتے ہو۔
 پر خدا کا نام، ذکر کرتے ہو، کیا کیا ہے اسے
 نہ کرو؟ حالانکہ جو کچھ تم پر حرام کیا گیا ہے وہ خدا نے
 مجھ پر مستحسن ہے جس کے لیے برقم مجبور ہو گئے ہو (پس)
 وہ تو اس کی نصیحت، حادرت ویدی گئی ہے اور بہت سے
 انوکھ سے طریق طرح کی، جس کا حال، دو گول کو بہکنے
 دو گول نصیحت اپنی طرح جانتا ہے جو (عدسے گزر کر)

میں (عارف پر ذبح کر کے ہوسے) خدا کا نام بیجا لیا ہے
 اور خدا سے لئے کوئی بہت نامناسب ہے کہ میں (عارف) کو
 رکھ دوں اور بشر کو اس کے اہم و خفاقات کا اعتراف
 نفیس کے خدا عز و جل کو پا ہے اور اس میں سے جو
 حلاوت چیز میرے جو در میں کھلتے تو جاک ہو جاتے
 وگیرہ جو انہی علم کے نفس اپنی نفسی خواہشوں
 رستہ پر تو اس کے پیغمبر (میں) رکھو تھا پارہ
 (ذبح کرنے والے) ہیں۔

وَدَّرُوا ظَاهِرَ الْإِيمَةِ وَبَاطِنَهُ لَأَنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْأَنْثَمَ يَسْتَحِرُّونَ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ
وَلَا تَأْكُلُوا أَمْثَالَهُمْ بِكُلِّ اسْمِ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَلَئِنَّ الشَّيْطَانَ لِكَيِّفٌ رَجِي
طُيُورُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ وَلَئِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ كَانُوا بَشَرًا كَوْنٌ أَوْ مِنْ كَانُ مَيْمَنًا فَاحْبِسْكُمْ
وَحَبِّلُوا لَكُمُ التَّوْرَ الْبَشَرِ فِي النَّارِ كَمَنْ مَثَلُهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارٍ مِنْهَا
كَذَلِكَ يُزَيِّنُ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

اور (دیکھ بھڑکی گئی) جو یہ پشیدہ لوگ وہ جو ہر حال میں گناہ کی باتیں ترک کر دے جو گناہ نہ کہتے
 ہیں وہ (انسانوں کی نگاہ سے) گناہ ہی پشیدہ بہرگت و کریں، لیکن) جو کچھ کرتے، ہے یہ ضرور اس کا
 سبب بن جائے گا!

[illegible]

پھر آیت ۱۵۰ میں دیوانہ مگر فکری شاہد بیان کی۔ وہاں مذکور ہے
 وشم و بصیرت کے لحاظ سے کم ہوتے ہیں ۱۵۰ دام و طعن کا، ایک اور یہ کہ
 آدمی جس کے ساتھ وہ خود بھی اس پر ہر قسم کے شک و گمان
 کی بنا پر کرتا ہے؟

[illegible]

خاکلہ سوار کوئی ایک گھوڑی پر بیٹھ کر اپنے سپہ سالار کو دیکھ کر کہتا ہے کہ: "اے سپہ سالار! یہ تو وہی ہے جس نے مجھے اس قدر پرہیزگار بنایا تھا کہ میں نے اس کے لئے اپنی تمام دولتیں قربان کر دی تھیں۔" (۱۰۰)

وَأَلْزَمَ الْجَعْلَ عَلَى شَيْءٍ بَارِعٍ فِيهِ جَعْلُ مَنْزِلَةٍ وَكَوْنُ مَنْزِلَةٍ فِي بَيْتِهِمْ وَوَيْسَعُورُ
وَدُكَاةُ تَمَامِهِ وَأَوَّلُ مَنْ حَقَّ قَوْلُ مَنْزِلٍ وَأَوَّلُ مَنْزِلٍ اللَّهُ أَكْبَرُ جَعْلُ مَنْزِلَةٍ
بِأَمْرِ سَيِّدِهَا الَّذِي بَارِعُ فِيهِ جَعْلُ مَنْزِلَةٍ وَكَوْنُ مَنْزِلَةٍ فِي بَيْتِهِمْ وَوَيْسَعُورُ
أَنَّهُ أَرَادَ بِهِ يَتْرُكُ صَلَواتَهُ لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ يَتْرُكُ صَلَواتَهُ يَتْرُكُ حُرْجَ كَانِ
يَتَقَدَّرُ لَهُ وَلَدَانِ يَحْيَى اللَّهُ بَارِعُ فِيهِ جَعْلُ مَنْزِلَةٍ وَكَوْنُ مَنْزِلَةٍ فِي بَيْتِهِمْ وَوَيْسَعُورُ

سوانحی، رعایت مملوک حلیہ و رنگ و لباس کی تشریح چھاتی تہ کہ مصلحت
 سے چار سہ رنگ تیار کیا جاتی ہیں جو دنیا کی ہر زبان سے پہچان دیتے
 کرتی ہیں۔ چھوٹا چڑھتا چھوٹا لباس، مرد و عورت کی کسی چیز سے
 کوئی فرق نہ کر سکا۔ ان کے ہاتھ و پاؤں پر ہر قسم کے کڑے لگائے جاتے تھے۔

دہاب گرد فریب کے جال میں ہیں۔ ایسے سے متفرق نہ ہونے کے، محنت صحبت بشری کی حالت ایسی ہی
دفع ہوئی ہے کہ ہر آدمی میں کوئی نہ کوئی مقصد دکھا کر رہا ہو جاتا ہے۔ اور ان حقیقت کے وہ گرد فریب
ہیں گیسٹ ٹرپ کے ہی ساتھ ڈیکٹر کا۔ دارالحق تو جو بھٹکانا بھی سیکھتے ہیں ہے، غول بہا ہی نقصان کہ
عزت میں بیٹھ کر اس کا شور مچا رہے۔

اور جب ان کے مہربانی کی کوئی شافی قی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم بھی یہی ہیں کرینگے انکے دغدغہ میں دیکھ کر بہت سے ایسی جگہ کے پھول کوئی پتی ہے۔ ہوا لکھ، ہندی مہ۔ مٹ کو ہر جاسے والا ہے کہ کہاں اس طرح کی رسالت تجربے جو ہر جگہ ہر وقت کے، جو کہ مہربانی ہوئے غفر فرما رہے ہیں اور ان کے تصور و دعا کی بات ہے۔ دیکھ کر کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ کی یاد مٹس میں

عبد الباقی شہید

ہیں۔ ایک حقیقت تو یہ ہے کہ اگر کسی کو چاہے ہے، سعادت و کامرانی کی، وہ دکھائے گا۔
 میرے ساتھ اسے کہیں دیکھئے، اور وہ اس کی جی پی پائن ہے، اور جس کی پرکھائی و سعادت کی اور
 میرے جی پی پائن ہے، اس کے ساتھ جس کے ساتھ ہوگا، تو یہ ہے کہ میرے جی پی پائن ہے، اور
 میرے جی پی پائن ہے، اس کے ساتھ ہوگا، تو یہ ہے کہ میرے جی پی پائن ہے، اور
 میرے جی پی پائن ہے، اس کے ساتھ ہوگا، تو یہ ہے کہ میرے جی پی پائن ہے، اور
 میرے جی پی پائن ہے، اس کے ساتھ ہوگا، تو یہ ہے کہ میرے جی پی پائن ہے، اور

در یہ شہر مکہ میں تھا۔ وہاں میں میری زندگی بہت سی خوشیوں کو فی سیدھی یاد نہیں آتا۔

[illegible]

اور آپ کا بھی دینے ہیں کہ جو شاہد آئے تھے اور انہوں نے ہمیں سب کہہ دیا تھا کہ جہاں ان کا کہا ہے، مانج
حقیقت یہ ہے کہ دوسری (چند روزہ) زندگی نے، بعض قریب میں داخلہ لے لیا، اور اب وہ خود ہی اپنے خلاف
گمراہ ہو گئے کہ بلاشبہ سچائی سے انکار کر کے والے تھے۔

دستِ چیمبر) یہ ریچھ ہر اس کا ظہور اور دعوت حق کا اعلان، اس لئے ہوا کہ تم سے پروردگار کا یہ شہود
ہیں کہ وہ ظلم و انصاف کی بستیوں کو جلاک کر دے اور وہاں کے رہنے والے رہنما سے چاہتا ہے۔
در قانون ہی مکر دوسے سب کے رنگ لگسا دوسے ہیں۔ ان کے اعمال کے مطابق بد و ناسخ
کے مطابق؟ ہمیں نتائج پیش آتے ہیں، اور جیسے کچھ انسان کے اعمال ہیں، قدر پروردگار اس سے
عاقبت ہیں!

اور (دیکھو) خدا پروردگار کے بنیاد و محبت
 دلا ہے۔ (یہ بیان ہے) اس لئے وہ اپنے کاموں کے
 لئے کسی کا محتاج نہیں، رحمت والا ہے اس لئے اس
 کی رحمت کا مستحق بھی ہے کہ دنیا میں مجازا و
 قایم نہ ہو) اگر وہ چاہے تو عقیقہ میں دے اور خدا
 جبرئیل (قوم) کو چاہے خدا حاشین ہائے حیران
 ایک دوسری قوم کی نسل سے عقیقہ لے کر آئے۔

[illegible]

حسرت کا تجربہ اس قدر کیا جانے لگا ہے وہ یقیناً آگے بڑھ گیا ہے اور نکلے جس میں کہ (خدا کو)
 مجھ سے کہہ دے۔

(ملے پیٹیز) ان لوگوں سے کہو "میں میری قوم (دگر تم جن مل) وانکا سے باز نہیں آئے" اور یہاں پر غیبی خدا کے (آہ سے) کہہ کر اپنی جگہ کا رکھ دے اور اگر کسی نے یہ حق تعالیٰ سے منسوب کر دیا تو

۱۳۶ شَوْفَ تَعْلَمُونَ مَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدِّارِ إِنَّكَ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝ وَجَعَلُوا
شُرَكَاءَ لَهُمْ مِنَ الْحَرْثِ وَأَنْتَ أَعْلَمُ غَيْبَهُمْ فَاقْضُ لَهُمْ فِيهِمْ ۝ وَفَدَّ لَهُمُ ابْنُ مَرْثَدَ
فَمَا كَانَ لِيُقْرَبَهُمْ فَلَاقِبْ إِلَى اللَّهِ وَمَا كَانَ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ ضَرْبُ كَيْدٍ ۝
۱۳۸ مَا يَخْلَعُونَ ۝ وَلَكِنَّكَ رَئِيفٌ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامِ ۝ قَاتِلْ أَوْلَادَهُمْ شُرَكَاءَ وَهَمَّ لِيَوْمَ
وَلَيْسُوا بِعَالِمِينَ ۝ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا فَعَلُوا فَعَلُوا فَلَمْ تَجِدُوا لَهَا عَاقِبَةً

جسے لگاؤ خرکار کر کسی کا ہی ہم خیر ہے یقین خدا ظلم کرنے والوں کو کسی کا یہ نہیں کرے گا

۱۳۶ اور (دیکھو) جو کچھ خدا نے کھینچی اور پیش کیا ہے

کیا ہے ان لوگوں نے اس میں پہلے خدا کے لئے شریا ہے
پھر آپ زعمی اہل کے مطابق کہنے ہیں یہ حقہ اور
کے لئے ہے۔ وہ ان کے لئے جیسے جس نے خدا
کا شریک شریا ہے۔ جس کے ان کے لئے ہے جو
شرکوں کے لئے ہے وہ تو خدا کی طرف ہیں
پہلے میں سے خدا کے لئے تو میں کرتے ہیں
جو کچھ خدا کے لئے ہے وہ ان کے لئے ہے (شر کے لئے) اور
کی طرف ہیں جو آپ دیکھتے خدا کے لئے ہے جو حقہ

میں سے جو اس کے لئے حقہ ہو جائے وہ حقہ میں
کبھی بڑھتا ہے وہ لوگ کہتے ہیں

۱۳۸ اور دیکھو اسی طرح سے شرک میں

شرکوں کے لئے ہے ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے
اور ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے
ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے
ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے

۱۱) ان میں سے کچھ لوگ ہیں جو خدا کے لئے
کے لئے ہے ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے
ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے
ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے
ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے
ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے

۱۲) ان میں سے کچھ لوگ ہیں جو خدا کے لئے
کے لئے ہے ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے
ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے
ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے
ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے

۱۳) ان میں سے کچھ لوگ ہیں جو خدا کے لئے
کے لئے ہے ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے
ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے
ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے
ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے ان کے لئے ہے

جو بتا تو وہ یہ کام نہ کرے جو یہ ہے ان کی طاقت میں ہے لیکن ان کی طاقت کا یہ نہیں ہے جو کہ ہمارے
طرح کی دیکھو اور ہر طرح کے اہل ہوں میں نہیں ان کی طاقت میں ہے لیکن ان کی طاقت کا یہ نہیں ہے جو کہ ہمارے

2

$$S_L = \emptyset.$$

25

من قديم حتى لا يذوق من هل جند من غير ان يحرقه من قديم ولا من قديم
الاخر من من قديم حتى لا يذوق من هل جند من غير ان يحرقه من قديم ولا من قديم
يتمدوت اقل من حرقه من قديم ولا يذوق من هل جند من غير ان يحرقه من قديم ولا من قديم
والذين لا يذوقون من حرقه من قديم ولا يذوق من هل جند من غير ان يحرقه من قديم ولا من قديم
به سبب في الوجود من حرقه من قديم ولا يذوق من هل جند من غير ان يحرقه من قديم ولا من قديم

۱۵۸ تَقْوَاهُ الْيَوْمَ الْكَلْبُ عَلَى مَا يَفْعَلُ مِنْ جَلْدٍ وَإِنْ كُنْتَ عَزِيزًا عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ
 ۱۵۹ لَكَ الْكَافِرُونَ ثُمَّ قَدَّرَ جَاءَ كَرِيمًا وَمِنْهُمْ مَنُوعٌ أَظْلَمُ مِنْ لَدُنْكَ يَا أَيُّهَا اللَّهُ وَصَدَقَ
 عَنْهُمْ سَيِّئِي الَّذِي يَنْصُرُ فِرْعَوْنَ عِزًّا بِمَا سَاءَ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَصِلُونَ هَكَذَا يَنْظُرُونَ لَا أَنْ
 تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَهُمْ أَهْلُهَا فِي بَصَرٍ أَيْتِ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ رِبِّكَ لَا يَفْعَلُ نَفْسًا لَهَا
 ۱۶۰ لَمْ تَكُنْ أَمَّتْ مِنْ قَبْلُ لَوْ كَسَبَتْ فِي ذُنُوبٍ أَلَمْ نَكُنْ نَظِيرًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا فِي آيَاتِنَا وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ

(یعنی یہودیوں اور عیسائیوں) اسی پر کتاب نازل کی، جو ہم سے پہلے تھے، اور ہمیں انکے پڑھنے پر حائل کی
 خبر نہ تھی۔

۱۵۸ یا کہو اگر ہم پر بھی کتاب نازل ہوتی، تو ہم ان جانتوں سے (جن پر کتاب نازل ہوئی) زیادہ بہتر
 یافتہ ہوتے۔ سو دیکھو، تمہارے پاس بھی تمہارے پڑھنے پر دیکھ کر کھڑے کہہ دیں اور ہدایت اور رحمت آگئی۔
 پھر تبارک اس سے بڑھ کر ظالم انسان کون ہے جو اللہ کی نشانیاں جھٹلائے، اور ان سے اعراض کئے؟
 (یاد رکھو) جو لوگ ہماری نشانیاں سے اعراض کرتے ہیں ہم انہیں اس کی پاداش میں مغرب ترین
 مذاب دیں گے (یعنی نامرادی دھماکات کا دھواں غلاب جو بالآخر سرسبز کن کرکوش کیا)
 ۱۵۹ پھر لوگ (جو چٹائی کی نشانیاں دیکھنے پر بھی سرکشی سے ازمنیں آتے تو) کس بات کے انتظار میں
 ہیں؟ اس بات کے انتظار میں ہیں کہ (آسمان سے) فرشتے انکے پاس آجائیں یا خود تمہارا پردہ گار
 ان کے سامنے آکھڑا ہوا یا پھر تمہارے پردہ و دھواں کی بعض نشانیاں نمودار ہو جائیں؟ (یعنی قیامت کے
 آثار نمودار ہو جائیں؟) تو (اگر یہ لوگ اسی بات کی راہ تک پہنچے ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جس دن
 تمہارے پردہ و دھواں کی بعض نشانیاں نمودار ہوں گی، اس دن کسی انسان کو جو پہلے سے ایمان نہ
 لایا چکا ہو یا اپنے ایمان (کی حالت میں) اس نے نیکی نہ کی ہو، ایمان لانا سو مندہ ہوگا (ملے
 بیغیر) تم کمد۔ (اگر تمہیں انتظار ہی کر رہے تو) انتظار کرتے رہو۔ ہم بھی (فیصلہ حق و باطل کا) انتظار
 کرتے ہیں!

۱۶۰ (ملے بیغیر) احسن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ
 ڈالا، اور اللہ، اللہ، گروہ جن گئے، تمہیں ان کو کچھ
 سر دیکھائیں (تمہاری راہ دین حقیقی کی راہ ہے نہ کہ
 لوگوں کی بنائی ہوئی گروہ بندوں کی راہ) انکے سامنے
 پرانے مذہب کی سبک دہی کر رہی ہے کہ انہوں نے دین
 میں تفرقہ ڈال کر اللہ، اللہ گروہ بنائیں کرئیں اور باہر گروہ
 جتنے بنائے، نتیجہ نکلا کہ کجیات و سادات کا نام و دھواں ان
 پر نہ آیا، گروہ بنائیں پر آشوب، پس فرمایا احسن لوگوں کا مشورہ
 ہے، تمہیں ان گروہ کی سرکشی سے گریز کرنا چاہئے۔ قرآن کی جس بات کی

فَیْمَا لَمْ یَنْتَهِ مِنْهُمْ فِی شَیْءٍ دَرَسْنَا مِنْهُمْ لَیْلَۃً اَوْ یَوْمًا یَسْتَبِیْهُم بِمَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝ مَنْ
 جَاءَ بِهَا بِخَیْرَةٍ فَلَهُ عَشْرَ اَمْثَلِهَا ۚ وَمَنْ جَاءَ بِهَا بِسَیِّئَةٍ فَلَا یُجْزِیْهِ اَنْ کَانَ عَلٰی رَاْسِهِ اَوْ یَحْمِلْهَا
 قُلْ اِنْ کُنْیَ هٰذَا فِیْ ذِیْکَیْ جَوَابًا لِّمَنْ یُّنْفِقُ مِنْ دُوْنِ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُمْ مِنْ خَیْرَتِہٖ ۚ وَوَکَانَ
 مِنَ الْمُنْشَرِّکِیْنَ ۝ قُلْ لَنْ صَلَاحَیْ وَتُسْکِیْ وَنُحْمَاۤیْ وَمِمَّا فِیْ رِیْقِ الْعٰلِیْنَ ۚ لَا شَرَّ لَہٗ
 لَکُمْ ۚ وَیَدِیْ لَکُمْ اَوْفَتْ ۚ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

انہ کے حوالے ہو پھر وہی بتائے گا کہ جو کچھ وہ
 کرتے رہے ہیں اس کی حقیقت کیا تھی !
 (یاد رکھو جو کوئی اللہ کے حضور اپنی لائے گا
 تو اس کے لئے اس کے عمل نیک کو دس گنا زیادہ ثواب
 ہوگا اور جو کوئی برائی لائے گا تو وہ برائی کے بدلے سزا
 نہیں پاسے گا مگر اتنی ہی جتنی برائی کی ہوگی (یعنی
 نیکی کے جرمیں زیادتی ہے مگر ثواب کی سزا میں
 زیادتی نہیں اور ایسا نہ ہو گا کہ (جزا عمل میں) لوگوں
 کے ساتھ نا انصافی کی جائے۔

نصرت کرتے ہو، اور اصل میں جو ذکر اس کی بنی ہوئی تھی ہند
 چڑھا کھلی بات میں اورات وکیل کا ذکر کیا تھا، اور اصل میں
 سے کہا تھا کہ زہریلے قرآن کے بعد تم سب ساری سے بے خبر رہے
 مذہبیں اٹھنے، اس لئے یہاں حقیقت واضح کر دی گئی ہے کہ
 لئے کیا یہی تھا، اور قرآن کی دعوت اسی اس کے لئے ہے جو
 اور یہاں میں کی گئی، ہندوئیں کے لئے سیمہ ہو۔
 اس کے بعد فرمایا، اے اہل یمن، حضرت ابراہیم کا طریقہ پڑھا
 ذات تو یہی رہی کہ ہندی پید ہوئی تھی، نہ کسی عربی مذہب تک
 خدا کے پیش کر کے، ان کے اٹھنے کے آگے جھک جاؤ، اور ہندوئیں کے
 لئے یہی ہندو، جیسا کہ سرکارِ کمال پرگاہی صحت، ہر مذہب کا
 کسی مرد استغیثہ
 سچے سچے ان میں سے صرف نہ ہو کہ سچے سچے مسلمان
 مختلف قوم ایک دوسرے کی باتیں ہوتی ہیں، دفعہ آگیا کہ
 اسی لئے یہ قرآن مجلی قرآن کے ساتھ ہیں۔

۱۹۱

۱۹۲

کہہ دو۔ میری فائز میرا حج، میرا جینا، میرا عزاء، سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہان کا پروردگار
 ہے۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے، اور میں خدا کے فرمانبرداروں میں پہلا فرماں بردار ہوں !
 تم ان لوگوں سے پرہیز کیا (تم یہ چاہتے ہو کہ میں خدا کے سوا کوئی دوسرا پروردگار ٹوٹو نہ ہو، بلکہ
 حالاً کہ دنیا میں جینے کا پردہ کش کر دے والا ہے۔ اور ہر آدمی اپنے عمل سے جو کچھ کماتا ہے، وہ اسی کے ذمے
 پڑتا ہے، اور کوئی اور جہاں اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا (بہر شخص کے کاٹنے پر اسی کے عمل
 کا بوجھ ہے) پھر بالآخر، تمہیں اپنے پروردگار کے طوط لڑنا ہے، اور جب اُس کے سامنے حاضر ہو گے
 تو وہ بتائے گا کہ جن باتوں میں اختلاف کرتے تھے، ان کی اصل حقیقت کیا تھی !

۱۹۳

۱۹۴

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ أَطِيعُوا رَبَّكُمْ وَأَطِيعُوا أَسْرَارَكُمْ كُلَّ شَيْءٍ مَا وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ
وَأَزْرًا وَلَا تَزِرُ وَزْرِ أَخْرَافِكُمْ إِلَىٰ دَيْنِكُمْ فَذِكْرُكُمْ فَيَسْتَكْفِرُ بِمَا كَانُوا فَعَلُوا وَتَعْتَلُونَ وَهُوَ
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْخَلَائِفَ الْأَرْضَ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ
إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ

اور وہی ہے جس نے تمہیں (ایک دوسرے کا) زمین میں جانشین بنایا، اور تم میں سے بعض کو بعض پر
(بہ اعتبار اعمال کے) مرتبے دیے تاکہ جو کچھ (خستہ یا رد تصرف) تمہیں دیا ہے، اُس میں تمہیں آزمائے (اور)
طلب سنی کا موقع دے۔ اسے بغیر (بلا مشبہ تمہارا یہ ہو گا) (بہ علیوں کی) جلد سزا دینے والا ہے، اور
بلا مشبہ وہ بچنے والا، رحمت والا ہے!

